



وزارت اوقاف و اسلامی امور، کویت



موسوعات فقهیه

جلد - ۸

بئر - بیطرة

موسوعة فقهية

شائع كروه

وزارت اوقاف و اسلامی امور، کویت

© جملہ حقوق بحق وزارت اوقاف و اسلامی امور کویت محفوظ ہیں

پوسٹ بکس نمبر ۱۳، وزارت اوقاف و اسلامی امور، کویت

اردو ترجمہ

اسلامک فقہ اکیڈمی (انڈیا)

161-F، جوگابائی، پوسٹ بکس 9746، جامعہ مگرئی دہلی - 110025

فون: 26982583, 26981779-11-91

Website: <http://www.ifa-india.org>

Email: ifa@vsnl.net

اشاعت اول : ۱۴۳۰ھ / ۲۰۰۹ء

ناشر

جینوین پبلیکیشنز اینڈ میڈیا (پرائیویٹ لمیٹڈ)

Genuine Publications & Media Pvt. Ltd.

B-35, Basement, Opp. Mogra House

Nizamuddin West, New Delhi - 110 013

Tel: 24352732, 23259526,

وزارت اوقاف و اسلامی امور، کویت

موسوعه فقیهیه

اردو ترجمہ

جلد - ۸

بئر — بیطرة

مجمع الفقه الإسلامی الهند

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

﴿وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ لِيَنفِرُوا كَافَّةً
فَلَوْلَا نَفَرَ مِن كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَائِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوا فِي
الدِّينِ وَلِيُنذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ﴾

(سورہ انفجر، ۱۲۲)

”اور مومنوں کو نہ چاہئے کہ (آئندہ) سب کے سب نکل کھڑے ہوں، یہ کیوں نہ ہو کہ
ہر گروہ میں سے ایک حصہ نکل کھڑا ہوا کرے، تاکہ (یہ باقی لوگ) دین کی سمجھ بوجھ
حاصل کرتے رہیں اور تاکہ یہ اپنی قوم والوں کو جب وہ ان کے پاس واپس
آجائیں ڈراتے رہیں، عجب کیا کہ وہ محتاط رہیں!“

”من یرد اللہ بہ خیرا“

”یفقہہ فی الدین“

(بخاری، مسلم)

”اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ خیر کا ارادہ کرتا ہے

اسے دین کی سمجھ عطا فرمادیتا ہے۔“

فہرست موسوعہ فقہیہ
جلد - ۸

صفحہ	عنوان	فقہ
۳۵	بر	دیکھئے: آبار
۳۵	بر بضاء	دیکھئے: آبار
۳۶-۳۵	باء ۳	۳-۱
۳۵		۱ تعریف
۳۵		۲ متعلقہ الفاظ
۳۶		۳ اجمالی حکم
۳۶	بادی	
		دیکھئے: بدو
۳۷-۳۷	بازک	۲-۱
۳۷		۱ تعریف
۳۷		۲ اجمالی حکم
۳۷	باسور	
		دیکھئے: ائزار

صفحہ	عنوان	فقیرہ
۳۸-۳۸	بامعہ	۲-۱
۳۸	تعریف	۱
۳۸	اجمالی حکم	۲
۳۸	باطل	
	دیکھئے: بطلان	
۳۸	باغی	
	دیکھئے: بغاوت	
۳۹-۴۰	بیات	۳-۱
۳۹	تعریف	۱
۳۹	اجمالی حکم	۲
۴۰	بحث کے مقامات	۳
۴۱-۴۲	ہجر	۶-۱
۴۱	تعریف	۱
۴۱	اجمالی حکم	۲
۴۱	کے عضو کی طہارت	۳
۴۱	کسی ضرورت سے اعضاء کو کاٹنا	۴
۴۱	جنایات میں اعضاء کو کاٹنا	۵
۴۲	جانور کے کئے ہوئے اعضاء	۶
۴۲-۴۲	ہتراء	۲-۱
۴۲	تعریف	۱

صفحہ	عنوان	فقہ
۴۲	اجمالی حکم	۲
۴۳-۴۴	بیع	۲-۱
۴۳	تعریف	۱
۴۳	اجمالی حکم	۲
۴۴	بیعہ	
	دیکھئے: بیعہ	
۴۵-۴۴	بیعہ	۲-۱
۴۴	تعریف	۱
۴۴	اجمالی حکم	۲
۴۵	بیع	
	دیکھئے: بیعہ	
۴۸-۴۵	بحر	۹-۱
۴۵	تعریف	۱
۴۵	متعلقہ الفاظ: نمبر: عین	۲-۲
۴۶	سمندر سے متعلق احکام	
۴۶	الف - سمندر کا پانی	۳
۴۶	ب - سمندر کا شکار	۵
۴۷	ج - سمندر کا مردار	۶
۴۷	د - کشتی میں نماز	۷
۴۷	ه - کشتی میں مر جانے والے کا حکم	۸

صفحہ	عنوان	فقیرہ
۴۸	و۔ سمندر میں ڈوب کر مر جانا	۹
۴۹-۵۰	بخار	۴-۱
۴۹	تعریف	۱
۴۹	متعلقہ الفاظ: بخار	۲
۴۹	بخار (بھاپ) سے متعلق احکام	
۴۹	الف۔ جمع شدہ شبنم سے رفع حدیث	۳
۴۹	ب۔ جمع شدہ بھاپ سے رفع حدیث	۴
۵۱-۵۰	بخار	۲-۱
۵۰	تعریف	۱
۵۰	اجمالی حکم	۲
۵۱	بخس	
	دیکھئے: بخس	
۵۱-۵۲	بخیلہ	۳-۱
۵۱	تعریف	۱
۵۱	پہلا مسئلہ	۲
۵۱	دوسرا مسئلہ	۳
۵۲-۵۳	بدعت	۳۸-۱
۵۲	تعریف	۱
۵۳	پہلا نقطہ نظر	۲
۵۳	دوسرا نقطہ نظر	۳

صفحہ	عنوان	فقیرہ
۵۶	معاقدہ التماثل: محدثات، فطرت، سنت، معصیت، مصلحت مرسلہ	۸-۴
۵۸	بدعت کا شرعی حکم	۹
۵۸	عقیدہ میں بدعت	۱۰
۵۹	عبادات میں بدعت	
۵۹	الف: حرام بدعت	۱۱
۵۹	ب: مکروہ بدعت	۱۲
۶۰	عبادات میں بدعت	۱۳
۶۰	بدعت کے حرکات و اسباب	۱۴
۶۰	الف: مقاصد کے ذرائع سے ماواقیئت	۱۵
۶۰	ب: مقاصد سے ماواقیئت	۱۶
۶۱	ج: سنت سے ماواقیئت	۱۷
۶۲	د: عقل سے خوش گمان ہونا	۱۸
۶۳	ه: تشابہ کی اتباع	۱۹
۶۳	و: خویش کی اتباع	۲۰
۶۳	خواہشات کے درآئے کے مواقع	۲۱
۶۳	بدعت کی قسمیں	
۶۴	بدعت حقیقی	۲۲
۶۵	اضافی بدعت	۲۳
۶۵	کافرانہ اور غیر کافرانہ بدعت	۲۴
۶۶	غیر کافرانہ بدعت کی گناہ صغیرہ اور کبیرہ میں تقسیم	۲۵
۶۷	دامی اور غیر دامی بدعتی	۲۷
۶۸	بدعتی کی روایت حدیث	۲۸
۶۸	مبتدع کی شہادت	۲۹
۶۹	مبتدع کے پیچھے نماز	۳۰
۷۰	مبتدع کی ولایت	۳۱

صفحہ	عنوان	فقیرہ
۷۰	مبتدئ کی نماز جنازہ	۳۲
۷۰	مبتدئ کی توبہ	۳۳
۷۱	ہدعت کے بارے میں مسلمانوں کی ذمہ داری	۳۴
۷۳	اہل ہدعت کے تین مسلمانوں کی ذمہ داری	۳۵
۷۳	ازالہ ہدعت کے لئے ہر بالمعروف اور بغی عن المنکر کے مراحل	۳۶
۷۴	مبتدئ کے ساتھ معاملہ اور میل جول	۳۷
۷۴	مبتدئ کی امانت	۳۸

بدل

دیکھئے: بدل

۷۹-۷۵	بدل	۹-۱
۷۵	تعریف	۱
۷۹-۷۶	اجمالی حکم	۹-۲
۷۶	الف: بد نہ کا پیشاب اور کوبر	۲
۷۶	ب: ہمدوننا	۳
۷۷	ج: بد نہ کا جوٹھا	۴
۷۷	د: اونٹ اور بکریوں کے ہانہ ہنے کی جگہ میں نماز	۵
۷۸	ه: (جج میں) واجب ہونے والے دم	۶
۷۸	و: ہمدی	۷
۷۸	ز: بد نہ کا دیکھ	۸
۷۹	ح: دیت: جان کا بدلہ دیت	۹

۸۳-۸۰	بدل	۱۳-۱
۸۰	تعریف	

صفحہ	عنوان	فقرہ
۸۰	۱۔ سے متعلق احکام	۲
۸۰	۲۔ باہر سے یہ ہیں : ان	۳
۸۰	۳۔ جمعہ اور عیدین کا قحط	۴
۸۱	۴۔ بقرہ بانی کا بخت	۵
۸۱	۵۔ بخیمہ کا عدم استحقاق	۶
۸۲	۶۔ یہاں : اے شہر : لوگوں کے عاقلہ میں : اخل نہیں : راہی طرح پر جس	۷
۸۲	۷۔ یہاں کی امامت	۸
۸۲	۸۔ لاہ : ارٹ بچہ کو : یہاں منتقل کرنا : اس کا حکم	۹
۸۲	۹۔ شہری کے خلاف دیہاتی کی شہادت	۱۰
۸۲	۱۰۔ حایل کھانے کی تعیین میں : یہاں : لوگوں کی عادات فیصلہ میں	۱۱
۸۳	۱۱۔ یہاں : لوگوں میں سے عدت والی عورت کے کو بی کرنے کا حکم	۱۲
۸۳	۱۲۔ دیہاتی کا شہری ہو جانا	۱۳
۸۳-۸۴	بذر	۱-۳
۸۳	تعریف	۱
۸۳	اجمالی حکم	۲
۸۴	بحث کے مقامات	۳
۸۵-۸۵	بذر	۱-۲
۸۵	تعریف	۱
۸۵	اجمالی حکم	۲
۸۸-۸۶	براقہ	۱-۹
۸۶	تعریف	
۸۶	محتاجۃ النظارۃ : برقعہ مبارکہ : مقبوضہ	۲-۳
۸۷	اجمالی حکم	۵

صفحہ	عنوان	فقیرہ
۸۸	بحث کے مقامات	۹
۸۹-۸۹	مجموعہ	۲-۱
۸۹	تعریف	
۸۹	اجمالی حکم	۲
۹۰-۹۰	مجموعہ	۵-۱
۹۰	تعریف	
۹۰	متحدہ تناظر: تناظر: بال: نجات	۴-۲
۹۱	اجمالی حکم اور بحث کے مقامات	۵
۹۲-۹۱	مجموعہ	۳-۱
۹۱	تعریف	
۹۱	متحدہ تناظر: ۱۰	۲
۹۱	اجمالی حکم اور بحث کے مقامات	۳
۹۲	مجموعہ	
	۱۰ کیسے: سپرد	
۹۳-۹۳	مجموعہ	۲-۱
۹۳	تعریف	
۹۳	اجمالی حکم	۲
۹۸-۹۴	مجموعہ	۸-۱
۹۴	تعریف	
۹۴	اجمالی حکم	۲

صفحہ	عنوان	فقیرہ
۹۵	والدین کے ساتھ حسن سلوک	۳
۹۶	بر اللہ رحم (سدرجی)	۴
۹۷	قیہوں، ضعیفوں اور غریبوں کے ساتھ :	۵
۹۷	حج مبرور	۶
۹۷	نہج مبرور	۷
۹۸	بڑا ہمیں (قسم پوری کرنا)	۸
۹۹-۱۱۰	بڑا والدین	۱۵-۱
۹۹	تعریف	
۹۹	شرعی حکم	۲
۱۰۱	غیر مذہب، لے والدین کی نافرمانی	۳
۱۰۳	ماں کی اطاعت اور باپ کی اطاعت کے درمیان تعارض	۴
۱۰۵	والدین کے ساتھ حسن سلوک	۶
۱۰۵	حسن سلوک سے کس طرح بچا جائے ؟	۷
۱۰۷	تجارت یا غلبہ علم کے لئے سنہ کی خاطر والدین کی اجازت	۹
۱۰۷	نوفل کے ترک یا ان کو نوڑے میں والدین کی اطاعت کا حکم	۱۰
۱۰۸	فرض کفایہ کے ترک میں ان کی اطاعت کا حکم	
۱۰۸	بیوی کو حلالی دینے کے مطالبہ میں ان کی اطاعت کا حکم	۲
۱۰۸	رتاب معصیت یا ترک واجب کے امر میں ان کی اطاعت کا حکم	۳
۱۰۹	والدین کی نافرمانی اور یاد آثرات میں اس کی سزا	۴
۱۱۰	نافرمانی کی سزا	۵
۱۱۱-۱۱۲	بہ نرہ	۴-۱
۱۱۱	تعریف	
۱۱۱	متعلقہ الفاظ: محمد رد (پروٹیکسٹ)	۲

صفحہ	عنوان	فقیرہ
۱۱۱	اجمالی حکم	۳
۱۱۲	بحث کے مقامات	۴
۱۱۲ - ۱۱۳	برسام	۴ - ۱
۱۱۲	تعریف	
۱۱۲	مختلہ انطاظہ مہد، جنون	۲
۱۱۳	جمالی حکم، برکت کے مقامات	۴
۱۱۳ - ۱۱۴	برص	۶ - ۱
۱۱۳	تعریف	
۱۱۳	مختلہ انطاظہ جذام، سہی	۲
۱۱۴	برص کے مخصوص اقسام	
۱۱۴	برص کی وجہ سے فتح نکاح میں خیار کا ثبوت	۳
۱۱۴	مسجد میں برص کٹانے کا حکم	۴
۱۱۵	برص سے مصلحہ اور معافیت	۵
۱۱۵	برص کی لامست کا حکم	۶
۱۱۵	برکت	
	• دیکھیے: شہادت	
۱۱۵	برکت	
	• دیکھیے: مہر	
۱۱۶ - ۱۱۷	برناع	۴ - ۱
۱۱۶	تعریف	

صفحہ	عنوان	فقرہ
۱۱۶	متعلقہ التماثل رقم، نمونہ ج	۲
۱۱۶	جمالی حکم	۴
۱۱۸-۱۱۷	۴ پی	۲-۱
۱۱۷	تعریف	۱
۱۱۸	بحث کے مقامات	۲
۱۱۸	۴ پی	
	دیکھئے: حقائق	
۱۱۸	بلاق	
	دیکھئے: ہدایت	
۱۱۸-۱۱۹	بساط البین	۳-۱
۱۱۸	تعریف	۱
۱۱۹	اجمالی حکم	۳
۱۲۰-۱۲۰	بسملہ	۱۲-۱
۱۲۰	تعریف	
۱۲۰	بسملہ قرآن کریم کا ترجمہ ہے	۲
۱۲۲	بغیر پاکی کے اسم اللہ پڑھنے کا حکم	۴
۱۲۳	نہار میں اسم اللہ پڑھنا	۵
۱۲۶	اسم اللہ پڑھنے کے دوسرے مواقع	
۱۲۶	لطف: بیت الخلاء میں، غسل ہو کر وقت تیمم	۶

صفحہ	عنوان	فقیرہ
۱۲۶	بہ ہضو کے وقت تیمہ	۷
۱۲۷	نہ ہضو کے وقت تیمہ	۸
۱۲۸	نہ ہضو کے وقت تیمہ	۹
۱۲۹	نہ ہضو کے وقت تیمہ	۱۰
۱۲۹	نہ ہضو کے وقت تیمہ	
۱۲۹	نہ ہضو کے وقت تیمہ	۲
۱۳۱-۱۳۳	بشارت	۵-۱
۱۳۱	تعریف	
۱۳۱	متحدہ القادریہ (معارف)	۲
۱۳۱	جمالی علم	۴
۱۳۳	بحث کے مقامات	۵
۱۳۴-۱۳۵	بصاق	۴-۱
۱۳۴	تعریف	
۱۳۴	متحدہ القادریہ (معارف)	۲
۱۳۴	جمالی علم	۴
۱۳۶-۱۳۷	بصر	۶-۱
۱۳۶	تعریف	
۱۳۶	جمالی علم	۲
۱۳۶	آنکھ پر جماعت	۲
۱۳۶	نہار میں ہضو ہضو ہضو	۳
۱۳۷	نہار کے باوجود ہضو کی جانب نگاہ نہ کرنے کا حکم	۴
۱۳۷	ایسی چیز سے نگاہیں نہ کرنا جو حرام ہے	۵
۱۳۷	بحث کے مقامات	۶

صفحہ	عنوان	فقیرہ
۱۳۸	بضاعت	دیکھئے: اہسان
۱۳۸	بضع	دیکھئے: فزج
۱۳۸-۱۳۹	بطالت	۱-۷
۱۳۸	تعریف	
۱۳۸	اس کا شرعی حکم	۲
۱۳۹	توکل ہے روزگاری کا اپنی نہیں	۳
۱۴۰	مبادت ہے روزگاری کے لئے وجہ ہوا نہیں	۴
۱۴۰	ہے روزگار کے نفقہ کے مطالبہ پر ہے روزگاری کا اثر	۵
۱۴۰	زکاۃ کا مستحق ہونے میں ہے روزگاری کا اثر	۶
	روزگار نہ ہونے کی وجہ سے حکومت اور معاشرہ کی جانب سے	۷
۱۴۱	ہے روزگاروں کی کنالیت	
۱۴۱-۱۴۵	بطانیہ	۱-۷
۱۴۱	تعریف	
۱۴۲	متعلقہ، متاثرہ، حاشیہ، اہل شوری	۲
۱۴۲	بطانیہ سے متعلق نظام	
۱۴۲	اہل: بطانیہ بمعنی انسان کے خواہ	۳
۱۴۲	صالح خواہ کا انتخاب	۴
۱۴۳	غیر مومنین میں سے خواہ کا انتخاب	۵
۱۴۴	دوم: کپڑے کا اندرونی حصہ	۶

صفحہ	عنوان	فقیرہ
۱۴۴	ایسے پڑے پر نماز جس کا امر وہی حصہ پاک ہو	۶
۱۴۴	مرد کے لئے ایسے کپڑے پہننے کا حکم جس کا امر وہی حصہ رشتہ جی ہو	۷
۱۶۳-۱۶۵	بطلان	۱-۳۰
۱۴۵	تعریف	۱
۱۴۶	معتقد، متاظر، نسا، بھرت، اعتقاد	۲-۴
	دنیا میں تعریف کے بطلان اور آخرت میں اس کے اثر کے	۵
۱۴۶	بطلان کے درمیان تا لازم کا نہ ہونا	
۱۴۸	جان بوجھ کر یا لامحی میں باطل تعریف پر قدم کا حکم	۷
۱۴۹	باطل عمل کرنے والے پر گنہگار کرنا	۹
۱۴۹	بطلان و نسا کے درمیان فرق میں اختلاف اور اس کا سبب	۱۰
۱۵۱	تجوئی بطلان	۱۳
۱۵۴	کوئی شی باطل ہو تو جو اس کے ضمن میں ہے اور جو اس پر ہی ہے وہ بھی باطل ہوگا	۱۶
۱۵۴	باطل عقد کو صحیح بنانا	۱۸
۱۵۵	خویش مدت کدے یا حاکم کے فیصلہ سے باطل صحیح نہیں ہوگا	۲۲
۱۵۷	بطلان کے آثار	
۱۵۷	۱۔ مباہات میں	۲۴
۱۵۸	۲۔ معاملات میں بطلان کا اثر	۲۵
۱۵۹	۳۔ ضمان	۲۶
۱۶۰	۴۔ نکاح میں بطلان کا اثر	۲۸
۱۶۱	۵۔ انکسار	۲۹
۱۶۲	۶۔ عدت اور نسب	۳۰
۱۶۳	بعض	
	۱۔ کھینچنے پر حصہ	

صفحہ	عنوان	فقیرہ
۱۶۷-۱۶۴	بعضیت	۹-۱
۱۶۴	تعریف	۱
۱۶۴	متعلقہ اناط	۲
۱۶۷-۱۶۴	جمالی حکم	۹-۳
۱۶۴	طہارت کے باب میں	۳
۱۶۵	نماز کے باب میں	۴
۱۶۶	زکوٰۃ کے باب میں	۵
۱۶۶	صدقہ کے باب میں	۶
۱۶۶	طلاق بکبار اور آری نامی نام کے باب میں	۷
۱۶۶	شہادت کے باب میں	۸
۱۶۷	بعضیت کی وجہ سے نام کی آری	۹
۱۶۸-۱۶۷	بغاء	۲-۱
۱۶۷	تعریف	
۱۶۸	رہنمائی کے لیے حکم	۲
۱۶۷-۱۶۸	بغاء	۳۹-۱
۱۶۸	تعریف	
۱۶۹	متعلقہ اناط: حواشی مجاہدین	۳-۲
۱۷۰	حق کا اثر علی حکم	۳
۱۷۱	بغاء کے تعلق کی شرطیں	۶
۱۷۲	اس نام کے خلاف شرمین بغاء ہے	۷
۱۷۲	بغاء کی علامات	۸
۱۷۳	اہل فتنہ سے تمیز کی فرہنگی	۹
۱۷۴	باغیوں کے تیس نام کی مدد دہی	۱۰

صفحہ	عنوان	فقرہ
۱۷۴	الف: قتال سے پہلے	۰
۱۷۶	ب: باغیوں سے قتال	
۱۷۸	باغیوں سے جنگ میں معاونت	۲
۱۷۹	باغیوں سے قتال کی ٹیڑھی اور اس کے امتیازات	۳
۱۷۹	باغیوں سے قتال کی کیفیت	۱۳
۱۸۱	برسرِ پیکار باغی عورت	۵
۱۸۱	باغیوں کے مہمل کو قیدی بنانا، ان کو ضائع کرنا اور ان کا نشان	۶
۱۸۲	اہل عدل کا باغیوں کو نقصان پہنچانا	۷
۱۸۲	باغیوں کا اہل عدل کو نقصان پہنچانا	۸
۱۸۳	باغی مقتولین کا مشہور رہا	۱۹
۱۸۴	باغی قیدی	۲۰
۱۸۵	قیدیوں کا مدد یہ	۲
۱۸۵	باغیوں سے مصافحت	۲۲
۱۸۶	کن باغیوں کا قتل جائز نہیں	۲۴
۱۸۶	قدرت کے باوجود جنگ نہ کرنے والوں کا باغیوں کے ساتھ شریک ہونا	۲۵
۱۸۷	باغیوں میں سے محرم سے قتال کا حکم	۲۶
۱۸۸	مقتول باغی سے عادل کی وراثت اور اس کے برعکس	۲۷
۱۸۹	باغیوں سے قتال کے لئے کن اسلحوں کا استعمال جائز ہے	۲۸
۱۸۹	باغیوں کا ان سے مقبوضہ ہتھیار سے مقابلہ	۲۹
۱۹۰	باغیوں سے قتال میں شریکین سے مدد	۳۰
۱۹۰	باغیوں سے معرکہ کے مقتولین اور ان کی مائیں و بنو	۳
۱۹۱	باغیوں کی باغی بیوی	۳۲
۱۹۲	باغیوں کا کفار سے مدد لینا	۳۳
۱۹۳	باغی کو عادل کی جانب سے لمان فرماہم کرنا	۳۴
۱۹۳	باغیوں کے امام کے تصرفات	۳۵

صفحہ	عنوان	فقرہ
۱۹۳	الحق: زکاۃ روزہ یہ عشر اور شریعت کی مصلحتی	۳۵
۱۹۵	سب باغیوں کا ٹیٹل اور اس کا نفع	۳۶
۱۹۶	حق باغی کا نفع کا خدو عال کا نفعی کے نام	۳۷
۱۹۶	حق باغیوں کا حق اے حدود اور ان پر حدود کا مہربان	۳۸
۱۹۷	باغیوں کی شہادت	۳۹

۱۹۷

نہی

دیکھئے: بقاۃ

۲۰۶-۱۹۸

بقر

۱-۱۷

۱۹۸	تعریف	
۱۹۸	گائے کی رباۃ	۲
۱۹۸	بقر میں جو برباۃ کی شرط	۳
۱۹۹	چبے کی شرط	۴
۱۹۹	جنگلی گائے پر رباۃ	۵
۲۰۰	پالتو اور جنگلی سے مل کر پیدا ہونے والے جانوروں کی زکاۃ	۶
۲۰۰	گائے کی زکاۃ میں سال گزرنے کی شرط	۷
۲۰۱	نسب مکمل ہونے کی شرط	۸
۲۰۲	قرباتی میں کافی ہونے والے جانور	۱۰
۲۰۳	ہری میں گائے	۲
۲۰۴	تھلیہ (قاۃ، دنا، لے) کا حکم	۳
۲۰۴	گائے کا حق	۴
۲۰۴	ساری کے لئے گائے کا استعمال	۵
۲۰۵	گائے کا پیشاب و روبر	۶
۲۰۵	دیت میں گائے کا حکم	۷

صفحہ	عنوان	فقیرہ
۲۰۶-۲۱۵	بکاء	۱-۱۹
۲۰۶	تعریف	
۲۰۷	متعلقہ الفاظ: صیاح، صراخ، نباح، مدب، عجب یا حیرت، غویل	۲-۶
۲۰۷	بکاء کے اسباب	۷
۲۰۷	مصیبت میں رونے کا شرعی حکم	۸
۲۰۸	اللہ کے خوف سے رونا	۹
۲۱۰	نماز میں رونا	۲
۲۱۱	قرآن پڑھتے وقت رونا	۳
۲۱۲	موت کے وقت اور اس کے بعد رونا	۴
۲۱۳	قبر کی زیارت کے وقت رونا	۵
۲۱۳	روئے کے لئے عورتوں کا جمع ہونا	۶
۲۱۳	ولادت کے وقت بچہ کے روئے کا اثر	۷
۲۱۳	کنواری لڑکی کا ثانی کے لئے اجازت ظنی کے وقت رونا	۸
۲۱۵	آدمی کا رونا کیا اس کے صدق گفتاری کی علامت ہے؟	۹

۲۱۶-۲۲۳	بکارة	۱-۱۳
۲۱۶	تعریف	
۲۱۶	متعلقہ الفاظ: عذرة، میوہت	۲-۳
۲۱۷	اختلاف کے وقت بکارت کا ثبوت	۴
۲۱۷	مقدّمات میں بکارت کا اثر	۵
۲۱۷	کنواری عورت کی اجازت کس طرح ہوگی	۵
۲۱۸	ولی کی شرط یا عدم شرط	۷
۲۱۹	بکارت کے باوجود ۱۰ بار کب ستم ہوگا؟	۸
۲۱۹	شہم کی جامب سے روچہ کی بکارت کی شرط	۹
۲۲۱	صلی بکارت، نیز اجبار اور عورت کی اجازت فی معرفت میں اس کا اثر	۱۰

صفحہ	عنوان	فقیرہ
۲۲۱	بغیر جراث کے بالتصدد پر وہ کارت زائل کرنا اور اس کا اثر	
۲۲۲	جراث کے بغیر انگلی سے کارت و دربر، یہ کی صورت میں و کی مقدار	۲
۲۲۲	کارت کا، عوی «قسم لینے پر اس کا اثر	۳
۲۲۳	جراث	
	دیکھئے: تبلیغ	
۲۲۶-۲۲۷	بلعوم	۴-۱
۲۲۷	تعریف	
۲۲۷	بلعوم سے متعلق احکام	۲
۲۲۷	الف: روزہ اور اس کو توڑنے سے متعلق احکام	۲
۲۲۷	ب: تدکیہ «خ سے متعلق احکام	۳
۲۲۵	ج: نباتت سے متعلق احکام	۴
۲۲۶	بلغم	
	دیکھئے: نہایت	
۲۲۵-۲۲۶	بلوغ	۴۴-۱
۲۲۶	تعریف	
۲۲۶	متعلقہ اہتمام: کبر، ادراک، حلم، اہتمام، مروت، ہمد، رشد	۷-۲
۲۲۸	مر «مورت «رخصت میں بلوغ کی نظر کی حدائیں	۸
۲۲۸	اہتمام	۹
۲۲۸	اہبات	۱۰
۲۳۰	عورت کی مخصوص مامات بلوغ	۵
۲۳۱	منش کثرت کی مامات بلوغ	۷

صفحہ	عنوان	فقرہ
۲۳۲	عمر کے ذریعہ بلوغ	۲۰
۲۳۳	بلوغ کی ادنیٰ عمر جس سے قبل دعوائے بلوغ درست نہیں	۲
۲۳۳	بلوغ کا ثبوت	۲۲
۲۳۳	پانچ طریقہ ثبوت	۲۲
۲۳۴	دوسرا طریقہ ثبوت: انبات	۲۳
۲۳۵	فقہاء کے نزدیک احکام شرعیہ کے لزوم کے لئے بلوغ شرط ہے	۲۴
۲۳۶	جن احکام کے لئے بلوغ شرط ہے	۲۵
۲۳۶	الف: جن کے وجوب کے لئے بلوغ شرط ہے	۲۵
۲۳۷	ب: جن احکام کی صحت کے لئے بلوغ شرط ہے	۲۶
۲۳۷	بلوغ سے ثابت ہونے والے احکام	۲۷
۲۳۷	اول: طہارت کے باب میں	۲۸
۲۳۷	اعادہ نماز	۲۸
۲۳۸	دوم: نمار کے باب میں	۲۹
۲۳۹	سوم: زکوٰۃ	۳۲
۲۴۰	چہارم: زکوٰۃ	۳۵
۲۴۱	پنجم: حج	۳۶
۲۴۲	ششم: خیار بلوغ	۳۹
۲۴۲	بچپن میں لڑکی یا لڑکے کی شادی پر اختیار	۳۹
۲۴۴	ہفتم: بلوغ کی وجہ سے ملایت علی التمس کا اختتام	۴۳
۲۴۵	ششم: ملایت علی التمس	۴۴
۲۴۳-۲۴۶	بناء	۲۵-۱
۲۴۶	تعریف	
۲۴۶	معاقدہ الفاظ: ترسیم، عمارۃ، اصل، مختار	۵۲
۲۴۷	جمالی حکم	۶

صفحہ	عنوان	فقیرہ
۲۴۷	۱۔ بناء (بمعنی مکان بنانا)	۶
۲۴۷	مکان کی قیہ کا ۱۔	۷
۲۴۸	بناء کے احکام	۸
۲۴۸	الف: سیامتارت متقول اشیاء میں ہے	۸
۲۴۸	ب: تمارت پر قبہ	۹
۲۴۸	ج: بحر ہست شدہ مکان میں شعد	۱۰
۲۴۸	د: مہاج زمینوں میں قیہ	
۲۴۹	ح: زمین کو قیہ کے لئے قبہ میں لیا	۲
۲۴۹	و: غصب کی ہوئی اراضی میں قیہ	۳
۲۴۹	ز: کرایہ کی زمین پر قیہ	۴
۲۵۰	ح: عاریہ لی ہوئی زمین میں قیہ	۵
۲۵۱	ط: سقوطیہ اراضی میں قیہ	۶
۲۵۱	ی: مساجد کی قیہ	۷
۲۵۱	ک: نجاست آمیزہ اعلیٰ سے قیہ	۸
۲۵۲	ل: قبہ میں پر قیہ	۹
۲۵۲	م: مشقہ کی مقامات پر قیہ	۱۰
۲۵۲	ن: حمام کی قیہ	۲
۲۵۲	۱۰۔ مہاجات میں بناء	۲۲
۲۵۳	نماز میں بھول جانے والے کا اپنے یقین پر بناء سنا	۲۳
۲۵۳	جمہ کے خطبہ میں بناء	۲۴
۲۵۳	طواف میں بناء	۲۵
۲۵۳	بناء بالترجہ	

۱۔ دیکھئے: دخول

صفحہ	عنوان	فقیرہ
۲۵۳	بناء فی العبادات	دیکھئے: مختلف
۲۵۳	بنان	دیکھئے: واسع
۲۵۵-۲۵۴	بنت	۶-۱
۲۵۴	تعریف	۱
۲۵۴	اجمالی حکم اور بحث کے مقامات	۲
۲۵۴	الف - نکاح	۲
۲۵۴	نکاح میں ولایت	۴
۲۵۴	ب - بیٹی کی مراہٹ	۵
۲۵۵	ج - نفقہ	۶
۲۵۶-۲۵۵	بنت المومن	۴-۱
۲۵۵	تعریف	۱
۲۵۵	اجمالی حکم اور بحث کے مقامات	۲
۲۵۵	نکاح	۲
۲۵۶	زکاة	۳
۲۵۶	فرائض	۴
۲۵۶	بنت المؤمن	دیکھئے: بنت المؤمن

صفحہ	عنوان	فقرہ
۲۵۶	بنت مخاض	دیکھئے: ابن مخاض
۲۵۸-۲۵۷	بُخ	۷-۱
۲۵۷	تعریف	
۲۵۷	معاذہ النازۃ: افیون، شیشہ	۲-۲
۲۵۷	جنگ استعمال کرنے کا شرعی حکم	۴
۲۵۷	جنگ استعمال کرنے کی سزا	۵
۲۵۸	جنگ کی طہارت کا حکم	۶
۲۵۸	بحث کے مقامات	۷
۲۵۸	بندق	
	دیکھئے: صید	
۲۵۸	بنوۃ	
	دیکھئے: اہل	
۲۵۸	بہتان	
	دیکھئے: افتراء	
۲۵۸	بیعت	
	دیکھئے: حیوان	
۲۵۸	بول	
	دیکھئے: آساء، امانت	

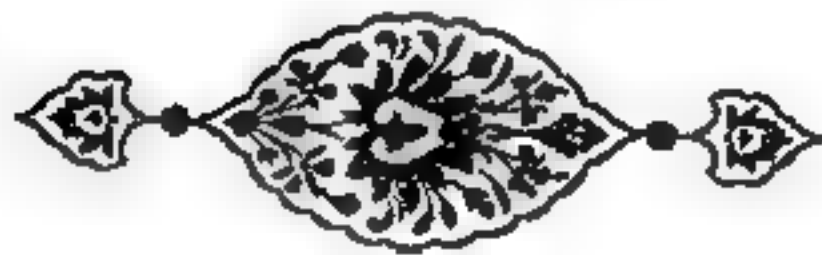
صفحہ	عنوان	فقیرہ
۲۵۹	بیات	دیکھئے: میوہ
۲۶۵-۲۵۹	بیان	۱-۱۵
۲۵۹	تعریف	
۲۶۰	معتقدہ القاطنہ: تفسیر، تاویل	۲-۳
۲۶۰	اصولیں کے نزدیک بیان سے متعلق احکام	۴
۲۶۰	قول "فعل" کے ذریعہ بیان	۴
۲۶۱	بیان کے اقسام	۵
۲۶۱	بیان تفسیری	۶
۲۶۱	بیان تفسیری	۷
۲۶۲	بیان تعبیری	۸
۲۶۲	بیان تبدیلی	۹
۲۶۲	بیان صدمہ	۱۰
۲۶۳	صدمہ صدمت کے وقت سے بیان کی تاخیر	
۲۶۳	تعبیر کے نزدیک بیان سے متعلق احکام	۱۳
۲۶۳	قرآن کریم و مجہول میں کالیان	۱۳
۲۶۵	مبہم طلاق میں بیان	۱۴
۲۶۵	غلام کی مبہم آراء کی کالیان	۱۵
۲۷۲-۲۷۴	بیت	۱-۱۶
۲۷۲	تعریف	
۲۷۲	معتقدہ القاطنہ: تفسیر، تاویل	۲-۳
۲۷۷	گھر کی حیثیت پر رات گدہا	۴
۲۷۷	بیت سے متعلق احکام	۵

صفحہ	عنوان	فقیرہ
۲۶۷	الحق بیع	۵
۲۶۷	بیت خیاریت	۶
۲۶۸	حق شفعہ	۷
۲۶۸	وہ اجارہ	۸
۲۶۹	گھر لی چیزوں میں پڑائی کے حق کی رعایت	۹
۲۶۹	گھر میں داخل ہونا	۱۰
۲۷۰	گھر میں داخل ہونے کی لاحت	۱۱
۲۷۱	بچے گھر میں داخل ہونے اور اس سے نکلنے کی دعا	۱۲
۲۷۱	گھر میں مرد و عورت کی فرض نماز	۱۳
۲۷۳	گھر میں صل نماز	۱۴
۲۷۳	گھر میں استغاثہ	۱۵
۲۷۴	گھر میں رہنے کی قسم کا حکم	۱۶
۲۷۶-۲۷۴	المیت الحرام	۲-۱
۲۷۴	تعریف	۱
۲۷۵	اجمالی حکم	۲
۲۷۵	بیت الحناء	
	دیکھئے: تساءل	
۲۸۱-۲۷۵	بیت الزودیتہ	۱۰-۱
۲۷۵	تعریف	۱
۲۷۵	بیوی کی رہائش میں ملحوظ امور	۲
۲۷۶	بیوی کے گھر کے لئے شرائط	۳
۲۷۸	بیوی کے گھر میں شیر خوار بچہ کی رہائش	۴

صفحہ	عنوان	فقیرہ
۲۷۸	بیوی کے لئے اپنے مخصوص گھر سے نکلنے کی اجازت	۵
۲۷۸	امان: اپنے گھر والوں سے ملاقات	۵
۲۷۹	بہ عورت کا عرس اور راسی گھر سے باہر رات گزارنا	۶
۲۸۰	نہ: احتکاف	۷
۲۸۰	نہ: محارم کی: یکجہ رنج	۸
۲۸۰	نہ: ضروریات کی تکمیل کے لئے نکاح	۹
۲۸۱	رہائشی گھر میں رہائش سے بیوی کے انکار کے اثرات	۱۰
۲۸۲-۲۸۴-۳۰۲	ہیت المال	۲۹-۱
۲۸۲	تعریف	
۲۸۳	اسلام میں ہیت المال کا آغاز	۳
۲۸۴	ہیت المال کے مہول میں تصرف کا اختیار	۵
۲۸۵	ہیت المال کے: رائج آمدنی	۶
۲۸۸	ہیت المال کے شعبے: عربی شعبہ کے مصارف	۷
۲۸۸	۱۰: شعبہ: رباۃ کا شعبہ	۸
۲۸۸	۱۰: شعبہ: شمس کا شعبہ	۹
۲۸۹	تیسرے شعبہ: لالہ: ارٹ مہول کا شعبہ	۱۰
۲۸۹	چوتھا شعبہ: بی کا شعبہ	
۲۹۰	مال بی کے مصارف	۲
۲۹۴	ہیت المال کے خراجات میں: زینیات	۴
۲۹۴	ہیت المال میں: راجد مہول	۵
۲۹۵	گرمیت المال سے حقوق کی: اہلی نہ ہوئے	۶
۲۹۶	ہیت المال پر: یون کے سہ ماہ میں امام کے تصرفات	۷
۲۹۶	ہیت المال کے مہول کا: مٹ: دریں میں تصرف	۸
۲۹۷	جائیداد کے: ممالک: بننا	۹

صفحہ	عنوان	فقیرہ
۲۹۸	استغاثہ و استغاثہ کے لئے جائزہ دینا	۲۰
۲۹۹	بیت المال کی جامعہ اور کافت	۲۱
۲۹۹	بیت المال کے حقوق بیت المال میں لانے سے قبل ملوث میں دینا	۲۲
۲۹۹	بیت المال کے یون	۲۳
۲۹۹	بیت المال کا نظام اور اس کا کار	۲۴
۳۰۱	بیت المال کے ممالک پر زیادت	۲۶
۳۰۲	بیت المال کے ممالک کے سلسلہ میں مقدمہ	۲۷
۳۰۲	ولایت کی نگرانی اور مصلحتیں کا محاسبہ	۲۸
۳۰۲-۳۰۴	بیت المقدس	۲-۱
۳۰۴	تعریف	
۳۰۴	دیہاتی حکم	۲
۳۰۴	بیت النار	
	دیکھئے: معاج	
۳۰۴	بیوتہ	
	دیکھئے: مسرت	
۳۰۵-۳۱۰	بیش	۱۰-۱
۳۰۵	تعریف	
۳۰۵	انڈے سے متعلق احکام	۲
۳۰۵	ماکول اللحم اور غیر ماکول اللحم جانوروں کے انڈے	۲
۳۰۵	حلالہ (نچاست کھائے و ملا جانور) کے انڈے	۳
۳۰۵	نخس پانی میں انڈے بائنا	۴
۳۰۶	شراب انڈے (جو عام صورت میں شراب ہو جائے)	۵
۳۰۶	موت کے بعد کھنے والے انڈے	۶

صفحہ	عنوان	فقیرہ
۳۰۶	اندھے کاغذ جنگی	۷
۳۰۸	اندھے میں بیج عالم	۸
۳۰۸	حرم میں اور حیاتِ اہم میں اندھے پر زیا، قی	۹
۳۱۰	اندھے کو نصب نما	۱۰
۳۱۱-۳۱۰	نظر	۱-۲
۳۱۰	تعریف	
۳۱۰	شرعی حکم	۲
۳۲۸-۳۱۵	تراجم فقہاء	



موسوعة فقہیہ

بِر

بایۃ

دیکھئے ”ابو“۔

تعریف:

۱- ”البایۃ“ لغت میں نکاح کو کہتے ہیں (۱)، یہ جماعت (مباشرت) سے بنایا ہے یا تو اس لئے کہ عام طور پر یہ عمل گھر میں ہوتا ہے یا اس لئے کہ مرد اپنی زوجہ پر کاب و یاتہ ہوتا ہے جس طرح بچہ گھر پر کاب و یاتہ ہوتا ہے (۲)۔

بِر بضاعہ

دیکھئے ”ابو“۔

حدیث شریف میں ہے: ”یا معشر الشباب! من استطاع منکم البایۃ فلیتزوج فإنه یحصن لبصره و یحصن لفرجہ ومن لم یستطع فلیصوم فإنه له وجاء“ (۳) (اے نوجوانو! تم میں سے جس کے اندر نکاح کی استطاعت ہو وہ شادی کر لے کہ یہ بہت نیکائی ہے، رشتہ رگاد کی حفاظت کا وسیعہ ہے، مرد و عورت کی استطاعت نہیں رکھتا ہو وہ روزہ رکھے کہ روزہ اس کے لئے توڑ ہے)۔
تاریخ مشہد لکھتے ہیں: البایۃ نکاح کے اتراجات کا نام ہے (۴)۔

متعلقہ الفاظ:

۲- الف- ”البایۃ“ طبعی کرنے کے معنی میں ہے۔



(۱) لسان العرب، المجلد ۱۰، مادہ ”بوا“۔

(۲) المصباح المہیر: مادہ ”باء“۔

(۳) حدیث ”یا معشر الشباب“ ... کی روایت بخاری (اصح ۳۹۳۳) طبع

الترغیب) اور مسلم (۱۰۱۸۲) طبع المجلد ۱۰، مادہ ”باء“۔

(۴) المجلد ۱۰، علی المصباح المہیر، المجلد ۱۰، مادہ ”باء“، طبع معصوفی، ۲۰۱۳ء۔

بایۃ ۳، بادی

ایسے شخص کے نکاح کی بابت فقہاء کی رائے میں مختلف ہیں جس کے پاس نکاح کی استطاعت تو ہو مین و بی کی رحمت موقوف دس میں نہ ہو، بعض فقہاء کے نزدیک اس کے سے نکاح افضل ہے، اگر وہ عورت فقہاء کی رائے میں عبادت کے سے یکسوئی اس کے حق میں افضل ہے (۲)۔

اس مضمون کی تفصیلات فقہاء کرام کتاب النکاح کے آغاز میں دیا کرتے ہیں۔

بادی

دیکھئے ”بد“۔



ب۔ ”أهبة النکاح“ یعنی نکاح کے اخراجات مہر وغیرہ پر قدرت، پس یہ ”بایۃ“ کے معنی میں ہوا ان حضرات کی رائے کے مطابق جو حدیث بالا کی تشریح اس معنی سے کرتے ہیں (۱)۔

جموں حکم:

۳۔ ”البد“ معنی بد، کے مقام اسی موضوع کے تحت، لکھ جاتے ہیں، دیکھئے: ”مطالع“ ”بد“۔

گُر سے اثر جات نکاح کے معنی میں یا جائے تو جس شخص کے پاس یہ اثر جات ہو، اس کے مدد بی کی رغبت ہو اور حرام کے رتیب کا مدیشہ نہ ہو تو اس کے لئے نکاح ”خب“ ہے (۲)۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ کا رثاء ہے: ”یا معشر الشباب من استطاع منکم البایۃ فلیتزوج“۔

میں شر حرام کا ارتکاب نہیں ہو تو، یہ شخص بے نکاح فرض ہے، کیونکہ نبی پاک مدنی اور حرام سے اپنا تعلق اس پر لازم ہے، ابن عابدین فرماتے ہیں: جس چیز کے بغیر تک حرام تک رسائی ممکن نہ ہو وہ چیز فرض ہوگی (۳)۔

گُر استطاعت نکاح پائی جائے میں، سے کوئی مرض ہو جیسے بد حیا یا وغیرہ، تو بعض فقہاء سے یہ شخص کے لئے نکاح کو مکرہ و قرار دیا ہے (۴)، بعض دوسرے فقہاء کے نزدیک عورت کو نقصان پہنچانے کی وجہ سے نکاح حرام ہے (۵)۔

(۱) مکتبہ علی اصحاب بخاری، قلیوبہ وغیرہ، ۲۰۱۳ء، طباعت ۲۰۲۳ء۔

(۲) بدیع المرجع، ج ۱، ص ۲۶۱۔

(۳) ایضاً ۲۶۱، ابن ماجہ ج ۲، ۲۶۰، شرح اصحاب عقیوبی ۲۰۱۳ء۔

(۴) مکتبہ علی اصحاب ۲۰۲۳ء۔

(۵) المرقی، طباعت ۲۰۲۳ء۔

(۱) ایضاً ۲۶۱۔

(۲) حوالہ سابق، مکتبہ علی اصحاب ۲۰۱۳ء۔

بازلتہ

پاسور

دیکھئے "انداز"۔

تعریف:

۱- "ہول" کا ایک معنی لغت میں "شق" (پھاڑا) ہے۔ کہا جاتا ہے: "ہول الوجہ الشی ہولہ ہولاً" یعنی اس صفت کو پھاڑ دیا۔ بازلتہ ایک قسم کا زخم ہے جو جلد کو پھاڑ دیتا ہے، کہا جاتا ہے: "اہول الطبع" کلی کھیل گئی (۱)۔

فقہاء کی اصطلاح میں "بازلتہ" وہ زخم ہے جو کھال کو پھاڑ دے اور اس سے خون بہہ جائے۔ بعض فقہاء شمول حنیفہ سے "دمعہ" کہتے ہیں کہ دمعہ میں (کچھ کے "سو") کی مانند اس سے بھی کم خون نکلتا ہے۔ "دمعہ" بھی کہا گیا ہے۔

جہاں حکم:

۲- مہر فقہاء کی رائے ہے کہ "بارلتہ" (زخم) خوب جان و جوڑ ہو یا انچا ہے، اس میں "صومت عدل" (ماہرین جو اس کا معائنہ طے کریں) واجب ہے۔ مالکیہ کے نزدیک اگر عداوت ہے تو اس میں قصاص ہے۔ چونکہ "بارلتہ" جنایات کے باب میں زخم کی ایک قسم ہے، اس سے فقہاء سے قصاص و ردیات کے ابواب میں اس پر تنگی کی ہے، جنایات و ردیات کے ابواب میں اس کی تفصیل ملے گی (۲)۔

(۱) سنن العرب: دار السنن۔

(۲) فقہ حنفیہ: ۱/۵۱۳، جامعہ المدنی ۳/۵۱۳، جوہر والکلیل ۲/۵۹۲، شرح روض

النب ۲/۲۳۲، فکھ فی ۳/۱۱۳، المنی ۸/۵۳ طبع اسودیب

باصعہ

تعریف:

۱- لغت میں "بصع" کا ایک معنی ہے پھاڑنا، کہا جاتا ہے: "بصع الوجہ الشیء یصعہ" جب کہ آدمی تیز کو پھاڑ دے، اس سے "باصعہ" ہے، یہ دوزخ میں ہے جو کھال کے بعد گوشت کو پھاڑ دے لیکن ہر کی تک نہ پہنچے، ورنہ ہی اس سے ٹوٹ جاتا ہے^(۱)۔
جمال حکم:

۲- "باصعہ" سر کے زخم کی ایک قسم ہے، اس کے حکم سے متعلق فقہاء، اے بنیادیات و روایت کے باب میں شکوک ہیں، اس کی تنبیہات بھی ان ہی دونوں بابوں میں ملے گی۔

چنانچہ صہبہ ثقیبہ کی رائے ہے کہ "باصعہ" میں عمدہ غیر عمدہ کی صورت میں "خوفت عدل" ہے، اس کی مقدار دو ہونے کے اہل "خبر" جنایت کے عوض کے بطور متعین کر دیں جو اصل متاثرہ عضو کی ہمت سے مراد نہ ہو۔

ملاحظہ کیجئے: عمدہ کی صورت میں اس میں تسامح ہوگا^(۲)۔



(۱) سنن العرب: مادة "بصع"۔

(۲) الاختیار ۲/۵ طبع دار المعرفۃ مہینہ المشرق ۲۵۱۳ھ، جوہر الکلیل ۲۵۹/۲ طبع المان شرح المروض ۲۲/۳ طبع المکتب الاسلامی، قلیوبی ۱۱۳۳ھ، ایسی ۵۲/۸ طبع المیاض۔

باطل

نکسے "تاس"۔

باغی

نکسے "بغاة"۔

بنات ۳

”شہادت“ کے باب میں فقہاء نے ”بیہ البت“ کا کرہ ہے جس کے مقابلہ میں ”بیۃ السماع“ ہے اور کب پابلاویۃ اور کب پر مقدم ہوگا^(۱)۔
”رتق“ کے باب میں ”البيع علی البت“ کا تذکرہ خیر و الیٰ بیع کے مقابلہ میں آیا ہے^(۲)۔

حنفیہ کے نزدیک طلاق بائن واقع ہوئی، اس لئے کہ اس نے طلاق کو یہ لفظ سے بیان کیا جو جہلی کا احتمال رکھتا ہے^(۱)، اور امام شافعی نے فرمایا: اس و نیت کی طرف رجوع کیا جائے گا۔ حنابلہ کی ایک روایت بھی یہی ہے، حنابلہ میں سے ابو الخطاب نے اس کو اختیار کیا ہے^(۲)۔

اس سلسلہ میں ہمیں بحث و جگہ ”کتاب الطلاق“ ہے۔

بحث کے مقدمات:

۳- فقہاء نے بنات - اور اس کے مثل بقیہ مصادر، مستحکات - پر کتاب الطلاق میں الفاظ طلاق کے سیاق میں تنکونہ مانی ہے جیسا کہ گذرا۔

اسی طرح کتاب العدة میں ”معتدة البت“ اور اس پر سوگ منانے کے وجوب کے ذیل میں بھی گفتگو کی ہے^(۳)۔

اور ظہار کے باب میں ذکر کرتے ہیں کہ جہانی بیوی پر لازم ہو جاتی ہے اگر شوہر سے اس سے تنایہ کے لفظ سے ظہار کیا اور اس سے طلاق مروئی، اس سلسلہ میں مزید تفصیل بھی ہے^(۴)۔

۴- ”ایمان“ میں فقہاء ”الحلف علی البت“ کا معنی ذکر کرتے ہیں اور اس کے مقابلہ میں ”الحلف علی العلم“ یا ”علیٰ مہیٰ اعلم“ ہے، اور یہ ذکر کرتے ہیں کہ کس صورت میں قسم کھانے والے سے ”حب علی البت“ پایا جائے گا^(۵)۔

(۱) ابن ماجہ ص ۲۹۲

(۲) اشرو فی ۱/۸۷ ص ۲۸ طبع لیبیہ، مختصر لہری ص ۷۲ طبع اولہ وام ص ۱۶۲ اور اس کے بعد کے صفحات انہی ۱۲۸۔

(۳) البحر الرائق ص ۳۳۳، ابن ماجہ ص ۶۷۔

(۴) اشروح امیر ص ۳۹۲ طبع دار الفکر۔

۵۔ مہیٰ ص ۲۳۰ طبع دوم، ۱۸/۱۱۸ طبع اولہ، یزدی کتبہ دہلی ص ۲۹۲۔

(۱) اشروح امیر ص ۲۷۸ طبع دار الفکر۔

(۲) الدوسلی ص ۱۶۳۔

ہلی، ہڈیوں بدیوں کا اچھا بھی، اسب ہے کہ جب یک بدی تم ہوئی
تو اور بدی جھوٹی جائے گی، اور مردہ ہڈیوں کے اوپر سے کاٹا گیا ہو تو
اچھا ہی ساتھ ہو جائے گا، اس لئے کہ ہڈیوں نے کھلے ہوئے نہیں رہا۔
تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو: "خبر" اور "مجلس" کی اصطلاح۔

بتر

تعریف:

۱- لغت میں "بتر" کے معنی ہی چیز کو جز سے کاٹنا ہے، کہا جاتا ہے:
"بتر اسب او العصور" بسبب ہم یا عضو کو جز سے کاٹ دے، جیسا
کہ اس لفظ کا تعلق ہی چیز کو تمام کاٹنے پر بھی ہوتا ہے اس طور پر کہ
اس عضو کا کچھ حصہ باقی رہ جائے۔

فقہاء کے نزدیک اس لفظ کا متبادل اصطلاحاً ان دونوں معنوں میں
ہو ہے، اور کبھی اس لفظ کا اطلاق ہر قسم کے کاٹنے پر بھی ہوتا ہے، اور اسی
معنی میں کہا جاتا ہے: "سجف بتار" یعنی کاٹنے والی کھواری۔

جہاں حکم:

۲- کاٹنا یا تو بطور جناحیت کے ظہا ہوگا خود عمداً یا غلطاً، اور یہ حرام
ہے، یہ کسی حق کی وجہ سے ہوگا جیسے حد یا قنصاس کے طور پر یا تھکا کاٹنا یا
بطور مسائل عادت ہوگا مثلاً، دوسرے میں جہاں یا تھکا کاٹنا تاکہ بدن کے
دوسرے حصہ میں بیماری نہ پھیلے۔

کٹے عضو کی طہارت:

۳- جس شخص کا ہاتھ کسی کے نیچے سے کاٹا گیا ہو (عضو میں) غرض کی
باقی مادہ جگہ کو دھوئے گا، اور اگر نہ ہو تو اس سے کاٹا گیا ہو تو اس بدی کو
دھوئے گا جو بوزہ کے مترادف ہے، اس لئے کہ کھانی اور بارہ کی باہم ملنے

کسی ضرورت سے اعضا کو کاٹنا:

۴- اگر پورے جسم میں بیماری کے پھیلنے کا اندیشہ ہو تو جسم کی حفاظت
کے لئے فائدہ مند عضو کو کاٹ دینا جائز ہے۔

تفصیل "طب" اور "تدبیر" کی اصطلاحات میں دیکھی جائے۔

جناحیات میں اعضا کاٹنا:

۵- دوسرے کے اعضاء کو چاب و جہر سے کاٹنے میں قنصاس
واجب ہوتا ہے، ان شرائط کے ساتھ جن کو قتل سے کم، ورنہ کی جناحیت
کے قنصاس کی بحثوں میں بیان کیا گیا ہے، اور کبھی بعض ان مخصوص
اسباب کی بنا پر قنصاس سے گریز بھی کر لیا جاتا ہے جن کا ذکر متعلقہ
مقام میں ملتا ہے۔

دیکھئے اصطلاح "قنصاس" اور "جناحیات"۔

دوسری بات لفظ عضو کو کاٹنے کی تو اس صورت میں اس عضو کے
لئے شریعت میں مترددیت یا نادن بالاتفاق واجب ہوگا، اس کی
مقدار کاٹنے کے عضو کے فرق سے مختلف ہوگی (۲)، دیکھئے:
اصطلاح "زیات"۔

(۱) ابن ماجہ ۱/۵۵، ترمذی ۱/۱۲۳ طبع بولاق و عمان، قلیو بی ۱/۴۹، یعنی
۱۲۳۔

(۲) ابن ماجہ ۱/۵۳، ترمذی ۱/۱۲۳، یعنی ۱/۵۵، طبع بولاق و عمان، قلیو بی ۱/۴۹، یعنی
طبع دار الفکر۔

چانور کے کئے ہوئے مضاء:

۶- زردہ کول الہم جانور کے اعضاء میں سے جو حصہ کاٹ لیا یا ہو
وہ دکھانے اور نجاست یا طہارت میں مردار کے حکم میں ہے، چنانچہ
کبری کا کوئی حصہ کاٹ یا لیا ہو یا اس کی ران کاٹ لی ہو یا یہ
حالت نہیں ہے، اور رکی نے چٹلی کو مارا، اس کا ایک حصہ کاٹ یا
تو اس کا کھانا حال ہوگا اس لئے کہ اس کا مردار بھی حال ہے، بنی
کریم علیہ السلام کا رشاء ہے: "ما قطع من البهيمة - وهي
حیة - فهو كميت" (۱) (زردہ جانور کا جو حصہ کاٹ یا لیا ہو وہ
مردہ کی طرح ہے)۔

اس مسئلہ میں اختلاف اور تفصیل ہے جو اپنے مقام پر مذکور ہے،
(دیکھئے: صید، ذبائح)۔

انسان کا جو حصہ کاٹ دیا ہو اس کے غسل، بتغین (۲) اور تدفین
کے وجب ہونے اور اس کی طرف دیکھنے کے مسئلہ میں اس کا حکم
نی الجمدہ مردہ انسان کے حکم کی مانند ہے، (دیکھئے: جنازہ)۔



بتراء

تعریف:

۱- "بتر" کا لغوی معنی ہے: کاٹنا بکریوں میں "بتر" کا مکمل ہم آہی
کبری کو کہتے ہیں، مادہ کو "بتراء" و رز کو "بتر" کہہ جاتا ہے۔
اصطلاح میں اس کا معنی اس کے لغوی معنی سے مختلف نہیں
ہے (۱)۔

اجمائی حکم:

۲- علماء نے لفظ "بتر" کی تفسیر بکری کے سے استعمل کیا ہے،
چنانچہ اسوں نے مدی و قر بان کے باپ میں اس کے تعلق سے تشکیک
کی ہے، منیہ، مالکیہ و شافعیہ کے نزدیک "بتر" ان عیوب میں سے
ہے جو مدی و قر بان کی تکمیل میں مانع ہوتے ہیں۔
وہ رتالہ نے اس کو دیا عیب میں شمار کیا ہے جو تکمیل میں مانع
ہو (۲)، (دیکھئے: خبیثہ، مردی)۔

(۱) حدیث: "ما قطع من البهيمة"۔ کی روایت احمد (۲۱۸/۵) طبع
المعجم (اور حاکم (۳۳۹/۳) طبع دائرة المعارف العلمیہ) کے کی ہے وہی
نے اس کی تصحیح و رد و تحقیق کی ہے۔

(۲) ابن ماجہ میں ۳۸، ۵۸۰، المدون میں ۵۳، کلینی میں ۵۲۸، ۵۲۲، ۵۲۳،
بخاری میں ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷،

جیانشہ آور ہوتا ہے (۱)۔

خیر اس طرف گئے ہیں کہ "خمر" انگور کا کچا پانی ہے جب وہ جوش مارے اور تیز ہو جائے اور جھاگ پھینک دے، اور یہی حرم لعینہ ہے رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: "حرمات الحمور لعینا" (۲) ("خمر" لعینہ حرام ہے)۔ اس کے علاوہ دیگر شروبات حرام لعینہ ہیں۔

حسب نے کہا: "بتع" کا جیانشہ حرام میں ہوگا جب تک اس کا پینے والا اس سے نشہ میں نہ آتا ہو۔ جس جب نشہ کی حد تک پہنچ جائے تو حرام ہوگا، یہی وجہ ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ سے "بتع" کے بارے میں پوچھا یا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "کل شراب اسکر فہو حرام" یعنی نشہ کی حد تک پہنچ لے، لیکن انہوں نے اس کے پینے کو مکروہ قرار دیا ہے، اس لئے کہ یہ مکروہ شروبات میں سے ہے، اسی لئے امام ابو حنیفہ نے اس کے بارے میں فرمایا: "البتع حمور بمعابہ" (۳) ("بتع" یعنی شراب ہے)، ان کا مقصد یہ بیان کرنا ہے کہ اہل یمن اس کو نشہ کی حد تک پہنچا کرتے ہیں، اور جس کا جیانشہ حرام ہو اس کی بتع بھی حرام ہے۔

اس کی تفسیرات فقہاء "کتاب لا شرعہ" میں بیان کرتے ہیں۔

بتع

تعریف:

۱۔ یمن میں شہد سے بنی جانے والی نبیہ کو "بتع" کہتے ہیں (۱)۔

جہاں حکم:

۲۔ محبوبہ نقباء کی رائے ہے کہ ہر نشہ آور بتع "خمر" (شراب) ہے جس کا جیانشہ اور ہر وقت حرام ہے، اس پر انہوں نے اس حدیث کے عموم سے استدلال کیا ہے: "کل شراب اسکر فہو حرام" (۲) (ہر وہ شراب جو نشہ پیدا کرے حرام ہے)۔

نیز رسول اللہ ﷺ کے اس قول سے کہ "ما اسکر کثیرہ ففہو حرام" (۳) (جس کی زیادہ مقدار کا جیانشہ پیدا کرے اس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے)۔

اسی بنیاد پر (شہد کی بنی ہوئی نبیہ) "بتع" ان کے نزدیک حرام ہے، اس لئے کہ یہ ان شروبات میں سے ہے جس کی زیادہ مقدار کا

(۱) لسان العرب، المغرب، عمدة القاری ۶/۲۲۲ اور اس کے بعد کے صفحات، طبع مصر۔

(۲) حدیث: "کل شراب اسکر فہو حرام" کی روایت بخاری (۱۸۱۰ طبع المکتبہ) اور مسلم (۵۸۵ طبع المکتبہ) نے کی ہے۔

(۳) حدیث: "ما اسکر کثیرہ ففہو حرام" کی روایت ترمذی (۲۹۲ طبع المکتبہ) اور ابن حجر عسقلانی (۷۳۳ طبع مکتبہ المصنف) میں کی ہے اور کہا کہ اس کے رجال ثقہ ہیں۔

(۱) فتح الباری ۱۰/۲۲۲ شرح حاشائی ۱۵۱ طبع ۳۰۶۶ طبع الہند۔

(۲) حدیث: "حرمات الحمور لعینا" کی روایت قتیبہ بن شیبہ نے وضع کی ہے جیسا کہ نصب الراية میں ہے (۳۰۶ طبع مجلس اعلیٰ، دار الفکر، بیروت) کی وجہ سے اسے معطل کیا گیا ہے۔ "تفسیر" حضرت ابن عباسؓ۔ موقوفہ سوسائٹی کی تصویب کی ہے (سنن الدار القطنی ۲۵۶ طبع، دار الفکر)۔

(۳) عمدة القاری ۱۰/۲۲۲۔

بتلہ

دیکھئے "بتلہ"

بتلہ

تعریف:

۱- "بتل" لغت میں "قطع" (اس نے کاٹا) کے معنی میں ہے،
"المبتل" اللہ تعالیٰ کی عبادت کے سب سے کم ہو جانے
کا۔ "المبتلہ" کٹ جانے والی۔

طاق پونکدار... اس کی ری کو کاٹنے والی چیز ہے، یونکھ طاق کی
... سے یوں پنے شوم سے کٹ جاتی ہے، اسی سے کبھی کبھی اس لفظ
سے طاق مر "لی جاتی ہے، چنانچہ کہا جاتا ہے: انت مبتلہ" یعنی تو
طاق، ابلی ہے (۱)، اسی لئے فقہاء نے لفظ مبتلہ کو طاق کے ظہری
نایات میں مانا ہے، بین طاق کے سے یہ صریح نہیں ہے، اس سے
کہ اس سے کبھی نکاح کے حواہ و امری چیز میں سے پیچیدگی کا قصد
پایا جاتا ہے۔

اجمائی حکم:

۲- فقہاء کا اس پر اتفاق ہے کہ لفظ "بتلہ" نسبت طاق میں سے
ہے، اور اس لفظ سے بغیر نیت کے طاق، قطع نہیں ہوں، جیسا کہ
نایات کا تکرار ہے، اور اگر اس لفظ کے، ریحہ یک طاق کی نیت کی
ہے تو ایک طاق پڑے گی اور اگر نیت کی ہے تو تین پڑے گی،
اور اگر مطلق رکھا، اسی عدولی نیت نہیں ہے تو بعض فقہاء نے فرمایا: یک



(۱) المصباح المہیر، لسان العرب، أساس الملائکۃ، "بتل"، الخ، ص ۴۳

نح بحر ۱-۳

و قع ہوئی، ورجض نے کہا: تمس واقع ہوئی، اور اس کی تفصیل
"طریق" کی اصطلاح کے تحت دیکھی جائے (۱)۔

بحر

نح

تعریف:

۱- "بحر" ریا، دپائی، کنارہ، پانی، کھار، پانی شیریں، وریہ، برہ (شکلی) کے
برخلاف ہے، سمندر کو "بحر" اس کی وسعت و رچیدگی کی وجہ سے کہا
جاتا، اس کا ریا، جز استعمال کیا رہے پانی کے سے ہوتا ہے، یہاں تک
کہ قیاس پانی کے لئے اس لفظ کا استعمال بہت قلیل ہے (۲)۔

دیکھئے "کلام"۔

متعلقہ الفاظ:

الف سنہر:

۲- "نہر": جاری پانی، کہا جاتا ہے: نہر الماء جب زمین میں
پانی رہا ہو جائے، اور ریا، دپائی جب بہا شرمش کرے تو کہتے
ہیں: "نہر و اسنہر" (۲)۔

بحر کے برخلاف لفظ "نہر" کا استعمال شہیریں پانی کے سے
ہوتا ہے۔

ب- عین:

۳- "عین": پانی کا وہ چشمہ جو زمین سے اٹھ کر رہا ہو جائے (۳)۔



(۱) لسان العرب، الکلیات: مادہ "بحر" ۱/۳۹۰ حاشیہ المصنفین علی مرآۃ
الاصطلاح ص ۱۳۔

(۲) لسان العرب، المصباح الحیر، المخریجۃ مادہ "نہر"۔

(۳) لسان العرب، مادہ "عین"، المصنفین علی مرآۃ ص ۱۳۳۔

(۲) الاختیار ۱/۳۳، لسان العرب ۲/۲۸۱، کشاف القناع ۵/۲۵۱، الخرش
ص ۲۳۴۔

ہے کہ اس کا پیتا ہو پر ہو جائے ”اس کی پیچہ“ پر ہو تو وہ ”حانی“ نہیں ہے۔ اور اس کو کھایا جائے گا“^(۱)۔
تفصیل کے لئے ”الطعمۃ“ کی اصطلاح دیکھئے۔

د- کشتی میں نماز:

۷- فقہاء کا اتفاق ہے کہ کشتی کے مدبر نماز مجموعی حیثیت میں جائز ہے۔ شطیکہ مازی ماز شریعت کے تحت بوقت قبلہ رخ ہو، اور کشتی گر، صبری طرف مڑ جائے تو ماز پڑھنے والا قبلہ کی طرف مڑ جائے گر ممکن ہو، یونکہ قبلہ رخ ہونا واجب ہے، اس سلسلہ میں فرض اور نفل ماز کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے، یونکہ قبلہ رخ ہونا واجب ہے۔

حنابلہ نے نوائل کے سلسلہ میں اختلاف کیا ہے، انہوں نے صرف فرائض کے اندر قبلہ کی طرف مڑنا ضروری قرار دیا ہے، نفل نماز میں مڑنا حرج اور مشقت کی وجہ سے ضروری نہیں ہے۔ اسی طرح ان حضرات نے ماز کے لئے فرض میں بھی قبلہ کی طرف نہ مڑنا جائز قرار دیا ہے، اس لئے کہ اس کو کشتی چلاتے رہنے کی ضرورت ہے^(۲)۔
تفصیل کے لئے ”قبلہ“ کی اصطلاح دیکھئے۔

۷- کشتی میں مرجانے والے کا حکم:

۸- فقہاء کا اتفاق ہے کہ جو شخص سمندر میں کشتی کے اندر جا رہا ہو جائے اور خشکی قریب ہونے کی وجہ سے اس کا ڈن کرنا ممکن ہو اور کوئی رکاوٹ بھی نہ ہو تو اہل کشتی پر ڈن میں تاخیر لازم ہے تاکہ خشکی

حاصل نہ (اس حرمت میں) سامپ کا مسافہ کیا ہے، شافعیہ میں سے ماویہ کے اس کے اور اس کے علاوہ دیگر سمندری زبیر۔ طے جانوروں کے حرام ہونے کی صراحت کی ہے۔ شافعیہ نے صرف اس سامپ کو حرام قرار دیا ہے جو خشکی اور پانی دونوں میں زندہ رہتا ہے، اور جو سامپ صرف پانی میں رہتا ہے وہ حلال ہے۔

حنفیہ کے نزدیک سمندر کے شکار میں سے صرف مچھلی جائز ہے، اس کے علاوہ دوسرے سمندری جانور حلال نہیں ہیں^(۱)۔
تفصیل کے لئے ”الطعمۃ“ کی اصطلاح دیکھئے۔

ج- سمندر کا مرد:

۹- جمہور فقہاء کی رائے میں سمندر کا میتہ (مردار) مباح ہے، خواہ مچھلی ہو یا اس کے علاوہ کوئی دوسرا سمندری جانور، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”أَحْلَلْتُ لَكُمْ صَيْدَ الْبَحْرِ وَطَعَامَهُ“^(۲) (تمہارے لئے دریائی شکار اور اس کا کھانا حلال کیا گیا)، اور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: ”هُوَ الطَّيْبُورُ مَاؤُهُ، الْحِلُّ مَيْتَتُهُ“^(۳) (اس سمندر) کا پانی پاک اور اس کا میتہ (مردار) حلال ہے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ”جو جانور سمندر میں مرجانے، اللہ تعالیٰ سے تمہارے لئے اس کا تذکیہ فرما دیا ہے“ (یعنی حلال کر دیا ہے)۔

حنفیہ نے صرف اس مرد مچھلی کو جائز قرار دیا ہے جو سی آفتابی وجہ سے مرئی ہو، اور جو مچھلی اپنی طبعی موت مرجانے اور ”حانی“ ہو جائے وہ حرام نہیں ہے، اور حنفیہ کے نزدیک ”حانی“ کی تعریف یہ

(۱) حاشیہ ابن ماجہ ج ۵/ ۱۹۲ اور اس کے بعد صفحات، حاشیہ ج ۵/ ۱۱۵، مفتی الکتاب ج ۲/ ۲۹۷ اور اس کے بعد صفحات، کتاب الفتن ج ۱/ ۱۹۳، الإصناف ج ۱۰/ ۳۸۲۔

(۲) حاشیہ ابن ماجہ ج ۱/ ۵۱۲، حاشیہ الدرر ج ۱/ ۲۲۶، مفتی الکتاب ج ۲/ ۳۳، کتاب الفتن ج ۱/ ۳۰۲، روح المعانی ج ۱/ ۲۱۰۔

(۱) حاشیہ ابن ماجہ ج ۵/ ۱۹۳، حاشیہ الدرر ج ۱/ ۱۱۵، مفتی الکتاب ج ۲/ ۲۹۷ اور اس کے بعد صفحات، کتاب الفتن ج ۱/ ۱۹۳۔

(۲) سورہ مائدہ ۹۶۔

(۳) اس حدیث کی تخریج کذا در بی (نقحرہ نمبر ۳)۔

اور اگر لاش کا پتہ نہ ملے تو ٹافعیہ اور حنابلہ کے نزدیک غائبانہ نماز جنازہ پڑھی جائے گی، مالکیہ نے اس کو ناپسند کیا ہے، اور حنفیہ نے اس سے منع کیا ہے، چونکہ اس کے نزدیک نماز جنازہ کے سے میت پر اس کے انشہاد یا تہنید ہر مرقی موجود کی شرط ہے، لہذا دیکھئے: ”طحاوی“ کی اصطلاح۔



میں اس کو دفن کر دیں، لیکن یہ اس صورت میں ہے جب لاش کے شراب ہونے کا مدیشتہ نہ ہو، ورنہ غسل، کھن اور نماز جنازہ کے بعد اس کو سمندر میں ڈال دیا جائے گا۔

ٹافعیہ نے یہ اصرار کیا ہے کہ نماز جنازہ کے بعد لاش کو، چنگیوں (تاہوت) میں رکھا جائے تاکہ چولہ نہ جائے پھر اس کو سمندر میں ڈال دیا جائے تاکہ سمندر اس کو ساحل کی طرف پھینک دے، یونہی ہے پیتاہوت کی قوم کے ماتھنگ جائے اور وہ اس کو دفن کر دیں۔ اور اگر ساحل کا فز ہو تو تاہوت کو کسی چیز سے مرقی کر دیا جائے تاکہ نیچے چلا جائے اور تاہوت میں نہ رکھا جائے تو لاش کو کسی چیز کے ذریعہ جو تھیل کر دیا جائے تاکہ سمندر کی تہ میں نہ جائے، لاش کو وزنی کرنے کی رائے حنابلہ کی بھی ہے (۱)۔

۸۔ سمندر میں ڈوب کر مر جانا:

۹۔ علماء کی رائے ہے کہ جو شخص سمندر میں ڈوب جائے کیونکہ وہ جب بحق ہو یا ہو وہ شہید ہے، چونکہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: ”الشهداء خمسة المطعون، والمبطون، والمغرق، وصاحب انهدام، والشہید فی سبیل اللہ“ (۲) (شہداء پانچ تیرہ حاکمون میں مرے، الاہیت کی تکلیف میں مرے، الاہیت ڈوب کر مرے، الاہیت انهدام میں ڈوب کر مرے، الاہیت اللہ کے راستہ میں شہادت حاصل کرے، الاہیت)۔

اور اگر نہ ہو تو لے کر لاش میں جائے تو عام میت کی طرح اس کو غسل دیا جائے گا، فن پٹایا جائے گا، اور نماز جنازہ پڑھی جائے گی،

(۱) حاشیہ ابن ماجہ ص ۵۹۹ اور اس کے بعد کے صفحات، حاشیہ الدوسری ص ۳۹۹، روایت ابن ماجہ ص ۳۹۹، انہی لابن قدامہ ص ۵۰۰۔
(۲) حدیث: ”الشهداء خمسة المطعون“ کی روایت بخاری (الفتح ص ۳۹۹ طبع انتقادی) اور مسلم (ص ۱۵۳ طبع کلی) سے کی ہے۔

(۱) حاشیہ ابن ماجہ ص ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، حاشیہ الطحاوی علی مرقی اللہ ص ۱۹۰ حاشیہ الدوسری ص ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴

جواز ان پر مبنی ہے۔

الف۔ جمع شدہ شبنم سے رفع حدث:

۳۔ فتاویٰ کی رائے ہے کہ شبنم کے ریوید پانی حاصل کرنا جائز ہے، شبنم وہ ہے جو درخت کے پتوں پر جمع ہو جائے جسے کٹھا کر لیا جائے، اس لئے کہ وہ "ماء مطلق" (خالص پانی) ہے۔

۴۔ بعض فتاویٰ سے جو یہ "ماء مطلق" دراصل ایک سمندری جانور کی سانس ہے، لہذا وہ پاک ہوگا یا ناپاک؟ تو اس کا کوئی اعتبار نہیں^(۱)۔

ب۔ جمع شدہ بھاپ سے رفع حدث:

۴۔ جمہور فقہاء کی رائے ہے کہ اس جمع کی نفی بھاپ سے پاکی حاصل کرنا "نجاست کو دور کرنا" جائز ہے جو پاک ایندھن سے جوش دئے گئے پاک پانی سے نکلے، اس لئے کہ وہ "ماء مطلق" ہے، اس لئے کہ وہ "ماء مطلق" ہے اور مٹا فحیہ کے نزدیک یہی معتقد ہے، لیکن ان میں سے رافعی نے اس سے اختلاف کرتے ہوئے رائے دی ہے کہ یہی بھاپ حدث کو "نہیں" رخصتی، اس سے کہ اس کا نام پانی نہیں ہے، بلکہ وہ بھاپ ہے^(۲)۔

نجاست کے دھوئیں سے متاثر بھاپ کی طہارت میں اختلاف ہے، اور اس کی بنیاد فقہاء کا یہ اختلاف ہے کہ نجاست کا دھواں پاک ہے یا ناپاک؟

پنابہ حنفیہ کا معنی ہے قول، مالکیہ کا معتدقوں، بعض حنابلہ کی

(۱) ابن ماجہ ج ۱ ص ۲۰، طحاوی مع المواقیہ ج ۱ ص ۵۰، المدنی ج ۱ ص ۳۳

حلیہ المہاجر علی ابن قاسم ج ۱ ص ۲۷، مطالب توبی ج ۱ ص ۳۳، شافعی

الاعتقاد ج ۱ ص ۲۷، ۲۸۔

(۲) جوہر لائل ج ۱ ص ۶۱، محل ج ۱ ص ۲۹، کشاف الاعتقاد ج ۱ ص ۲۶۔

بخار

تعریف:

۱۔ "بخار" لغت و اصطلاح میں وہ (بھاپ) ہے جو پانی، شبنم یا کسی تر مادہ سے حرارت کے نتیجے میں برپا ہوتی ہے۔

"بخار" کا طاق مری وغیرہ کے دھوئیں پر بھی ہوتا ہے، اور گند کی یا کسی اور چیز سے شقی ہوئی بدبو پر بھی اس کا طاق ہوتا ہے^(۱)۔

متعددہ لحاظ:

بخار:

۲۔ "بخار" منہ کی ہڈی ہوئی جو ہے، امام ابو حنیفہ نے فرمایا: بخار وہ بدبو ہے جو منہ وغیرہ میں ہوتی ہے، ایسے شخص کو "بخار" اور ایسی عورت کو "بخار" کہتے ہیں^(۲)۔

فقہاء کے نزدیک "بخار" کا استعمال صرف "بخار" کی بدبو کے لئے خاص ہے۔

بخار (بھاپ) سے متعلق احکام:

"بخار" کے کچھ خاص احکام ہیں، کبھی وہ پاک ہوتا ہے اور کبھی ناپاک، اور بخار کے تطہرات سے پاکی حاصل کرنے کا جواز اور عدم

(۱) المصباح المہیر، نایع المروسی، لسان العرب، متن اللغۃ، المعجم الوسیط، مادہ

بخار، الاصحاح ج ۱ ص ۳۱۹۔

(۲) لسان العرب، المصباح المہیر۔

رے ہے کہ نجاست کا دھواں اور اس کی بھپ دھواں پاک ہیں،
حنفی نے کہا: یہ شخص کی بنیاد پر دفعِ حرج کے لئے ہے۔
کی بنا پر نجس پانی سے ٹھنڈے دلی بھپ پاک ہے جو مدت اور
نجاست دھواں کو دور کرتی ہے۔

بخـ

تعریف:

۱۔ بخ: گندگی وغیرہ کی وجہ سے منہ کی بدلی ہوئی بو ہے، کہا جاتا ہے: ”بحو
اللہم بحو“ بابِ مسح سے، جب منہ گندہ ہو جائے اور اس کی بو بدل
جائے۔ فقہاء کے نزدیک اس لفظ کا استعمال اسی معنی میں ہے (۱)۔

اجمائی حکم:

۲۔ چونکہ انسان میں منہ کا یہ بو رہونا نفرت و تکلیف کا باعث ہے،
اس لئے فقہاء نے اس کو عیب میں شمار کیا ہے، اور اس کا تعلق ہے کہ
یہ ان عیوب میں سے ہے جن کی وجہ سے بدبوؤں کی فتح میں خیر
ثابت ہوتا ہے۔

نکات کے باب میں ”بخ“ کی وجہ سے ثبوتِ خیر و رفعِ کماح
کے بارے میں فقہاء کا اتفاق ہے، حنفیہ، شافعیہ کہتے ہیں اور یہی
حنابلہ کا موقف ہے کہ اس کی وجہ سے خیر ثابت نہیں ہوگا، ”رندی
رحمیں کے زمین اس کی بنیاد پر غریق کی جائے گی“ (۲)۔
مالکیہ کہتے ہیں اور یہی حنابلہ کی بھی ایک رائے ہے کہ ”بخ“ کی
وجہ سے خیر و رفعِ کماح ثابت ہوگا۔

اس سلسلہ کی تفصیلات کتابِ ایوب کے بابِ خیار العیب اور



(۱) ابن ماجہ میں ۲۱۶۱، مجمع الزوائد ۱۱، الدر منی ۵۷۵-۵۸، کتاب التہاح
۲۸، التہاح ۲۹، سنن الترمذی ۱۶۹۷۔
(۲) ابن ماجہ میں ۲۱۶۱۔

(۱) لسان العرب، المصباح المفرد: ۶۷۔
(۲) ابن ماجہ میں ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱، ۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵، ۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸، ۱۶۱۹، ۱۶۲۰، ۱۶۲۱، ۱۶۲۲، ۱۶۲۳، ۱۶۲۴، ۱۶۲۵، ۱۶۲۶، ۱۶۲۷، ۱۶۲۸، ۱۶۲۹، ۱۶۳۰، ۱۶۳۱، ۱۶۳۲، ۱۶۳۳، ۱۶۳۴، ۱۶۳۵، ۱۶۳۶، ۱۶۳۷، ۱۶۳۸، ۱۶۳۹، ۱۶۴۰، ۱۶۴۱، ۱۶۴۲، ۱۶۴۳، ۱۶۴۴، ۱۶۴۵، ۱۶۴۶، ۱۶۴۷، ۱۶۴۸، ۱۶۴۹، ۱۶۵۰، ۱۶۵۱، ۱۶۵۲، ۱۶۵۳، ۱۶۵۴، ۱۶۵۵، ۱۶۵۶، ۱۶۵۷، ۱۶۵۸، ۱۶۵۹، ۱۶۶۰، ۱۶۶۱، ۱۶۶۲، ۱۶۶۳، ۱۶۶۴، ۱۶۶۵، ۱۶۶۶، ۱۶۶۷، ۱۶۶۸، ۱۶۶۹، ۱۶۷۰، ۱۶۷۱، ۱۶۷۲، ۱۶۷۳، ۱۶۷۴، ۱۶۷۵، ۱۶۷۶، ۱۶۷۷، ۱۶۷۸، ۱۶۷۹، ۱۶۸۰، ۱۶۸۱، ۱۶۸۲، ۱۶۸۳، ۱۶۸۴، ۱۶۸۵، ۱۶۸۶، ۱۶۸۷، ۱۶۸۸، ۱۶۸۹، ۱۶۹۰، ۱۶۹۱، ۱۶۹۲، ۱۶۹۳، ۱۶۹۴، ۱۶۹۵، ۱۶۹۶، ۱۶۹۷، ۱۶۹۸، ۱۶۹۹، ۱۷۰۰، ۱۷۰۱، ۱۷۰۲، ۱۷۰۳، ۱۷۰۴، ۱۷۰۵، ۱۷۰۶، ۱۷۰۷، ۱۷۰۸، ۱۷۰۹، ۱۷۱۰، ۱۷۱۱، ۱۷۱۲، ۱۷۱۳، ۱۷۱۴، ۱۷۱۵، ۱۷۱۶، ۱۷۱۷، ۱۷۱۸، ۱۷۱۹، ۱۷۲۰، ۱۷۲۱، ۱۷۲۲، ۱۷۲۳، ۱۷۲۴، ۱۷۲۵، ۱۷۲۶، ۱۷۲۷، ۱۷۲۸، ۱۷۲۹، ۱۷۳۰، ۱۷۳۱، ۱۷۳۲، ۱۷۳۳، ۱۷۳۴، ۱۷۳۵، ۱۷۳۶، ۱۷۳۷، ۱۷۳۸، ۱۷۳۹، ۱۷۴۰، ۱۷۴۱، ۱۷۴۲، ۱۷۴۳، ۱۷۴۴، ۱۷۴۵، ۱۷۴۶، ۱۷۴۷، ۱۷۴۸، ۱۷۴۹، ۱۷۵۰، ۱۷۵۱، ۱۷۵۲، ۱۷۵۳، ۱۷۵۴، ۱۷۵۵، ۱۷۵۶، ۱۷۵۷، ۱۷۵۸، ۱۷۵۹، ۱۷۶۰، ۱۷۶۱، ۱۷۶۲، ۱۷۶۳، ۱۷۶۴، ۱۷۶۵، ۱۷۶۶، ۱۷۶۷، ۱۷۶۸، ۱۷۶۹، ۱۷۷۰، ۱۷۷۱، ۱۷۷۲، ۱۷۷۳، ۱۷۷۴، ۱۷۷۵، ۱۷۷۶، ۱۷۷۷، ۱۷۷۸، ۱۷۷۹، ۱۷۸۰، ۱۷۸۱، ۱۷۸۲، ۱۷۸۳، ۱۷۸۴، ۱۷۸۵، ۱۷۸۶، ۱۷۸۷، ۱۷۸۸، ۱۷۸۹، ۱۷۹۰، ۱۷۹۱، ۱۷۹۲، ۱۷۹۳، ۱۷۹۴، ۱

بخس، بخیلہ ۱-۳

کتاب النکاح کے باب ۱۱ صیب میں ملاحظہ کی جائیں۔

”بخز“ (منہ کی بدبو) والے انسان کے لئے جمعہ و جماعت میں

حاضری و عدم حاضری کی اجازت کے بارے میں باب ”صلاۃ

الجماعت“ کی طرف رجوع کیا جائے۔

بخیلہ

تعریف:

۱- ”یکہ“ میراث کے باب میں مسائل ”عول“ میں سے ہے۔ اس کو ”خیلہ“ اس لئے کہا گیا کہ اس میں سب سے کم ”عول“ ہوتا ہے۔

اس کو ”مہر یہ“ بھی کہتے ہیں، اس لئے کہ اس کے بارے میں حضرت عائشہؓ سے خبر کے ”پرہیز ریافت“ یا ”گیا تھا، اور یہ فرائض کے ان حصوں میں سے ہے جن میں ”عول“ ہوتا ہے، اور یہ ان دو مسئلوں میں آتا ہے جن میں ۲۴ اصل کا عول ۲۷ تک ہوتا ہے۔

۲- پہلا مسئلہ: وہ ہے جس میں ایک نصف (آدھا)، ایک ثمن (آٹھویں حصہ)، دو ثمن (دسواں حصہ) (چھٹا حصہ) کے حصہ ہوں، مثلاً: ایک بیوی، ایک بیٹی، والدین، اور ایک پوتی ہو تو بیوی کو ثمن ملے گا، بیٹی کے لئے نصف ہوگا، پوتی کے لئے دسواں حصہ، والدین کے لئے دسواں حصہ۔

۳- دوسرا مسئلہ: وہ ہے جس میں ثمن کے ساتھ، شمش، والدین ہوں، مثلاً: ایک بیوی، دو بیٹیاں، والدین ہوں، تو بیوی کے لئے ثمن ہوگا، بیٹیوں کے لئے دسواں حصہ، والدین کے لئے دسواں حصہ، اور اس کا مسئلہ ۲۴ کے بجائے ۲۷ سے ہوگا۔

اس میں مسئلوں میں سے ہر ایک کو ”بخیلہ“ کہتے ہیں، اس سے کہ ان میں عول کم ہوتا ہے، کیونکہ اس میں عول صرف ایک بار ہوتا ہے، اور دوسرے مسئلہ کو ”مہر یہ“ بھی کہتے ہیں، اس لئے کہ حضرت

بخس

دیکھئے ”مہر یہ“۔



بدعت ۱

مٹی سے یہ مسئلہ اس وقت دریافت کیا گیا جب آپ منبر پر تھے، پھر
”پ نے جو بدعت تھی“^(۱)۔

تفصیل کے لئے ”مارٹ“ کے باب میں ”عول“ کی بحث
دیکھی جائے۔

بدعت

تعریف:

۱۔ لغوی طور پر لفظ ”بدعة“ ”بدع الشيء بدعه بدعا“ اور
”بدعه“ سے بنا ہے، جب اس کو یہ آئے اور شروع کرے۔

”البدع“ وہ چیز جو اول (پہلی) ہو، اسی سے ارشاد ہوئی ہے: ”قل
ما كنت بدعا من الرسل“^(۱) ”پ نہ بدعت ہے۔ میں رسولوں میں
کوئی انوکھا تو ہوں نہیں) یعنی میں لوگوں کی طرف بھیجی ہو پہلا رس
نہیں ہوں، بلکہ پہلے بھی بہت سے رس ”چکے ہیں، لہذا میں کوئی
ایسی چیز نہیں ہوں جس کی کوئی نظیر نہ ہو۔ تم مجھے جھٹی سمجھو۔

البدعة کی چیز، اور، یہ مکمل ہونے کے بعد جو چیز اس میں
ایجاد کی جائے۔

”لسان العرب“ میں ہے: ”مبتدع“ وہ شخص ہے جو کسی کام کو
اس انداز سے کرے کہ اس طرح پہلے وہ کام نہیں کیا گیا، بلکہ اس نے
اس کا آغاز کیا ہے۔

”بدع“، ”بدع“ اور ”تبدع“ کا معنی ہے: نئی چیز لانا^(۲)،
اسی معنی میں ارشاد ربانی ہے: ”ورهبانية البدعها ما كسبها
عليهم الا ابتغاء رضى الله“^(۳) (اور رہبانیت کو انہوں نے
خود ایجاد کر یا ہم نے ان پر واجب نہیں کیا تھا، بلکہ انہوں نے اللہ کی



(۱) سورۃ احقافہ ۹۔

(۲) لسان العرب، الصحاح، ۱۰ ج ۱، ۱۵۲۔

(۳) سورۃ احقافہ ۲۷۔

(۱) ابن ماجہ ص ۵۱۳، حاشیہ الدرس ص ۶۵۲، طبع دہلی و غیرہ ۱۵۲۳،
پہلی ۱۹۲۳، طبع سعودیہ، الطبۃ النافیہ ص ۷۰، طبع مصر، ۱۹۲۳۔

پرعت ۲

مصنوعی فی خاطر سے اختیار فرمایا تھا)۔ "ربذوہا" کو بہت کی طرف منسوب کیا، "والمبدع" کو کئی نئی چیز، "وہر ابدعت الشیء" میں سے اس کو بخیر کسی (سابقہ) مثال کے ایجاد کیا، "وہر" "المبدع" اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ہے، "وہر" کا معنی ہے: "المبدع" (نئی چیز پیدا کرنے والا) اس لئے کہ اللہ تعالیٰ چیزوں کو پیدا کرتے ہوئے جو وہیں لاتے ہیں۔

صداقت میں بدعت کی تعریفیں الگ الگ اور نہ ایک ہیں۔ اس سے کہ اس کے مفہوم ہر لوگ کے سلسلہ میں علماء کی را میں مختلف ہیں۔ بعض علماء نے اس کے مفہوم کو بدعت دی ہے، یہاں تک کہ ہر نئی چیز پر اس کا طلاق کیا ہے، اور بعض نے اس کی مراد کو متحدہ رکھا ہے، چنانچہ اس کے وہیل میں بدعت تمام متحدہ ہو گئے۔ ہم مختصر اس کو بدعت نظر میں لیا کرتے ہیں:

۲۰۰۰ نقطه نظر:

۲- بچے نقطہ نظر والے علماء ”پرمت“ کا اطلاق ہر ایسی نئی چیز پر کرتے ہیں جو کتاب سنت میں نہیں ملتی ہو، جو وہ اس کا قائل نہ ہوں۔ اس سے ہو یہ عادات سے، اور خواہ وہ مذہب مذہب ہو یا غیہ مذہب۔

اس کے قاتلین میں امام شافعی اور ان کے تبعین میں احمد بن عبد السلام، نووی و ابو ثامہ ہیں، مالکیہ میں سے قرافی اور رقائق ہیں، حنفیہ میں سے ہاں عابدین، اور حنبلیہ میں سے ابن الجوزی، اور نظام یہ ہیں سے اس حرم ہیں۔

یہ نقطہ نظر عباس عبد السلام کی ”بدعت“ کی تعریف میں ظاہر ہوتا ہے، وہ لکھتے ہیں: ”بدعت“ نام ہے ایسے کام کے کرنے کا جس کا وجود رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں نہ ہو، اور اس کی ہی قسمیں ہیں: بدعت واجبہ، حرام بدعت، مستحب بدعت، مکروہ بدعت، جائز

پرمخت (۱)۔ ان لوگوں نے ان تمام قسموں کی مثالیں دی ہیں:

چنانچہ واجب بدعت: جیسے علم نحو میں مشغول ہونا، جس کے ذریعہ
 اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا کلام سمجھا جاتا ہے، اور یہ واجب ہے،
 کیونکہ شریعت کی حفاظت کے لئے یہ ضروری ہے، اور جس کے بغیر
 واجب پورا نہ ہوتا ہو وہ بھی واجب ہے۔

حرام بدعت کی مثالوں میں سے قدریہ، تجزیہ، مصلحتیہ اور فوارج کا مذہب ہے۔

مختب بدعت: مشاء ارس کھولنا، پل بنانا اور اسی میں سے مسجد میں ایک امام کے پیچھے جماعت کے ساتھ رُوح کی نماز پڑھنا بھی ہے۔

مُروودِ عت: مثلاً مساجد میں نقش و نگار اور مصاحف (قرآن)
کو آراستہ کرنا۔

جابرہ صحت: مثلاً نمازوں کے بعد مصافحہ اور لذیذ کھانے، پینے اور سونے میں توسیع کرنا (۲)۔

ان حضرات نے بدعت کو پانچ قسموں میں تقسیم کرنے کے سلسلہ میں چند دلائل پیش کئے ہیں، جن میں سے بعض یہ ہیں:

(الف) رمضان کے مہینہ میں مسجد کے اندر جماعت کے ساتھ نماز تراویح کے بارے میں حضرت عمرؓ کا قول ہے: "نعمت البدعة هذه" (۳) (یعنی اچھی یہ بدعت ہے)، چنانچہ عبدالرحمن بن

[illegible]

(۲) قوسه را حکام ۱۷۲، ۱۷۳ و ۱۷۴.

(۳) ترویج کے سلسلہ میں حضرت عمر و بنی حدیث سے "جمعیت المدینۃ العلمیۃ" کی روایت بخاری (جلد ۲۵۰ طبع انتہر) سے کی ہے۔

(ب) کی تقسیم کا پتہ چلتا ہے، ان احادیث میں سے یہ مرفوع حدیث ہے: ”من من سنة حسنة فله اجرها واجر من عمل بها الى يوم القيامة، ومن من سنة سيئة فعليه وزرها ووزر من عمل بها الى يوم القيامة“^(۱) (جس شخص نے اچھے طریقہ پر عمل کیا اس کے لئے اس کا ثواب ہے، اور اس تمام لوگوں کا ثواب ہے جو اس پر عمل کرتے رہیں گے قیامت تک۔ اور جس شخص نے برے طریقہ پر عمل کیا اس کے لئے اس کا ثواب نہ ہو اور اس تمام لوگوں کا ثواب ہوگا جو اس پر عمل کرتے رہیں گے قیامت تک)۔

دوسرا نقطہ نظر:

۳- علماء کی ایک جماعت بدعت کے مذموم ہونے کی رائے رکھتی ہے، اسوں نے ثابت کیا کہ تمام تر بدعت گمراہی ہے، خواہ وہ عادات سے تعلق نہ یا عبادات سے، اس کے قائلین میں امام مالک، شافعی اور طحاوی ہیں۔ حنفی میں سے امام شافعی، ریشی، اور شافعیہ میں سے تہجدی، ابن جریر عسقلانی، ابن جریر ثعلبی، اور حنابلہ میں سے ابن رجب اور ابن تیمیہ ہیں^(۲)۔

اس نقطہ نظر کی تشریح کرنے والی سب سے صحیح تعریف شافعی نے کی ہے، اسوں نے ”بدعت“ کی تعریف کی ہے:

”تعریف: یہ، ان میں ایسا کر دیا گیا طریقہ ہے جو شریعت کے مشابہ ہو جس پر چلنے کا مقصد اللہ تعالیٰ کی عبادت میں معاون رہنا

(۱) حدیث ”من من سنة حسنة...“ کی روایت مسلم (۷/۵۸۲) طبع النجفی نے کی ہے۔

(۲) الاخصاص للعالمی ۱/۱۸، طبع انجاریہ، الاعتقاد علی مذاہب اربعہ، ص ۱۳، طبع دار الفکر، الجواز والبدع للخطوطی، ص ۸، طبع تونس، اقتضاء الصرط المستقیم لابن تیمیہ، ص ۲۲۸، ۲۲۹، طبع المکرم، جامع بیوں العلوم والحکم، ص ۱۶۰، طبع المیزان، جوہر الاکلیل، ص ۱۱۳، طبع معروض، عمدة القاری، ص ۲۷۲، طبع المیزان، فتح الباری، ص ۱۵۶/۵، طبع النجفی۔

عبد القاری سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: ”میں رمضان کی ایک رات میں حضرت عمر بن الخطابؓ کے ساتھ مسجد گیا لوگ (وماں) الگ الگ ”رجد“ میں تھے، کوئی تنہا نماز پڑھ رہا تھا، اور کوئی نماز پڑھتا تھا اس کے پیچھے کچھ لوگ بھی شریک ہو جاتے تو حضرت عمرؓ نے فرمایا: میرا خیال ہے کہ اگر ان سب کو ایک قاری (مام) پڑھا سارے میں تو بہت بہتر ہو، پھر یہ خیال عزم میں بدلا، اور ان سب کو حضرت بنی بن عباسؓ پر جمع کر دیا، پھر میں اس کے ساتھ ایک دوسری رات کو نکلا، اور لوگ اپنے قاری کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے تو حضرت عمرؓ نے فرمایا: کتنی اچھی بدعت ہے یہ۔ اور جس وقت لوگ سو رہے ہیں وہ وقت ریا و افضل ہے اس وقت سے جس میں نماز پڑھتے ہیں، ان کی مراد تھی رات کا ”شرعی حصہ“، لوگ رات کے ابتدائی حصہ میں نماز پڑھتے تھے۔“

(ب) مسجد میں جماعت کے ساتھ چاشت کی نماز کو حضرت ابن عمرؓ نے ”بدعت“ کا نام دیا، جب کہ یہ اچھے کاموں میں سے ہے۔

حضرت مجاہد سے مروی ہے، انہوں نے فرمایا: ”دخلت انا وعروة بن الزبير المسجد، فابدا عبد الله بن عمر حالس الى حجرة عائشة، واذا ناس يصلون في المسجد صلاة الصبح، فسالناه عن صلاتهم، فقال: بدعة“^(۱) (میں اور عروہ بن الزبیر مسجد میں گئے، حضرت عبداللہ بن عمرؓ حضرت عائشہؓ کے کمرہ کے پاس پہنچے ہوئے تھے، اور لوگ مسجد میں چاشت کی نماز پڑھ رہے تھے، ہم نے ان سے ان کی نماز کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: یہ ”بدعت“ (خارجی) ہے۔

(ج) ۱۰۵۰ھ میں ابن رجبؒ نے بدعت کے حسنہ (اچھی) اور سیئہ

(۱) مسند نفی کے بارے میں حضرت ابن عمرؓ کے قول کی روایت بخاری (۱/۱۱۳) ۵۹۸ھ کے لئے ہے۔

بدعت ۳

ہو۔ اس تعریف نے ”بدعت“ میں عبادت کو داخل نہیں کیا ہے، بلکہ اس کو نیا ہی امور میں لئی۔ یہ وہ کے برخلاف عبادت کے ساتھ مخصوص کر دیا ہے۔

وہم کی تعریف: یہ بین میں عبادت اور وہی طریقہ ہے جو شریعت کے مشابہ ہو جس پر چلنے کا مقصد وہی ہو جو شریعتی طریقہ کا ہے^(۱)۔ اس تعریف سے عبادت بھی ”بدعت“ میں داخل ہو جاتی ہیں سب کدو شریعت کے مشابہ ہوں جس کا کوئی نہ رہا نہ کہ وہ کفر سے بزرگ مزہ رکھے گا بیٹھے گا نہیں، دھوپ میں رہے گا سایہ میں نہیں جائے گا کھانے اور پینے کے سامنے میں بدو چہ کی حاس و ناپاکتسا کرے گا^(۲)۔

مطابق بدعت کو مذہب سمجھنے والوں نے چند باتیں پیش کی ہیں، ان میں سے بعض یہ ہیں:

(۱) اللہ تعالیٰ نے نبی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات سے قبل شریعت مکمل ہو گئی، چنانچہ ارشاد ہے: ”الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا“^(۳) (آج میں نے تمہارے لئے دین کو کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لئے اسلام کو بہ طور دین کے پسند کر لیا)، تو اس کا تصور نہیں کیا جاسکتا ہے کہ (اس کے بعد) کوئی انسان آئے، اس میں نئی چیز ایجا کرے، اس لئے کہ اس پر انشاء کرنا اللہ تعالیٰ کی طرف سے روٹی کی (کا تارک مابے، اور اس سے ایک قسم کا یہ اشارہ ملتا ہے کہ شریعت ناقص ہے، اور یہ بات

(۱) الاخصاص ص ۱۹ طبع اجماعیہ

(۲) شاہی کی پہلی تعریف بدعت کو اختراع فی الدین کے ساتھ خاص کر دیتی ہے برخلاف اختراع فی الدنیا کے، اسی وجہ سے اس کا اہم بدعت نہیں رکھا جاتا، اس قدر کی وجہ سے وہ علوم جو حدیث دین کے لئے ہو بدعت کی تعریف سے بگڑ ہو جاتے ہیں مثلاً علم نجوم و صرف

(۳) سورۃ المائدہ ص ۳

اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے منافی ہے۔

(ب) ایسی قرآنی آیات موجود ہیں جو مجموعی حیثیت سے مستندین کی مذمت کرتی ہیں، اس میں سے یہ ارشاد ہے: ”وَأَن هُدَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ“^(۱) (اور (یہ بھی کہہ دیجئے) کہ یہی میری سیدھی شاہراہ ہے سب ان پر چلو، اور (دوسری کہہ دیجئے) پر نہ چلو کہ وہ تم کو (اللہ کی) راہ سے جدا کر دیں گی)۔

(ج) رسول اللہ ﷺ سے جتنی بھی حدیثیں بدعت کے درجے میں وارد ہوئیں سب بدعت کی مذمت میں وارد ہوئی ہیں، ان احادیث میں سے حضرت عرباض بن ساریہ کی حدیث ہے: ”و اعظما رسول اللہ ﷺ موعظة بليغة، ذرفت منها العيون، ووجلت منها القلوب. فقال قائل: يا رسول الله كأنها موعظة مودع فما تعهد إلينا، فقال: أوصيكم بتقوى الله والسمع والطاعة لولاة الأمر وإن كان عبدا حبيبا، فإنه من بعث منكم بعدي فسيرى اختلافا كثيرا، فعصوا بسمتي وسنة الحلفاء الراشدين المهديين، تصسكوا بها، وعضوا عليها بالنواجذ، وإياكم ومحدثات الأمور، فإن كل محدثة بدعة، وكل بدعة ضلالة“^(۲) (رسول اللہ ﷺ نے ہم کو ایک بلیغ نصیحت کی، جس سے آنکھیں ٹپک رہیں، دل لرز اٹھے، تو ایک صحابی نے کہا: اے اللہ کے رسول! کو یہ یہ رخصت کرنے والے کی نصیحت ہے تو آپ ہم کو کیا حکم دیتے ہیں، تو اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں اللہ سے ڈرنے اور

(۱) سورۃ انفصام ص ۱۵۳

(۲) حضرت عرباض کی حدیث کی روایت ابن ماجہ (۱۶ طبع اجماعی)، ابوداؤد

(۱۶/۵ طبع عزت علیہ السلام ص ۱۸۰) ۹۶ طبع دارۃ المعارف اجماعیہ ص ۸

کی ہے حاکم نے اس کو مستخریج علی ہے صحیح ہے اس سے روایت کی ہے۔

اور احسان میں نہ ملتی ہوں^(۱)، اس معنی میں ”محدثات“ ”بدعت“ سے جوہر سے معنی کے اعتبار سے باہم مل جاتے ہیں۔

ب- طہارت:

۵- فطرة: آغاز کربا، ایجاد کربا، ”فطر اللہ الحق“ (اللہ نے مخلوق کو از سر نو پیدا کیا)، اور کہا جاتا ہے: ”أنا فطر الشیء“ (میں نے فلاں چیز پیدا کی) یعنی میں پہلا انسان ہوں جس نے اس چیز کا آغاز کیا^(۲)۔

اس مفہوم کے اعتبار سے ”بدعت“ کے ساتھ اس کے بعض لغوی معانی کے اندر دونوں لفظ باہم مل جاتے ہیں۔

ج- سنت:

۶- سنة: لغت میں ”طریقہ“ کو کہتے ہیں، خواہ اچھا ہو یا ر^(۳)، بنی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: ”من سن سنة حسنة فله اجرها واجر من عمل بها إلى يوم القيامة، ومن سن سنة سيئة فعليه وزرها ووزر من عمل بها إلى يوم القيامة“^(۴) (جس نے اچھا طریقہ جاری کیا اس کے لئے اس کا اجر اور ان تمام لوگوں کا اجر ہے جو اس پر قیامت تک عمل کرتے رہیں گے، اور جس نے بُر طریقہ جاری کیا تو اس پر اس کا وزر اور ان تمام لوگوں کا وزر ہے جو اس پر قیامت تک عمل کرتے رہیں گے)۔

اسطلاح میں: ”سنت“: دین میں وہ قائل اتباع جاری طریقہ ہے جو اللہ کے رسول ﷺ یا ان کے صحابہ سے منقول ہو، ارشاد نبوی ہے:

(۱) لسان العرب، الصحاح للخبزیری: ۱۵۸، ”حدث“۔

(۲) لسان العرب، الصحاح: ۱۵۸، ”فطر“۔

(۳) لسان العرب، الصحاح: ۱۵۸، ”سن“۔

(۴) حدیث: مس مس سنة حسنة، ”الترغیب (قرن ۳ میں)“۔

اہل الامر (حکام) کے صحیح و صحت کی بصیرت کرتا ہوں، اگرچہ وہ جشی غام ہو، جو میرے بعد زندہ رہے گا وہ بہت اختلاف دیکھے گا، تاہم میری سنت اور ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کی سنت کو لازم پکڑو، ان سنتوں کو مضبوطی سے تمام لو، اور دانتوں سے دہالو، اور خیر، اور دین کی نئی چیزوں سے بچنا، اس لئے کہ نئی چیز بدعت ہے اور بدعت گمراہی ہے)۔

(د) اس سلسلہ میں صحابہ کے قول بھی ہیں۔ ان میں حضرت تمام کی یہ روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ میں عبداللہ بن عمر کے ساتھ ایک مسجد میں داخل ہوا، اس میں اذان ہو چکی تھی، اور ہم اس میں نماز پڑھنا چاہ رہے تھے تو مود نے ”محبوب“ کی، تو عبداللہ بن عمر مسجد سے نکل آئے اور کہا: ”اخرج بنا من عند هذا المبتدع“ (اس بدعتی کے پاس سے نکل چلو)، اور آپ نے اس میں نماز نہیں پڑھی^(۱)۔

متعنتہ لحاظ:

سب- محدثات:

۴- ”حدیث“ (نیا) ”قدیم“ (پرانا) کی ضد ہے، اور الحدیث: کسی چیز کا عدم سے وجود میں آنا ہے، ”محدثات الامور“ سلف صالحین پیروں پر قائم تھے ان کے علاوہ اہل ابواء (خویشامات والوں) سے نئی چیزیں کو ایجاد کیا ہو، حدیث میں ہے: ”یاکم ومحدثات الامور“^(۲) (دین کی نئی چیزوں سے بچو)، ”محدثات“ ”محدث“ کی جمع ہے، اور اس سے مراد وہ چیزیں ہیں جو کتاب، سنت

(۱) حضرت عبداللہ بن عمر کے مڑکی روایت طبرانی (معجم المروک ۲/۲۰۲) نے کی ہے۔

(۲) حدیث: ”یاکم ومحدثات الامور“۔ ”الترغیب (قرن ۳ میں)“۔

بدعت ۷-۸

میں سے کسی چیز کا قوت نہ ہونا یہ جب تک اس پر اصرار کرنے سے
اتر آیا جائے۔ ارشادِ خداوندی ہے: ”فَنَجْشُوا كِبَارُهَا
سُيُوفٍ عَهْدَ مَكْفَرٍ عَكُمْ سُبْحَانُكُمْ“ (۱) ”تم اس بڑے کاموں
سے جو تمہیں منع کئے گئے ہیں پھرتے رہو تو تم سے تمہاری (چھوٹی)
برائیاں اور برائیاں گئے“، اس مفہوم میں ”بدعت“ معصیت سے
زیادہ عام ہوئی، کیونکہ وہ معصیت کو بھی شامل ہوگی، جیسے حرام بدعت
اور مکروہ بدعت، اور یہ معصیت کو بھی شامل ہوں جیسے جب
بدعت، ”تجب بدعت“ اور جواز بدعت (۲)۔

۱۔ مصلحت مرسلہ:

۸۔ ”المصلحة“ لغت میں معنی ”اور ذرا“، دنوں اعتبار سے منفعت
کی طرح ہے، پس یہ مصدر ہے ”مصالح“ (تثنی) کے معنی میں، یہ
”مصالح“ کا واحد ہے۔

اصطلاح میں ”مصلحت مرسلہ“ پانچ ضروریات میں مختصر شریعت
کے مقاصد کی مخالفت کرنا ہے، جیسا کہ امام غزالی نے فرمایا، یہ امام
شاخص کے نزدیک وہ ایسے مناسب امور کا اعتبار کرنا ہے جن کی تائید
نہیں ممکن اصل سے نہ ہوتی ہو، یا ”مصلحت مرسلہ“ یہ ہے کہ مجتہد کسی
کام میں راجح منفعت محسوس کرے، اور شریعت میں اس کی غی نہ ہو،
یہ تعریف ”ان تیس“ کے نزدیک ہے، یا ”مصلحت مرسلہ“ یہ ہے کہ کسی
امر کو ایسے مناسب کے اعتبار سے قطع کیا جائے کہ شریعت میں اس
کے اعتبار یا عدم اعتبار کی سرحاست نہ ہو، البتہ وہ تصرفات شرعیہ سے
مختلف ہو (۳)، اس کے علاوہ بھی دیگر تعریضیں ہیں جن کی

(۱) سورہ نساء ۳۱۔

(۲) لغت ابن قدامہ، ص ۱۷۱، حاشیہ ابن قدامہ، ص ۱۷۱، حاشیہ ابن قدامہ، ص ۱۷۱۔

(۳) المحکم، ص ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱

تفصیلات کے لئے اصطلاح ”مصلحت مرسلہ“ کی طرف رجوع کیا جاوے۔

بدعت کا شرعی حکم:

۹- شافعیہ میں سے امام شافعی، عز بن عبد السلام، ابو شامہ اور ابو یوسف، مالکہ میں سے امام قرطبی اور زرکانی، حنابلہ میں سے ابن الجوزی، اور حنفیہ میں سے ابن عابدین کی رائے ہے کہ احکام خمسہ کے تابع ہو کر بدعت کی تقسیم، سب یا حرام یا مستحب یا مکروہ یا جائز میں ہوگی (۱)۔

ان حضرات نے ان تمام قسموں کی مثالیں بھی دی ہیں۔

واجب بدعت کی مثالوں میں سے علم نحو میں مشغول ہونا ہے جس کے ذریعہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا کلام سمجھا جاتا ہے، اس لئے کہ شریعت کی حفاظت واجب ہے، اور اس کی حفاظت اس علم کے جانے بغیر نہیں ہوسکتی، اور جب جس کے بغیر چارہ نہ ہوتا ہو وہ بھی واجب ہے، اور تدریج و تعدیل کے مسائل کی تدوین کا کتب و تفسیر صحابہ کا پتہ چل سکے، اس لئے کہ قواعد شرعیہ بتاتے ہیں کہ قدر متعین سے زیادہ شریعت کی حفاظت فرض کفایہ ہے، اور یہ حفاظت مذکورہ چیزوں سے ہی ہوتی ہے۔

حرام بدعت کی مثالوں میں سے: قدریہ، خوارق اور مجسمہ کا مذہب ہے۔

مستحب بدعت کی مثالوں میں سے: مدارس، خانقاہیں، مساجد میں جماعت کے ساتھ تراویح کی نماز، نماز ہے۔

(۱) قواعد الاحکام مسطور بن عبد السلام ۲/۲ طبع دار الکتب المطبعہ بیروت، دیکل لافائین ۱/۳۱۶، الحاوی للسنن طبع ۱/۳۹۹ طبع مکتب المدینہ تہذیب الاسلام والصفات لغوی ۱/۲۲۱ قسم الثانی، طبع المیزان طبع مکتب المدینہ ابن الجوزی ص ۱۶ طبع المیزان طبع حاشیہ ابن عابدین ۱/۳۶۱ طبع بیروت، والمباحث علی آثار المدنی و الخوارق راہبہ مدنی ۱/۵۱۳ طبع المطبعہ العربیہ المصریہ القاہرہ ۱/۳۱۸۔

مکروہ بدعت کی مثالوں میں سے: مسجد میں نقش و نگار، درمیان کھڑی، آرائش و زینت ہے۔

جائز بدعت کی مثالوں میں سے: فجر و عصر کی نماز کے بعد مصافحہ کرنا، کھانے، پینے، روپوشی کی پسندیدہ چیزوں میں توسع کرنا ہے، ایک اس کے ساتھ علماء نے حرام بدعت کی تقسیم کی ہے، کافر بنانا، پینے والی بدعت، کافر بنانے والی بدعت، صغیرہ بدعت، کبیرہ بدعت، جس کا یاں ابھی آنے والا ہے۔

عقیدہ میں بدعت:

۱۰- علماء کا اتفاق ہے کہ عقیدہ میں بدعت حرام ہے، اور کبھی یہ بدعت کفر تک پہنچ جاتی ہے، کفر تک پہنچانے والی بدعت یہ ہے کہ دین کی نہ مری معلوم شی کی مخالفت کی جائے جیسا کہ اہل جاہلیت کی بدعت تھی جس پر قرآن نے اس کو مستحب کیا تھا، ارشاد ربانی ہے: ”ما جعل اللہ من بحیرۃ ولا سانبۃ ولا وصیۃ ولا حام“ (۲) (اللہ نے نہ بحیرہ کو شروع کیا ہے اور نہ سایہ کو اور نہ وصیلہ کو ورنہ حامی کو)، اور ارشاد باری ہے: ”وقالوا ما فی بطنون هذه الانعام خالصة لذكورنا ومحرم علی ازواجنا وان یکن فیۃ لہم“ (۳) اور کہتے ہیں کہ ان چوپایوں کے شکر میں جو کچھ ہے وہ خالص ہمارے مردوں کے لئے ہے، اور ہماری بیویوں کے لئے حرام ہے، اور اگر مرد و بیویوں میں وہ سب شریک ہیں، اسی طرح علماء نے عورتوں کو نپانے والی بدعت کا ضابطہ یہ مقرر کیا ہے کہ سب کا اتفاق ہو کہ یہ بدعت بلاشبہ صریحاً مری ہے (۴)۔

(۱) قواعد الاحکام ۲/۲، الفروق ۳/۱۹، المحرر فی قواعد ۱/۲۹۔
(۲) سورۃ مائدہ ۱۰۳۔
(۳) سورۃ انعام ۳۹۔
(۴) قواعد الاحکام ۲/۲، الفروق ۳/۱۹، المحرر فی قواعد ۱/۲۹۔

عبادات میں بدعت:

حجاء کا تعلق ہے کہ عبادات میں بدعت کی قسموں میں سے بعض وہ ہیں جو حرام اور گناہ ہیں اور بعض مکروہ ہیں۔

نہ- حرام بدعت:

۱۱- اس کی مثالوں میں سے: شادی نہ کرنا، دھوپ میں کھڑے ہونا، روزہ رکھنا شہوت جماع کو ختم کرنے اور عبادت کے لئے فارغ ہونے کی خاطر کسی کرا ہے (حجرت کی دلیل) رسول اللہ ﷺ کی (یہ) حدیث ہے: "جاء ثلاثة رهط إلى بيوت أزواج رسول الله ﷺ، يسألون عن عبادته، فلما أخبروا كانوا ثلاثاً فقالوا: وإين نحن من النبي ﷺ، قد عمر الله له ما تقدم من ذنبه وما نأخر، قال أحدهم: أما أنا فإني أصلي الليل أبداً، وقال الآخر: أنا أصوم الدهر ولا أفطر، وقال الآخر: أنا أعتزل النساء فلا أتزوج أبداً، فجاء رسول الله ﷺ فقال: أنتم الذين قلتم كذا وكذا، أما والله إني لأخشاكم لله وأتقاكم له، لكني أصوم وأفطر، وأصلي وأرقد، وأتزوج النساء، فمن رغب عن سنتي فليس مني" (۱) (تین دی نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات کے گھر آئے اور اللہ کے رسول ﷺ کی عبادت کے بارے میں پوچھا، جب ان کو بتایا یا تو کو یہ نہیں ہے اس کو تم سمجھو، رہا نبی کریم ﷺ کے مقابلہ میں تم کہاں؟ اللہ سے آپ کے گئے پچھتے نادہ معاف کر دیے ہیں، پھر ان میں سے ایک نے کہا: میں تو ہمیشہ رات کو نمازیں پڑھوں گا، اور نے کہا: میں پورے زمانہ روزہ رکھوں گا اور انکار نہیں کروں گا،

تیسرے نے کہا: میں عورتوں سے الگ رہوں گا اور کبھی شادی نہیں کروں گا، پھر رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم ہی لوگوں نے دنیا دیا کہا ہے، اللہ کی قسم میں تم سب میں سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا اور تقویٰ اختیار کرنے والا ہوں، لیکن میں روزہ رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا ہوں، نماز پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں اور عورتوں سے شادی بھی کرتا ہوں، تو جس نے میری سنت سے اعراض کیا، وہ مجھ سے نہیں۔

ب- مکروہ بدعت:

۱۲- عبادات میں بدعت بھی مکروہ ہوتی ہے، مثلاً یوم عرفہ کی شام کو غیر تاج کے لئے دعا کی غرض سے جمع ہونا (۱)، جمعہ کے خطبہ میں تعظیماً سلاطین کا ذکر کرنا، دعا کے لئے ذکر ہوتا جا رہا ہے، اور مساجد میں نقش بنکارنا (۲)۔

محمد بن یوسف القاسم سے مروی ہے، وہ ابو بکر عتی سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا: ایک شخص نے حضرت عبد اللہ بن مسعود کو بتایا کہ کچھ لوگ مغرب کے بعد مسجد میں بیٹھتے ہیں، ان میں ایک شخص کہتا ہے: اتنی بار "اللہ اکبر" کہو، اتنی بار "سبحان اللہ" کہو، اتنی بار "الحمد للہ" کہو، حضرت عبد اللہ بن مسعود نے فرمایا: جب تم ان کو ایسا کرتے ہو تو میرے پاس آؤ، ان کی نشست گاہ مجھے بتاؤ، پھر وہ شخص آیا اور بیٹھ گیا، جب ان سب کو کہتے ہوئے سنا تو انہوں نے حضرت ابن مسعود کے پاس آیا، حضرت ابن مسعود تشریف لائے، (۱) وہ برے سنت آدمی تھے) اور فرمایا: میں عبد اللہ بن مسعود ہوں، قسم ہے

(۱) البدع وأعيانها للوضاح القرطبي، ص ۲۷۶، طبع دار الفکر، دمشق ۱۳۳۹ھ

(۲) قواعد الأحكام، ۲/۲۷۲، الإقحام، ۲/۲۷۲، طبع دار الفکر، دمشق ۱۳۳۹ھ

(۱) حدیث: "جاء ثلاثة رهط" کی روایت بخاری (تصحیح ۱۰۳/۹) طبع سنہ ۱۰۳۰ھ (۲) طبع ۱۰۳۰ھ (۳) طبع ۱۰۳۰ھ

اے اللہ کی جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے تم لوگوں نے ظلماتِ بدعت پیدا کی، تم اسی ب محمد ﷺ سے علم میں نہ آ گئے، تو عمر و بن قتادہ نے کہا: ”ستغفر اللہ“ تو حضرت ابن مسعود نے فرمایا: تم لوگ اس رسم کو لازم پکڑو، ورنہ اس کے مطابق چلو، اُرتم، میں یا میں ہوے تو بہت دوری گری میں پڑ جاؤ گے (۱)۔

عادت میں بدعت:

۱۳- عادت کی بدعتوں میں بعض مکروہ ہیں، مثلاً کھانے پینے کی چیزوں میں فضول شامل کرنا، بعض مباح (حلال) ہیں، مثلاً کھانے، پینے، پہننے، اور بے کی چیزوں میں لذت یہ چیزوں کا اضافہ کرنا، جیسے پٹنا، شیش پوزی رکھنا، ٹیکہ مارنا، اور تکیہ نہ ہونا۔

ایک جماعت کی رسم ہے کہ دن عادت کا تعلق عادات سے نہیں ہے ان میں نئی عادت کا اختیار کرنا جائز ہے، اس لئے کہ اگر نئی عادت کے اختیار کرنے پر مؤاخذہ کیا جائے تو نہ مری ہوگا کہ وہ اس کے بعد جتنی بھی نئی عادتیں کھائے، پیے، پہنے، اور چٹاں آلود مسائل میں ظاہر ہو میں سب مکروہ بدعتیں قرار دی جائیں اور یہ باطل ہے، اس سے کسی سے یہ نہیں کہا کہ جو عادتیں، مرامی کے بعد، جو میں مانی ہیں وہ ان کے مخالف ہیں، اور اس لئے بھی کہ عادت ال چیزوں میں سے ہیں جو زمان و مکان کے ساتھ بدلتی رہتی ہیں (۲)۔

بدعت کے محرکات و اسباب:

۱۴- بدعت کے اسباب محرکات بہت زیادہ، اور متعدد ہیں، ان

- (۱) سنن ابی داؤد، ج ۱، طبع ۱۹۶۷ء، الادب الشریعہ، ص ۱۱۰، طبع المیاض، دار البیروت، لاہور، ص ۲۳۔
(۲) قواعد الاحکام، ص ۱۲۲-۱۲۳، الاخصار، طبعی، ص ۲۲۱، ص ۲۲۲۔

سب کا شمار کرنا ضروری ہے، اس لئے کہ وہ حالات، زمانہ، مقام اور اشخاص کے اعتبار سے بدلتے بھی رہتے ہیں، دین کے حکام اور اس کے فروغ (ترویج) کے بہت ہیں، ورنہ اس سے انحراف کرنے اور حکم میں شیطانی راتوں پر پڑ جانے کے سبب بھی متعدد ہوتے ہیں۔ باطل کے کسی بھی راستہ پر نکل جانے کی کوئی نہ کوئی وجہ ضرور ہوتی ہے، اس کے باوجود اگرچہ وہیں چیزیں بدعت کے سبب محرکات ہوتی ہیں:

الف- مقاصد کے ذرائع سے ماہ تفہیم:

۱۵- اللہ تعالیٰ نے قرآن کو عربی زبان میں ماریا ہے، ورنہ اس میں غیر عربیت بالکل نہیں ہے، مطلب یہ ہے کہ قرآن اپنے الفاظ، معانی اور اسلوب میں عرب کی زبان کے بالکل مطابق ہے، اللہ تعالیٰ نے اس کی خبر دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: ”انا انزلناه قرآنا عربیاً“ (۱) (بے شک ہم نے اتارا ہے قرآن فصیح)، ورنہ ارشاد ہے: ”قرآنا عربیاً غیر دی عوج“ (۲) (قرآن فصیح جس میں کوئی کمی نہیں)۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ شریعت اس وقت تک نہیں کبھی جاسکتی جب تک عربی زبان نہ سمجھ لی جائے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”وکملناک انزلناہ حکماً عربیاً“ (۳) (اس طرح ہم نے اس کو عربی حکم مار لیا)، ورنہ اس (عربی زبان) کے بدلتے ہی کبھی کبھی بدعت کی طرف لے جاتی ہے۔

ب- مقاصد سے ماہ تفہیم:

۱۶- مقاصد میں سے وہ چیزیں ایسی ہیں جن کا جاننا اور ان سے

- (۱) سورہ یوسف، ص ۲۸۔
(۲) سورہ زمر، ص ۲۸۔
(۳) سورہ بقرہ، ص ۲۷۔

واقف رہنا انسان کے لئے ضروری ہے:

(۱) شریعت کامل و مکمل ہو کر آئی اس میں نہ تو کوئی کمی ہے اور نہ زیادتی، و شریعت کو اعمال کی نگاہ سے دیکھنا ضروری ہے نہ کہ نفس کی نظر سے، و شریعت کی عبادت، عبادات اور معاملات کے بارے میں اس کے ساتھ عباد اور عین کا تعلق رکھنا ضروری ہے، اور اس سے ذرا بھی شریعت سے صحیح نہیں ہے، اسی چیز سے امتدین ماناں رہے و شریعت میں کچھ اضافہ کر دیا، اور اللہ کے رسول ﷺ پر جھوٹ بولنے کا ارتکاب کیا، اور ان سے جب اس سلسلہ میں کہا گیا تو انہوں نے کہا: ہم اللہ کے رسول کے خلاف جھوٹ نہیں بولتے بلکہ اس کی حمایت میں جھوٹ بولتے ہیں۔ محمد بن حیدر رافعی سے نقل کیا گیا ہے کہ اس نے کہا کہ جب کوئی بات اچھی ہو تو میں اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا کہ اس کو اللہ کے رسول ﷺ کی طرف منسوب کر دوں۔

(۲) اس کا پتہ یقین رکھنا چاہئے کہ قرآن کی آیات اور احادیث کے رموز و قرآنی آیات میں باہم یا احادیث میں باہم کوئی تعارض اور تضاد نہیں ہے، اس لئے کہ ہر چشمہ ایک ہی ہے، اور رسول اللہ ﷺ خواہش نفس سے کچھ نہیں بولتے تھے، وہ بتی بدیتی تھے جو آپ پر اترتی تھی، اور کچھ لوگوں پر اس کی ماہی کی وجہ سے بلاش تیزیں مختلف ہو گئیں، یہی لوگ ہیں جن کے بارے میں اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: "يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يَحْجُورُ حَاجِرُهُمْ" (وہ قرآن پڑھیں گے میں قرآن ان کے گھٹے سے آگے نہیں بڑھے گا)۔ گدشیہ معروضات سے واضح ہے کہ شریعت کامل و مکمل ہے اور اس کے نصوص کے مابین کوئی تضاد و تعارض نہیں ہے۔

شریعت کے بدل کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

"الْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَاتَّمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمِي"

و وصیت لکم الاسلام دینا" (آج میں نے تمہارے سے دین کو کامل کر دیا، و تم پر اپنی نعمت پوری کر دی، اور تمہارے لئے اسلام کو پورا کر دیا)۔

واللہ یا معنی میں تشناکانہ ہونا تو اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے کہ غور کرنے والا قرآن میں اختلاف نہیں پائے گا، اس لئے کہ اختلاف علم، قدرت اور حکمت کے منافی ہے (۲)، "أَفَلَا يَتَذَكَّرُونَ الْقُرْآنَ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللَّهِ لَوَجَدُوا فِيهِ اخْتِلَافًا كَثِيرًا" (۳) (کیا یہ لوگ قرآن میں غور نہیں کرتے؟ اگر یہ (کلام) اللہ کے سوا کسی (اور) کی طرف سے ہوتا تو اس کے اندر اختلاف پاتے)۔

ج- سنت سے ماہ اقییت:

۱- بدعت کے اسباب میں سے سنت سے ماہ اقییت بھی ہے۔

سنت سے ماہ اقییت سے مراد وہ چیزیں ہیں:

(۱) اصل سنت سے لوگوں کی ماہ اقییت۔

(۲) صحیح اور غیر صحیح احادیث سے ان کا ماہ واقف ہونا جس کی وجہ سے ان پر مسئلہ گندہ ہو جاتا ہے۔

سنت صحیح سے ماہ اقییت کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ کی طرف غلط

مسبباتی فی احادیث کو اختیار کرنے لگتے ہیں۔

قرآن و سنت کے بہت سے نصوص اس سے منع کرتے ہیں،

ارشاد ربانی ہے: "وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ، إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَٰئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا" (۴) (اور

(۱) سورہ مائدہ ۳

(۲) الاعتصام ۲/۳۶۸، الفخر الرازی ۱۰/۱۹۶، ۹۷۔

(۳) سورہ نساء ۸۲

(۴) سورہ اعراف ۳۶

اعتبار سے ہی "شرعیعت کے اعتبار سے بھی، اور اللہ تعالیٰ کا علم غیر متناہی ہے، اور جو متناہی ہو وہ غیر متناہی کے برابر نہیں ہو سکتا، اس کا خلاصہ یہ نکالو:

(۱) عقل جب تک اس صورت پر باقی ہے، اس کو عقل الاطلاق "حاکم" (فیصل) نہیں مانا جائے گا، اور عقل پر ایک مطلقاً "حاکم" ثابت ہو چکا ہے، اور وہ "شریعت" ہے، لہذا ضروری ہے کہ جس کا حق مقدم ہونا ہے اس کو مقدم رکھا جائے، اور جس کا حق موخر رہنا ہے اس کو موخر رکھا جائے۔

(۲) جب انسان شریعت میں ایسی باتیں پائے جو بظاہر معروف عادات کے خلاف ہوں یعنی ویسا اس سے پہلے انسان نے نہ دیکھا تھا اور نہ ہی صحیح علم کے ذریعہ اس کو معلوم ہوا تھا تو ایسے مواقع پر اس کے لئے جائز نہیں ہے کہ فوراً اس کا انکار کر دے، بلکہ اس کے سامنے دو باتیں ہیں:

(۱) "ہل یرک اللہ تعالیٰ کے اس قول "وَالَّذِاسُخُونَ فِی الْعِلْمِ یَقُولُونَ آمَنَّا بِهِ، کُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا" (۱) (اور پختہ علم والے کہتے ہیں کہ ہم تو اس پر ایمان لے آئے) (وہ) سب ہی ہمارے پروردگار کی طرف سے ہے) پر عمل کرتے ہوئے ان کی تصدیق کرے، بشرطیکہ یہ علم کو راہیں فی العلم اور ماہرین علماء کے حوالے کرے۔

(۲) دہم یہ کہ اس میں تاویل کرے اور ممکن حد تک ظاہر کے مطابق آراء پر محمول کرے (۲)، اس کا فیصلہ اللہ تعالیٰ کا یہ توں رہتا ہے: "ثُمَّ جَعَلْنَاکَ عَلٰی شَرْعِیَّةٍ مِّنَ الْأَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَ النَّفْسِ لَا یُعْلَمُونَ" (۳) (پھر ہم نے آپ کو دین کے ایک

اس چیز کے پیچھے مت ہو کر جس کی بابت تجھے علم (صحیح) نہ ہو بے شک کا اور "نکھ" رسول کی پوچھ میں شخص سے ہوئی)۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: "من کذب علی متعمداً فلیسوا مقعده من النار" (۱) (جو میرے اوپر قصداً جھوٹ بولے وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے)۔

سنت سے ماہ قنیت ہی میں سے قانون سازی میں سنت کے رہن سے ماہ انفارمنا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے کہ شریعت میں سنت کا کیا مقام ہو رہا ہے۔ ارشاد ہے: "وما افکھم الزبور فخموه وما یفکھم عنہ فاسہو" (۲) (اور رسول جو کچھ تمہیں دے دیا کریں وہ لے لیا کرو، اور جس سے وہ تمہیں روک دیں رک جا کر کرو)۔

د- عقل سے خوش گمان ہونا:

۱۸- بدعت کے اسباب میں سے علماء نے عقل سے خوش گمانی کو بھی شمار کیا ہے، وہ یوں ہوتا ہے کہ مبتدع اپنی عقل پر اعتماد کرتا ہے اور وحی اور مرسوم نبی ﷺ کے بتانے پر اعتماد نہیں کرتا، خواں کی ماقص عقل صراط مستقیم (سیدھے راستہ) سے اس کو بہت دور ہٹا دیتی ہے، اور وہ عقل اور بدعت میں پڑ جاتا ہے، اور وہ سمجھتا ہے کہ اس کی عقل اس کو منزل تک پہنچانے والی ہے، نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ عقل اس کی دانت کا سبب بن جاتی ہے۔

۱۹- یہ اس سے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عقل کے سوچنے کی ایک نہ مقرر فرمادی ہے جس سے آگے وہ بڑھ ہی نہیں سکتی، کیت کے

(۱) حدیث: "من کذب علی متعمداً..." کی روایت بخاری (۲۰۲/۱) طبع (ترغیب) نے حضرت ابی ہریرہ سے روایہ (۲۲۹۸، ۲۲۹۹) طبع (تہذیب) نے حضرت ابی سعید خدری سے کی ہے۔

(۲) سورہ ہشر ۷۔

(۱) سورہ آل عمران ۷۔

(۲) الاعتصام للعلامی ۲/۲۵۵، ۲۸۲، عدم مقصود ۲/۲۵۵، طبع ۱۹۷۱ء، المواقف ۱/۷۷۔

(۳) سورہ جانہ ۱۸۔

خاص طریقہ پر رویہ سو آپ اسی پر چلے جائے اور بے علموں کی خواہشوں کی پیروی نہ کیجئے۔ رشتہ باری تعالیٰ ہے: "يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ فَإِنْ تَنَادَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ذَلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ مَأْوِيلاً" (۱)۔ ایں آیہ واللہ کی اطاعت سرہ رسول کی پیروی میں سے اہل اختیار کی اطاعت سرہ پھر رتم میں باہم اختلاف ہو جائے ہی چیز میں تو اس کو رسول کی طرف لوٹا یا سرہ رتم اللہ را اثرت پر ایمان رکھتے ہو یہی بہتر ہے اور انجام کے لحاظ سے بھی خوشتر ہے۔

فیسعون ما تشابه منه" (۱) (وہی حد) ہے جس نے آپ پر کتاب اتاری ہے اس میں مقیم آیتیں ہیں اور وہی کتاب حاصل ہو رہی ہے اور وہی آیتیں کتاب میں سو وہ لوگ جن کے دلوں میں کجی ہے وہ اس کے (اسی حصہ کے) پیچھے ہویتے ہیں جو تشابہ ہے (تو دلیل کے اندر ان کی نکاح تحقیق کرنے والے کی نکاحی طرح نہیں ہوتی کہ ان کی خواہش دلیل کے علم کے تابع ہو جائے بلکہ ان کی طرح ان کی نظر کی طرح ہوتی ہے جو خواہش کے مطابق حکم لگاتا ہے پھر اس کی تائید میں لاکھ فراتم کرتا ہے (۲)۔

و- خوانش (ہوی) کی اتباع:

۲۰- "ہوی" کا اطلاق نفس کے میلان اور کسی چیز کی طرف اس کے میلان پر ہوتا ہے، پھر اس کا استعمال اکثر بڑے میلان اور گندے رتبان پر ہونے لگا (۳)۔

"بدعت" کی نسبت "اھواء" (خواہشات) کی طرف کی گئی، اور بدعتیوں کو "اھل الاھواء" (خواہشات والے) کہا گیا، اس لئے کہ انہوں نے اپنی خواہشات کی پیروی کی اور دلیلوں کو ضرورت اور حیا کی حیثیت سے نہیں دیکھا، بلکہ اپنی خواہشات کو مقدم کیا اور اپنی رائے پر استقامت یا پھر شرعی دلائل کو ناکامیہ بنایا۔

۲۱- خواہشات کے درآنے کے مواقع (۴):

الف- عادات اور آباء و اجداد کی پیروی کرنا اور ان سب کو دین بتا دینا، ان ہی لوگوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "مَا

ھ- تشابہ کی اتباع:

۱۹- بعض علماء نے فرمایا: قرآن کے جن احکام میں اختلاف ہو وہ تشابہ ہے، دوسرے تصریح نے کہا: تشابہ وہ ہے جس میں دلائل متقابل ہوں (۲) کہ رسول اللہ ﷺ نے تشابہ کی اتباع سے منع فرمایا ہے: "إِذَا رَأَيْتُمُ النَّاسَ يَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ فَلَا تُلْكُوا مِنْهُ" (۳) (جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو قرآن کے تشابہ کی پیروی کرتے ہیں تو یہی وہ لوگ ہیں جن کا اللہ نے کرنا یا ہے، تم ان سے پیچھے رہنا) اللہ نے ان کا ذکر اس آیت میں کیا ہے: "هَلْ أَدَّبْتُ الْقُرْآنَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ هُنَّ أُمُّ الْكِتَابِ وَأُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ، فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ

(۱) سورہ نساء ۵۹۔

(۲) احکام القرآن للجصاص ۲/۳۳۳ طبع دارالکتب تعمیر الطبری ۱۴۳۳ھ طبع المجلس، الاعتصام ۱/۱۴۲۔

(۳) حدیث: "إِذَا رَأَيْتُمُ النَّاسَ يَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ" کی روایت بخاری، راجع ۲/۴۹۸ طبع التقریر اور مسلم (۲۰۵۳/۳۳ طبع المجلس) کے کی ہے اور لفاظ مسلم کے ہیں۔

(۱) سورہ آل عمران ۷۷۔

(۲) الاعتصام ۲/۱۵۵۔

(۳) المصباح فی المادف۔

(۴) الاعتصام للطحاوی ۲/۴۹۳، ۳/۳۳۳، اعتصام بصری الاستقیم ۵/۵۱۲، ۵/۵۱۳۔

وَجَلَسْنَا آتَابَعًا عَلَى أُمِّهِ وَابْنًا عَلَى آثَارِهِمْ مُتَمَلِّئُونَ“ (۱) ہم نے اپنے باپ دادا کو ایک خاص طریقہ پر پایا ہے اور ہم انہیں کے نقش پر قدم رکھ رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کی زبان سے مولاۃ: ”فَلَا تُؤْخَذُوا بِحُكْمِ يَاهُدى مِمَّا وَجَعَلَهُمْ عَلَيْهِ اِباءُكُمْ“ (۲) (اس پر ان کے پیہر نے) تاکہ اگرچہ میں اس سے متہ طریقہ منزل پر پہنچا، اپنے کے اعتبار سے لایا ہوں جس پر تم نے اپنا پ: ”ا کو پایا ہے۔

ب۔ بعض مقلدین کا اپنے اثر کے بارے میں خاص رائے رکھنا اور اس کے لئے تعصب برتنا۔ کیونکہ تقلید کے اندر یہ مبالغہ پسندی بعض عسوس و دلال کے نکارہ اس کی تاویل اور اپنے مخالفین کو جماعت سے الگ قرار کرنے کا سبب بن جاتی ہے۔

ج۔ غلط تصوف اور متصوفین پر جاری ہوئے ۱۰ لے حالات یا ان سے منقول قول کو، یں شریعت کا درجہ دینا، اگرچہ وہ کتاب و سنت کے نصوص شریعہ کے مخالف ہوں۔

د۔ کسی مر کے جیسے یا رے ہوئے کا فیصلہ عقل کے وسیع کرنا، اس مذہب کا حاصل یہ ہے کہ شریعت کے بجائے انسانی عقول کو حاکم بنا دیا جائے، اور یہ ن بنیادوں میں سے ایک بنیاد ہے جس پر دین میں بدعت پیدا کرنے والوں کی عمارت کھڑی ہوتی ہے، اس طرح کہ شریعت اگر ان کی رائے کے موافق ہو تو اسے قبول یا مرنہ چھوڑ دی جاتی۔

ھ۔ خواب پر عمل کرنا، اس لئے کہ خواب کبھی شیطان کی طرف سے ہوتا ہے، ”ا کبھی نفسانی ہوتوں کی وجہ سے ہوتا ہے اور کبھی پر اگندہ خیالات کا نتیجہ ہوتا ہے، تو صاف ستھرا اچھا سچا خواب کب متعین

ہو سکتا ہے کہ اس کے مطابق حکم لگایا جائے؟

بدعت کی قسمیں:

۱۔ لال سے قربت اور دوری کے اعتبار سے بدعت کی دو قسمیں ہیں: حقیقی و انسانی۔

بدعت حقیقی:

۲۲۔ یہ وہ بدعت ہے جس کی کوئی دلیل شرعی نہ ہو، نہ کتاب و سنت میں، نہ اجتہاد میں، نہ عقل میں، نہ ایک معتبر تہذیب و تمدن میں، نہ فی الجملہ ”رہ تہذیب“ اس لئے سے حقیقی بدعت کہہ سکتے ہیں۔ یہ کسی نوید امتی ہے جس کی مثال پہلے نہ تھی، اگرچہ بدعتی پسند میں کہتا ہے کہ اس کی جانب شریعت سے شرم کی نسبت کی جائے، کیونکہ وہ دعویٰ کرتا ہے کہ اس کا استناد مقتضائے دلال کے تحت ہے، مین حقیقت یہ ہے کہ یہ دعویٰ درست میں ہے، نہ حقیقت ورنہ ظاہر، حقیقت و دلال کی رو سے غلط ہے، اور ظاہر ا یوں کہ اس کے دلال شکوک و شبہات میں دلال نہیں ہیں (۱)، مثال کے طور پر تقرب الی اللہ کے لئے رہبانیت اختیار کرنا، ثانی کا سبب پائے جانے ”ا کسی شرعی رواج کے نہ ہونے کے باوجود ثنادی نہ کرنا، جیسے اس سمیت کریمہ میں مذکور مسایوں کی رہبانیت ”ورہبانیۃ ابتلعوھا ما کتبناھا علیہم الا ابتغاء رضوان اللہ“ (۲) (اور رہبانیت کو انہوں نے خواہجہا، کریا، ہم نے اس پر، جب میں یہ تھا، بلکہ نبیوں نے اللہ کی رضامندی کی خاطر (اسے اختیار کر لیا تھا)۔ یہ چیز ماقبل میں سمجھی، اسلام آنے کے بعد ہماری شریعت میں اس فرمان کے ذریعہ سے

(۱) الاقصاء ۲/۳۳۲۔

(۲) سورۃ صافات ۲۷۔

۱۔ سورۃ غفرہ ص ۳۳۔

۲۔ سورۃ غفرہ ص ۳۳۔

اس کے اضافی بدعت ہونے کی وجہ یہ ہے کہ نماز کی صل کو پیش نظر رکھا جائے تو یہ جاری معلوم ہوتا ہے یہ تکذیبی نے "الاصط" میں روایت کیا ہے کہ "الصلاة حبر موضوع" (نماز سب سے بہتر عمل ہے) لیکن اس کے لئے مخصوص وقت و مخصوص کیفیت کی پابندی کے اعتبار سے یہ شرع ہے۔
یہ اپنی ذات کے اعتبار سے شرع ہے، اور اپنی کیفیت کے اعتبار سے بدعت ہے (۲)۔

کافر اند اور غیر کافر اند بدعت:

۲۴- بدعت کے مختلف درجات ہیں، یہ تین درجہ بدعت کا ایک حکم ہے، خود صرف کراہت کا ہو یا صرف حرمت کا، یہ تکذیبی کا گیا ہے کہ بدعت کے احکام مختلف ہیں، کچھ تو صریح کفر ہیں جیسے جاہلیت کی بدعت جن پر قرآن نے تنبیہ کرتے ہوئے کہا: "وَجَعَلُوا لِلّٰهِ مِمَّا ذَرَأَ مِنَ الْحَرْثِ وَالْأَنْعَامِ نَصِيبًا فَقَالُوا هٰذَا لِلّٰهِ بِرِغْمِهِمْ وَهٰذَا لَشُرِّكَائِنَا" (۳) اور ان لوگوں نے بھیجی اور موسیٰوں میں سے جو (اللہ) نے پیدا کئے کچھ حصہ اللہ کا مقرر کر رکھا ہے، اور اپنے خیال کے مطابق کہتے ہیں کہ یہ (حصہ) اللہ کا ہے اور یہ (حصہ) ہمارے دیناؤں کا، اور فرمایا: "وَقَالُوا مَا فِي بُطُونِ هٰذِهِ الْأَنْعَامِ خَالِصَةٌ لِّذُكُورِنَا وَمُحَرَّمٌ عَلَىٰ أَزْوَاجِنَا وَإِن يَكُنْ مِّنْ مِّثْقَلٍ فِهْمٍ فَهُوَ لَشُرِّكَائِنَا" (۴) اور کہتے ہیں کہ ان

منسوخ کر دیا گیا: "فَمَنْ دَعَبَ عَنْ مَسِي فُلَيْسَ مَسِي" (۱) جو میری سنت سے اعراض کرے وہ میرے خدا سے نہیں ہے۔
اسی طرح مسلمان کا وہ کام رہا جو اہل اندرتے میں کہ نفس کو مختلف قسم کی تکلیفوں و عذاب میں مبتلا کرتے ہیں، ان طریقوں سے قتل کرتے ہیں جن سے دل و اہل جا میں ہر وہ نکتہ کھڑے ہو جائے مثلاً گک سے جائز جلدی موت لانا تاکہ برہم نہ ہو، لہذا قاتل بابر بندہ درجات حاصل ہو۔

ضد بدعت:

۲۴- اس بدعت کی دو حالتیں ہیں: ایک جست وہ ہے جس سے دلائل قاطع ہیں، اس جست سے یہ بدعت نہیں ہے، دوسری جست وہ ہے جس کا حقیقی بدعت کی مانند دلائل سے قطع نہیں ہے، چونکہ اس عمل کے دونوں پہلو ہیں اور کسی ایک جست میں مکمل طور سے داخل نہیں ہے، اس سے اس کا یہ نام رکھا گیا، اس لئے کہ اپنی ایک جست کے اعتبار سے یہ سنت ہے کہ یہ دلیل پر مبنی ہے، دوسری جست کے اعتبار سے یہ بدعت ہے کہ اس کی بنیاد دلیل پر نہیں ہے، یا اس کی بنیاد کسی پر ہے ہی نہیں، بدعت کی یہی قسم بدعت و سنت پر تنگی کرے والوں کے درمیان موضوع بحث و اختلاف ہے، اس کی بہت ساری مثالیں ہیں، جیسے "صدقة امرغاب"، یعنی بار رجب کے پہلے جمعہ کی رات میں مخصوص کیفیت کے ساتھ بار و رعت نماز، علماء نے فرمایا ہے کہ یہ قبیح و منکر بدعت ہے، اسی طرح نصف شعبان کی رات میں نماز جو مخصوص کیفیت کے ساتھ ایک سو رکعات کی ہے اور ولیدین نے فرمایا کہ یہ بدعت ہے۔

(۱) حدیث: "فَمَنْ دَعَبَ عَنْ مَسِي فُلَيْسَ مَسِي" (صحیح مسلم ۱۰۴/۱ طبع سلطانی)
(۲) حدیث: "الصلاة حبر موضوع" کی روایت ابن حبان (مؤید المصنفین) ۵۲ ص ۵۲ طبع انتقادی نے کی ہے۔
(۳) ابن ماجہ ۱/۱۱۱، الإقتصاد فی العلم ۱/۲۳۲، المجموع نسوی ۵۶/۳، انکار البدع والحوادث ص ۳، ۶۷۔
(۴) سورۃ انعام ۳۶۔
(۵) سورۃ انعام ۱۳۹۔

(۱) حدیث: "فَمَنْ دَعَبَ عَنْ مَسِي فُلَيْسَ مَسِي" (صحیح مسلم ۱۰۴/۱ طبع سلطانی)
سے کی ہے۔

چوپایوں کے حکم میں جو کچھ ہے وہ خالص ہمارے مردوں کے لئے ہے، اور ہماری بیویوں کے لئے حرام ہے، اور اگر وہ مرد ہو تو اس میں وہ سب شریک ہیں) "اور نہ آیا: "ما جعل اللہ من مبحیرہ ولا سانبہ ولا وصیہ ولا حام" (۱) (اللہ نے نہ بیکو شرمون یا ہے اور نہ سانبہ کو وصیلہ کو ورنہ حامی کو)۔

اسی طرح منافقین کی بدعت خنوں نے، دین کو مان مال و غیرہ کے تحفظ کا فریاد بنایا تھا: "یقولون ہاؤواہم عما لیس فی قلوبہم" (۲) (یہ لوگ اپنے منہ سے ایسی بات کہتے ہیں جو ان کے دلوں میں نہیں) اس جیسے امور بدعت صریح کفر ہیں کہ فصوص شریعت میں اس پر نکتہ ہے، اور اس پر ہمید سانی فی ہے۔

کچھ بدعت ناوہیرہ میں، غرض میں، یا ان کے غریبوں میں اختلاف ہے، جیسے گمراہ فرقوں کی بدعت۔ "کچھ بدعت بالاتفاق کفر نہیں ہیں صرف معصیت ہیں، جیسے نیا سے نادر دینی اور حجاب میں کھڑے ہو کر مزد رکھ، شہوت جہاں کو ختم کرے کے لئے کسی کرنا کہ احادیث میں ان کی ممانعت وارد ہے، بعض ایسی احادیث گذر بھی چکی ہیں، اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "ولا تفلوا أنفسکم إلی اللہ کان بکم ورحیم" (۳) (اور اپنی جانوں کو قتل مت کرو، بے شک اللہ تمہارے حق میں پرہیزگار ہے)۔

غیر کافرانہ بدعت کی گناہ صغیرہ، اور نبیرہ میں تقسیم:

۲۵- معاصی کچھ صغائر ہوتے ہیں اور کچھ بابر، اس کا تعین اس بات سے ہوتا ہے کہ وہ ضروریات سے متعلق ہیں یا حاجیات سے یا

تسبیحات سے، اور ضروریات سے متعلق معصیت ہو تو وہ کفر نہ کہ ہے، اور تسبیحات کے حق میں ہو تو وہ معصیت بلا شہ دنی درجہ کی ہے، اور اگر حاجیات سے اس کا تعلق ہو تو اس کا مقام، بنوں مذکورہ درجوں کے درمیان ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "المن یحسبوا کبارا بالائم والقوا حش الا اللئم" (۱) (وہ لوگ یہے ہیں جو نبیرہ ناہوں اور بے دیا یوں سے بچے رہتے ہیں، ماں یہ کہ بلکہ بلکہ "ناد ہو جائیں)، اور ارشاد ہے: "ان تعجبوا کبارا ما تہوں عہ مکفر عکم سیمانکم ومدحکم مدحلا کریم" (۲) (اگر تم اس بڑے کاموں سے جو تمہیں منع کئے گئے ہیں چپے رہو، تو تم تم سے تمہاری (چھوٹی) برائیاں اور زریں گئے اور تمہیں یک مقرر مقام پر اخل زریں گئے)، جس جب معاصی یک درجہ کے ہیں ہیں بلکہ اس میں قنات ثابت ہے تو بدعت میں بھی اسی طرح تصور یا جائے گا، چونکہ بدعت ہی مکملہ معاصی کے ہیں، کچھ بدعت کا تعلق ضروریات سے ہوگا، کچھ کا تعلق حاجیات سے، اور کچھ بدعت تسبیحات سے متعلق ہوں گی۔

ضروریات سے متعلق رہنے والی بدعت یا تو دین سے متعلق ہوں گی یا جان، نسل، عقل یا مال سے متعلق ہوں گی (۳)۔

دین سے متعلق بدعت کی مثال کفر کی آخرت "ملت ہر یہی میں ان کی جانب سے تبدیلی ہے، جیسے اللہ کا ارشاد ہے: "ما جعل اللہ من مبحیرہ ولا سانبہ ولا وصیہ ولا حام" (۴) (اللہ نے نہ بیکو شرمون یا ہے اور نہ سانبہ کو وصیلہ کو ورنہ حامی کو)، اس آیت کا حاصل بھی یہی ہے کہ تقاب ہی فی نیت سے اللہ کی صا

(۱) سورہ نهم، ۳۲

(۲) سورہ نادر، ۳۱

(۳) عقصا المصلحی ۲/۱۲۱، قولہ لا حکام الاہل، ابن حبان ۱۰۳۰۹، ۱۰۳۰۹

(۴) سورہ انعام، ۳۹

(۱) سورہ مائدہ، ۱۰۳، دیکھئے قرطبی ۳۳۵/۷ طبع دارالکتب الفکر المذاہی

۲۰۲/۱۳، ۲۰۲ طبع عبد الرحمن محمد

۲، سورہ آل عمران، ۱۶۷

(۳) سورہ نادر، ۳۹، دیکھئے احکام اقل اللہ ۳۳/۳۷۷

کر وہ اشیاء کو حرام کیا گیا ہے، باوجود یہ وہ سابقہ شریعت میں بھی
حال تھیں۔

جان سے متعلق بدعت کی مثال بعض ہندوستانی فرقوں کا بدعت خود
مقام بلند حاصل کرنے کے لئے اپنی جانوں کو مختلف قسم کے عذاب
میں مبتلا کرنا اور مرنے میں جلدی کرنا ہے۔

نسل سے متعلق بدعت کی مثال عہد جاہلیت کے بدعات میں ذہن
کا معمول، روایت دین کی مانند ان میں تھا، حالانکہ نہ تو شریعت
انہیں ایسے سے مشتاق تھی ورنہ وہ ہر نبی کی شریعت، وہ شخص ان کی
آخر دعوات تھیں، یہی نکاح کا ورنہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے
مکہ کی جاہلیت کے نکاح والی حدیث میں ہے^(۱)۔

عقل سے متعلق رکھنے والی بدعت کی مثال مشیات، رشتہ آمراشیاء
کا روایت ہے ذہن کا استعمال بعض حاکم و اہل بات کی، انکی میں قوت
اور تدبیر کے حصول کے عہد میں سے یا جاتا ہے۔

ماں سے متعلق بدعت کی مثال قرآن کی زبان میں لوگوں کا قول
ہے: "إِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الْوَيْتِ" (بیچ بھی تو سوئی کی طرح ہے) اس
میں انہوں نے ایک قاسم قیاس سے استدلال یا ہے^(۲) اسی طرح
بھوک، غم اور خطرات پر مبنی وہ سارے فریاد و فزع کے معاملات جو
لوگوں میں روایت پا جاتے ہیں۔

۲۶- بدعت کی کبیرہ اور صغیرہ کے اعتبار سے تقسیم چند شرائط کے
ساتھ مشروط ہے:

۱۔ اس پر بدعت نہ کی جائے، اس لئے کہ نہاد صغیرہ
بدعت کرے، لے کے حق میں نہ ہو جاتے ہیں، بلکہ بدعت

اس پر ہمارا کامیاب ہوتی ہے، نہاد صغیرہ کے نتیجے میں کبیرہ
ہو جاتا ہے، ان لئے علماء کہتے ہیں کہ صغیرہ ہمارے ساتھ صغیرہ نہیں
رتلا، اور یہ استدلال کے ساتھ کبیرہ نہیں رتا، یہی بدعت غیر فرق
کے بدعت کے اندر رکھی ہے۔

۲۔ اس کی طرف دعوت نہ کی جائے، اگر کوئی مناسبت کسی بدعت
میں مبتلا ہو اور اس کی طرف دعوت بھی دے تو اس کے گناہ کے ساتھ
ہمارے گناہ بھی اس کے سر آئیں گے، رسول کریم ﷺ کا
ارشاد ہے: "مَنْ سَنَّ سُنَّةً فَعَلِيَّهِ وَرِثَتُهَا وَوَرِثَتُهَا مِنْ عَمَلٍ
بِهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ"^(۱) (جو شخص کوئی ر طریقہ رتبے کرے تو اس
پر اس کا گناہ اور قیامت تک اس پر عمل کرنے والوں کا گناہ ہوگا)۔

۳۔ اسے عمومی مقامات پر سے نہ نجام دیا جائے جہاں لوگ جمع
ہوتے ہوں، یا ایسے مقامات جہاں سنتیں پر عمل ہوتا ہو، ورنہ شریعت
کے شعار کا بول بالا ہو، اور بدعت کرنے والے شخص ایسا نہ ہو جس کی
لوگ اقتداء کرتے ہوں یا جس سے حسن ظن رکھتے ہوں، اس لئے کہ
عوام آنکھ بند کر کے ان کی اتباع کرتے ہیں جن پر انہیں غما ہو
ذہن سے حسن ظن ہو، یہی صورت میں عموم ہوئی ہوگا، ورنہ لوگوں کے
لئے ان معاصی کا ارتکاب آسان ہوگا^(۲)۔

داغی اور غیر داغی بدعتی:

۲۷- عرف میں بدعت کی جانب منسوب شخص یا تو اس بدعت میں
مجتہد ہوگا یا مقلد، اور مقلد یا تو اپنے بدعتی مجتہد کی دلیل کا تکرار بھی کرنا
ہوگا، یا ایک عامی مقلد ہوگا جو کسی غور و فکر کے بغیر محض صاحب بدعت

(۱) حدیث میں منسبہ سیف۔ "کی ترویج (تقریر ۲۲) میں) کہ روایت ہے۔
(۲) اعتصام ۵۷/۲، ابن ماجہ ۱۳۰/۲، ابوداؤد ۱۱۳۰/۲، ابوالقاسم
ابن عبد السلام ۲۲/۲ طبع ۱۳۳۵ھ

(۱) حدیث میں منسبہ سیف کی روایت بخاری (۱۳۳)
۱۸۲/۲، ۱۸۳/۲ طبع ۱۳۳۵ھ (۲) کی ہے۔
(۳) الاعتصام ۵۷/۲، ۱۳۳/۲ طبع ۱۳۳۵ھ

سے حسن نظر کی بنا پر یہاں رہتا ہوگا، حسن نظر کے ساتھ اس بابت کوئی تفصیلی دلیل اس کے پاس نہیں ہوں جو ہم میں اس قسم کے لوگوں کی تعداد زیادہ ہے، پس جب واضح ہوا کہ بدعتی گناہ گار ہے تو اس پر مرتب گناہ ایک درجہ کا نہیں ہوگا، بلکہ اس کے بھی مختلف درجات اس اعتبار سے ہوں گے کہ صاحب بدعت اس کا، بدعتی بھی ہے یا نہیں، اس لئے کہ بدعتی کے دوس میں کئی مفید کی بہ نسبت زیادہ پائیدار ہوتی، اور اس لئے کہ اس نے "اذا اس طریقہ کو رائج کیا، اور اس لئے بھی کہ فرمان نبوی "من سن سنة حسنة فله اجر وزر و من عمل بها الى يوم القيامة" کے مطابق وہ اپنے قبچیس کے نادر کا بھی حصہ لے گا۔

اسی طرح نفیہ بدعت کا گناہ جلد یہ بدعت سے مختلف ہوگا، اس سے کہ نفیہ عمل کرنے والے حاضر اس کی بات تک محدود رہتا ہے، اس سے چاہے نہیں کرتا، جلد یہ کرنے والا اس کے برعکس ہوتا ہے۔

اسی طرح بدعت پر اصرار اور عدم اصرار، بدعت کے حقیقی اور اضافی ہونے اور بدعت کے گناہ نہ، وغیرہ کا فرق ہونے کے اعتبار سے بھی گناہ کے درجات مختلف ہوں گے (۱)۔

کے سلسلہ میں علماء کے تین اقوال ہیں:

اول: مطلقاً اس کی روایت سے استدلال نہیں کیا جائے گا، یہ امام مالک کی رائے ہے، اس لئے کہ بدعتی سے روایت اس کے کام کی تردید "اور اس کی عزت افزائی ہے، اور اس لئے کہ وہ اپنی بدعت کی وجہ سے فاسق ہو چکا ہے۔

دوم: اگر وہ اپنے مسلک کی تائید کے لئے جھوٹ کو روانہ سمجھتا ہو تو اس سے روایت کی جائے گی خواہ وہ بدعت کا واثق ہو یا نہیں، یہ امام شافعی، ابو یوسف اور ثوری کا قول ہے۔

سہم: کہا گیا ہے کہ اگر اپنی بدعت کا واثق نہ ہو تو استدلال کیا جائے گا، اگر واثق ہو تو نہیں کیا جائے گا۔

تو ہی اور سیوطی فرماتے ہیں کہ یہی قوس سب سے زیادہ ترین انصاف اور ظہر ہے، اور یہ بہت سے بلکہ اکثر لوگوں کا قول ہے، اور اسی رائے کی تائید اس بات سے بھی ہوتی ہے کہ امام بخاری و مسلم نے اپنی مصنفین میں بہت سارے غیر داعی مبتدعین سے استدلال کیا ہے۔

مبتدع کی شہادت:

۲۹- مالکیہ اور حنابلہ نے مبتدع کی شہادت روک دی ہے خواہ اس کی بدعت کی وجہ سے اس کی تکفیر کی گئی ہو یا نہیں، اور خواہ وہ بدعت کا واثق ہو یا نہیں، یہی رائے شریک، اسحاق، ابو حنیفہ اور ابو ثور کی ہے، ان حضرات نے اس کی وجہ یہ بیان فرمائی کہ مبتدع فاسق ہے جس کی شہادت اس آیت پر رد کی گئی ہے: "و اشھدوا دوی عدل فکم" (۱) "اور اپنے میں سے دو معتبر شخص کو کو اور عدل لو"، اور اس آیت کی وجہ سے "ان حواء کم لاسق سباً فبیسوا" (۲)۔

بدعتی کی روایت حدیث:

۲۸- اپنی بدعت کی وجہ سے اگر کتاب کفر کرنے والے کی روایت علماء نے روک دی ہے، اور روایت کی صحت میں اس سے استدلال نہیں کیا ہے۔

لیکن بدعت کی وجہ سے تکفیر کے لئے انہوں نے یہ شرط لگائی ہے کہ صاحب بدعت شریعت کے کسی متواتر وہابین کے معروف معلوم امر کا انکار کرے۔

جس شخص کی بدعت کی وجہ سے تکفیر نہیں کی گئی ہو اس کی روایت

(۱) سورہ مائدہ ۲۴۔

(۲) سورہ حجرات ۶۔

(گر کوئی فاسق وہی تمہارے پاس کوئی خبر لائے تو تم تحقیق کر یا کرہ)۔ حنفیہ نے اور شافعیہ نے اپنے رائج قول میں کہا ہے کہ مبتدع کی شہادت قبول نہیں جائے جب تک کہ اس کی بدعت کی وجہ سے اس کی تکفیر نہ ہو، مثلاً وہ اللہ کی صفات اور بندوں کے افعال کی تخلیق کا منکر ہو، اس لئے کہ وہ سمجھتے ہیں کہ دلائل کی رو سے وہ حق پر ہیں۔

شافعیہ کا مرحوم قول یہ ہے کہ وہی بدعت مبتدع کی شہادت قبول نہیں کی جائے گی (۱)۔

مبتدع کے پیچھے نماز:

۳۰۔ مبتدع کے پیچھے نماز کے حکم میں علماء کا اتفاق ہے، حنفیہ، شافعیہ کی رائے ہے، اور یہی مالکیہ کی ایک رائے ہے کہ جب تک مبتدع کی اس کی بدعت کی وجہ سے تکفیر نہ کی جی ہو اس کے پیچھے نماز کرنا بدعت کے ساتھ جائز ہے، اگر اس کی بدعت کی وجہ سے تکفیر نہ ہو تو اس کے پیچھے نماز جائز نہیں ہے، اس مقابلاً اس رائے پر مختلف دلائل سے استدلال کیا ہے، جن میں سے ایک نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے: ”صلوا خلف من قال لا اله الا الله“ (۲) (جو لا الہ الا اللہ کہے اس کے پیچھے نماز پڑھو)۔ ”فرمان نبوی ہے: ”صلوا“

خلف کل ہو ولاحر“ (۱) (ہر نیک و فاجر کے پیچھے نماز پڑھو)۔ اور مرہی ہے کہ حضرت ابن عمرؓ رضی اللہ عنہما کے ساتھ حضرت عبداللہ بن زبیر کے زمانہ میں نماز پڑھتے تھے جب کہ وہ سر بیٹھا تھے۔ ان سے کہا گیا کہ آپ ایسے ایسے لوگوں کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں جو ایک دوسرے سے قاتل کرتے ہیں تو آپ نے فرمایا: جو کہتا ہے ”سبحی علی الصلاۃ“ (آؤ نماز کی طرف) میں سے قبول کرنا ہوں، اور جو کہتا ہے ”سبحی علی الصلاۃ“ (آؤ کامیابی کی طرف) میں اسے قبول کرنا ہوں، اور جو کہتا ہے آؤ اپنے مسلمان بھائی کو قتل کرنے اور اس کا مال لوٹنے کے لئے تو میں اس سے انکار کرتا ہوں۔ اور اس لئے کہ مبتدع مذکور کی نماز درست ہے تو اس کی قید بھی دوسرے کی اقتدا کی طرح درست ہوگی۔

مالکیہ اور حنابلہ کی رائے ہے کہ جو شخص ایسے مبتدع کے پیچھے نماز پڑھے جو اپنی بدعت کا اعلان کرنا اور اس کی دعوت دینا ہو تو وہ انتخاباً اپنی مارا امارا دے، لیکن اگر ایسے مبتدع کے پیچھے نماز پڑھی جو اپنی بدعت کو پوشیدہ رکھتا ہو تو اس پر نماز کا امارا دینا ہے (۲)۔ اس رائے پر استدلال نبی کریم ﷺ کے اس فرمان سے کیا گیا ہے: ”لا تؤمن امرؤ رجلاً ولا فاحر مؤمناً الا ان یقهرہ بسطان او یخاف سوطہ نو سبیحہ“ (۳) (کوئی عورت کسی مرد کی مامت نہ

(۱) حدیث: ”صلوا خلف کل ہو ولاحر“ کی روایت ابوداؤد (۱/۳۹۸ طبع عزت عید عباس) اور دارقطنی (۵۶۲ طبع دارالکتاب) نے کی ہے لفظ مؤخر فقہ کے ہیں ابن جریر نے فرمایا: منقطع ہے (الکلیں ۳۵۲ طبع شرکت الطبائع النعیر)۔

(۲) ابن ابی قحطافہ ۱۸۵۲، مفتی کھانا ۲۲۲، فتح القدیر ۱/۳۰۳، حاشیہ ابن ماجہ ۱/۱۶۱، حاشیہ الدسوقی علی الشرح الکبیر ۱/۳۲۹۔

(۳) حدیث: ”لا تؤمن امرؤ رجلاً ولا فاحر مؤمناً الا ان یقهرہ بسطان او یخاف سوطہ نو سبیحہ“ کی روایت ابن ماجہ (۱/۳۳۳ طبع الکلیں) نے کی ہے ابوداؤد نے اس کی سند ضعیف ہے اس لئے کہ علی بن ابی جوحان اور عبداللہ بن محمد عوی سبیح ہیں۔

(۱) تدریب الروی شرح الترمذی للروی ص ۱۶۷ طبع مکتبۃ الطبع والنشر فی علم الروایۃ للطبع ابی داؤد ص ۱۲۵۔ ۳۲۲ توحد اقتدرے ص ۹۳۔ ۹۵ طبع عینی مجلس، کتب شرح ص ۵۸۲۔ ۵۸۳ طبع ۱۶۶۸ طبع سورہ حاشیہ الدسوقی ص ۱۶۵ طبع دار الفکر الشرح الکبیر ص ۲۳۰ طبع ساریہ المجموع للروی ص ۲۵۳ طبع مکتبۃ المدینہ۔

(۲) حدیث: ”صلوا خلف من قال لا اله الا الله“ کی روایت دارقطنی (۵۶۲ طبع دارالکتاب) نے حضرت ابن عمرؓ کے ساتھ ابن جریرؓ فرمایا: عثمان بن عبد الرحمن - خواص سند میں ہیں کی جی بن معمر نے کتبہ کی ہے (الکلیں ۳۵۲ طبع شرکت الطبائع النعیر)۔

ﷺ کا فرمان ہے: ”صلوا علی من قال لا إله إلا الله“ (لا إله إلا الله سنے والوں پر نماز پڑھو)۔

لیکن مالکیہ کی رائے ہے کہ اصحاب فضل کے لئے مبتدع پر نماز پڑھنا مکروہ ہے، تاکہ اس کا عمل دوسروں کے سے اس جیسی حالت سے روکنے کا سبب بنے۔ اور اس لئے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک ایسے شخص کو لایا گیا جس نے خواہش کی تھی تو آپ ﷺ نے اس پر نماز نہیں پڑھیں (۲)۔

حنابلہ کی رائے ہے کہ مبتدع پر ہمارا جتنا رد نہیں پڑھیں جائے گی، اس لئے کہ نبی کریم ﷺ نے مقربین اور خواہش کرنے والے پر نماز نہیں پڑھیں، حالانکہ ان دونوں کا جرم مبتدع سے کم ہے (۳)۔

مبتدع کی توہ: ۳۳

۳۳- ایسے مبتدع کی توہ کی قبولیت میں جس کی بدعت کی وجہ سے تکلیف کی گئی ہو، علماء کا اختلاف ہے، جمہور حنفیہ، مالکیہ، شافعیہ اور حنبلیہ کے رائے ہیں اس کی توہ قبول کی جائے گی، لہذا ان کا رٹنا ہے: ”قل للذین کفروا ان ینتھروا بعمر لھم ما قد سلف“ (۴) (پس کہہ دیجئے ان (کافروں) سے کہ اگر یہ لوگ ہرچیز میں گئے تو جو کچھ پہلے پہنچا ہے وہ (سب) انہیں معاف کر دیا جائے گا)۔

اور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: ”موت ن قاتل الناس حتی یقولوا: لا إله إلا الله، فإذا قالوها فقد عصموا منی“

(۱) حدیث: ”صلوا علی من قال لا إله إلا الله“ کی تخریج تقریر نمبر ۳۰ میں گذر چکی ہے۔

(۲) حدیث: ”قلی یوجل قل لھما لھما یصل علیہ“ کی روایت مسلم (۱۷۲۲ طبع المکتب) نے کی ہے۔

(۳) حدیث: ”مروک الصلاة علی صاحب العین“ کی روایت بخاری (۲۷۳۲ طبع المستقیم) نے کی ہے۔

(۴) سورہ انفال ۳۸

کرے، اور نہ کوئی تاجر کسی مومن کی امامت کرے، لا یہ قوت سے مجبور کیا جائے، یا اس کو اس کے کوڑے یا اس کی تلوار کا اندیشہ ہو)۔

مبتدع کی ولایت:

۳۱- علماء کا اتفاق ہے کہ اصحاب ولایات عامہ جیسے امام اعظم، خلیفہ، صوبوں کے سربراہ اور قضاۃ وغیرہ کے لئے ضروری شرائط میں سے عادل ہونا بھی ہے، اور یہ کہ وہ خواہش پرست اور بدعتی نہ ہوں، تاکہ عدالت مصالح کے حصول اور مفاسد کے ازالہ میں کوتاہی پر اسے متنبہ کرے اور ہوا و ہوس اسے حق سے ہٹا کر باطل کی طرف نہ لے جائے، نہایت محبت انسان کو اندھا اور بہرہ مند ہوتی ہے (۱)، لیکن امامت پر ولایت پر سرکونی زیادتی غائب آجائے تو اس کی ولایت منعقد ہو جاتی ہے، اور حاکم امور میں اس کے سرور نہیں، اور فیصلہ کی حالت بدعتی تقیہ واجب ہے، خواہ وہ اہل بدعت و ہوی میں سے ہی ہو، بشرطیکہ اس کی بدعت کی وجہ سے اس کی تکلیف نہ کی گئی ہو، ایسا اس سے ہے تاکہ فتنہ کار اللہ ہو، مسلمانوں میں نہت باقی رہے، اور امت کا اتحاد برقرار رہے (۲)۔

مبتدع کی نماز جنازہ:

۳۲- مبتدع میت پر نماز جنازہ پڑھنے میں فقہاء کا اختلاف ہے، جمہور فقہاء کی رائے ہے کہ جس مبتدع کی اس کی بدعت کی وجہ سے تکلیف نہ کی گئی ہو اس پر نماز جنازہ پڑھنا واجب ہے، نبی کریم

(۱) قواعد الاحکام فی مصالح الامام ۵۴۲، نوحہ افکار ۱۵۹، مفتی المساجد ۳۰۳، ۵۷۵، حاشیہ ابن ماجہ ۲۹۸، مفتی ابن قدامہ ۴۹۹، الاحکام المستطابہ ضروری ۹۔

(۲) مفتی المساجد ۳۲۲، الاحکام المستطابہ للضرورة ۳۳۔

مبتدئ کی توبہ کی قبولیت کی بابت علماء کثرت اس کے حق میں
یاد ہی احکام سے متعلق ہے اللہ تعالیٰ کے اس کی توبہ قبول کرنے اور
اس کے نادمہ معاف کرنے کا جہاں تک تعلق ہے رُودِ مخلص ہو اور
اپنی توبہ میں صادق ہو تو اس کے قبول ہونے میں کوئی کثرت نہیں
ہے (۱)۔

بدعت کے بارے میں مسلمانوں کی ذمہ داری:

۳۴- بدعت کے تین مسلمانوں پر چند ذمہ داریاں اس سے احتراز
کی غرض سے عائد ہوتی ہیں:

الف۔ قرآن کریم سے لگاؤ، اس کا حفظ، اس کی تعلیم اور اس کے
احکام کا بیان، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”وَأَنذَرْنَا بِالْحَبْكِ الذِّكْرَ
لَعَلَّ الْبَشَرَ لِنُذَنِّقَ مَا نَزَّلْنَا بِالْهَيْمِ“ (۲) (اور ہم نے آپ پر بھی یہ نصیحت
نامہ اتارا ہے تاکہ آپ لوگوں پر ظاہر کر دیں جو کچھ ان کے پاس بھیج
یا ہے)۔ اور رسول کریم ﷺ کا ارشاد ہے: ”عبرکم من تعمیم
القرآن و علمہ“ (۳) (تم میں بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور
کھائے)۔ اور ایک روایت میں ہے: ”الفضلکم من تعمیم
القرآن و علمہ“ (۴) (تم میں افضل وہ ہے جو قرآن سیکھے اور
کھائے)۔ اور ارشاد نبوی ہے: ”تعاهدوا القرآن فواللہ
نفسی بیدہ لہو أشد تعصياً من الإبل فی عقیبہا“ (۵)

(۱) الإقسام ۲/۲۳۰، لا ملل فی ۱/۶۵، الفی لابن تدریس ۲/۶۸، مغنی
المکاح ۳/۳۰، لیل شرح النجاشی ۱۲۶، شریعہ ابن ماجہ ۳/۹۷۔

(۲) سورہ نمل ۸/۳۳۔

(۳) حدیث: ”عبرکم من تعمیم القرآن و علمہ“ کی روایت بخاری (صحیح
۵۳/۸ طبع استغنی) نے کی ہے۔

(۴) حدیث: ”الفضلکم من تعمیم القرآن و علمہ“ کی روایت بخاری (صحیح
۵۳/۸ طبع استغنی) نے کی ہے۔

(۵) حدیث: ”تعاهدوا القرآن، فواللہ نفسی بیدہ“ کی روایت بخاری

دعاء ہم و أموالهم إلا بحقیہا، و حسابہم علی اللہ“ (۱)
(مجھے حکم دیا گیا ہے کہ لوگوں سے قتال نہ کروں یہاں تک کہ وہ کلمہ کا
اتر کر کر لیں، اگر وہ کلمہ کا اتر کر کریں تو اپنے خون اور اپنے مال کو
سوے اس کے حق کے مجھ سے محفوظ کریں گے اور اس کا حساب اللہ
کے ذمہ ہے)۔

حنفیہ، مالکیہ، شافعیہ و حنابلہ میں سے بعض لوگوں کی رائے ہے
کہ مبتدئ کی توبہ قبول نہیں کی جائے کی اگر وہ غلام میں امام اور
باہن میں کفر پر عمل پیر ہو جیسے منافق، زندقہ، باطنی، اس لئے کہ
اس کی توبہ نہ کر کے مارے ہوئی ہے، اور اس لئے بھی کہ اس کی جانب
سے کسی کوئی مذمت ظاہر نہیں ہوئی جس سے اس کی توبہ کی صداقت
و صبح ہو، کیونکہ وہ ظہار تو اسلام کا کرتا تھا اور کفر بھی پوشیدہ رکھتا تھا،
پس جب وہ توبہ کا ظہار کرتا ہے تو اپنی سابق حالت میں کوئی اضافہ
نہیں کرتا ہے، ان لوگوں نے اس رائے پر بعض احادیث سے
استدلال کیا ہے، مثلاً نبی کریم ﷺ کا قول ہے: ”مسیحرج فی
امتی اقوام فجاری بہم فلک الہواء کما یجاری
الکلب بصاحبہ، لا یبقی مہ عرق ولا معصل الا دخولہ“ (۲)
(عنقریب میری امت میں ایسے لوگ نکلیں گے جن کے اندر
خوشہشت اس طرح دوڑیں گی جس طرح کتا اپنے مالک کے ساتھ
دوڑتا پھرتا ہے، اس کی کوئی رگ، کوئی جوڑ نہیں ہے گا جہاں خوشہشت
داخل نہ ہو جائے)۔

(۱) حدیث: ”المرء ان اکل الناس...“ کی روایت بخاری (صحیح ۱۱۴/۸
طبع استغنی) اور مسلم (۵۳/۸ طبع النجاشی) نے کی ہے۔

(۲) حدیث: ”مسیحرج فی امتی اقوام...“ کی روایت احمد (۱۰۲/۳ طبع
المکبہ) اور یورود (۵/۵ طبع عزت عید عباس) نے کی ہے ابن جریر نے
تخریج احادیث الکتاب (۸۳/۲ طبع دار الکتاب العربی) میں اس کو حسن قرار
دیا ہے۔

(قرآن سے تعلق رکھو، قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں یہی جان ہے وہ پٹی نکلیں میں بندھے اونت سے زیادہ تیزی سے نکل جاتا ہے)، اس لئے کہ قرآن کی تعلیم اور اس کے احکام کے بیان کی صورت میں احکام شریعت کا ظہور مبتدعین کا راستہ بند کر دیتا ہے۔

ب۔ سنت کا اعلان، اظہار اور اس کا تعارف، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا" (۱) (تو رسول جو کچھ تمہیں دے دیا کریں وہ لے لیا کرو، اور جس سے وہ تمہیں روک دیں روک جایا کرو)، اور ارشاد ہے: "وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَىٰ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ وَفَّىٰ صَلَاتَهُ خَيْرًا" (۲) (اور کسی مومن یا مومنہ کے لئے یہ درست نہیں کہ جب اللہ اور اس کا رسول کسی امر کا حکم دے، میں تو پھر ان کو اپنے (اس) امر میں کوئی اختیار باقی رہ جائے، اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی ماموریت کرے گا وہ صریح گمراہی میں جا پڑا)۔

در رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: "نصرو الله امراً مسمع ما حديثاً فحفظه حتى يبلغه غيره" (۳) (اللہ اس شخص کو تہنوارہ رکھے جس نے ہم سے کوئی حدیث سنی تو اسے یاد رکھا یہاں تک کہ دوسروں تک اسے پہنچایا)۔

۱۔ زمانہ نبوی ہے: "ما أحدث قوم بدعة الا رفع مثلها

من السنة" (۱) (جب بھی کوئی قوم کوئی بدعت پیدا کرتی ہے تو اس کے برہم سنت اٹھائی جاتی ہے)۔

ج۔ سنا اہل شمس کے اذیتا کو قبول نہ کیا جائے، وغیرہ مقبول مصداق سے۔ گئے، میں اذیتا کو برا کر دیا جائے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "فَسَلُّوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كَسِمَ لَا نَعْمُونَ" (۲) (سو رستم لوگوں کو علم میں تو اہل علم سے پوچھ لیتے)، اور ارشاد ہے: "إِنْ نَادَعَمَ فِي شَيْءٍ فَرَدُّهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ" (۳) (پھر رستم میں مانع اذیتا ہو جائے کی چیز میں تو اس کو اللہ اور اس کے رسول کی طرف لوٹا لیا کرو)، اور ارشاد ہے: "وَمَا يَعْصِ تَاوِيَهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ" (۴) (اور آئنا لیکہ کوئی اس کا (سبح) مطلب نہیں جانتا بجز اللہ کے، اور پختہ علم والے)۔

د۔ جب تک کوئی رائے یا اجتہاد، اہل شرعیہ میں سے کسی دلیل سے مویہ نہ ہو اس کی مقضیہ نہایت نہ کی جائے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "وَمَنْ أَصْلُ مِمَّنْ اتَّبَعَ هَوَاهُ بَغْيٌ هَذَا مِنْ اللَّهِ" (۵) (اور اس سے زیادہ گمراہ کو کون ہوگا جو شخص اپنی نفسانی خواہش پر چلے بغیر اللہ کی طرف سے کسی ہدایت کے)۔

هـ۔ عوام کو دین میں رائے رتی سے روکا جائے، ورنہ کی رائے کو اہیت نہ دی جائے خود جو بھی ان کے عہدے، وراثت صوبوں، و جتنے بھی موجد درس ہوں، والا یہ کہ ان کی رائے کے ساتھ دلیل ہو،

(۱) حدیث: "ما أحدث قوم بدعة فلا..." کی روایت احمد (۵۵۷) طبع المصنف (۱) کے کی ہے مگر اس میں ابو بکر بن عمر ہیں جو منکر حدیث ہیں (مجمع الزوائد ۸۸۸ طبع المصنف)۔

(۲) سورہ نمل ۳۳۔

(۳) سورہ نساء ۵۹۔

(۴) سورہ آل عمران ۷۷۔

(۵) سورہ بقرہ ۵۰۔

۱۔ صحیح ۱۷۷ طبع المصنف (۱) کے کی ہے۔

(۲) سورہ حشر ۷۔

(۳) سورہ الزاب ۳۶۔

(۴) حدیث: "نصرو الله امراً مسمع ما حديثاً فحفظه..." کی روایت ابو داؤد

(۱۹۸۳) طبع عزت عید دعاس) نے کی ہے مگر اس میں اس کی تصحیح کی ہے

جس کا فیض القدیر میں ہے (۲۸۵/۱ طبع المکتبۃ النجادیہ)۔

ابو یزید سطاہی کہتے ہیں: ”تم دیکھو کہ ایک شخص اس قدر مناسب کرامات ہے کہ وہ دین میں اڑ رہا ہے تو بھی اس سے جدا نہ کیا، بسب تک یہ نہ دیکھ لو کہ اللہ کے حکام، حدود الہی کے تحت اور شریعت پر عمل میں وہ کس مرتبہ پر ہے۔“

ابو عثمان حیرانی فرماتے ہیں: جس نے سنت کو توڑا اور عملاً اپنا رہنا و حاکم بنایا اس کی زبان سے حکمت ”ابوہی“ اور جس نے ٹوہنہ شمس کو نہ حاکم بنایا وہ بدعت کی بدتمیز رہے گا۔“

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”وَلَا تَطْعَمُوهُ يَهُودُ“ (۱) اور اگر تم نے ان کی حاجت کر لی تو راہ سے چالگو گے۔

و۔ مگر ہر کن فکری رجحانات کا رد کرنا جو لوگوں میں دین کی بابت شکوک پیدا کرتے ہیں اور کچھ لوگوں کو بغیر دلیل کے تاویل کرے یہ تاوہ کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن تَطِيعُوا لِرِيقَا مِّنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ يَرْفُضُوكُمْ بَعْدَ إِيمَانِكُمْ كَمَا لَمِيزُوا“ (۲) (اے ایمان والو! اگر تم ان لوگوں میں سے کسی گروہ کا کہنا مان لو گے جنہیں کتاب دی جا چکی ہے تو وہ تمہارے ایمان لانے کے پیچھے تمہیں کانفرنس چھوڑیں گے۔)

اہل بدعت کے تین مسلمانوں کی ذمہ داری:

۳۵- حکام دین و دمرے مسلمانوں کی ذمہ داری ہے کہ اہل بدعت کو معروف کا حکم دیں اور منکر سے روکیں، سنت کی اتباع اور بدعات سے تکریر اور ان سے دور رہنے پر انہیں آمادہ کریں کہ فرمان الہی ہے: ”وَلَنُكَلِّمَنَّكُمْ أُمَّةً يَتَّبِعُونَ الْبِرَّ وَيُخْشَوْنَ اللَّهَ الْعَلِيمَ“

(۱) سورہ شوریہ ۸۲

(۲) حوالہ سابق ۱۱

(۳) سورہ نور ۵۴

(۴) سورہ آل عمران ۱۰۰

وَيَتَّقُونَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ“ (۱) اور ضرور ہے کہ تم میں ایک ایسی جماعت رہے جو نیکی کی طرف جہد کرے، اور ایمانی کا حکم پائے اور بدی سے روکا کرے اور پورے کامیاب ہیں۔ (۲) اور فرماتا ہے: ”وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ“ (۳) (اور ایمان والے اور ایمان والیاں ایک دوسرے کے (۱) رفیق ہیں، نیک باتوں کا (آپس میں) حکم دیتے ہیں اور بدی باتوں سے روکتے رہتے ہیں۔)

۳۶- ازالہ بدعت کے لئے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے مراحل:

الف۔ دلائل کے ساتھ صحیح اور غلط کی وضاحت کی جائے۔

ب۔ حسن حکام سے وعظ کیا جائے جیسا کہ اللہ کا حکم ہے: ”أَدْعُ إِلَى سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحُكْمِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ“ (۲) (آپ اپنے پروردگار کی راہ کی طرف بلائے حکمت سے اور چھی نصیحت سے۔)

ج۔ بدعت سے تعلق شرعی احکام بیان کر کے دنیاوی و دنیوی سزا و عقاب کا خوف دلایا جائے۔

۱۔ جہاد کا جائے، مثلاً (غلط) لہو و لعب کے جلالت توڑ دئے جائیں، کاغذات پھاڑنے جائیں، (یہی) مٹھنوں کو دینم پر نام نہ لایا جائے۔

۲۔ خوف، جہنمی کے طور پر مار جائے جو تعزیر کی حد تک ہو سکتا

(۱) سورہ آل عمران ۱۰۳

(۲) سورہ توبہ ۷۷

(۳) سورہ نمل ۱۲۵

ہے، لیکن یہ کام صرف امام یا اس کی اجازت سے ہی کیا جاسکتا ہے (۱) تاکہ اس کے نتیجے میں اس سے بڑا ضرر نہ پیدا ہو جائے۔
اس کی تفصیل کے لئے دیکھی جائے اصطلاح ”امر بالمعروف و نہی عن المنکر“۔

دلی ہوتی ہیں (۱)۔

حضرت ابن عمر سے مروی ہے کہ ”لا تعالوا اهل القدر ولا تملکواھم“ (اہل قدر کی نام نشینی مت اختیار کرو اور نہ ان کے ساتھ نکاح کرو)۔

حضرت ابو قتادہ سے مروی ہے کہ ”اصحاب ہوی کے ساتھ میل جول نہ رکھو، مجھے اس بات سے اطمینان نہیں کہ وہ تمہیں اپنی گمراہیوں میں لالہ، یہاں تم پر تباہی بھری بعض بیچہ بیچہ لوگوں کو بھی گمراہ کر دیں (۲) امام احمد نے ان لوگوں سے کنارہ کشی اختیار کر لی جو خلق قرآن کے قائل تھے (۳)۔ ابن تیمیہ فرماتے ہیں: اہل خیر و دین کو چاہئے کہ وہ مبتدع سے کنارہ کش رہیں خواہ وہ زہد و عبادت مرد و عورتوں کے لئے رک ہو تو اس کے بننا زہد میں بھی شریک نہ ہوں (۴)۔

مبتدع کی ابانت:

۳۸- علماء نے صراحت کی ہے کہ مبتدع کی مانت جائز ہے، اس طرح کہ اس کے پیچھے مار نہ پڑھی جائے، اس کی بنا رو نہ پڑھی جائے، اسی طرح مویا رہو تو میاوت نہ کی جائے، اس میں اختلاف بھی ہے۔

مبتدع کے ساتھ معاملہ اور میل جول:

۳۷- اگر مبتدع اپنی بدعت کا علی الاطلاق اظہار نہ کرتا ہو تو اسے سختی کی جائے کی اس سے ریر نہیں کیا جائے گا۔ نہ اس کی تشبیہ کی جائے کی کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: ”من ستر مسلما سترہ اللہ فی الدنیا والاخرۃ“ (۲) (جو شخص کسی مسلمان کی ستر پوشی کرے اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس کی ستر پوشی فرمائے گا)۔

اگر عتقاد ہی، یہ قولی یا عملی بدعات میں سے کسی ممنوعہ میں کا وہ اظہار نہ کرتا ہو اور اس بات کو وہ جانتا بھی ہو تو یہ شخص سے کنارہ کشی مسنون ہے، علماء کے نزدیک یہ مشہور ہے، ”حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”لا تعالوا اهل القدر، ولا تملکواھم“ (۳) (اہل قدر کی نام نشینی مت اختیار کرو اور نہ ان کے ساتھ نکاح کرو)۔ حضرت ابن مسعودؓ نے فرمایا: جو شخص چاہتا ہو کہ اپنے دین کا اہرام کرے سے چاہئے کہ شیطان سے میل جول نہ کرے، اصحاب ہوی کی نام نشینی سے جتناب کرے، اس کی مجالس جنگ سے ریا دینک جانے

(۱) حیاتہم الدین ۲/۳۰۶، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷

بدل

دیکھئے ”بدل“۔

بدتہ

تعریف:

۱- ”بدتہ“ لغت میں خاص اونٹ میں سے ہوتا ہے، اس لفظ کا اطلاق ز اور مادہ دونوں کے لئے ہوتا ہے، اس کی جمع ”بدتہن“ ہے، اس کو بدتہ اس کی شامت (بدن والے) کی وجہ سے کہا گیا۔

المصباح المنیر میں ہے: اہل لغت کہتے ہیں: بدتہ ونحی یہ گائے کو کہتے ہیں، ارم ہی نے اضافہ یا: یا ز اونٹ کو کہتے ہیں، انہوں نے کہا: بدتہ کا اطلاق بڑی پرکھیں ہوتا ہے۔

اصطلاح میں بدتہ اونٹ کے ساتھ مخصوص ہے، اہل لغت کہتے ہیں: بدتہ میں بدتہ کے حکم میں ہے، اس سے وہ اس کے قائم مقام ہوئی، اس کی دلیل حضرت جابر بن عبد اللہ کی روایت ہے: ”سبحوا مع رسول اللہ ﷺ عام الحديبية البدنة عن سبعة، والبقره عن سبعة“^(۱) (م نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بدتہ سے کئے سات فر، ان کی جانب سے بدتہ کی قربانی کی، راستہ فر او کی جانب سے گائے کی قربانی کی) جس گائے بدتہ کے حکم میں ہوئی، باجوہ یہ ان میں مغایرت ہے، اس لئے کہ لقرہ کا عطف بدتہ پر کیا گیا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ دونوں میں مغایرت ہے^(۲)۔

(۱) حدیث حضرت جابر بن عبد اللہؓ صحیحاً مع رسول اللہ ﷺ ”ن روایت مسلم (۵۵۴ طبع النسخ) ۱ء کی ہے۔

(۲) الفروق فی الفہم ص ۳۰۰ طبع بیروت، المصباح المنیر، المغرب: ۱۵۵ ”بدتہ“۔



س کے باوجود بعض فقہاء نے ”بدنہ“ کا حلاق اہمیت اور بقہ و دونوں پر کیا ہے (۱)۔

جمہل حکم:

”بدنہ“ سے مخصوص احکام تعلق میں جو رفق دلیل تینہ

بعض مضمون نا:

۳- جمہور علماء اس طرف گئے ہیں کہ مہ کا گوشت کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ لیکن حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”الوضوء مما خرج لا مما دخل“ (۲) (منہاں چیزیں ہوں سے لازم آتا ہے جو باہر نکلیں نہ کہ ان سے جو اندر داخل ہوں)، اور حضرت جابر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا وہ میں سے آٹھ کی طریقہ یہ تھا کہ ”گ“ سے پکی چیزیں (کی) (۳) سے وضو نہیں فرماتے تھے (۴)، درہاں سے بھی کہ وہ کھانی جانے والی چیز ہے جو دیگر ماکولات کے مشابہ ہے۔

یہی قول حضرت ابو ہریرہ، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت ابن مسعود، حضرت ابی بن کعب، حضرت ابو ظہر، حضرت ابو ہریرہ، حضرت ابن عباس، حضرت عامر بن رباح، حضرت ابو امامہ سے مروی ہے۔ جمہور تابعین بھی اسی کے قائل ہیں، اور یہی

(۱) ابن ماجہ ص ۲۳۳، جامعہ الدیلمی ص ۵۱، مفتی الکتاب ص ۷۷، کتب فتاویٰ ص ۱۴۳۔ حدیث: ”ان السی سکنی کان یصلي فی مواضع العیسٰ“ کی روایت بخاری (صحیح ۲۱ طبع استنباط) نے کی ہے۔
(۲) حدیث: ”الوضوء مما خرج لا مما دخل...“ کی روایت در تلمیذ (۱۵ طبع شرکت المطابع الخیر) نے کی ہے ابن جریر نے فرمایا اس کی سند میں فضل بن یحزاق بہت ضعیف ہیں، ابن عمری سے نقل کیا گیا ہے کہ انہوں نے فرمایا اسل یہ ہے کہ یہ حدیث موقوف ہے۔

(۳) حدیث: ”کان اعموالا عربیوں ترک الوضوء مما حسنت النار“ کی روایت ابو داؤد (۱۳۳ طبع ۶۷۷ حدیث) نے کی ہے، ابن جریر سے اس کو صحیح بتایا ہے (۲۸ طبع المطب المطب)۔

غف- ”بدنہ“ کا پیشاب و رگویر:

۲- حنفیہ و شافعیہ کے نزدیک جہاں کے گوہر اور پیشاب نفس میں خود وہ دو جو بحال ہوں یہ حرام، ”بدنہ“ بھی حلال ہیں۔ لیکن بخاری شریف کی روایت ہے کہ بنا کریم ﷺ کے پاس جب وہ پتھر اور یک کوہر استنجہ کی غرض سے لائے گئے تو آپ ﷺ نے وہ پتھر لے لے، ”رگویرہ“ میں کر دیا، ”فرمایا: ”هنا دكس“ (۲) (یہ کس ہے)، ”رس“ کس کو کہتے ہیں۔

جہاں تک پیشاب کی نجاست کا تعلق ہے تو اس کی دلیل رسول اللہ ﷺ کے اس قول کا عموم ہے کہ: ”ممن هو من البول فان عامة علامات القبر منه“ (۳) (پیشاب سے بچو، بے شک عذاب قبر عام طور پر اسی سے ہوتا ہے)، اس میں تمام انواع کے پیشاب داخل ہیں۔ مالک، اور حنابلہ کی رائے ہے کہ حلال جانوروں کے پیشاب اور

گوہر پاک ہیں، اس لئے کہ حدیث ہے: ”ان السی سکنی امر العربیوں ان یسحقوا بابل الصدقة فیشربوا من ابوالہا وایامہا“ (۴) (بنا علیہ نے اہل عربیہ کو حکم دیا کہ وہ صدقہ کے

(۱) ابن ماجہ ص ۲۰۰/۵۔

(۲) حدیث: ”هنا دكس“ کی روایت بخاری (صحیح ۲۵۶۱ طبع استنباط) نے کی ہے۔
(۳) حدیث: ”ممن هو من البول...“ کی روایت در تلمیذ (۲۷ طبع شرکت المطابع الخیر) نے دھرق سے کی ہے اور فرمایا اس حدیث میں کوئی ترجیح نہیں ہے۔

(۴) حدیث: ”ان السی سکنی امر العربیوں...“ کی روایت بخاری (صحیح ۲۳۵۱ طبع استنباط) اور مسلم (۱۳۹۶ طبع ۱۳۹۶) نے کی ہے۔

روایت کا اس کے پینے سے وضو نونے کی بہت حد تک
اور وہ کہتے ہیں:

ایک روایت ہے کہ وضو نونے جانے گا اس کی دلیل حضرت سید
بن تہیر کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "توضوا من
لحوم الإبل والباشا" (۱) (سب کے گوشت اور اس کے دودھ
کھانے پینے کی وجہ سے وضو نہ کرو)۔

دوسری روایت یہ ہے کہ اس صورت میں وضو نہیں ہے، اس سے
کہ صحیح حدیث صرف گوشت کے سلسلہ میں وارد ہے، صاحب کشف
القناع نے اس قول کو راجح قرار دیا ہے (۲)۔

ج- بد نہ کا جوٹھا:

۴- تمام نماز کے یہاں اونٹ، گائے اور بکری سب کا جوٹھا پاک
ہے، اور ان کے جوٹھے میں کسی طرح کی کریت نہیں ہے، گائے یا بکری
دو گندگی خور ہوں۔

ابن المذہب فرماتے ہیں: اہل علم کا دھما ہے کہ حامل جانور کا
جوٹھا چھ اور اس سے وضو کرنا جائز ہے (۳)۔

د- اونٹ اور بکریوں کے باندھنے کی جگہ میں نماز:

۵- جمہور علماء کی رائے ہے کہ اونٹ کے بازو میں نہ پڑھنا
مکروہ ہے۔

(۱) حدیث: "توضوا من لحوم الإبل والباشا" کی روایت احمد (۳/۳۵۳) طبع
طبع لمبیر (ابن ماجہ (۱/۱۶۶) طبع المجلد) نے کی ہے پھر پیر کے کہ
جایز بن لوطا کے ضعف حدیث کی وجہ سے اس کی سند ضعیف ہے۔

(۲) خطاوی علی مرآۃ الاصلاح ج ۱ ص ۹۹ حاشیہ الدعوی ۲۳، شرح
المروسی ۱/۵۵۵، المجموع ۳/۵۷۵ اور اس کے بعد کے منقحات، بغض ۱/۸۷،
۱۹۰، الکشاف القناع ۱/۳۰۔

(۳) انہی ۱/۵۰، حاشیہ الخطاوی علی مرآۃ الاصلاح ص ۷۱۔

خسیرہ مالکیہ کا مسلک و شافعیہ کا صحیح مذہب ہے۔

حنا بدہ کا مذہب نیز امام شافعی کا قدیم مسلک یہ ہے کہ اونٹ کا
گوشت کچھ پکا ہو، جا بوجہ دیر یا بغیر جانے میں حال میں کھانے سے
وضو واجب ہوتا ہے، اس رائے کے قائل، حاکم بن راویہ، یحییٰ بن
یحییٰ ہیں، دوسری نے صحابہ کی ایک جماعت سے یہی رائے نقل کی ہے
ان میں زید بن ثابت، ابن عمر، ابو موسیٰ اور ابو طلحہ رضی اللہ عنہم ہیں۔
شافعیہ میں سے ابو بکر بن شریہ، اور ابن المذہب نے اپنی کو اختیار کیا ہے،
شیخی نے اپنی رائے کی ترجیح "اختیار فی جانب شمار دیا ہے۔" اور
نووی نے "المجموع" میں اس رائے کو رد کیا ہے۔

اس حضرات نے حضرت برادر بن عازبؓ کی حدیث سے
استدلال کیا ہے، وہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ سے منب کے
گوشت کی بہت دریافت کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:
"توضوا منہا، (اس کو کھانے سے وضو کرو)۔" اور بکری کے گوشت
کی بہت دریافت کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: "لا بتوضا
منہا" (۱) (اس کے کھانے سے وضو نہیں کیا جائے گا)، ان کا
استدلال اس ارشاد نبوی سے بھی ہے: "توضوا من لحوم
الإبل، ولا توضوا من لحوم الغنم" (۲) (اونٹ کے گوشت
کھانے کی وجہ سے وضو کرو، بکری کے گوشت کھانے کی وجہ سے وضو
نہ کرو)۔

(۱) حدیث: "مثل من لحوم الإبل ولحوم الغنم..." کی روایت ابو داؤد
(۲۸/۱) طبع عزت حیدر عباسی (اور ابن خزیمہ (۱/۲۲) طبع المکتب الاسلامی)
نے کی ہے اور ابن خزیمہ نے کہا: علماء محدثین کے درمیان اس بابت
شکاف کا ہمیں علم نہیں کہ یہ حدیث اپنے واقعہ کی عدالت کی وجہ سے
اردو کے نقل صحیح ہے۔

(۲) حدیث: "توضوا من لحوم الإبل" کی روایت ابن ماجہ (۱/۱۶۶) شیعین محمد
نور محمد علی نے کی ہے اس کی سند شیعہ بن ولید نے نہیں دی ہے
سے روایت کیا ہے اس کے رجال ثقات ہیں، خالد بن عمر مجہول الحال ہیں۔

حنفیہ نے اونٹ کے ساتھ گائے کو بھی کراہت کے حکم میں شامل کیا ہے۔
مالکیہ و شافعیہ کہتے ہیں کہ بکری کی طرح گائے کے بازو میں بھی نماز پر حنا جا رہا ہے۔

حنا بد کے نزدیک "امت" کے بازو میں نماز درست نہیں ہے۔ یعنی جب وہ منہ خیرتے و رہنا دیتے ہیں بہت امت اپنے منہ میں جہاں خیرتے ہیں وہاں نماز پر ہے میں کوئی حجت نہیں ہے^(۱)۔

۵۔ (حج میں) جب ہونے والے دم:

۶۔ (حج) ترائن اور تمتع میں قربانی میں، اور حج یا عمرہ کے احرام کی حالت میں کسی وجہ کے ترک یا کسی ممنوع کے ارتکاب میں سات لمحوں کی طرف سے ایک بدنہ کافی ہوگا۔

حنفیہ کے نزدیک اگر حاضہ یا نفاس والی عورت طواف کر لے تو مکمل بدنہ جب ہوگا۔

جیسا کہ اگر محرم کسی بڑے شکار جیسے زراف یا شتر مرغ کو قتل کر دے تو اس اختیار کے مطابق جس کی تفصیل اپنے مقام پر لکھی ہے، مکمل بدنہ واجب ہوگا۔

اسی طرح اس شخص پر (مکمل بدنہ) واجب ہوگا جو حج اور عمرہ کے احرام کی حالت میں تحلیل منفر سے پہلے جماع کر لے، اس مسئلہ میں اختلاف و تفصیل بھی ہے جس کے لئے "حرام"، "حج"، "ہدی"، "اور" صید کی اصطلاحات کی جانب رجوع کیا جائے۔

و۔ ہدی:

۷۔ فقہاء کا اتفاق ہے کہ ہدی (حج میں قربانی کا جانور) سنت ہے،
(۱) ابن ماجہ ص ۲۵۳-۲۵۵، حلیۃ الدوسقی ص ۱۸۸-۱۸۹، معنی الحج ص ۲۰۳، کتاب القباہ ص ۲۹۵-۲۹۳۔

صرف مذکر کی صورت میں واجب ہے یہ امت، گائے اور بکری سے ہوتا ہے، اونٹ میں ضروری ہے کہ وہ پانچ سال پورے کر کے چھٹے سال میں داخل ہو گیا ہو۔

صحیحین میں ہے: "انہ مستحب الہدی فی حجة الوداع عذرة بدمه"^(۱) (ابن ارم علیہ السلام نے حجۃ الوداع میں ایک سو ہدی میں بچھا)۔ "مستحب ہے کہ ہدی کا جانور فرہ اور اچھا ہو یہ تکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "وَمَنْ يُعْظَمْ شَعَانُوَ اللّٰهُ لِحَاجَتِهَا مِنْ نَقْوَى الْقُلُوبِ"^(۲) (اور جو کوئی (دین) خدا کی یادگاروں کا دہ رکھے گا سو یہ (دوب) لوگوں کی پرہیزگاری میں سے ہے)، حضرت ابن عباسؓ نے اس کی تفسیر فرہ اور اچھا ہونے سے کی ہے۔

ہدی میں بدنہ کے گلے میں قلابہ لانا مستحب ہے^(۳)، اس سلسلہ میں کچھ تفصیلات بھی ہیں جنہیں "حج"، "ہدی"، "حرام"، "قرآن" اور "تمتع" کی اصطلاحات میں دیکھا جائے۔

ز۔ بدنہ کا ذبح:

۸۔ اونٹ اور جس میں بدنہ بھی شامل ہے، کے ذبح کے لئے "نحر" کا طریقہ مخصوص ہے، جمہور فقہاء کے نزدیک اونٹ کا نحر کرنا مسنون ہے، اور مالکیہ کے نزدیک اس کا نحر واجب ہے، اور اسی حکم میں انہوں نے زرافہ کو بھی شامل کیا ہے۔

(۱) حلیۃ الدوسقی ص ۱۸۸-۱۸۹، کتاب القباہ ص ۲۹۵-۲۹۳، معنی الحج ص ۲۰۳، کتاب القباہ ص ۲۹۵-۲۹۳۔

(۲) سورہ حج ص ۳۲۔

(۳) ابن ماجہ ص ۲۵۳-۲۵۵، حلیۃ الدوسقی ص ۱۸۸-۱۸۹، معنی الحج ص ۲۰۳، کتاب القباہ ص ۲۹۵-۲۹۳۔

ج- ویت، جان کا بدلہ ویت:

۹- اوست، سونا اور چاندی کی شکل میں ویت کی ادائیگی کے جو از پر
فتہا، کا اتفاق ہے، گھوڑا، گائے اور بکری میں اختلاف ہے، اس کی
”تفصیل کے لئے“ ویت“ کی اصطلاح دیکھی جائے۔



ویت کے دین کو شافعیہ و حنابلہ نے جاری قرار دیا ہے، حنفیہ
کے نزدیک اس کو دین قرار دیتے ہیں، جیسا کہ ابن عابدین
نے ابو سعید کے واسطے سے دیکھا ہے۔
مالکیہ کہتے ہیں کہ: ویت میں دین اور ہرے جانوروں میں
اختلاف نہ تھا۔

پھر جیسا کہ ابن عابدین نے کہا ہے سید کے پاس برہن کے
بچے حصہ میں رکوں کے ہائے نام ہے، ہر دین ویتوں، انھوں کے
نیچے گردن کے اوپر حصہ میں رکوں کا کانا ہے۔

ورچا نور کو کھڑا کر کے اس کے پاؤں پاؤں کو ہاتھ رکھ کر
مسنوں ہے، یونکہ حضرت عبدالرحمن بن سابط سے مروی ہے: ”ان
انسی سببہ واصحابہ كانوا يمسحون باليمين معقولة
المسرى، فاسمة على ما بقي من قوائمها“ (۱) (نیا کریم
صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اصحاب بدھ کو دایاں پاؤں ہاتھ رکھ کر بقیہ میں پے
کھڑا کر کے رکھتے تھے، ”اللہ تعالیٰ ہمارا ہمارا ہے“ ”فدا و حبش
جسویہا“ (۲) (پھر جب وہ رات کے مل رہے ہیں) جو اس بات کی
دلیل ہے کہ جانور کو کھڑا کر کے رکھا جائے۔

نح کا طریقہ یہ ہے کہ نیزہ سے اس وہرہ (گڈھا) میں مارا جائے
جو یہہ گردن کی جڑ میں ہے (۳)۔

(۱) حدیث عبدالرحمن بن سابط: ”ان النبی ﷺ واصحابہ...“ کی
روایت ابو داؤد (۳۷۱/۲ طبع عزت حیدر دہاس) نے حضرت عبدالرحمن
بن سابط سے مروی ہے اور حضرت جابر بن عبد اللہ کی تفصیل حدیث سے ظاہر کی
ہے اس کی اصل صحیح بخاری (الصحیح ۵۵۳/۳ طبع المستقیم) اور مسلم
(۵۵۸/۲ طبع المکتب) میں ہے۔

(۲) سورۃ غافر ۳۶

(۳) ابن ماجہ ۵/۵۲۲، السنن ۱/۲۰۰، معنی لکھا ج ۳، ۷۱، کتاب التنازع
۳۷، المعنی بہامش الخطاب ۲۲۰/۳۔

کی وجہ سے بعض احکام میں فرق ہوتا ہے، ایسے اہم احکام آگے دیے
ہوں گے۔

الف- باد یہ میں اذان:

۳- اذان کے لئے اپنے ایمان میں ہر نماز کے وقت وہ کہتا
مستنون ہے، اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابو سعیدؓ سے
فرمایا: ”ایک رجل تعجب الغم والبادية، فإذا دخل وقت
الصلاة فاذن، وارفع صوتك بالنداء، فإنه لا يسمع
مدى صوت المؤذن جن ولا إنس ولا شيء إلا شهد له
يوم القيامة“ (۱) (تم بکری اور دیہات کو پسند کرنے والے شخص ہو تو
جب نماز کا وقت آئے تو اذان پڑھو، اور بلند آواز سے اذان پڑھو، اس سے کہ
مومن کی آواز جہاں تک بھی جس کی ذہن یا انسان یا کسی شے تک پہنچتی
ہے وہ قیامت کے دن اس کے سے کوئی کلمہ نہ کی، دیکھو:

ب- جمعہ اور عیدین کا ستوت:

۴- دیہاتیوں پر نماز جمعہ واجب نہیں ہے، اگر وہ چاہے باد یہ میں نماز
جمعہ قائم کریں تو عدم مستطیان (یعنی نہ بنائے) کی وجہ سے جمعہ
درست نہیں ہوگا، یہ نکتہ مدینہ کے تراویح میں لے کر دیا گیا ہے اور باد یہ
کے اسلام قبول کرنے والے قبائل کو جمعہ کا حکم میں دیا گیا تھا، ورنہ
اسوں نے جمعہ قائم کیا، اگر اسوں نے نماز جمعہ قائم کی ہوتی تو اسے
ضد منقل یا جانا، باد یہ میں جمعہ کا نظریہ طرف سے کافی نہیں ہوتا،

(۱) محل علی شرح لمباح ۲۹۸، الاضاف ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱،

میں گروہ کی جگہ مقیم ہوں جہاں شہ کی وہاں وہ سنتے ہوں تو ان پر نماز جمعہ جب ہوں (۱)۔

حج قربانی کا وقت:

۵- جمہور کے نزدیک قربانی کا وقت: یہاں کے لئے یہی ہے جو شہ یوں کے ہے، حنیف نے اس سے اختلاف کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں: چونکہ یہاں لوگوں پر نماز عید واجب نہیں۔ اس لئے جا رہے کہ عید کے دن صبح صادق کے بعد ہی وہ اپنی قربانی کریں، مین شہ کے لئے نماز عید کے بعد ہی قربانی کا جانور ذبح کر سکتے ہیں، اس سے کہ عید کی نماز اس پر واجب ہے (۲)۔

۱- وظیفہ کا عدم تحقیق:

۶- وظیفہ شہ کے رہنے والوں کے ساتھ مخصوص ہے، یہاں والوں کے سے بیت المال سے کوئی وظیفہ جاری نہیں ہوتا، نہ ہی فوجی وظیفہ اور نہ پچوں کے اثراجات، حتیٰ کہ ابو حنیفہ نے فرمایا: ہم کو نہ رسول اللہ ﷺ اور نہ آپ کے بعد اثر میں سے کسی کے متعلق یہ معلوم ہے کہ انہوں نے ایسا کیا ہو یعنی دیہات والوں کو فوجی وظیفہ یا پچوں کے وظیفہ دئے ہوں، سوائے اس شہ والوں کے جو اسلام کی طرف سے دفاع کے مل ہیں، اس کی دلیل حضرت برید دلی مرفوعاً حدیث ہے، فرماتے ہیں کہ ”رسول اللہ ﷺ جب کسی فوج یا کھڑی پر کوئی سپہ سالار مقرر فرماتے تو اسے اپنے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرنے اور

مسلمانوں کے حق میں خیر کی نصیحت فرماتے پھر فرماتے: اللہ کی راہ میں اللہ کے نام پر جنگ کرو۔ اس سے قبل کہ وہ جنوں نے اللہ کا نکار کیا، جنگ کرو، زیادتی نہ کرو، جھوٹ نہ دو، مشد نہ کرو، کی بچہ کو قتل مت کرو، سب شرکین میں سے اپنے دشمن کا سامن ہو تو نہیں تیں باتوں کی طرف مائل، اس میں سے جو بھی ہو تو اسے تمہارا لوہو ان سے نہ کرلو، پھر انہیں اسلام کی دعوت دو، اگر قبول کر لیں تو اس کو اور ان سے جنگ کرنے سے رک جاؤ، پھر انہیں اپنے ملک سے منتقل ہو کر مہاجرین کے ملک آنے کی دعوت دو، اور انہیں بتاؤ کہ اگر وہ ایسا کریں گے تو انہیں وہ حقوق ملیں گے جو مہاجرین کے ہیں، ورنہ اس پر مودہ ادا کیاں ہوں گی جو مہاجرین پر ہیں، اور وہاں سے منتقل ہونے سے انکار کریں تو انہیں بتاؤ کہ وہ عراب مسلمانوں کی طرح ہوں گے، اس پر اللہ کے وہ احکام جاری ہوں گے جو مومنین پر جاری ہوتے ہیں اور انہیں غنیمت اور فی میں سے کچھ بھی نہیں ملے گا، بلا یہ کہ وہ مسلمانوں کے ساتھ جہاد کریں، اگر وہ انکار کریں تو ان سے یہ طلب کرو، اگر مان لیں تو قبل کرلو اور اگر نہ کرے، انکار کریں تو اللہ سے مدد طلب کرو، ورنہ اس سے قبل کرو، اور جب تم کسی قلعہ والوں کا محاصرہ کرو، اور وہ تم سے مطالبہ کریں کہ تم ان کے سے اللہ اور اس کے رسول کا وعدہ، یہ تو تم نہیں اللہ اور اس کے رسول کا وعدہ مت دو، اس تم اپنا اور اپنے اصحاب کا وعدہ دو، اس سے کہ تم تمہارے اپنے اصحاب کے وعدہ کی خلاف ورزی نہ کرو تو یہ اللہ اور اس کے رسول کے وعدہ کی خلاف ورزی کرنے سے آسان ہے، اور جب تم کسی قلعہ والوں کا محاصرہ کرو، اور وہ مطالبہ کریں کہ تم انہیں اللہ کے فیصلہ پر اترنے، یہ تو تم نہیں اللہ کے فیصلہ پر مت اترنا، بلکہ اپنے فیصلہ پر اترنے دو، یہ نہ کہ تم نہیں جانتے کہ تم اس کے حق میں اللہ کے فیصلہ کو

(۱) ابن ماجہ بن ۱/۵۳۶، جوہر الاکلیل ۱/۹۲، وصحہ طائیفین ۲/۳۸ بحسب ۳۲۷/۳۳

(۲) فتح القدیر ۲/۸۷ طبع برواق، علیہ السلام للکمال ۳۲۰/۳ طبع بول ۱۳۵۰ھ، انصاف ۲/۲۰۲ طبع المطبعہ المکیہ، ۱۲۰۲ھ محمد بن حسن رحمہ ۱۳۵، ۱۲۰۲ھ ابو یوسف رحمہ ۱۳۔

پالو گئے یا نہیں۔^(۱)

میلن امام اور عام مسلمانوں پر واجب ہے کہ اگر دیہات والوں پر زیادتی کی جائے تو جان و مال سے ان کی مدد کریں اور ان کا دفاع کریں، اور اگر کوئی مصیبت یا قحط مازل ہو تو اذیات اور غمخواری سے مدد کریں۔^(۲)

دیہات منتقل نہیں ہوتا۔ یہاں تک (دیہات میں) دیں، علم و رہنمائی سے ضروری کا ضرر اس سے پہچانے گا، اگر وہ دیہات میں پائے تو شہر منتقل ہوتا ہے، یہاں تک یہ نقلی اس کے مفاد میں ہے، اور دیہات میں رہتا ہے۔ جیسا کہ شافعی نے اس کی صراحت کی ہے تفصیلات اصطلاح "تیس" میں دیکھی جائے۔^(۳)

ج- دیہات و شہر والوں کے مائلہ میں داخل نہیں۔ ہر سی طرح برعکس:

۷- دیہاتی شہری قافلہ کے مائلہ میں داخل نہیں، اور نہ شہری دیہاتی قافلہ کے مائلہ میں داخل ہے، اس لئے کہ انہوں میں باہمی مرمت نہیں ہوتی جیسا کہ مالک کہتے ہیں^(۴)، تفصیل کے لئے، نکتہ: اصطلاح "مائلہ"۔

ج- شہری کے خلاف دیہاتی کی شہادت: ۱۰- شہری کے خلاف، دیہاتی کی شہادت کے مسئلہ میں اختلاف ہے، جمہور نے اس کو درست قرار دیا ہے، اور مالک نے منع کیا ہے^(۵)، یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ کا قول ہے: "لا تجوز شہادۃ بدوی علی صاحب قریۃ"^(۶) (بدوی کی شہادت صاحب قریۃ کے خلاف درست نہیں ہے)، اور اس لئے بھی کہ وہ عموماً شہادت کو صحیح طریقہ پر دیتا نہیں رہتا۔

۸- دیہاتی کی امامت:

۸- نماز میں اعرابی کی امامت مکروہ ہے جیسا کہ حنبلی کہتے ہیں، اس سے عموماً ان میں حرام سے جہالت ہوتی ہے^(۷)۔ فقہاء نے کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ جماعۃ میں اس کا ذکر فرمایا ہے، (دیکھئے "امتہ الصلاۃ"، "صلاۃ جماعۃ")۔

ط- حلال کھانے کی تعیین میں دیہات والوں کی بات قیض نہیں:

۱۱- جن کھانوں کے احکام شریعت میں منصوص نہیں ان کی بات خبیث اور طیب کی پہچان میں کن لوگوں کی طرف رجوع کیا جائے گا؟ شافعی اور حنابلہ کے نزدیک اس سلسلہ میں صرف شہر کے عربوں پر اکتفا کیا جائے گا، امام نووی فرماتے ہیں: اس سلسلہ میں رہیں،

۹- رٹ بچہ کو دیہات منتقل کرنا اور اس کا حکم:

۹- اگر کوئی شہری یا دیہاتی شہر میں لاوارث کوئی بچہ پائے تو اسے

(۱) حاشیہ فیولی ۱۲۵/۵، اسنی الطالب ۲/۴۷۷۔

(۲) انصاری ۱/۱۷۷۔

(۳) حدیث "لا تجوز شہادۃ بدوی"۔ "کنز روایت ابو داؤد" (۲/۳۶۳) ص ۳۶۳

عزت عید دماس) اور حاکم (۳/۳۹۳) طبع دائرة المعارف البیروتی) کے

ہے ابن دقتی البیروتی کہتا ہے اس کے رجال انتہائی صحیح کے ہوتے ہیں

(واللہ اعلم) ص ۵۲۰ طبع دار الفکر - اسلامیہ لٹریچر۔

(۷) حدیث بریدہ "إذا ثبت غلوک..." کی روایت مسلم (۳/۳۵۷)

طبع نجفی) نے کی ہے۔

(۲) الاذنی عید ص ۲۲۷ اور اس کے بعد کے صفحات طبع مصطفیٰ محمد۔

(۳) شرح منیر ص ۲۰۲ طبع دار الفکر۔

(۴) الاذنی ص ۵۸ طبع دار الفکر بیروت۔

جامد وہ لے مال و روختحال عیبوں کی جانب رجوت کیا جائے گا
نیک و بیہات کے رہنے و لے گنو، فقر، اور محتاجوں کی طرف،
ان قدر امداد دیتے ہیں کہ اس نے یہ لوگ ضرورت اور حکمرانی کی وجہ
سے جو پاتے ہیں کھاتے ہیں^(۱)۔

پذیر

کی - دیہات و لوگوں میں سے عدت و ان عورت کے کوچ کرنے کا حکم:

۱۲- اہل دیہات کی زندگی میں اصل یہی ہے کہ شاداب علاقوں کی تلاش میں ایک دوسری جگہ منتقل ہوتے رہتے ہیں، اس لئے یہ باقی عدت و بی عورت کے اہل خانہ اگر منتقل ہوں تو وہ بھی ان کے ساتھ منتقل ہوگی اور گنہ گار نہیں ہوگی۔ چونکہ اہل خانہ کو چھوڑ کر رہنا اس کا قیام باعث حرج ہے، اور اس لئے بھی کہ سفر ان کی رہائی کا لازمہ ہے، کتب فقہ میں کتاب العدة کے تحت فقہاء نے اس پر گفتگو فرمائی ہے (۲)۔

ک۔ دیہاتی کاشتکاری ہو جائے:

۱۳۔ اگر دیہاتی شہر میں آکر آباد ہو جائے تو شیر والوں میں شمار ہوتا ہے۔
۱۴۔ شہر کے حتام اس پر جاری ہوں گے۔

تعریف:

۱۔ بد رفلت میں ہیتی کے لئے زمین میں دائرہ ڈالنے کا نام ہے، یہی مصدر ہے، اور کبھی اس کا اطلاق بیچ پر بھی ہوتا ہے، تو اس صورت میں مصدر کا اطلاق اسم مفعول پر ہوتا ہے۔

فتنی استعمال اس مفہوم سے الگ نہیں ہے^(۱)۔

اجمالی حکم:

۲- کاشت کے لئے زمین میں سب سے زیادہ اہم بات یہ ہے کہ یہ مباح ہے اور اس کی کاشت مباح ہو۔ دلیل "ہیت قرآنی" ہے:

"أَفَرَأَيْتُمْ مَا تَحْرُثُونَ أَأَنْتُمْ تَرْزُقُوهُمْ أَمْ الْحَرَّاءُ يَرْزُقُوهُمْ" (۳)

(اچھا سوچو یہ کیا کہ جو کچھ تم بوتا ہو تم گاتے ہو یا (اس کے) اگانے والے ہیں)۔

یہ آیت احسان، امتنان کی جست ہے کاشت کی باجست پر دلالت
 برری ہے، جتنی کبھی صدقہ کی نیت کی وجہ سے مندوب ہوتی ہے،
 اس لئے کہ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے: "ما من مسلم یغرس
 غرساً، أو یورع درعاً فیأکل منه طیر أو إنسان أو بهیمۃ

(۱) لسان العرب الکلیات: ماده "نَزَّ" طبعه المطبعه / ص ۴۵، فتاویٰ ہدایہ
بحاشر الفتاویٰ الهندیہ ۶/ ۸۸۔

— ၁၄၂ — (၃)

(مجموعہ ۲۵، طبع المصحف، المثنیٰ ۵۸۵۸، طبع المباحث۔

(۳) اکتوبر ۱۹۷۷ء طبع سوم۔

میں، اس مسئلہ کی تفصیل کے لئے "زکاۃ الترویج" کی اصطلاح دیکھی جائے^(۱)، اور ایسے، نہ پرٹی جملہ زکوٰۃ، جب ہے جو وقف کردیا گیا ہو کہ ہر سال کی ملوک یا رادیہ کی زمین میں سے ہونا جائے شرطیکہ وہ نصاب کو پہنچ جائے، برخلاف اس، نہ کے جسے قرض دینے کے لئے وقف کیا گیا ہو، اس میں نہ حضرات کے رد یک زکاۃ نہیں ہے جو فقرا وغیرہ کی ضرورت کے لئے کاشت کی غرض سے وقف کے وقف کے جواز کے قائل ہیں^(۲)، اور غصب کے باب میں مقام بحث ہے غصب کی ہونی یا زیادتی سے حاصل شدہ زمین میں بیج ڈالنا، بیج ڈالنے کے بعد مالک زمین کا اپنی زمین لوٹا لینا، یا غصب کرنے والے کو بیج کا عوض دلایا جائے گا یا نہیں، اس کی تفصیل کا مقام اصطلاح "غصب" ہے^(۳)۔



إلا كان له به صدقة^(۱) (اگر کوئی مسلمان کوئی، رخت نکاتا ہے یا کوئی کاشت کرتا ہے، پھر اس میں سے پرہ دیا انسان یا جانور کھاتے ہیں تو اس کے سے یہ صدقہ ہوتا ہے)، اور کبھی یہ وہاب ہوتی ہے جب کہ لوگ اس کے محتاج ہوں، اور کبھی بعض اقسام کے بیج ڈالنا حرام ہوتا ہے مثلاً کوئی ایسا دانہ کاشت کے لئے بویا جو لوگوں کے لئے ضرر رساں ہو جیسے شیش و رقیوں کی کاشت، چونکہ یہ اور اس جیسی شے ضرر و مفعل حرام ہا، و رینتی ہیں، اور بیج کی حرام ہا و رینہ ہا، بھی حرام ہوتی ہے^(۲)۔

بحث کے مقامات:

۳- فقہاء نے مزارعت، زکاۃ اور غصب کے ابواب میں مخصوص مقامات پر "بذر" سے متعلق گفتگو فرمائی ہے:

چنانچہ مزارعت (کے باب میں گفتگو کا مقام یہ ہے کہ) عقد مزارعت میں اس کی صحت یا فساد کے تعلق سے بیج کس کے ذمہ ہوگی، (یہ بحث) ان فقہاء کے رد یک ہے جو مزارعت کا، متبار کرتے ہیں جیسے حنفیہ، مالکیہ اور حنابلہ^(۳)، اور زمین میں بیج ڈالنے سے عقد مزارعت کے لزوم کی بحث میں، اس بابت تفصیل بھی ہے جس کے لئے "مزارعت" کی اصطلاح دیکھی جائے^(۴)۔

زکاۃ کے باب میں کاشت کی پیداوار اور اس کے شروط کے مسئلہ

(۱) حوالہ: امام مسلم۔ کی روایت بخاری (اصح ۳/۵ طبع انتقادی) کے کی ہے۔

(۲) ابن ماجہ ۲/۴۲۳، ۳/۱۶۵، ۱۶۶۔

(۳) ابن ماجہ ۵/۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴

۱۔ ہر کی رائے یہ ہے کہ وضامن نہیں ہوگا حقیقہ کے رد ایک یہی
زیادہ صحیح اور حقیقی ہے رائے ہے، اور یہی رائے مالکیہ، شافعیہ اور حنبلیہ
کی ہے۔

اس اختلاف کی بنیاد یہ ہے کہ حاکم (محفوظ) لہجہ خاص ہے یہ
لہجہ عام، جن فقہاء نے اسے لہجہ خاص مانا سے ضامن نہیں قرار
دیا^(۱)، اور جنہوں نے اسے لہجہ عام مانا جیسے ابو یوسف اور محمد،
انہوں نے اسے ضامن قرار دیا۔

ان مقامات کی تفصیل کے لئے دیکھی جائیں اصطلاحات:
"اجارہ"، "ضمان"، (۲) "خفارہ" (۳)۔



بذرقہ

تعریف:

۱۔ ہذا رقعۃ کا لفظ من خلو یہ کہتے ہیں کہ فارسی ہے جسے عربی کا حامد
پہنا دیا گیا ہے، اور نہ آیا ہے کہ یہ یہ خالص عربی لفظ ہے۔ اس کا
معنی: خفارہ (محفلت) ہے۔ یہی جماعت جو تافلہ کے آگے آئے
حفاظت کے سے چلتی ہے۔

اس لفظ کا تافلہ بعض حصرت "ول" سے رتے ہیں، اور بعض
حصرت "ول" سے، اور کچھ لوگ دونوں حروف سے تافلہ رتے ہیں۔
یہ لفظ اصطلاحاً بھی اسی معنی میں مستعمل ہے، بلکہ اس سے منہ
وغیرہ میں نگرانی و حفاظت مراد لی جاتی ہے^(۱)۔

جہان حکم:

۲۔ علماء نے بالاتفاق بذرقہ "خفارہ" (نگرانی) یا "حصرت" (حفاظت) کو
درست قرار دیا ہے، اور اس پر اتنے تائید جاتا رہا ہے۔

اُمیں ضامن قرار دینے میں متنباء کی ۱۰۰ را میں ہیں، اس اختلاف
کی بنیاد بذرقہ کی تصویر کشی پر ہے کہ آیا یہ اجارہ عام ہے یا اجارہ خاص۔
یہی رائے یہ ہے کہ وہ اس چیز کی قیمت کا ضامن ہوگا جو اس سے
کھو جائے، یہ رائے حنفیہ میں سے امام ابو یوسف اور محمد کی ہے۔

(۱) سنن العرب، المصباح المسمی: لادہ "بذرقہ"، ابن ماجہ ۲۳/۵ طبع
بولاق، تحفۃ الکام بہامش فتح البعلی طہاک ۲۸/۲ طبع انجاریہ الکبری
قلیوبہ عمیرہ ۸۱ طبع المکتب، کتابہ ۲۲/۳

(۱) الہدایہ ۳۶۱/۳، البدائع ۲۱۱/۳، الہدایہ ۱۰۸/۳، الہدایہ ۱۰۸/۳، الہدایہ ۱۰۸/۳

کشاف ۱۰۸/۳، الہدایہ ۱۰۸/۳، الہدایہ ۱۰۸/۳، الہدایہ ۱۰۸/۳

(۲) البدائع ۲۱۱/۳، الہدایہ ۱۰۸/۳، الہدایہ ۱۰۸/۳، الہدایہ ۱۰۸/۳

ابن ماجہ ۲۳/۵، الہدایہ ۱۰۸/۳، الہدایہ ۱۰۸/۳، الہدایہ ۱۰۸/۳

ابن ماجہ ۲۳/۵، الہدایہ ۱۰۸/۳، الہدایہ ۱۰۸/۳، الہدایہ ۱۰۸/۳

(۳) کتب کی رائے ہے کہ اگر حفاظ کسی شخص کا مال ہو تو اس پر لہجہ خاص کے

احکام جاری ہونے چاہئیں، اور اگر حفاظ کا مال ہو تو اس پر اس راستہ سے

کدو سے لے کر تمام مالوں کے لئے مشترک لہجہ کا حکم جاری ہونا چاہئے۔

فارغ ہوا اور بری ہوا۔

اصطلاح میں اگر کسی شخص کا دوسرے کے ذمہ یا اس کے تیس ہذا حق ساتھ نہ رہا، یہ کو کہتے ہیں، معاملات اور یوں میں اس کی تعریف آتی مالکی نے یوں کی ہے: اپنے مدیون کے ذمہ سے دین کو ساتھ نہ رہا، یہاں سے ذمہ کو فارغ نہ رہا۔

یہ شرط خلوہ (ان) نے بری نہ رہا میں طور پر یہ مدیون کے ذمہ سے، یہ کو ساتھ نہ رہا کو فارغ نہ رہا تو یہ امت حاصل ہوئی۔ اس طرح یہ نہ رہا نہ دلت کے سبب میں سے ایک سبب ہے، نہ دلت بھی بری نہ رہنے سے حاصل ہوتی ہے اور کبھی دوسرے سبب سے، جیسے کہ قرض خلوہ مدیون سے اپنا حق وصول کر لے، وضمان کا سبب، ان کے فعل کے علاوہ کسی دوسرے عامل کی وجہ سے رال ہو جائے۔ نہ کبھی اس دونوں ("نہ دلت" "نہ دلت") میں سے ایک لفظ دوسرے کی جگہ استعمال ہوتا ہے، اس لئے کہ اس دونوں کے درمیان فرق و موثر کا تعلق ہے^(۱)، (دیکھئے: اہم ۱)۔

ب- مبارات:

۳- مبارات لغت کی رو سے برات سے مبارات کا صیغہ ہے، یہ دوا جانب سے برات میں اشتراک کو کہتے ہیں^(۲)، اور یہ لفظ طلع میں شمار ہوتا ہے، اگرچہ اس کے درمیان مبارات، نفع ہو تو نکاح سے تعلق رکھنے والے ہر ایک کے دوسرے کے تین حقوق کو ساتھ نہ رہتی ہے، اس میں تفصیل بھی ہے، اس لفظ کا اکثر استعمال بیوی کا شوہر پر لازم اپنے حقوق کو طلاق کے عوض ساتھ نہ رہنے کے لئے ہوتا

براءة

تعریف:

۱- برات لغت میں کسی شے سے نکل جانے یا اس سے جدا ہونے کو کہتے ہیں، اس کی اصل "البراء" ہے جو "القطع" کے معنی میں ہے، پس برات کے معنی تعلق قطع کرنے کے ہوئے، کہا جاتا ہے: "برئت من الشمس"، و البراء براءۃ، جب کسی شے کو اپنی ذات سے دور کر دے، اور اس کے اسباب کا شہدے، اور "برئت من اللہ" دین مجھ سے منقطع ہو گیا اور ہمارے درمیان تعلق نہیں رہا^(۱)۔

براء کا اصطلاحی معنی اس کے لغوی معنی سے الگ نہیں ہے، چنانچہ فقہاء الفاظ طلاق میں "براءۃ" سے جدا ہوا مراد لیتے ہیں، یوں، معادلت اور جنایت کے جواب میں چھٹکارا اور بے قصور ہونے کا معنی مراد لیتے ہیں، اور فقہاء کے یہاں بکثرت یہ حملہ ملتا ہے، "الاحل براءۃ اللہ" یعنی اصل ذمہ کا فارغ ہونا اور دوسرے کے حق کے ساتھ مشغول نہ ہونا ہے^(۲)۔

متعلقہ الفاظ:

نفس بربرۃ:

۲- اہم لغت میں "برئی" سے افعال کا صیغہ ہے، جس کا معنی ہے

(۱) لسان العرب: بارہ "براء"، فتح القدير ۳۱۰/۲، لسان العرب فی تفسیر القرآن

۸۱/۲، جوہر لا کیل ۵۲/۲، انصاری ۶۵۹/۵۔

(۲) لسان العرب، اصطلاح بارہ "براء"۔

(۱) لسان العرب، اصطلاح بارہ "براء"، الکلیات فی البقاء ۳۲/۲، الفروق فی

اللہ ۳۱/۲، تفسیر قرطبی ۳۸/۲، تفسیر خازن ۲۱۶/۲۔

(۲) دررکام شرح مکملہ الاحکام ۴۲/۲، اختصار ۳۲/۲، قیو بی ۲۹۳/۲۔

طرح اور نصب مرد و عورت کی مقدار کے بارے میں فریقین میں اختلاف ہو تو مقررہ کا قول معتبر ہوگا اس سے کہ اصل مرد مقدار سے بری ہوتا ہے (۱)۔

براءت کے لفظ سے مرد کا نصب بیجا ہوتا ہے، اسی سے فقہاء نے سرائت فرمائی ہے کہ عورت کا نصب برءت کے لفظ سے بیان نہیں ہوتا۔ ولایک برءت سے مرد اور عورت سے بری ہوتا ہو (۲)۔

اس کے علاوہ معاملات و تنایات میں اس قاعدہ کی مختلف فروعات ہیں، ان کی تفصیل ”عرونی“ اور ”بیات“ کے مباحث میں دیکھا جائے۔

۶- چہ برءت مرد کے لئے اصل کی طرح دلیل کی ضرورت نہیں ہے، اگر کسی عمل کے درجابہ یا کسی معاہدہ کی مجامعہ کی وجہ سے مرد مشغول ہو جائے تو اس کی مشغولیت اور ضابطہ کے فرق کے لحاظ سے مختلف اسباب سے اس کی برءت حاصل ہوتی ہے۔

چنانچہ حقوق اللہ کے اندر مرد گرہنے، پر لارم سوال جیسے زکوٰۃ اور صدقات و ادبہ کے ساتھ مشغول ہونے کی ”تنگی سے ہی برءت حاصل ہوتی جب تک کہ وہ بیس ہوں، اگر وہ بدنی عبادت جیسے نماز اور روزہ کے ساتھ مشغول ہو تو ان کی ادائیگی سے اس کی برءت ہوگی، اور اگر وقت نکل جائے تو قضا سے ہوں بشرطیکہ وہ اتنی قلیل ہوں کہ ان کی قضا ممکن ہو، ورنہ تو یہ مرد مستغفر سے برءت ہوں اور اس کا معاملہ اللہ کے ہمد ہوگا۔

حقوق العباد میں اگر کوئی شخص کسی دوسرے شخص کا مال غصب

ہے (۱) جیسا کہ طلاق اور طلع کے مباحث میں اس کی وضاحت ہے: پس برءت برءت کے مقابلہ زیادہ خاص ہے۔

ج- استنبہ :-

۴- اعتبار کا لغوی معنی برءت طلب کرنا ہے، شرعاً اس کا استعمال وہ محسوب میں ہوتا ہے:

ول: طہارت میں گندگی سے دونوں مخرجوں (نجاست نکلنے کی جگہ) کی نظافت کے معنی میں۔

دوم: نسب میں عورت کا اصل ”مرد“ کے بارے میں منویہ سے طلب برءت کے معنی میں، جیسا کہ فقہاء اس معنی کے لئے اعتبار رحم کا لفظ مستعمل کرتے ہیں (۲)۔

جمہور حکم:

۵- برءت آدمی کی اصل حالت ہے، ہر شخص اس حال میں پیدا ہوتا ہے کہ اس کا ذمہ بری ہوتا ہے، اور بعد میں انجام دئے گئے معاملات اور اہل سے مرد مشغول ہوتا ہے تو اس اصل کے خلاف جو شخص عرونی کرے گا اس سے اس عرونی پر دلیل طلب کی جائے گی، لہذا اگر کوئی شخص کسی دوسرے پر کسی حق کا عرونی کرے تو مدعا علیہ کا قول معتبر ہوگا، کیونکہ اس کا قول اصل کے موافق ہے، ”مرد“ سے وہ طلب یا جائے گا، کیونکہ وہ اصل کے خلاف عرونی کر رہا ہے، اگر وہ دینہ کے درمیان عرونی ثابت نہ کر سکے تو فقہی قاعدہ: ”اصل مردنی برءت ہے“ کا اعتبار کرتے ہوئے مدعا علیہ کے بری ہونے کا فیصلہ کیا جائے گا، اسی

(۱) ابن ماجہ ج ۱ ص ۵۶۰، اختیار ج ۱ ص ۱۶۰، قلیوبی ج ۱ ص ۱۰۳، انہی ج ۲ ص ۵۸، بدیع المجہد ج ۱ ص ۶۶۔

(۲) سنن النسائي ج ۱ ص ۳۰، ابن ماجہ ج ۱ ص ۳۰، جوامع الاکلیل ج ۱ ص ۳، حاشیہ قلیوبی ج ۱ ص ۵۸، انہی ج ۱ ص ۱۶۱، ج ۲ ص ۵۱۲۔

(۱) لا شاہ مظاہر ابن کثیر ج ۱ ص ۵۹، لیسلی علی ص ۵۵، التوابع لقریبہ ص ۳۰، ص ۳۰

(۲) ابن ماجہ ج ۱ ص ۳۰، سنن ابی داؤد ج ۱ ص ۱۰۳، حاشیہ قلیوبی ج ۱ ص ۳۰، شرح منہج الاوقات ج ۱ ص ۵۲۱۔

بری ہو جائے گا، اسی طرح اگر کسی دوسری وجہ سے سبب ضام زائل ہو جائے، مثلاً کوئی شخص بیع کے ضمن (سامان کی قیمت) کا کفیل ہو، بیع خالی ہو جائے (تو کفیل بری ہو جائے گا)، اس لئے کہ اس شخص کی برائت کفیل کی برائت کا موجب ہوتی ہے (۱)۔

اس کی تفصیل اصطلاح ”کفالت“ میں دیکھی جائے۔

لفظ برائت کا ایک اور استعمال بمعنی باطل عقائد و مذاہب سے بری، ملاقاتی کے لئے ہوتا ہے، جیسے کوئی شخص اپنے اسلام کا عذاب ترک کرے تو اس سے مطالبہ کیا جائے گا کہ وہ دین اسلام کے مخالف مذاہب اور عقیدہ سے بری ہونے کا اقرار کرے (۲)، اس کی تفصیل اصطلاح ”اسلام“ میں دیکھی جائے۔

بحث کے مقامات:

۹- فقہاء نے برائت پر بحث دعویٰ اور بیعت کے باب میں کی ہے، کفالت کی بحث میں کفیل کے ذمہ کی برائت کا تذکرہ کیا جاتا ہے، حوالہ میں بیان ہوتا ہے کہ حوالہ مقروض کے ذمہ کی برائت کا موجب ہوتا ہے، بیوٹ میں فقہاء فرماتے ہیں: بیوٹ کی طرف سے عیوب سے بچنے کے بری ہونے کی شرط خیار کے سقوط اور عقد کے لزوم کا سبب ہے، جیسا کہ اس کا تذکرہ امرامہ اور اس کے آثار یعنی برائت استیفاء اور برائت اسقاط کے باب میں فقہاء کرتے ہیں۔

کر لے یا، سے ضائع کر دے تو برائت کا حصول ضمان سے ہوگا، ضمان یہ ہے کہ اگر عین ثمن موجود ہو تو، سے برائت لیا جائے، یا اگر ثمن ہوتا اس کا مثل، اور ذمہ التیم ہو تو اس کی قیمت دی جائے (۱)، ان مسائل کی تفصیل کے لئے اکتاف، غصب، ضمان کی اصطلاحات دیکھی جائیں۔

اسی طرح برائت میں بھی حاصل ہونے کی وجہ سے کہ صلاب حق حق کی اور کفیل یا مضمون یا بیعت کے بغیر اس کو بری کر دے اس کی جیہ فتنہ، ارام برائت اسقاط یا امرامہ، نقاط سے مرتب ہیں (۲)، اس کی تفصیل اصطلاح ”امر“ میں دیکھی جائے۔

۷- اس کے علاوہ برائت کا حصول ہوا اوقات ایک ذمہ سے دوسرے ذمہ کی طرف ضام کے منتقل ہو جائے سے ہوتا ہے جیسا کہ حوالہ میں ہے کہ ”مقرض“ سے ”قرض“ ہوا، کا حق ہی تیسرے شخص (محب علیہ) کی طرف منتقل ہو گیا، امرامہ مکمل ہو یا تو محیل (مقرض) کا ذمہ دین سے بری ہو جائے گا، امرامہ اس کا کوئی ثمن ہو تو نہیں کا ذمہ بھی بری ہو جائے گا، اس لئے کہ، ین بحال علیہ (جس کی طرف منتقل کیا گیا ہے) کے ذمہ کی طرف منتقل ہو گیا، اب امرامہ علیہ سے ہمدلی دہا رہو جائے (۳) کو، ین پھر محیل کے ذمہ کی طرف لوٹ آئے گا، اس مسئلہ میں اختلاف بھی ہے (دیکھیے: اصطلاح حوالہ)۔

۸- دیکھی برائت ضمان حاصل ہو جاتی ہے جیسا کہ کفالت میں ہے، اس طرح کہ ”مقرض“ میں کی برائت، ین کی قرض کی وجہ سے یا قرض خود کے بری کر دے کی وجہ سے حاصل ہو جاتی ہے تو نہیں کا ذمہ بھی

(۱) مجتہد الأحکام، ص ۱۵۵، البدیع ۷/۹۶، الحاواک الدوینی ۸/۸۸، ۸/۸۹، مروضہ ۳/۲۳۵، انہی ۱۸/۴۰۱۔

(۲) فتح القدیر ۱/۱۰۷، مجتہد الأحکام، ص ۱۵۶، البدیع ۷/۹۶، الحاواک الدوینی ۳/۱۱۱۔

(۳) ابن ماجہ ۳/۹۱، مجتہد الأحکام، ص ۱۵۶، البدیع ۷/۹۶، جوہر الاکلیل ۲/۸۸، حاشیہ قلیون ۳/۳۱، انہی ۳/۵۲۵۔

(۱) ابن ماجہ ۳/۲۴۳، مجتہد الأحکام، ص ۱۵۶، البدیع ۷/۹۶، حاشیہ قلیون ۳/۳۱، انہی ۳/۵۲۸۔

(۲) ابن ماجہ ۳/۲۸۷، انہی ۳/۱۳۱۔

فتا، براجم، برجم وغیرہ خصالِ نطرت پر تنگ و فضو، غسل و رخصت
نطرت کے تحت آتے ہیں (۱)۔

براجم

تعریف:

۱- برجم لغت میں برجمتہ کی جمع ہے یہ انگلیوں کی پشت پر جوڑوں اور
مٹھوں کو کہتے ہیں، جن میں میل پکیل جمع ہو جاتی ہے۔
اس لفظ کا صحیح معنی لغوی معنی سے علاحدہ نہیں ہے (۱)۔

جمال حکم:

۲- طہارت یعنی وضو، غسل وغیرہ میں برجم کا حصہ مندوب
ہے (۲)، رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے: "عشر من العطرة
وعند مسها: غسل البراجم" (۳) (دس اور نطرت میں سے
میں برجم سے نطرت میں غسل برجم کو بھی شمار کیا)۔
برجم کے حکم میں دو ترم مقامات آتے ہیں جن میں عاوق میل
پکیل جمع ہو جاتی ہے، جیسے کاب، ذاک، ماحن، مردن کے ایسے غیر
مقامات۔

یہ حکم اس صورت میں ہے جب میل پانی کو کمال تک پہنچنے سے
مانع نہ ہے، اگر کمال تک پانی کے پہنچنے میں دو رکعات بنے تو فی الجملہ
اس کا زالہ جب پہنچا کہ طہارت میں عضو تک پانی پہنچے۔

(۱) اشعار، لسان العرب، مادة "برجم"۔

(۲) شرح مسلم بیرونی ۱۵۰ طبع لاہور، عن المعجم ۸۰ طبع انتقید۔

(۳) حدیث: "عشر من العطرة" کی روایت مسلم (۱/۲۳۳ طبع مجلس)
سے کی ہے۔

(۱) حاشیہ الخطوط علی رتق الفلاح ص ۲۰، معنی ۸۰ طبع حواہی
الدوسری ۸۹ طبع دار الفکر، شرح مسلم ص ۵۰-۸۹ طبع لاہور، عن
المعجم ۸۰ طبع انتقید۔

کے لئے کرتے تھے۔ پھر دونوں میں قربت کی وجہ سے انس سے
خارج ہونے والی نجاست کو خارج کیا جانے لگا۔
یہ لفظ اس معنی میں براز (براز کے زیر کے ساتھ) سے کنایہ
الائت میں مشتق ہو جاتا ہے، اس طور پر کہ ہر دو الفاظ سے غذا کے
خارج ہونے والے فضائت مراد ہوتے ہیں۔

براز

تعریف:

۱- براز (براز کے ساتھ) لغت کی رو سے "سجی نفا کا نام ہے، اور
کنایہ سے قضا، حاجت کے معنی میں بولتے ہیں، جیسا کہ اس سے
خدا، (ہیت لگا)، بھی مراد لیتے ہیں، اس لئے کہ لوگ قضا، حاجت
کے لئے لوگوں سے خالی مقامات میں نکل جاتے تھے، کہا جاتا ہے:
"ہوز" جب براز یعنی پاخانہ کے لئے نکلے، اور "تھوز الرجل"
جب حاجت کے لئے براز کی طرف نکلے۔

یہ لفظ حرف باء کے زیر کے ساتھ "جنگ میں مہارزت" کا مصدر
ہے، اور اس سے بھی پاخانہ کے لئے کنایہ کیا جاتا ہے (۱)۔

صدا، حی معنی میں یہ لفظ کنائی معنی سے خارج نہیں ہے، کیونکہ یہ
غذائی فضائت یعنی سب عادت خارج ہونے والی نجاست (پاخانہ)
کو کہتے ہیں۔

متحدہ غلط:

غف - غلط:

۲- غلط اصل میں زمین کے نشیبی حصہ کو کہتے ہیں، اس کی جمع - یطائن
اور غوطہ ہے، اسی مفہم میں "غوطہ ذشق" کہا جاتا ہے، عرب اس قسم
کے مقامات کا قصد لوگوں کی نگاہوں سے پوشیدہ رو کر تشاء، حاجت

(لسان العرب: مادة "براز")

ب- بول:

۳- بول: "بول" کا واحد ہے، کہا جاتا ہے: "ہال الإنسان
والدابة، یبول بولاً ومبالاً" جب انسان یا جانور پیٹ بھر کرے،
ایسا کرنے والا "بال" کہلاتا ہے، پھر بول کا استعمال عین کے لئے
یعنی اگلی شرم گاہ سے نکلنے والے پانی کے لئے ہونے لگا، اس کی جمع
"بول" ہے (۲)۔

اس معنی میں یہ لفظ بھی "براز" (براز کے ساتھ) کے حکم میں ہے،
اس بنا پر کہ دونوں نجاست ہیں، اور چھ دونوں کے خارج (نکلنے کی
مراد) ہوتی ہیں۔

ج- نجاست:

۴- نجاست لغت میں ہر گندگی کو کہا جاتا ہے (۳)، اصطلاح میں یہ
ایسا کھنسی و صف ہے جو نجاست والے شخص کی نماز وغیرہ کے جواز سے
رکاوٹ بنتا ہے (۴)۔

اس معنی میں یہ لفظ براز (براز کے ساتھ) کے کنائی معنی سے
زیادہ عام ہے کہ یہ براز اور دوسری نجاستوں جیسے خون، پیٹاب،

(۱) الجامع لاحکام القرآن للقرطبی ۵/۲۲۰ طبع دارالکتب ۱۹۳۷ء

(۲) لسان العرب، المصباح المہیر: مادة "بول"۔

(۳) لسان العرب، المصباح المہیر: مادة "نجس"۔

(۴) المشرح المکیر للردی ۱/۳۲۱

مذی، وہی شرب و روپہر نجاستوں کو بھی شامل ہے۔

جہاں حکم اور بحث کے مقامات:

۵۔ مقبوضہ جہاں ہے کہ برنجاست ہے اور یہ کہ اس سے چند احکام متعلق ہیں جیسے برزہوں، کپڑوں، رجبہ کو پاک کر دینا ہے، اور اس کو پاک کرنا جب ہے ثواب متعلقہ کے درمیان ہو یا حرام ہو، جس کی تفصیل پہ مقام پر دیکھی جاتی ہے۔

براز کی قائل معاف مقدمہ اور اس کی بیچ کے جواز میں اختلاف ہے (۱)۔

اس کی تفصیل طہارت کے ابواب اور اصطلاح ”تقاء حاجت“ میں دیکھی جائے۔

برزو

تعریف:

۱۔ ”برزو“ لغت میں ”حر“ (گرمی) کی ضد ہے، اور ”ارت“ حرارت کا عکس ہے (۱)۔

فقہاء بھی اس لفظ کا استعمال فی احمد لغوی معنی میں ہی کرتے ہیں۔

متعلقہ الفاظ:

براز:

۲۔ لغت میں برا کا ایک معنی برز میں داخل ہونا اور دن کے آخری حصہ میں داخل ہونا ہے (۲)۔

فقہاء کے نزدیک اس کا معنی: ظہر کو برز کے وقت تک مؤخر کرنا ہے (۳)۔

اجمائی حکم اور بحث کے مقامات:

۳۔ فقہاء نے برز پر نفل و تحیم، جمعہ، جماعت، نمازوں کا جمع کرنا، نہر، تعزیر، ہر مار کے تحت فرمائی ہے۔

الحکم۔ تحیم کے سلسلہ میں: غت ہنڈک میں پانی موجود ہونے



(۱) الاثری شرح المختار، ۱/۱۲، ۱۸، ۲۰، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷

کے باوجود اگر سے گرم رہنے کا سامان نہ ہو اور نہ رکاوٹ پیشہ ہو تو
حدیث اصغر اور حدیث کبیر سے تیمم کو مالکیہ، شافعیہ اور حنابلہ نے جاری
قرار دیا ہے، اور یہی حنفیہ کی بھی ایک رائے ہے، اور حنفیہ نے اپنے
مشہور قول میں حدیث کبیر سے تیمم کو جائز قرار دیا ہے نہ کہ حدیث اصغر
سے، یہ نکتہ حدیث اصغر میں عموماً مذکور تھا تحقیق نہیں ہوتا بین اُرض و
کا تحقیق ہو جائے تو اس میں بھی بالاتفاق تیمم جائز ہے، جیسا کہ
بن عابدین نے تحقیق کی ہے، ورنہ مانتے ہیں اس لئے کہ اس میں حرج
کے دہرائے کی ہدایت ہے، اور یہی مقابلاً خلافت اہل اہل حق بھی ہے۔
مالکیہ نے سخت سردی کی وجہ سے جو پانی کو سمجھا کر، اسے اُتر
صحت مند مقیم یا مسافر کو پانی کی تلاش اور اس کے گرم کرنے میں نماز کا
وقت نکل جانے کا اندیشہ ہو تو تیمم کو درست قرار دیا ہے^(۱)۔

ب۔ جمعہ اور جماعت کی نماز کے سلسلہ میں: فقہاء نے سخت
سردی میں جمعہ کی نماز سے ورنہ یا رات میں نماز جماعت سے پیچھے
رہ جانے کو درست قرار دیا ہے^(۲)۔

ج۔ نمازوں کو جمع کرنے کے سلسلہ میں: مالکیہ نے اجازت دی
ہے، اور یہی حنابلہ کی ایک رائے ہے کہ سخت سردی میں جو نو سو روپی
پڑی ہو یا پڑنے کا اندیشہ ہو صرف مغرب، عشاء کی نمازوں میں جمع
تقدیم کی جاسکتی ہے۔

شافعیہ سے ظہر بخیر میں مغرب، عشاء میں چہرہ شمس کے ساتھ
جو چنے مقام پر یا بھونپیں، نماز جمع کرنے کی اجازت دی ہے۔

(۱) حاشیہ ابن ماجہ ص ۱۵۶/۱ طبع بیروت، جامعۃ الدوسقی علی الشرح الکبیر ص ۳۷۰ طبع
الطبعی، تلخیص وغیرہ ص ۶۷۲/۲ طبع مصر۔

(۲) حاشیہ ابن ماجہ ص ۱۵۶/۱ طبع بیروت، جامعۃ الدوسقی علی الشرح الکبیر ص ۳۷۰ طبع
الطبعی، تلخیص وغیرہ ص ۶۷۲/۲ طبع مصر، انہی ابن قدامہ ص ۶۷۲/۲ طبع مصر۔

حنفیہ نے سردی میں نمازوں میں جمع کرنے کو خواہ جمع تقدیم ہو یا
جمع تاخیر منع کیا ہے، ان کے نزدیک صرف دو مقامات مزدلفہ اور عرفہ
میں جمع بین اصلاحتین کی اجازت منحصر ہے^(۱)۔

۱۔ حدیث: "ورق عزیرات کے سلسلہ میں: حنفیہ، مالکیہ، شافعیہ نے
فی اجملہ تحت سردی میں قیل کے علاوہ دوسرے حدیث: "ورق عزیرات کو نافذ
کرنے سے روکا ہے، اس لئے کہ یہ باعث عبرت نہیں، بلکہ باعث
ملاکت ہے^(۲)۔

۲۔ نماز کے سلسلہ میں: حنفیہ، مالکیہ اور حنابلہ نے مکمل ہوئی
سردی زمین پر نماز پڑھتے ہوئے عمامہ کے پچ پر سجدہ کو ضرورتاً جائز
قرار دیا ہے^(۳)۔

بُرد

بُرد "میدہ"۔

(۱) حاشیہ ابن ماجہ ص ۱۵۶/۱ طبع بیروت، جامعۃ الدوسقی علی الشرح الکبیر ص ۳۷۰ طبع
الطبعی، تلخیص وغیرہ ص ۶۷۲/۲ طبع مصر۔

(۲) حاشیہ الخطاوی علی الدر المنثور ص ۲۸۸/۲ طبع بیروت، جامعۃ الدوسقی علی الشرح الکبیر ص ۳۷۰ طبع
الطبعی، تلخیص وغیرہ ص ۶۷۲/۲ طبع مصر، انہی ابن قدامہ ص ۶۷۲/۲ طبع مصر۔

(۳) حاشیہ ابن ماجہ ص ۱۵۶/۱ طبع بیروت، جامعۃ الدوسقی علی الشرح الکبیر ص ۳۷۰ طبع
الطبعی، تلخیص وغیرہ ص ۶۷۲/۲ طبع مصر، انہی ابن قدامہ ص ۶۷۲/۲ طبع مصر۔

حضرت نواس بن سمعان کی حدیث ہے فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ سے نیکی اور نفاق کے بارے میں پوچھا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”البر حسن الحق، والإثم ما حاك في نفسك، وكرهت أن يطلع عليه الناس“^(۱) (بر (نیکی) حسن اخلاق کا نام ہے اور اثم (گناہ) وہ ہے جو تمہارے دل میں کھٹکے اور لوگوں کا اس پر مطلع ہونا تم کو پسند نہ ہو)۔

امام نووی اپنی شرح مسلم میں فرماتے ہیں: خدا فرماتے ہیں: ہر صدر جس کے معنی میں ہوتا ہے، اور لطف و نیکی جس سمت اور اس کے معنی میں ہوتا ہے، اور اطاعت کے معنی میں ہوتا ہے، یہی امور حسن اخلاق کا مجموعہ ہیں، اور ”تمہارے دل میں کھٹکے“ کا مطلب ہے کہ تحریک مبرا ہو، انشراح نہ ہو، اس سے دل میں شک اور اس کے نادر ہونے کا خوف ہو^(۲)۔

بر کے ساتھ بہت سارے احکام تعلق ہیں بعض رت و دل ہیں:

والدین کے ساتھ حسن سلوک:

۳۔ الوالدین کا معنی والدین کی اطاعت، ان کے ساتھ صلہ رحمی، ان کی عدم ملامت، ان کے ساتھ احسان اور ساتھ ہی ان کی خواہش کی تکمیل کر کے انہیں خوش کرنا ہے بشرطیکہ نفاق نہ ہو، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”وَقَصِي رَتْكَ إِلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا آيَاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا“^(۳) (اور تیرے پروردگار نے حکم دے رکھا ہے کہ بجز اسی (ایک رب) کے اور کسی کی پرستش نہ کرنا اور ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک رکھنا)۔

تفسیر قرطبی میں ہے^(۱) کہ ”بر“ خیر کا جامع نام ہے، و فرماتے ہیں: تقدیر کلام یوں ہے: ”وَلَكِنْ الْبِرُّ مِنْ أَمْرِ“ (لیکن نیکی اس شخص کی نیکی ہے جو یہاں لائے) یا تقدیر یوں ہے: ”وَلَكِنْ مَا الْبِرُّ مِنْ أَمْرِ“ (لیکن نیکی والا وہ ہے جو یہاں لائے)۔ وہ اس لئے کہ جب بنی اسرائیل نے مدینہ ہجرت فرمائی، فرائض کا حکم ہو، قبیلہ کعب کی طرف رو پڑیا، حدہ و متعین ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اس سے معلوم ہو، کہ نیکی صرف نماز میں ہی نہیں ہے بلکہ اللہ پر ایمان لائے اور شراعت تک بیان ہوئے، ملی خیر کی جامع صفات میں ہے۔

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ“^(۲) (ایک دوسرے کی مدد نیکی و تقویٰ میں کرتے رہو، اور نفاق و دریاہی میں ایک دوسرے کی مدد نہ کرو)۔

ماوراء کی کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے نیکی میں تعاون کی دعوت دی ہے، اور سے تقویٰ کے ساتھ جوڑ دیا، اس لئے کہ تقویٰ میں اللہ کی رضا ہے، اور نیکی میں لوگوں کی رضا ہے، اور جس سے اللہ کی رضا، لوگوں کی رضا کو کٹھا کر لیا اس کی سعادت مکمل ہوئی، برکت عام ہوئی۔

بن خویزمند کہتے ہیں: نیکی، تقویٰ پر تعاون مختلف شعبوں سے ہوتا ہے، جس عام کی مدد دے گی ہے کہ اپنے علم سے لوگوں کا تعاون کرے، اور نہیں تعلیم دے، والد پر اپنی وصیت سے ان کا تعاون کرے، شجاعت مند اپنی شجاعت سے اللہ کی راہ میں تعاون کرے، اور مسلمان ایک ہاتھ کی مانند ایک دوسرے کا تعاون کرنے والے ہوں^(۳)۔

(۱) حدیث نواس بن سمعان رضی اللہ عنہما مسائل رسول اللہ ﷺ
روایت مسلم (۳۸۰/۱ طبع المکتب) نے کی ہے
(۲) انووی علی مسلم ۱/۱۱۱
(۳) سورہ بقرہ ۱۷۷

(۱) تفسیر القرطبی ۳/۳۳۸
(۲) سورہ مائدہ ۲۰
(۳) تفسیر القرطبی ۱/۳۶۶

اللہ ﷻ نے فرمایا: ”إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى خَلَقَ الْحَقَّ، حَتَّى إِذَا قَرِغَ مِنْهُمْ، قَامَتِ الرُّوحُ فَقَالَتْ هَذَا مَقَامُ الْعَابِدِ بِكَ مِنَ الْفَطِيئَةِ، قَالَ - نَعَمْ، أَمَا تَرَوْنَ أَنَّ أَصْلَ مِنْ وَصْدِكَ، وَأَقْطَعَ مِنْ فَطْعِكَ؟“ قَالَتْ بَلَى، قَالَ فَبَدَا لَكَ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْفَرْدُ وَالْإِنْ شَتْمُ ﴿فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ قَوْلْتُمْ أَنَّ تَقْسَلُوا فِي الْأَرْضِ وَتَقْطَعُوا أَرْحَامَكُمْ، أُولَئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فَأَصَمَّهُمْ وَأَعَمَّى أَبْصَارَهُمْ﴾“^(۱) (اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا فرمایا، جب اس سے فارغ ہوا تو یا تو رحم کھڑا ہوا اور عرض کیا: یہ قطع رحمی سے آپ کی پناہ طلب کرنے والے کا مقام ہے، اللہ نے فرمایا: ہاں، کیا تم اس سے راضی نہیں ہو کہ میں اس کو جوڑوں جو تم کو جوڑے، اور اس کو قطع کروں جو تم کو قطع کرے، اس نے کہا: ہاں کیوں نہیں، اللہ نے فرمایا: تو تمہارے لئے یہی فیصلہ ہے، پھر رس اللہ ﷻ نے فرمایا: کر چاہو تو پناہ: ”فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ قَوْلْتُمْ إِنْ تَقْسَلُوا فِي الْأَرْضِ وَتَقْطَعُوا أَرْحَامَكُمْ، أُولَئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فَأَصَمَّهُمْ وَأَعَمَّى أَبْصَارَهُمْ“ (اگر تم سنا رہو تو یہ تم کو یہ احتمال بھی ہے کہ تم لوگ دنیا میں سنا، بچا دو گے، اور آپس میں قطع قرابت کر لو گے، یہی لوگ تو میں نے پر اللہ نے عنت کی ہے سو انہیں بہر اور یا اور ان کی آنکھوں کو مہ حار دیا۔)

یہ نصیحتیں ولادت رتی ہیں کہ صدر جمی، حسن سلوک، جب ہیں، اور قطع رحمی کی اہم حرام ہے، عین اس کے مختلف درجات ہیں جن میں بعض درجات بعض سے بلند ہیں، سب سے اونچی درجہ قطع تحقیق کو چھوڑنا ہے، اور اسامی حکام کے، رمیہ صدر جمی ہے۔

(۱) ۵۷/۸ طبع المنقہ (اور مسلم ۵۸/۳ طبع المنقہ) سے ہے

(۱) سورۃ محمد ۲۲، ۲۳۔

حضرت عبداللہ بن مسعود کی حدیث ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: کون سا عمل اللہ کو زیادہ محبوب ہے فرمایا: ”الصَّلَاةُ عَلَى وَفْقِهَا، قُلْتُ - ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ - بِرُ الْوَالِدَيْنِ، قُلْتُ - ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ - الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ“^(۱) (بوقت پر نماز، میں نے پوچھا: پھر کون سا عمل؟ فرمایا: والدین کے ساتھ حسن سلوک، میں نے پوچھا: پھر کون سا؟ فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد۔)

یہ نصیحتیں بتاتی ہیں کہ والدین کے ساتھ حسن سلوک اور ان کے حقوق کی تعظیم، سب سے والدین کے حقوق اور ان کی فرمانبرداری سے متعلق نصیحتوں کے سے صحیح ”بِرُ الْوَالِدَيْنِ“ دیکھیں جائے۔

بر لرحم (صلہ رحمی):

۴۔ بر الارحام کا معنی ان کے ساتھ صلہ رحمی، حسن سلوک، احوال کی تحقیق، ضرورت کی تکمیل اور مخواری ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ”وَأَعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَبِأَنوَاعٍ مِنْ أَحْسَانٍ زُيْدِي الْقُرْبَى وَلِيَتَمَى وَالْمَسَاكِينَ وَانْحَارِ دِي الْقُرْبَى وَالْحَارِ الْحَبِ وَالصَّاحِبِ بِالْحَبِ وَأَنْبِ السَّيِّئِ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ“^(۲) (اللہ کی عبادت کر، اور کسی چیز کو اس کا شریک نہ کر، اور حسن سلوک رکھو والدین کے ساتھ اور قرابت داروں کے ساتھ اور قریبوں اور مسکینوں اور پاس والے پناہی اور اور لے پناہی و رحم مجلس اور روگیر کے ساتھ اور جو تمہاری ملک میں ہے ان کے ساتھ)۔

حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث ہے فرماتے ہیں (۳): رسول

(۱) حدیث عبداللہ بن مسعود: ”مَلَكَتْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ...“ کی روایت بخاری (صحیح ۴۷۰ طبع المنقہ) اور مسلم (۵۸/۳ طبع المنقہ) نے کی ہے۔

(۲) سورۃ ساء ۳۶۔

(۳) حدیث ۳ ”إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى خَلَقَ الْخَلْقَ ...“ کی روایت بخاری (صحیح

ضہورت اور استطاعت کے فرق سے یہ درجات بھی مختلف ہوتے رہتے ہیں، بعض درجات واجب ہوتے ہیں اور بعض تنہا بہن کر کسی نے کچھ صدیقی پوری صدیقی نہیں کی تو اسے قاطع رحم نہیں کہا جائے گا، اور اگر اس حد میں کوتاہی کی جس کی وہ استطاعت رکھتا ہے، اور جو اسے کرنا چاہئے تو اسے صدیقی کرنے والا نہیں کہا جائے گا^(۱)۔

وہ لوگ جن سے صدیقی واجب اور قطع رحمی حرام ہے، ورشتے ہیں جو انسان کے اصول کی جانب سے ہوں جیسے والد، والدہ، اور ان سے پہلے وراثت کے فروغ کی جہت سے ہوں جیسے بیٹے، بنیاں اور ان سے نیچے وراثت کے جہتوں سے متصل رشتے جیسے بھائی، سہیلی، چچا، چھوٹی، ماموں، خالہ، مرن کی، ملا میں سے گہرا رشتہ رکھنے والے لوگ^(۲)۔

تفصیل کے لئے اصطلاح ”ارحام“ دیکھی جائے۔

قییموں، ضعیفوں، مرغیوں کے ساتھ بر:

۵۔ قییموں، ضعیفوں، مرغیوں کے ساتھ بر یہ ہے کہ ان کے ساتھ حسن سلوک کیا جائے، ان کے معاملات، ان کے حقوق پورے کئے جائیں، ضائع نہ کئے جائیں، حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اما وكافل اليتيم في الجنة هكدا، وانشار بالسبابة والوسطى وفروح بيهما“^(۳) (میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں

اس طرح ہوں گے، آپ ﷺ نے شہادت کی انگلی اور ورمیائی انگلی سے اشارہ فرمایا، اردنوں کے درمیان کشادگی فرمائی)۔

حضرت ابو یوسف کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”الساعي على الأرملة والمسكين كالمجاهد في سبيل الله، وأحسبه قال: وكالقاتل الذي لا يقتر، وكالضامن الذي لا يقطر“^(۱) (یواؤں اور مسکین کے لئے کوشش کرنے والا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے، (روایت کرتے ہیں) میرا خیال ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: وراثت نمازی کی طرح ہے جو (مجاز سے) تنگتا نہیں، اور اس روزہ کی طرح ہے جو (روزہ سے) انجائیں کرتا)۔

حج مبرور:

۶۔ حج مبرور حج مقبول ہے جس میں نہ کوئی ناکاہ ہو نہ ریا^(۲)۔

حضرت ابو یوسف کی حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”العمرة الى العمرة كفارة لما بينهما، والحج المبرور ليس له جزاء الا الجنة“^(۳) (ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک درمیان کے لئے کفارہ ہے، اور حج مبرور کی جزا تو صرف جنت ہے)۔
تفصیل کے لئے اصطلاح ”حج“ دیکھی جائے۔

نق مبرور:

۷۔ نق مبرور وہ چیز ہے جس میں نہ اھوک ہو نہ خیریت۔

(۱) حدیث الساعي على الأرملة... کی روایت بخاری (فتح

۱۰/۲۳ طبع انتقادی) اور مسلم (۲/۲۸۶ طبع ۱۰/۷۷) ہے۔

(۲) فتح مبارکی ۸/۷۷۔

(۳) حدیث العمرة الى العمرة كفارة... کی روایت بخاری (فتح ۳/

۵۹ طبع انتقادی) اور مسلم (۳/۳۸۶ طبع ۱۰/۷۷) ہے۔

(۱) دیکھ لکھیں ۱۳۶۲۔

(۲) انزوی علی مسلم ۱۱۲/۱۱۲۔

(۳) حدیث سہل بن سعد رضی اللہ عنہما وكافل اليتيم... کی روایت بخاری (فتح ۱۰/

۲۳۶ طبع انتقادی) ہے۔

اور اگر کسی نفل کے ترک کی قسم کھائی تو یہی یحیٰ بن مروت ہے، اس کو پورا کرنا بھی مکروہ ہے، مسنون ہے کہ سے توڑ دے۔
اور اگر کسی مباح فعل پر قسم کھائی تو ایسی قسم کا توڑنا بھی مباح ہے (۱)۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”إِذَا حَلَفْتَ عَلَى يَمِينٍ لِرَأْسِكَ عَمْرُهَا خَيْرٌ مِنْهَا فَنَاتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ، وَكَفَّرَ عَنْ يَمِينِكَ“ (۲) (اگر تم نے کسی قسم پر حلف کیا پھر اس کے برعکس کو اس سے بہتر سمجھو تو جو بہتر ہے وہ ذرا اور اپنی قسم کا کفارہ کر دو)۔
تفصیل کے لئے دیکھئے: اصطلاح ”ایمان“۔



حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ سے دریافت کیا گیا کہ کون سی قسم سب سے افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”عَمَلُ الرَّجُلِ بِيَدِهِ، وَكَيْدُ بَيْعٍ مَبْرُورٍ“ (۱) (آدمی کا اپنے ہاتھ سے کام کرنا اور ہر بیع مبرور)۔

تفصیل کے لئے دیکھئے: اصطلاح ”بیع“۔

برایمیں (قسم پوری کرنا):

۸۔ ”برایمیں“ کا معنی ہے کہ اپنی قسم میں چاہوں پس جس چیز پر قسم کھائے اس کو پورا کرے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”وَلَا تَقْضُوا الْآيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللَّهَ عَلَيْكُمْ كَفِيلًا إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا تَعْمَلُونَ“ (۲)
(اور قسموں کو بعد ان کے استحقاق کے مت توڑ دو اور انہیں ایک تم اللہ کو کواو بنا چکے ہو بے شک اللہ جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو)۔

واجب عمل کے کرنے یا حرام کے ترک پر کھائی گئی قسم کو پورا کرنا واجب ہے، یہی صورت میں نہیں حالت ہوئی جس کو اس طرح پورا کرنا ضروری ہے کہ جس چیز پر قسم کھائی ہے اس کی پابندی کرے اور اس قسم کو توڑنا حرام ہے۔

نرسی واجب کے ترک یا ہی حرام کام کے کرنے کی قسم کھائی تو یہ یحیٰ بن مروت ہے، اور اس کا توڑنا واجب ہے۔
اگر کسی نفل کام مثلاً نفل نماز یا نفل صدقہ کی قسم کھائی تو قسم کی پابندی مستحب ہے، اور اس کی مخالفت مکروہ ہے۔

(۱) روایت ابوالحسن ۴۰۴، المغنی ۹/۳۹۳۔

(۲) حدیث ۱۱۱۱۱ حلف علی یمن۔۔۔ کی روایت بخاری (صحیح)۔
۶۰۸/ (طبع استغبر) اور مسلم (۳/۱۲۷۲ طبع المکتب) نے کی ہے، لفظ بخاری کے ہیں۔

(۱) حدیث ابی بکر بن دینار عن رسول اللہ ﷺ ابی الکعب الفضل۔۔۔ کی روایت طبرانی نے الاوسط اور الکبیر میں کی ہے اس کے رجال ثقہ ہیں (مجمع المروءات ج ۱ ص ۱۱۴ طبع المکتب)۔
(۲) سورہ نحل ۹۱۔

یہی رشتہ، اگر کو یہ حق حاصل ہوتا ہو^(۱)۔

شرعی حکم:

۲- اسلام نے والدین کو بہت زیادہ اہمیت دی ہے، یہ کہ فرماتا: اری اور اس کے ساتھ حسن سلوک کو فضل نیویں میں شمار کیا ہے، ان کی ماضیاتی سے رہا ہے اور اس کی سخت ترین ہدایت دی ہے۔ جیسا کہ رت: "لَعَلَّكُمْ تَرِثُوْنَ" اور وہاں ہے: "وَقَصِي رُتْكَ اَنْ لَا تَعْلُوْا اِلَّا بِاِذْنِہِ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا، اَمَّا بَشَرٌ عِنْدَکَ الْکَثَرِ اَحَدُهُمَا اَوْ کِلَاهُمَا فَلَا تَقُلْ لَهُمَا اَفْ وَلَا تَهْزُهُمَا وَقُلْ لَهُمَا قَوْلًا کَرِيْمًا وَاُخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرُّوحَةِ وَقُلْ رُبُّهُمَا اَرْحَمُهُمَا کَمَا رُبَّ النَّاسِ صَغِيْرًا"^(۲) (اور تیرے پروردگار نے حکم دے رکھا ہے کہ بجز اسی (یک رب) کے اور کسی کی پرستش نہ کرنا اور ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک رکھنا، اگر وہ تیرے سامنے بڑھاپے کو پہنچ جائیں ان دونوں میں سے ایک یہ وہ دونوں تو تو ان سے ہوں بھی نہ کہنا اور نہ ان کو جھڑکنا اور ان سے ادب کے ساتھ بات چیت کرنا اور ان کے سامنے محبت سے کھڑے کے ساتھ جھگڑنا اور کہتے رہنا کہ اے میرے پروردگار ان پر رحمت فرما جیسا کہ انہوں نے تجھے بچپن میں پالا، پرورش کی، اس میں اللہ بھی نہ متناں نے اپنی بات اور توحید کا حکم دیا، اور اس کے ساتھ والدین کی فرمانبرداری کا ذکر فرمایا، آیت میں لفظ "تقصی" کا معنی یہاں پر حکم دینا ہے۔ مری قرآن اور احادیث میں کہا ہے۔

اسی طرح والدین کے شکر کو اپنے شکر کے ساتھ جوڑتے ہوئے فرمایا: "اَنْ اَشْكُرْ لِّیْ وَلَوْ اَللّٰیْکَ اِلٰی الْمَصِيْرِ"^(۳) (کہ تو

(۱) الجامع لاحکام القرآن لقرطبی ۱۰/۲۳۱۔

(۲) سورہ بقرہ ۲۳، ۲۴۔

(۳) سورہ بقرہ ۱۷۲۔

بِرِّ الْوَالِدَيْنِ

تعریف:

۱- لغت میں ر کے معنی غیر فضل صداقت، حاجت اور صلاح وغیرہ ہیں^(۱)۔

صلاح میں اس کا غالب، متبادل بری محبت آمیز لطیف، مہم گفتگو کے ذریعہ حسن سلوک، غرت پیدا کرے، بل ترش کھائی سے گریز، اور ساتھ ساتھ شفقت، منانیت، محبت، مال کے، ریحہ حسن سلوک اور، غیر نیک اعمال کے لئے ہوتا ہے^(۲)۔
"ہوین" اور اصل باپ اور ماں ہیں^(۳)۔

لیکن یہ لفظ (ہوین) دادا اور دایوں کو بھی شامل ہے^(۴)، بن المسلمین فرماتے ہیں: اجداد آباء ہیں اور جدات مائیں ہیں، تو انسان کی اجازت سے ہی غزوہ کرے گا، اور مجھے اس لفظ کا کوئی یہ مفہوم معلوم نہیں ہے جس سے ان کے علاوہ بھائیوں یا دوسرے

(۱) لسان العرب، المصباح المہیر، المصباح المہیر، الکلیات لابی البقاء ۳۹۸ طبع دار الفکر بغداد ۱۳۷۳ھ۔

(۲) انوار اللہ علی رسلہ ص ۸۲-۸۳، انوار عن اقران الکلمۃ ص ۱۶۲ طبع دار المعرفۃ بیروت۔

(۳) لسان العرب، المصباح ۵/۱۔

(۴) حاشیہ ابن ماجہ ص ۲۲۰ (الطحاوی علی قول المصباح لابی یونس)، تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق ص ۲۲۲، المصباح فی فقہ الامام الشافعی ۲/۴۳۰، تحفہ المساجع شرح المصباح ص ۲۳۲-۲۳۳، مطالب اولی النہج ۵/۱۳۲۔

میری "رپ" ماں باپ کی شکرگزار میاں میری ہی طرف رہی ہے، "یہاں کی نعمت پر اللہ کا رزقیت کی نعمت پر اللہ کا شکر" "یہاں سے گئے گا، غیب میں جینے والے ہیں" جس نے پانچ پتوں کی نماز پر بھی اس نے اللہ تعالیٰ کا شکر کیا، "جس نے نمازوں کے بعد یہ اللہ کے لئے دعا کی اس نے اللہ کا شکر کیا"۔

صحیح بخاری میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے بنا علیؑ سے دریافت کیا کہ کون سا عمل اللہ کے نزدیک زیادہ محبوب ہے؟ فرمایا: ”الصلاة على وجهها“ (وقت پر نماز)، یہی نے پوچھا پھر کون سا؟ آپ علیؑ نے فرمایا: ”هو الواجب“ (والدین کے ساتھ حسن سلوک)، راوی نے دریافت کیا: پھر کون سا؟ آپ علیؑ نے فرمایا: ”الجهاد في سبيل الله“^(۱) (اللہ کی راہ میں جہاد)، نبی اکرم علیہ السلام نے قرآنی کہ والدین کے ساتھ حسن سلوک نماز کے بعد جو اسلام کا سب سے اہم مقصد ہے سب سے افضل عمل ہے۔^(۲)

حدیث میں والدین کے ساتھ حسن سلوک کو جہاں پہ مقدم رکھا گیا۔ اس لئے کہ وہ فرض عین ہے جس کی انجام دہی ہی بہ متعین ہے، کوئی دوسرا اس میں اس کی نیابت میں نہ رہتا، چنانچہ ایک شخص سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عرض کیا کہ میں نے نذرمانی ہے کہ غزوہ روم میں شرکت کروں اور میرے والدین مجھے منع کرتے ہیں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ والدین کی بات مانو، روم کے غزوہ میں تمہارے علاوہ دوسرے بھی شریک ہو سکتے ہیں (۳)۔

(حدیث ابن مسعود "أبي الأعمال أحب إلي الله" کی روایت بخاری
، فتح ۳۰۰، طبع استغیثہ) اور مسلم (۹۰، طبع کلبی) نے کی ہے۔

(٢) جامع الاحكام القرآن للقرطبي ١٠/٣٨٤، ٣٨٥.

(۳) اگرچه در فقه امامیه نفی از آنست که

اور اللہ کی رو میں جہانِ فرض کیا یہ ہے، کچھ لوگ انہی م دے لیں تو
بیتہ لوگوں سے فریغہ سا ملے ہو جانے گا عین الدین کے ساتھ حسن
الحواس میں ہے، ہر فرض میں فرض کیا یہ سے زیادہ قوی ہے۔

اس مضمون میں بہت ساری حادِیث مروی ہیں، چنانچہ صحیح بخاری میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور غزوہ میں شرکت کے لئے اجازت چاہی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”نعمی واللماک؟“ (کیا تمہارے والدین رمدہ تھے؟) اس نے کہا: ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”فلیہما فعاہد“^(۱) (تو ان ہی کی خدمت میں جا آ رہے۔)

سنن ابوداؤد میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص سے مروی ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا: میں آپ سے ہوں کہ آپ سے ہجرت پر بیعت کروں، اور میں اپنے والدین کو رہتا ہوں چھوڑ کر آیا ہوں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”ارجع إلیہما فاصحکھما کما أبکمہما“^(۲) (ان کے پاس جا اور انہیں بٹھا جس طرح ان کو رہاتا ہے)۔

یوں ۱۰۱ میں ہی حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص یمن سے ہجرت کر کے رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا، آپ ﷺ نے پوچھا: ”هل لك أحد باليمن؟“ (یہاں یمن میں تمہارا کوئی ہے؟) اس نے کہا: ”الہین ہیں۔“ آپ ﷺ نے پوچھا: ”أدما لك؟“ (یہاں سے تمہیں جارت دی؟) کہا: نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ’فارجع فاستدبهما فإني أدما

(۱) حضرت علیؓ کا یہ فرمان ہے۔ "کی دولت بتائی (فتح ۴۰۳ طبع انتصر) نے کی ہے۔"

(۲) حدیث: "ارجع الیہما فاصحکھما" "وارجع الیہما فاصحکھما" (۳۹۳)

طبع عزت عید (طاس) اور حاکم (۱۵۲/۳ طبع دار الفاضل احمد سہ) کے
کی جیسے دیکھی ہے اس کی تصحیح کی جیسے اور اس سے اتفاق کیا ہے۔

مک فوجہد ولا فیرہما^(۱) (تو جائن، دونوں سے اجازت مانگو، اگر وہ اجازت دیں تو جہاد کر، ورنہ ان کے ساتھ حسن سلوک کر)۔

یعنی یہ حکم اس وقت ہے جب نصیر عام (عام منائی) نہ ہو، ورنہ اس صورت میں گھر سے نکلتا فرض میں ہوگا، یہ تک اس وقت تمام لوگوں پر وفات^(۲) و دشمن کا مقابلہ ضروری ہوتا ہے۔

اور جب والدین کے ساتھ حسن سلوک فرض میں ہے تو اس کے برعکس (یعنی ہنرمائی) حرام ہوگا بشرطیکہ کسی شرک یا معصیت کے کرنے کا حکم نہ ہو، کیونکہ خالق کی ہنرمائی کر کے مخلوق کی اطاعت نہیں کی جاسکتی^(۳)۔

غیر مذہب و عہد دین کی فرمانبرداری:

۳۔ والدین کے ساتھ حسن سلوک فرض میں ہے جیسا کہ گذرا، یہ حکم والدین کے مسلمان ہونے کے ساتھ مخصوص نہیں، بلکہ اگر وہ کافر ہوں تو بھی ان کی فرمانبرداری اور ان کے ساتھ حسن سلوک واجب ہے بشرطیکہ وہ اپنے بیٹے کو شرک یا معصیت کے ارتکاب کا حکم نہ دیں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "لَا يَنْهَاكُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ لَمْ يُقَاتِلُوكُمْ فِي الدِّينِ وَلَمْ يُخْرِجُوكُمْ مِنْ دِيَارِكُمْ أَنْ تَبَرُّوهُمْ وَتُقْسِطُوا إِلَيْهِمْ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ"^(۴) (اللہ تمہیں ان لوگوں کے

ساتھ حسن سلوک اور انصاف کرنے سے نہیں روکتا جو تم سے دین کے بارے میں نہیں لڑے اور تم کو تمہارے گھروں سے نہیں نکالا، بے شک اللہ انصاف کا پتلا کرنے والوں کی کوہست رکھتا ہے)۔

یہ ضروری ہے کہ والدین کے ساتھ محبت میں نرم، لطیف و نرمی میں خشک و کڑے نفرت پیدا کرنے والی ترش بھائی سے پرہیز کرے، اپنے الفاظ سے انہیں پارے جو س کو پسند ہوں انہیں ہی بات کہے جو، یہ دینا میں انہیں نفع پہنچائے، تحفہ دے، کتابت یا انصاف کا اظہار نہ کرے، نہ انہیں جھڑکے بلکہ ان کے ساتھ پیغمبروں کی طرح

صحیح بخاری میں حضرت انسؓ سے مروی ہے، فرماتی ہیں: میری والدہ آ میں، وہ مشرک تھیں قریش کے عہد اور ان کی مدت میں جب کہ انہوں نے حضرت ابو بکر کے ساتھ حضور ﷺ سے معاہدہ کیا تھا، میں نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا کہ میری والدہ آلی ہیں اور وہ اسلام سے بیزار تھیں، کیا میں ان کے ساتھ صلہ رحمی کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "ہم، صلی افک"^(۱) (ہاں، پی ماں کے ساتھ صلہ رحمی کرو)۔

ان ہی سے ایک دوسری روایت میں ہے فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے عہد میں میری ماں راغب ہو کر میرے پاس آئیں میں نے نبی ﷺ سے دریافت کیا کہ کیا میں ان کے ساتھ صلہ رحمی کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، ابن حبیہ فرماتے ہیں کہ اس سلسلہ میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت مازل فرمائی: "لَا يَنْهَاكُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ لَمْ يُقَاتِلُوكُمْ فِي الدِّينِ وَلَمْ يُخْرِجُوكُمْ مِنْ دِيَارِكُمْ أَنْ تَبَرُّوهُمْ" (۲) (اللہ تمہیں ان لوگوں کے ساتھ حسن سلوک اور

(۱) حدیث "مہل ایک احمد مالکی"۔ کی روایت ابو داؤد (۳۹/۳۹ طبع عزت عید دہلی) ابو حاکم (۲/۱۰۳-۱۰۴ طبع دارۃ المعارف اسلامیہ) سے کی ہے وہابی نے کتبہ و ردوائے کزور ہے یعنی اس حدیث کا روایت اس حدیث کا شاہد گذر چکا ہے۔

(۲) فتح القدیر ۵/۹۳، جامع الاحکام القرآن للقرطبی ۲۴۰/۱۰۔

(۳) ابن ماجہ ۲۴۰/۳، شرح البیہقی ۳۹۳/۳، الفروق للقرطبی ۱۳۵/۔

۴۔ سورہ مجملہ ۸/۔

(۱) حدیث اسناد صحیحہ لمبی وہی مشترکہ۔۔ کی روایت بخاری (صحیح ۱۰/۳۳ طبع التقریب) نے کی ہے۔

(۲) سورہ مجملہ ۸/ دیکھئے جامع الاحکام القرآن للقرطبی ۲۴۰/۳، ۲۴۰/۳، ۲۴۰/۳، فتح الباری شرح صحیح البخاری ۵۰۰/۳، الفروق ۱۵۵/۱، ابو کریم الدانی

انسان رے سے نہیں رہتا جو تم سے دین کے بارے میں نہیں
 ڈرے، تم کو تمہارے گھروں سے نہیں نکالا۔ (ہر ان بابت اللہ کا حکم
 ہے: "وَضِيَا الْإِنْسَانِ بِوَالِدَيْهِ حَسْبًا وَإِنْ جَاهِدَاكَ
 لِشُرْكَ يَوْمِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا إِلَهِي
 مَرْجِعُكُمْ فَأُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ" (۱) (ہر ہم نے حکم
 دیا ہے انسان کو اپنے والدین کے ساتھ نیک سلوک کا بین اُردو ترجمہ
 پروردگار ایسے کہ تو کسی چیز کو میرا شریک بنا جس کی کوئی مثل تیرے
 پاس نہیں تو تو بے گمان نہ رہنا تم سب کو میرے ہی پاس آنا ہے میں
 تمہیں بتا دوں گا کہ تم کیا کچھ کرتے رہتے تھے)۔ کہا گیا ہے کہ
 حضرت سعد بن وقاص کے سلسلہ میں یہ آیت مارل ہوئی، چنانچہ
 مرہ کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: میں اپنی والدہ کا رمانہ ارتقا میں نے
 سہ ماہیوں کر یا تو انہوں نے کہا: تم یا تو اس دین کو چھوڑ دو ورنہ میں نہ
 کھاؤں گی نہ کچھ پیوں گی یہاں تک کہ مر جاؤں، تو مجھے عار دلایا
 جائے اور کہا جائے: اے اپنی ماں کے قاتل۔ میری ماں ایک دن
 اور پھر، مراون اسی محل میں رہی تو میں نے کہا: اے ماں! اگر آپ
 کی ساج میں ہوں، ہر ایک ایک کر کے ساری جانیں نکل جائیں تو بھی
 میں اپنے اس دین کو میں چھوڑوں گا، آپ چاہیں کہائیں یا نہ کہائیں،
 جب انہوں نے ایسا (میرا م) دیکھا تو کہایا،" (۲)۔

غیر مسلم والدین کے لئے اس کی رد کی میں دیا، یہی رحمت کے لئے
 دیا کرے کے مسئلہ میں اختلاف ہے جس کا ترجمہ ہے، دیا ہے۔
 میں ان کے سے متغیر ممنوع ہے، دلیل یہ قرآنی آیت ہے:

۲۸/۳۸، المشرع المیر ۳۰، ۷۲، المرواجع من المراف المکمل ۷۲/۵۷

طبع دار المشرق

(۲) سورہ عنکبوت ۷۸

(۳) المامع احکام القرآن للقرطبی ۳/۲۸۸، اور حدیث "کتبت بآذا بائمی
 فامسکت" کی روایت مسلم (۳/۷۷۷، طبع المکتب) نے کی ہے۔

"مَا كَانَ لِلْبَنِيِّ وَالْبَنِيْنَ آمُوا أَنْ يُسْقَفُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ
 كَانُوا أُولِي قُرْبَىٰ" (۱) (بن اور بولوں کی لائے میں اس کے
 لئے جائز نہیں کہ وہ مشرکوں کے لئے مغفرت کی دعا کریں اگرچہ وہ
 (شرکین) رہیں، ارہی ہو) یہ آیت نبی ﷺ کے اپنے چچا حضرت
 ابو طالب کے لئے استغفار کرنے اور بعض صحابہ کے بپے مشرک
 والدین کے لئے استغفار کرنے کے سلسلہ میں مارل ہوئی، ان کی
 وفات کے بعد ان کے لئے استغفار کی ممانعت اور اس کی حرمت اور
 ان کی روح پصدق نہ کرنے پر اجماع منعقد ہو چکا (۲)۔

کاہرہ والدین کے لئے اس کی زندگی میں استغفار کے مسئلہ
 میں اتفاق ہے، چونکہ وہ اسلام لائے ہیں۔

اگر کاہرہ والدین فرض کفایہ جہاد میں لکھنے سے اس کو اس نے
 روکیں کہ اس پر اندیشہ ہو اور ان کو چھوڑ کر اس کے جانے سے اپنے
 لئے مشقت محسوس کرتے ہوں تو حسب کے ریک اس کا حق
 ہے۔ والدین کی اعانت فرمانہ داری کرتے ہوئے اس کی جہاد
 سے ہی وہ نکلے گا، بین اُردو سے تھا، سے اس سے ریک رہے
 ہوں کہ اپنے ہم نہ سب لوگوں کے ساتھ حق کو دنا پسند کر رہے ہوں
 تو پھر وہ ان کی اعانت نہیں کرے گا بلکہ حد میں نکل جائے گا (۳)۔

مالیہ، ثانویہ، رمانہ کے ریک ان کی اجازت کے بغیر جہاد
 کے لئے جانا جائز ہے، چونکہ وہ دنوں دین میں متم ہیں، البتہ مالیہ
 کے نزدیک اگر کسی قریہ سے شفقت وغیرہ کا پتہ چل رہا ہو (تو ان کی
 اجازت لی جائے گی)، ثوری فرماتے ہیں اگر جہاد فرض کن یہ ہو تو
 والدین کی اجازت سے ہی غزوہ میں شریک ہوگا۔

(۱) سورہ توبہ ۱۱۳

(۲) المامع احکام القرآن للقرطبی ۱۰/۲۳۵، ابوکر اللہ دوانی ۲۸/۳۸۳، المشرع
 المشرع مادیہ المصاوی ۳۱/۷۲، المشرع احکام علوم الدین ۱۶/۳۱۶

(۳) ابن ماجہ ۳/۲۲۰

بین کر جہاد متعین ہو جائے میدان جنگ میں صنف بندی یا دشمن کے محاصرہ یا تمام مسلمانوں کی جانب سے اعلان عام کی وجہ سے، تو اس وقت والدین کی جارت ساقط ہو جائے گی۔ اور ان کی اجازت کے بغیر اس پر جہاد جب ہوگا، یہ تکہ اب تمام لوگوں پر جہاد کے فرض میں ہونے کی وجہ سے اس پر بھی نکلنا واجب ہوگا^(۱)۔

ماں کی طاعت اور باپ کی اطاعت کے درمیان تعارض:
۴- اولاد پر والدین کا عظیم حق ہے، اسی لئے متعدد مقامات پر قرآن کریم میں اس کا حکم مازل ہو، اور احادیث مطہرہ میں بھی اس کی ہدایت دی گئی، اس کا تقاضا ہے کہ ان کی فرمانبرداری، اطاعت، ان کی دیکھ ریکھ اور ان کے حکم کی تعمیل غیر معصیت کے کاموں میں کی جائے جیسا کہ گذرا۔

بچہ کی تربیت میں ماں کے بڑے رول کے پیش نظر شریعت نے والدین کی فرمانبرداری کے حکم کے بعد والدہ کے لئے خصوصی طور پر مزید فرمانبرداری کا حکم دیا، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "وَوَضَّيْنَا لِلْإِنْسَانِ بِوَالِدَيْهِ حِمْلَتَهُ أُمًّا وَهَنًا عَلٰی وَهْبٍ وَفَصَّالَةً لِّیْ غَافِلٍ"^(۲) (اور ہم نے انسان کو تاکید کی اس کے ماں باپ سے متعلق، اس کی ماں نے ضعف پر ضعف اٹھا کر اسے پیٹ میں رکھا اور دوسریں میں اس کا دودھ چھوٹا ہے)۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا: "یا رسول اللہ! من احق

(۱) لم یروہ ۲/۴۳۰، مجمع شرح الصحاح ۴/۲۳۲، مطالب اولیٰ الیٰ (۲) ۵۳/۸، اسی ۳۵۹/۸ طبع ریاض اللہ، اشرح المکرم مع حلیۃ الدرویٰ ۵۳/۲، الامام را حکام القرآن لعلی ۲/۲۳۰۔

(۳) سورہ لقمان ۱۳۔

بحسن صحابتی؟ قال: "أمک" قال ثم من؟ قال "أمک" قال ثم من؟ قال "ابوک"^(۱) (۱) اللہ کے رسول امیرے حسن سلوک کا سب سے زیادہ مستحق کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہاری ماں، اس نے پوچھا: بچہ کون؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہاری ماں اس نے پوچھا: بچہ کون؟ آپ نے فرمایا: تمہاری ماں، اس نے پوچھا: پھر کون؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارا باپ)۔

اور رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: "بن اللہ یوصیکم بأمہاتکم، ثم یوصیکم بآبہاتکم، ثم یوصیکم بالاقرب فالاقرب"^(۲) (اللہ تعالیٰ تمہیں تمہاری ماؤں کے حق میں وصیت کرتا ہے، پھر وہ تمہیں تمہیں تمہاری ماؤں کے سلسلہ میں وصیت کرتا ہے، پھر وہ تمہیں تمہاری ماؤں کے بارے میں وصیت کرتا ہے، پھر وہ تمہیں تمہارے آباء (والد) کے بارے میں وصیت کرتا ہے، پھر وہ تمہیں بالترتیب آباء کے بارے میں وصیت کرتا ہے)۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث ہے فرماتی ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے پوچھا: "ای الناس أعظم حقاً علی المرأة؟" قال: "روحہا، قلت: فعلى الرجل؟ قال أمہ"^(۳) (عورت پر سب

(۱) حدیث: "من احق بحسن صحابتی...؟" کی روایت بخاری (صحیح ۳۰۱۸ طبع انتقید) نے کیا ہے۔

(۲) حدیث: "بن اللہ یوصیکم بأمہاتکم...؟" کی روایت بخاری نے (ادب الاعداء (ص ۲۶ طبع انتقید) میں اور حاکم (۲/۵۱۳ طبع دائرۃ المعارف الاسلامیہ) نے کیا ہے حاکم نے اس کی تصحیح کی ہے، اور ابی نے اس سے اتفاق کیا ہے۔

(۳) حدیث: "ای الناس أعظم حقاً علی المرأة...؟" کی روایت حاکم (۲/۵۱۳ طبع دائرۃ المعارف الاسلامیہ) نے کیا ہے اس کی سند میں جہارت ہے، ابن الاثیر (۲/۵۳۹ طبع جمعی)۔

جز الوالدین ۵

سے زیادہ اس شخص کا حق ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے شوہر کا۔
میں نے پوچھا: مرد پر؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کی ماں کا۔
مذکورہ آیات و احادیث اور اس کے تاہود و غیر بے شمار ہدایت
والدین کے مقام و مرتبہ پر ولایت رہتی ہیں۔ اور فرمانہ و اری کے
استحقاق میں باپ پر ماں کی فوقیت ثابت رہتی ہیں۔ چونکہ صل کی
صعوبت، چر وضع حمل اور اس کی تکلیف پھر رضاعت اور اس کی
مشکلات، یہ وہ امور ہیں جن سے صرف ماں کو گذرنا اور انہیں
برداشت کرنا پڑتا ہے، اس کے بعد تربیت میں باپ کی شرکت ہوتی
ہے، اس لئے باپ کے مقابلہ میں ماں رعایت کی زیادہ مستحق ہے
خصوصاً بچے میں^(۱)۔

اس حق کی فوقیت کا مظہر یہ بھی ہے کہ اگر والد کے پاس کے والدین
کا نفقہ واجب ہو، اور وہ صرف کسی ایک کا نفقہ دینے کی استطاعت
رکھتا ہو تو مصیب، مالکیہ اور شافعیہ کی صحیح روایات کے مطابق باپ پر
ماں کو فوقیت حاصل ہوگی، یہی یک رائے تاجلہ کی بھی ہے^(۲)۔ یہ اس
سے کہ صل، رضاعت اور تربیت کی مشقت و دہشت کرتی ہے۔
اس میں شفقت بھی زیادہ ہوتی ہے نہ وہ زیادہ دگر مرد بے بس ہوتی
ہے، یہ حکم اس وقت ہے جب اس دونوں کی فرمانہ و اری میں باہم
تعارض نہ ہو۔

۵۔ اگر اس میں تعارض ہو، اس طور پر کہ ایک کی اطاعت سے
دوسرے کی مانر مانی لازم آتی ہو تو یہ صورت میں، یکساں جائے گا، اگر
ایک کی اطاعت کا حکم دے رہا ہو اور دوسرا معصیت کا حکم دے رہا ہو تو

و اطاعت کا حکم دینے والے کی فرمانہ و اری کے گام معصیت کا حکم
دینے والے کی اطاعت میں معصیت کا کتاب نہیں لگے گا اس سے
کہ رسول اللہ ﷺ کا قول ہے: "لا طاعة لمخلوق فی معصیة
المخالق"^(۱) (خالق کی معصیت کے کسی مخلوق کی اطاعت نہیں کی
جائے گی)، البتہ اس پر ضروری ہے کہ حکم قرآنی "وَصَاحِبُهُمَا لِي
الْمَلِكَا مَعْرُوفًا"^(۲) (اور دنیا میں اس کے ساتھ خوبی سے بسر کرے
جائے) کے مطابق ان کے ساتھ حسن سلوک کرے، یہ تک یہ بیت گرچہ
کافر والدین کے سلسلہ میں مازل ہوئی ہے، لیکن تنسوس سبب اس
کے بجائے انتظار آئی کے عموم کا قیاس یا جائے گا۔

لیکن اگر والدین کی فرمانہ و اری میں تعارض کسی غیر معصیت میں
ہو، اس طور پر کہ ایک ساتھ دونوں کی فرمانہ و اری ممکن نہ ہو تو مسور
فرماتے ہیں کہ ماں کی اطاعت مقدم ہوگی، اس لئے کہ فرمانہ و اری
میں ماں کو باپ پر فوقیت حاصل ہے^(۳)، اور کہا گیا ہے کہ
فرمانہ و اری میں دونوں برابر ہیں، چنانچہ مروی ہے کہ ایک شخص نے
امام مالک سے عرض کیا کہ میرے والد سوڈان میں ہیں، انہوں نے
مجھے لکھا ہے کہ میں ان کے پاس آ جاؤں، میری ماں مجھے جانے سے
روکتی ہیں، امام مالک نے اس سے فرمایا: اپنے باپ کی بات مانو اور
ماں کی مانر مانی نہ کرو۔ یعنی اپنے والد کے سے سر کر کے پی ماں کی
خوشی میں اضافہ کرے چاہے ماں کو اپنے ساتھ لے جا کر ہوتا کہ اپنے
والد کی اطاعت کر سکے اور ماں کی مانر مانی بھی نہ ہو۔

اور مروی ہے کہ حضرت ایش سے ٹھیک یہی مسئلہ دریافت کیا گیا تو

(۱) حدیث "لا طاعة لمخلوق فی معصیة المخالق"..... کی روایت ابن القادسی فی "مجموع
میں کیا ہے سو فرمایا کہ احمد و طبرانی نے اس کو روایت کیا ہے احمد کے رجال
صحیح کے رجال ہیں (مجموع الخوارزمی ۲۲۶/۵ طبع احمدی)۔

(۲) سورہ بقرہ ۱۵۱۔

(۳) الخوارزمی ۲۲۶/۵۔

(۱) فتح الباری ۱۰/۱۰۳، شرح و حیا و علوم الدین ۱۵/۱۶، الخوارزمی
مترجم الکبیر ۲۲۶/۵ طبع دار المعرفۃ، الجامع لاحکام القرآن للقرطبی ۱۲/۱۵۰۱۳۔

(۲) در المنار علی الدر المختار ۲/۳۷۳، الخوارزمی ۲۲۶/۵، روح الباقی
۱۵/۱۵۰، طبع المکتب الاسلامی، انصاری ۲/۵۳، طبع دار الفکر۔

ساتھ سعد رحمی، حسن سلوک اور مشرک اقا رب کے ساتھ صلہ رحمی کا کر ہے (۱)۔

کافر والدین کے ساتھ حسن سلوک میں ان کے لئے وصیت بھی داخل ہے، اس لئے کہ وہ اپنے مسملاً کے کوارٹ نہیں ہوں گے۔
تفصیل کے لئے اصطلاح "وصیت" دیکھی جائے۔

حسن سلوک کس طرح کیا جائے؟

۷- والدین کے ساتھ حسن سلوک کے سے ال کے ساتھ رفق و محبت آمیز سرم سنگورے نفرت پیدا کرنے و عار و ش کھائی نہ کرے، انہیں سے الفاظ سے پکارے جو انہیں پسند ہوں جیسے اے امی جان، اے ابو جان، انہیں ایسی بات کہے جو دین و دنیا میں ان کے لئے مایع ہو، ین کے دین امور کے دو محتاج ہوں ان کے بارے میں ان کو بتائے، ان کے ساتھ معروف کے مطابق زندگی گزارے یعنی جن امور کا جواز شریعت میں معروف ہے، چنانچہ واجب یا مندوب پر عمل کرنے میں اور جس چیز کے چھوڑنے میں اس کو ضرر نہ ہو اس کے چھوڑنے میں ان کے حکم کی اطاعت کرے ان کے نہ وہ نہ چلے، ان سے آگے بڑھ کر چلنا تو کجا، بلکہ اگر ضرورت ہو، مثلاً ادھیر ہو تو (ریشی کے سے) "گے چل سکتا ہے، ان کے پاس جائے تو ان کی عیادت سے نہیں، بھے تو ان کی عیادت لے کر نئے، نہ سنا پے یا مرض میں ان کے پیٹاب، غیر ورا، پے کو روانہ سمجھے کہ اس سے ان کو فیت ہوگی، لہذا تعالیٰ فرماتا ہے: "وَاعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا" (۲) (اللہ کی عبادت کر، اور کسی چیز کو اس کا شریک نہ کر، اور حسن سلوک رکھو، والدین کے ساتھ)۔

حضرت ابن عباس فرماتے ہیں: ملاطفت اور نرم روی کے ساتھ

انہوں نے فرمایا: اپنی ماں کی حاجت نہ، یونکہ انہیں فرمانہ، اری کا وہ پہلی حق حاصل ہے، اسی طرح باجی نے عمل کیا ہے کہ ایک خاتون کا حق اس کے شوہر پر تھا، تو بعض فقہاء نے اس کے لڑکے کو توئی، یا کہ پ، والد کے خد ف ماں کی طرف سے نکاست کرے، تو وہ مقدمہ کی محاکم میں ماں کے دعویٰ کو ثابت کرنے کے لئے باپ سے محاکمہ وری بحث کرتا تھا، بعض فقہاء نے اسے اس سے منع کیا، اور کہا کہ یہ باپ کی مانرہائی ہے، اور حضرت ابو یوسف مدنی حدیث صرف یہ بتاتی ہے کہ باپ کا حق ماں سے کم ہے، نہ یہ کہ باپ لی مانرہائی کی حارے بحاکمی نے جسٹ فائل یہ ہے فرمانہ، اری میں باپ پر ماں مقدم ہے (۱)۔

درحرب میں مقیم و مدین و قارب کے ساتھ حسن سلوک:

۶- بن تدریر کہتے ہیں: اہل حرب میں سے ماں یا نیتہمیں کے ساتھ حسن سلوک خواہ اس سے لمبی قرابت ہو یا نہ ہو، نہ حرام ہے، اور نہ ممنوع، بشرطیکہ اس سے مسلمانوں کے خلاف کفار کی تقویت یا اہل اسلام کے پوشیدہ امور سے "گائی، سامان جنگ، اسلحوں سے ان کی تقویت نہ ہوتی ہو (۲)۔

یہی رائے "لادب الشرعیۃ" میں ہیں، بجوری خنبلی سے "قول رائے کے موافق ہے، اور جو کچھ نبیوں نے کر یا ہے اس سے مختلف نہیں ہے، اور اس پر استدلال اس واقعہ سے کیا ہے کہ حضرت عمرؓ نے اپنے مشرک بھائی کو ریشمی جوڑا ہدیہ کیا تھا، اور حضرت اسماءؓ کی حدیث سے استدلال کیا ہے (۳)، ان دونوں میں اہل حرب کے

(۱) الفروق ۱۳۳، تہذیب الفروق مع حاشیہ ص ۱۶۱، فتح الباری شرح صحیح البخاری ۱۰/۲۰۴، ۲۰۳، ۲۰۲۔

(۲) جامع لیبس للظہری ۶۶/۲۸، طبع مصطفیٰ لکھنؤ۔

(۳) حدیث اسماءؓ کی تخریج فقہ نمبر ۳ میں گذر چکی ہے۔

(۱) الادب الشرعیہ ۱/۹۲، ۹۳، ۹۴۔

(۲) سونے ناع ۳۶۔

تو پھر والدین کے بارے میں تمہارا خیال ہے (۱)۔

تجارت یا طلب علم کے لئے سفر کی خاطر والدین کی اجازت:

۹- فقہ حنفی نے اس کے لئے یک قاعدہ مقرر فرمایا ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ ہر وہ سفر جس میں ملاکت سے اطمینان نہ ہو اور خطرہ شدید ہو لڑکے کے لئے والدین کی اجازت کے بغیر اس میں نکلتا درست نہیں ہے، اس لئے کہ والدین کو اپنی اولاد پر شفقت ہوتی ہے تو انہیں اس صورت میں ضرر پہنچے گا، اور جس سفر میں خطرہ شدید نہ ہو والدین کی اجازت کے بغیر اس میں نکلتا بشرطیکہ والدین کو بے یار و مددگار نہ چھوڑے، جائز ہے کہ اس میں ضرر نہیں رہا۔

پس تعلیم کے سفر کے لئے والدین کی اجازت لازم نہیں ہوگی اگرچہ شہر میں قیام مہیا نہ ہو، راستہ پران ہو اور والدین کے ضیاع کا مدیشہ نہ ہو، اس سے کہ اس سفر سے انہیں ضرر نہیں بلکہ نفع ہوگا، اور سے مافرمائی کا عار لاحق نہیں ہوگا، بین امر تجارت کا سفر ہو اور والدین چنے چنے کی خدمت سے مستغنی ہوں اور ان کے ضیاع کا مدیشہ نہ ہو تو بغیر اجازت اس سفر پر نکل سکتا ہے، بین امر والدین اس کے اور اس کی خدمت کے محتاج ہوں تو ان کی اجازت کے بغیر سفر نہیں کرے گا (۲)۔

مالکیہ نے طلب علم کے سفر میں یہ تفصیل کی ہے کہ اگر اس مرتبہ کے علم کے حصول کے لئے سفر ہو جو اس کے شہر میں فراہم نہیں جیسے

(۱) الجامع باحكام القرآن للقرطبي ۲/۲۳۱ (دوہ مسئلہ) اجاب علوم الدین ۱۶/۳۵۸ الفواکد الدوبلی ۲/۳۸۳ حدیث ۳۵۸۳ "کان یصلی" کی روایت بخاری (اصح ۳۳ طبع المستقر) کے ہے۔
(۲) مجمع المصنف فی ترتیب الاشیاء ۷/۵۸، تجلین الفقہاء شرح کنز الدقائق ۳/۲۳۲، من جامعین ۳/۲۳۰۔

کتاب فقہ اور سنت رسول میں تھقہ جماعت و موانع حریف و مراتب قیاس کی معرفت، تو والدین کی اجازت کے بغیر وہ عزرائلتا ہے شطیکہ اس کے اندر غور و تحقیق کی صحت ہو، اور غرض سے منعت میں ان کی اطاعت نہیں کی جائے گی، اس لئے کہ مجتہدین کے مقام کا حصول فرض کفایہ ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "وَلْتَكُنْ مِنْكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ" (۱) (اور ضرور ہے کہ تم میں ایک ایسی جماعت رہے جو نیکی کی طرف بلالیا کرے اور بھائی کا حکم دیا کرے اور بدی سے روکا کرے)، لیکن اہل تقلید کی طریقہ پر تھقہ کے لئے سفر ہو اور اس کے شہر میں اس کا انتظام ہو تو اس کی اجازت کے بغیر سفر جائز میں ہوگا۔

۱۰- اگر تجارت کے لئے سفر کا ارادہ ہو جس میں اس کو اسی قدر حاصل ہونے کی امید ہو جتنی وہ اپنے وطن میں حاصل کرتا ہے تو ان کی اجازت کے بغیر نہیں نکلے گا (۲)۔

نوافل کے ترک یا ان کو توڑنے میں والدین کی اطاعت کا حکم:

۱۰- شیخ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ "بر الوالدین" میں فرماتے ہیں: کسی سنت مؤکدہ جیسے جماعت کی نماز میں حاضری، فجر کی دو رکعت اور وتر وغیرہ کے ترک میں والدین کی اطاعت نہیں ہوگی اگر وہ ہمیشہ انہیں ترک کرنے کا مطالبہ کرتے ہوں، اس کے برخلاف اگر وہ نماز کے اہل وقت میں بلا میں تو ان کی اطاعت کی جائے گی چاہے دل وقت کی فضیلت سے تھری ہو جائے (۳)۔

(۱) سورۃ آل عمران ۱۰۴۔
(۲) الفروق للقرطبی ۵/۱۳۵، الدوبلی ۲/۳۸۳، حدیث ۳۵۸۳، جامع قرطبی ۲/۲۳۲۔
(۳) مطالب اولیٰ اشیاء ۲/۳۳۵، انصاف ابن قدامہ ۵/۵۸، شذات القناع ۱/۳۳۲۔

فرضِ خانیہ کے ترک میں ن کی، طاعت کا حکم:

۱۱- صحیح مسلم میں حدیث کہ ایک شخص نے بیعت زنی چاہی اور اس کے والدین میں سے ایک باحیات تھے، گزر چکی ہے، اس سے واضح ہے کہ اس کی صحبت بن کریم علیہ السلام کی صحبت پر اور ان کی خدمت جو واجب ہیں ہے فرض کفایہ پر مقدم ہے اس لئے کہ ان کی طاعت اور س کے ساتھ حسن سلوک فرض ہیں ہے۔ اور جہاں فرض کفایہ ہے، وہ فرض میں توئی ہوتا ہے (۱)۔

بیوی کو طلاق دینے کے مطالبہ میں ان کی طاعت کا حکم:

۱۲- ترمذی نے حضرت ابن عمرؓ سے روایت کیا ہے، فرماتے ہیں: میری ایک بیوی تھی جس سے میں محبت کرتا تھا میرے والد اس کو پسند نہیں کرتے تھے، انہوں نے مجھے اس کو طلاق دینے کا حکم دیا، میں نے انکار کر دیا، پھر میں نے بنا علیہ السلام سے اس کا راز یا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”یا عبد اللہ بن عمر طلق امراتک“ (۲) (۱)۔

عبداللہ بن عمر اپنی بیوی کو طلاق دے دو۔

ایک شخص نے امام احمد سے پوچھا کہ میرے والد مجھے اپنی بیوی کو طلاق دینے کا حکم دیتے ہیں، انہوں نے فرمایا: اسے مت طلاق، اس سے بہتر یہ ہے کہ حضرت عمرؓ نے اپنے بیٹے حضرت عبداللہ بن عمر کو اپنی بیوی کو طلاق دینے کا حکم نہیں دیا تھا؟ انہوں نے فرمایا: ہاں جب تمہارے باپ بھی حضرت عمرؓ کی مانند ہو جائیں، یعنی اپنے باپ کے

حکم سے اسے طلاق مت دینا، یہاں تک کہ وہ بھی حق و عدل تک رسائی اور اس جیسے معاملہ میں خواہش نفس کی عدم اتباع میں حضرت عمرؓ کی مانند ہو جائیں۔

منازلہ میں سے وہ بڑے نے یہ اختیار کیا ہے۔ (باپ کے تیسے پر بیٹے کا اپنی بیوی کو طلاق دینا) واجب ہے اس سے کہ (جب حضرت بن عمر نے اپنی بیوی کو طلاق دینے سے انکار کر دیا تو) بن کریم علیہ السلام نے ان کو طلاق دینے کا حکم دیا۔ ”شیخ تقی لدیں بن تیمیہ سے شخص کے بارے میں جس کی ماں اسے اپنی بیوی کو طلاق دینے کا حکم دے، فرماتے ہیں: اس کے لئے جائز نہیں ہے کہ اپنی بیوی کو طلاق دے، بلکہ اس پر ماں کے ساتھ حسن سلوک واجب ہے، اور اپنی بیوی کو طلاق دینا ماں کے ساتھ حسن سلوک میں داخل نہیں (۱)۔

از کتاب معصیت یا ترک و جب کے مر میں ن کی طاعت کا حکم:

۳۳- ”وہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”وَوَضِعْنَا الْإِنْسَانَ بِالْأَدْنَىٰ خُسًا، وَإِنْ حَافِلَاكَ تَشْرُوكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا“ (۲) ”(۱)۔“ ہم نے حکم دیا ہے انسان کو اپنے والدین کے ساتھ سلوک نیک کا سین اُردو ترجمہ پر روائے ہیں کہ تو کسی چیز کو میرا شریک بنا جسکی کوئی دلیل تیرے پاس نہیں تو تو ان کا کہنا نہ ماننا، اور ارشاد ہے: ”وَإِنْ حَافِلَاكَ عَلَىٰ أَنْ تَشْرُوكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبَهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوفًا“ (۳) (در گروہ دونوں ترجمہ پر اس کا زمرہ لائیں کہ تو میرے ساتھ کسی چیز کو شریک

= متن الاذکار ۵۳۵، الفروق لفظی ۱۲۳-۱۲۲، المشرح الخیر ۵۳۹، الفرائد والذوالی ۲/۳۸۳، الفروا ۲/۶۷۲، ۷۳۔

(۱) الفروق ۱/۱۲۲، ۱۲۵، ۱۵۰، الفروا ۲/۶۷۲، ۷۳۔

(۲) حدیث حضرت ابن عمرؓ ”کان لصی لعمرا“ کی روایت ترمذی (۳) ۲۸۶ طبع النسخ (۱) نے کی ہے اور کہا ہے کہ یہ حسن صحیح ہے دیکھئے جامع احکام القرآن لفظی ۱۰/۲۳۹، الفروا ۲/۵۵۲۔

(۱) الآداب الشرعية والکلی لمرجہ لابن مطیع المتحدی المجمعی ۱/۵۰۳، الفروا ۲/۷۳۔

(۲) سورہ یحییٰ ۲۸۔

(۳) سورہ یحییٰ ۲۸۔

(۴) سورہ یحییٰ ۲۸۔

تک اس کی بنیادی ماحاطق ہے تو تعزیر کے باب سے ہے، اس کی مقدار مغرمائی اور مغرمائی کرنے والے کی حالت کے فرق سے مختلف ہوتی ہے۔

چنانچہ اگر وہ ایسا ہی ایک پر ریاضی گالی یا مار پیٹ کے وسیع
 کی تو وہ ایسا ہی اس کی تعزیر کریں گے یا امام اس کی تعزیر کرے گا اب
 دونوں کے مطالبہ پر (اگر دونوں کو گالی و مار پیٹ ایک ساتھ کی گئی
 ہو کیا ان میں سے جس پر زیادتی کی گئی ہے اس کے مقابلہ پر، اگر گالی
 یا مار کھانے والے نے معاف کر دیا تو اس کی معافی کے بعد بھی وہی
 ظالم کو اختیار ہو گا کہ مناسب تعزیر کرے یا معاف کر دے، اور اگر امام
 تک معاملہ پہنچنے سے پہلے وہ ایسا ہی گالی و مار پیٹ کو معاف کر دے تو
 تعزیر موقوف ہو جائے گی۔

اس فی تقریر آغا واد بدکھائی کے متبادر سے ترقی دے یہ صرب
(۱) یا سخت باتوں سے تنبیہ یاں کے مدد سے ہوئی من
سے ریش تنبیہ ہوتی ہو (۱)۔

یہ کہتے ہیں کہ (یہ میں تمہیں بتا رہا ہوں) یہ وہ باتوں کے بارے میں نہ بتاؤں ؟ ہم نے عرض کیا: خدا ہمارے اللہ کے رسول! آپ ﷺ نے فرمایا: تم تیزی میں ہیں، اللہ کے ساتھ ٹھیک ٹھہراؤ، والدین کی مائرتائی، آپ ﷺ ٹھیک لگائے ہوئے تھے، انکو سر پیچو گئے اور فرمایا: سن لو جوئی بات اور جوئی بات، سن لو جوئی بات اور جوئی بات، آپ ﷺ یہ جملہ یہ کہتے رہے یہاں تک کہ میں نے سوچا: آپ ﷺ خاموش نہیں ہوں گے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "رَضِيَ اللہ فی رَضَی الوالدین۔
وَسَحَطَ اللہ فی سَحَطَ الوالدین" (۲) (اللہ کی رضا والدین کی رضا
میں ہے، اور اللہ کی ناراضی والدین کی ناراضی میں ہے)۔

وَرَأَى عَلَيْهِ السَّلَامُ كَأَنَّهُ شَاوٍ بِهٖ: "كل الذنوب يؤخر الله بها ما شاء إلى يوم القيامة إلا عقوق الوالدين، فإن الله يعجله نصاحبه في الحياة قبل الممات" (۳) (تمام گناہوں میں سے جسے اللہ چاہتا ہے قیامت تک کے لئے مؤخر کرتا ہے، ۱۰۰۷ء والدین کی نافرمانی کے، اللہ تعالیٰ (اس کی بنا پر) تادار کو جلدی کر کے اس کے مرنے سے پہلے دنیا ہی میں دے دیتا ہے)۔

مافریاتی کی سہز :

۱۵۔ والدین کی مائٹرمائی کی اثر وی سزا پر عنفنگوگند رچکی ہے۔ جہاں

() حدیث: ”إلا أباکم باکیر الکبیر...“ کی روایت بخدی (ارجح
۱۰۵۱۰ طبع استغفر) اور مسلم (۱/۱۹۱ طبع مجلس) نے کی ہے۔

(۲) حدیث: ”رضی اللہ فی رضی الوالعی۔۔۔“ کی روایت ترمذی (۳۱۱۳ طبع چکلی) نے کی ہے اس کی سند میں جہالت ہے میزون الاعتدال ص ۲۸۳ طبع چکلی)۔

(۴) حدیث: "کل الملوک یومر اللہ..." کی روایت حاکم (۱۵۶ طبع
دار الفکر) میں ہے۔ (۱) نے کی ہے وہی نے کہا ہے: "پکارو وی ضعیف ہے۔"

(۱) ابن بطوطه، ۱۴۴۸-۱۴۸۰، ۱۴۸۱-۱۴۸۲، ۱۴۸۶، ۱۴۸۹، کشمیر اعتبار

١٢١-١٢٢، ١٢٣-١٢٤، ١٢٥-١٢٦، ١٢٧-١٢٨، ١٢٩-١٣٠، ١٣١-١٣٢، ١٣٣-١٣٤، ١٣٥-١٣٦، ١٣٧-١٣٨، ١٣٩-١٤٠، ١٤١-١٤٢، ١٤٣-١٤٤، ١٤٥-١٤٦، ١٤٧-١٤٨، ١٤٩-١٥٠، ١٥١-١٥٢، ١٥٣-١٥٤، ١٥٥-١٥٦، ١٥٧-١٥٨، ١٥٩-١٦٠، ١٦١-١٦٢، ١٦٣-١٦٤، ١٦٥-١٦٦، ١٦٧-١٦٨، ١٦٩-١٧٠، ١٧١-١٧٢، ١٧٣-١٧٤، ١٧٥-١٧٦، ١٧٧-١٧٨، ١٧٩-١٨٠، ١٨١-١٨٢، ١٨٣-١٨٤، ١٨٥-١٨٦، ١٨٧-١٨٨، ١٨٩-١٩٠، ١٩١-١٩٢، ١٩٣-١٩٤، ١٩٥-١٩٦، ١٩٧-١٩٨، ١٩٩-٢٠٠، ٢٠١-٢٠٢، ٢٠٣-٢٠٤، ٢٠٥-٢٠٦، ٢٠٧-٢٠٨، ٢٠٩-٢١٠، ٢١١-٢١٢، ٢١٣-٢١٤، ٢١٥-٢١٦، ٢١٧-٢١٨، ٢١٩-٢٢٠، ٢٢١-٢٢٢، ٢٢٣-٢٢٤، ٢٢٥-٢٢٦، ٢٢٧-٢٢٨، ٢٢٩-٢٣٠، ٢٣١-٢٣٢، ٢٣٣-٢٣٤، ٢٣٥-٢٣٦، ٢٣٧-٢٣٨، ٢٣٩-٢٤٠، ٢٤١-٢٤٢، ٢٤٣-٢٤٤، ٢٤٥-٢٤٦، ٢٤٧-٢٤٨، ٢٤٩-٢٥٠، ٢٥١-٢٥٢، ٢٥٣-٢٥٤، ٢٥٥-٢٥٦، ٢٥٧-٢٥٨، ٢٥٩-٢٦٠، ٢٦١-٢٦٢، ٢٦٣-٢٦٤، ٢٦٥-٢٦٦، ٢٦٧-٢٦٨، ٢٦٩-٢٧٠، ٢٧١-٢٧٢، ٢٧٣-٢٧٤، ٢٧٥-٢٧٦، ٢٧٧-٢٧٨، ٢٧٩-٢٨٠، ٢٨١-٢٨٢، ٢٨٣-٢٨٤، ٢٨٥-٢٨٦، ٢٨٧-٢٨٨، ٢٨٩-٢٩٠، ٢٩١-٢٩٢، ٢٩٣-٢٩٤، ٢٩٥-٢٩٦، ٢٩٧-٢٩٨، ٢٩٩-٣٠٠، ٣٠١-٣٠٢، ٣٠٣-٣٠٤، ٣٠٥-٣٠٦، ٣٠٧-٣٠٨، ٣٠٩-٣١٠، ٣١١-٣١٢، ٣١٣-٣١٤، ٣١٥-٣١٦، ٣١٧-٣١٨، ٣١٩-٣٢٠، ٣٢١-٣٢٢، ٣٢٣-٣٢٤، ٣٢٥-٣٢٦، ٣٢٧-٣٢٨، ٣٢٩-٣٣٠، ٣٣١-٣٣٢، ٣٣٣-٣٣٤، ٣٣٥-٣٣٦، ٣٣٧-٣٣٨، ٣٣٩-٣٤٠، ٣٤١-٣٤٢، ٣٤٣-٣٤٤، ٣٤٥-٣٤٦، ٣٤٧-٣٤٨، ٣٤٩-٣٥٠، ٣٥١-٣٥٢، ٣٥٣-٣٥٤، ٣٥٥-٣٥٦، ٣٥٧-٣٥٨، ٣٥٩-٣٦٠، ٣٦١-٣٦٢، ٣٦٣-٣٦٤، ٣٦٥-٣٦٦، ٣٦٧-٣٦٨، ٣٦٩-٣٧٠، ٣٧١-٣٧٢، ٣٧٣-٣٧٤، ٣٧٥-٣٧٦، ٣٧٧-٣٧٨، ٣٧٩-٣٨٠، ٣٨١-٣٨٢، ٣٨٣-٣٨٤، ٣٨٥-٣٨٦، ٣٨٧-٣٨٨، ٣٨٩-٣٩٠، ٣٩١-٣٩٢، ٣٩٣-٣٩٤، ٣٩٥-٣٩٦، ٣٩٧-٣٩٨، ٣٩٩-٤٠٠، ٤٠١-٤٠٢، ٤٠٣-٤٠٤، ٤٠٥-٤٠٦، ٤٠٧-٤٠٨، ٤٠٩-٤١٠، ٤١١-٤١٢، ٤١٣-٤١٤، ٤١٥-٤١٦، ٤١٧-٤١٨، ٤١٩-٤٢٠، ٤٢١-٤٢٢، ٤٢٣-٤٢٤، ٤٢٥-٤٢٦، ٤٢٧-٤٢٨، ٤٢٩-٤٣٠، ٤٣١-٤٣٢، ٤٣٣-٤٣٤، ٤٣٥-٤٣٦، ٤٣٧-٤٣٨، ٤٣٩-٤٤٠، ٤٤١-٤٤٢، ٤٤٣-٤٤٤، ٤٤٥-٤٤٦، ٤٤٧-٤٤٨، ٤٤٩-٤٥٠، ٤٥١-٤٥٢، ٤٥٣-٤٥٤، ٤٥٥-٤٥٦، ٤٥٧-٤٥٨، ٤٥٩-٤٦٠، ٤٦١-٤٦٢، ٤٦٣-٤٦٤، ٤٦٥-٤٦٦، ٤٦٧-٤٦٨، ٤٦٩-٤٧٠، ٤٧١-٤٧٢، ٤٧٣-٤٧٤، ٤٧٥-٤٧٦، ٤٧٧-٤٧٨، ٤٧٩-٤٨٠، ٤٨١-٤٨٢، ٤٨٣-٤٨٤، ٤٨٥-٤٨٦، ٤٨٧-٤٨٨، ٤٨٩-٤٩٠، ٤٩١-٤٩٢، ٤٩٣-٤٩٤، ٤٩٥-٤٩٦، ٤٩٧-٤٩٨، ٤٩٩-٥٠٠، ٥٠١-٥٠٢، ٥٠٣-٥٠٤، ٥٠٥-٥٠٦، ٥٠٧-٥٠٨، ٥٠٩-٥١٠، ٥١١-٥١٢، ٥١٣-٥١٤، ٥١٥-٥١٦، ٥١٧-٥١٨، ٥١٩-٥٢٠، ٥٢١-٥٢٢، ٥٢٣-٥٢٤، ٥٢٥-٥٢٦، ٥٢٧-٥٢٨، ٥٢٩-٥٣٠، ٥٣١-٥٣٢، ٥٣٣-٥٣٤، ٥٣٥-٥٣٦، ٥٣٧-٥٣٨، ٥٣٩-٥٤٠، ٥٤١-٥٤٢، ٥٤٣-٥٤٤، ٥٤٥-٥٤٦، ٥٤٧-٥٤٨، ٥٤٩-٥٥٠، ٥٥١-٥٥٢، ٥٥٣-٥٥٤، ٥٥٥-٥٥٦، ٥٥٧-٥٥٨، ٥٥٩-٥٦٠، ٥٦١-٥٦٢، ٥٦٣-٥٦٤، ٥٦٥-٥٦٦، ٥٦٧-٥٦٨، ٥٦٩-٥٧٠، ٥٧١-٥٧٢، ٥٧٣-٥٧٤، ٥٧٥-٥٧٦، ٥٧٧-٥٧٨، ٥٧٩-٥٨٠، ٥٨١-٥٨٢، ٥٨٣-٥٨٤، ٥٨٥-٥٨٦، ٥٨٧-٥٨٨، ٥٨٩-٥٩٠، ٥٩١-٥٩٢، ٥٩٣-٥٩٤، ٥٩٥-٥٩٦، ٥٩٧-٥٩٨، ٥٩٩-٦٠٠، ٦٠١-٦٠٢، ٦٠٣-٦٠٤، ٦٠٥-٦٠٦، ٦٠٧-٦٠٨، ٦٠٩-٦١٠، ٦١١-٦١٢، ٦١٣-٦١٤، ٦١٥-٦١٦، ٦١٧-٦١٨، ٦١٩-٦٢٠، ٦٢١-٦٢٢، ٦٢٣-٦٢٤، ٦٢٥-٦٢٦، ٦٢٧-٦٢٨، ٦٢٩-٦٣٠، ٦٣١-٦٣٢، ٦٣٣-٦٣٤، ٦٣٥-٦٣٦، ٦٣٧-٦٣٨، ٦٣٩-٦٤٠، ٦٤١-٦٤٢، ٦٤٣-٦٤٤، ٦٤٥-٦٤٦، ٦٤٧-٦٤٨، ٦٤٩-٦٥٠، ٦٥١-٦٥٢، ٦٥٣-٦٥٤، ٦٥٥-٦٥٦، ٦٥٧-٦٥٨، ٦٥٩-٦٦٠، ٦٦١-٦٦٢، ٦٦٣-٦٦٤، ٦٦٥-٦٦٦،

المشرع الكبير

(1) ۱۰۰۰

اس مضمون کی رو سے محدثہ (پردہ نشیں) بزد (بے پردہ) کی
ضد ہے۔

باز

اجمائی حکم:

۳- خیر، ثانیہ اور ثالثہ کی رائے ہے کہ کوئی دینے کے سے بے پروا قانون کی حاضری نہ ہو، بشرطیکہ کسی شہادت اس نے حاصل کی ہو جس کی شہادت دینا اس کے سے جائز ہے، اور اس کی حاضری پر دعویٰ مقبوض ہو، اور کسی حالت میں اس کی شہادت پر شہادت قبول نہیں کی جائے گی، والا یہ کہ اس کی حاضری سے کوئی رکاوٹ پیسے مرض اور سفر پایا جائے، تو اس صورت میں قاضی اس کے پاس سے کوئی چیز گواہوں کی شہادت سے گا، اس کی تفصیل شہادت کی بحث میں ہے، لیکن تدریج (پروٹیشن) قانون کو مجھ میں حاصر کرنا نہ ہوئی ہے۔

ماتلایہ عورت کی شہادت کی " نیکی میں بے پردہ " پر پردہ دشمن میں فرق نہیں کرتے، ان کے نزدیک حکم ہے کہ عورت کی شہادت نقل کی جائے لی، چونکہ اس کے لئے مشقت اور بے پردگی ہے (۴)۔

یہ تفصیل شرات کے متعلق ہے، اگر اس پر مقدمہ ہو تو محتاجانہ صراحت لی ہے کہ اگر بے پردہ عورت کے خلاف جمعی دار کیا گیا ہے

(۱) حاشیہ ابن حایم بن ۳۳۶/۳، طبع بیروت، کشف القناع عن متن
الوقایع ۳۳۹/۱، طبع المباحث، جامعہ المدینہ علی المشرع الکبیر ۳۳۹/۳
طبع المباحث۔

(۲) حاشیہ ابن ماجہ پر ۳۶۳۳۳۳ طبع النکلی، کتاب القیاس عن متن
الاقیاس ۳۳۳۳ طبع المراسم مطبعہ المشرقی ۲۰۱۰ء، نہایت کتاب الی
شرح المساجد ۳۶۳۳۳۳ طبع المراسم مطبعہ المشرقی ۲۰۱۰ء، ۳۳۳ طبع النکلی،
تجربۃ الکام ۳۵۳ طبع النکلی۔

۴۰۰

۱۔ مرد و خاتون جس کے محسوس نمایاں ہو یا جو ۷۰ تھ عمر، باہتیار اور بے پردہ ہو لوگوں کے سامنے نہتی ہو لوگ اس کے پاس بیٹھتے رہیں سے شگوار کرتے ہوں، یہی مرد و خاتون ہیں۔

کہا جاتا ہے: ”امورۃ ہودہ“ جب عورت جیہ عمر کی ہو جائے،
 لوجون ثوثین کی طرح پروہ نہ کرے، اسکے ساتھ وہ بیٹھ نہ کرے کہ
 ہو، لوگوں کے ساتھ بیٹھتی، ورنہ اسے شکوہ کرتی ہو، یہ بیٹھ نہ کرے کہ
 شروع سے ہے (۱)۔

فقہاء کے نزدیک یہ لفظ اسی لغوی معنی میں مستعمل ہے۔

مَعْلَمَةٌ

مختصرة (میرده نشین):

۲۔ لغت میں محدود غارت ہے جو محدود (پرہیز) کو لازم پکڑے (۲)۔
حد رہتی متر (پرہیز) ہے۔

مطالع میں یہ پردہ کی پابند خاتون ہے، خواہ بائبرہ یا شیبہ
(کنہ ری یا شوہر پیدا) جسے غیر حرم مرزا نہ کیجیں چاہے وہ نہ مرت

() المصباح المير، القاسم الخط، لبنان العرب، ترتيب القاسم الخط:
مادة "ر"، كتاب الفتح عن فنون الفتح، طبع ١٣٩٦م، طبع رياض حاشية
ابن جابر، ١٣٩٣م، طبع بيروت.

(٣) انما هي العرس باذن "خود" ح

برسام

تعریف:

۱- برسام لغت و اصطلاح میں ایسی عقلی بیماری ہے جس سے ہڈیوں کی ہیئت پیدا ہوتی ہے، یہ ہڈیوں کے مشابہ ہوتی ہے (۱)۔

متعلقہ الفاظ:

الف- عتہ:

۲- عتہ لغت میں ایسا عقلی نقص ہے جس میں ہڈیوں کی کمزوری نہ ہو۔ اصطلاح میں یہ ایسی بیماری ہے جو عقل میں خلل پیدا کرتی ہے، اور دھمیس، انتہائی عقل کا شمار ہو جاتا ہے، اس کی کچھ باتیں تو اصحاب عقل کی طرح ہوتی ہیں، اور کچھ باتیں پاگلوں کی مانند، معتوہ شخص پر با شعور بچہ کے اہتمام جاری ہوتے ہیں۔

برسم (مذیاتی شخص) پر اس کی مذیاتی حالت کے دوران ہڈیوں کے اہتمام جاری ہوتے ہیں (۲)۔

ب- ہنون:

۳- ہنون جیسا کہ شریانی نے تعریف کی ہے: ایسا مرض ہے جو عقل کو رائل کرتا ہے، اور قوت میں اضافہ دیتا ہے (۳)۔

تو تاضی اس کو طیب کرے گا کہ اس میں مذ نہیں ہے، اس کی طبی کے سے اس سر میں خرم کا عنصر بھی نہیں لیا جائے گا، اس لئے کہ اس پر ضرر وری ہے، ورنہ اس لئے بھی کہ یہ انسان کا حق ہے جو عقل ونگی پر مبنی ہے، یکن تر مدعیہ محمد رو (پردہ نشین) ہوتا، سے اپنا وکیل بنانے کا حکم دیا جائے گا اس کی حاضری ضروری نہیں ہوتی اس میں اس کے سے ضرر و مشقت ہے، تر اس سے قسم لی جاتی ہوتا تاضی ایک مین کو جس کے ساتھ وہ کو وہ ہوں گے پیچے گا جو ہڈیوں کو انہوں کی موجودگی میں اس سے حلف لے گا (۱)۔

بحث کے مقامات:

۴- فقہاء نے بے پردہ حقائق کی، عقلی شہادت، جن امور میں اس کے سے شہادت دینا جائز ہے، پر شکوک فرمائی ہے جس کا طریقہ اپنے مقام پر مفصل بیان ہوا ہے۔



(۱) تاج العروس، المصباح المیزانی، المادۃ، حاشیہ ۲ ص ۲۶۱۔

(۲) فتح القدیر ۳/۳۳۳ ص ۲۶۱ ح ۲۲۷۲، تخریجات الخرجانی۔

(۳) مرئی الاطلاق ص ۵۰، دیکھئے اصطلاح اسرار العرب: مادہ جنس۔

یہ فی جملہ امور میں سے ہے جن سے تکلیف (شرعی
و مدداری) ساتھ ہو جاتی ہے، اور طبیعت باطل ہو جاتی ہے۔

برص

جمہلی حکم اور بحث کے مقامات:

۴- ہر صم کے مخصوص احکام ہیں، برسام کے شکار ہونے کی حالت
میں اس کے غنود غیر معتبر ہوں گے، اس کا قراہ درست نہیں ہوگا۔ اس
کے قولی تصرفات شرعاً غیر معتبر ہوں گے، ان امور میں وہ مجنون کی
طرح ہوگا۔

اس حالت میں اس کے فعلی تصرفات کے سلسلہ میں اس پر کناہ
نہیں ہوگا، اگر اس کے فعل کے نتیجے میں کسی کا مال یا جان ضائع
ہو جائے تو اس کے مال میں ضمان اور اس پر وہیت یا اس کے مال سے
عوض کی قیمت واجب ہوگی۔

فقہاء نے ۳ باب وغیرہ پر بحث کرتے ہوئے اور اصل میں سے
اہیت اور اس کے عوارض کے ذیل میں اس پر تعمیلی منکوفز مانی
ہے (۱)۔

متعلقہ الفاظ:

الف- جذام:

۲- یہ لفظ جذم سے ماخوذ ہے جس کا معنی قطع (کاٹنا) ہے، اس مرض
کا پیام اس لئے ہے کہ اس کی وجہ سے اعضا کٹنے لگتے ہیں۔

جذام ایسی بیماری ہے جس کی وجہ سے جسم سرخ ہو جاتا ہے، پھر
سیاہ ہو جاتا ہے، پھر بدبو دار ہو جاتا ہے اور کٹنے اور رزے لگتا ہے، یہ
بیماری بعضہ میں ہوتی ہے، لیکن چہ و میں عموماً ہوتی ہے (۲)۔

ب- ہستی:

ہستی لغت میں برص سے کم درجہ کی سفیدی ہے جو جسم میں اس

(۱) لسان العرب، المعرب للطرز، مادة "برص"، حاشیہ ۲، ج ۲، ص ۵۹۷
طبع الحلی، نہایت لکھا ج ۱، ص ۳۰۳، طبع المکتبہ الاسلامیہ، قلیہ، دہلی، ۱۳۶۰
طبع الحلی۔

(۲) لسان العرب، مادة "جذام"، نہایت لکھا ج ۱، ص ۳۰۳، طبع المکتبہ الاسلامیہ۔

() ابن عابدین ۳۶۶ھ-۳۲۷ھ فتح القدر ۳۲۳ھ-۳۰۱ھ، الفتاوی
الہدیہ ۳۷۰ھ، الفتاویٰ المیزان ۲، سابق صفحہ کے حاشیہ پر، جوہر لا کلیل
۳۳۲-۳۳۵ھ، المشرع الکبیر، رد المحتار مع حاشیہ المدنی ۳۳۲-۳۰۲ھ، المشرع
علی مختصر سیدی غلیل ۳۳۳ھ، المراجع والاکلیل للفتاویٰ ۳۳۲ھ، طبع البجارج
قلیونی و عمیرہ ۳۳۱ھ، شرح روض الطالب من اسکی الطالب ۳۹۹ھ،
۳۸۰ھ، المقتح ۳۲۳ھ، المغنی لابن قدامہ ۵۲۹ھ، ۵۵۰ھ، ۵۷۳ھ،
۳۷۳ھ، طبع المراسم المرحۃ۔

امام محمد فرماتے ہیں: برص کی وجہ سے صرف بیوی کو اہتیا حاصل ہوگا شہر کو نہیں، اس لئے کہ طلاق کے ذریعہ سے دور رہتا ہے، اس کی تحصیل اس کے مقام پر کی گئی جائے۔

برص کی وجہ سے خیار کے ثبوت پر تہذیب و تمدن حضرت عید بن المسوب سے مروی اس روایت سے یہ ثابت ہے کہ حضرت عمر بن خطابؓ نے فرمایا: اگر کسی شخص نے کسی خاتون سے نکاح کیا اور اس سے دخول یا تو اس میں برص یا سے مجنونہ یا جذبی پیدا تو دخول کی وجہ سے عورت کو بھرتے گئے گا، اور شوہر مہر اس شخص سے وصول کرے گا جس نے اسے عورت کے تئیں دھوکا دیا (۲)۔

اور حضرت زید بن کعب بن جرحہ کی حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بنو غفار کی ایک خاتون سے نکاح فرمایا تو اس کے پہلو میں سفیدی دیکھی، تو ان سے فرمایا: ”عبدی عبدک ثابک“ (طلاق سے کنایہ ہے) اور جو انہیں دیا تھا ان میں سے کچھ نہیں یا (۳)۔

مسجد میں برص کے آنے کا حکم:

۴- مالکیہ کی رائے ہے کہ برص کے لئے جمعہ اور جماعت کا ترک مباح ہے جب کہ اس کا برص شدید ہو، اور برص والوں کے لئے

(۱) حاشیہ ابن ماجہ ص ۲۷۷ طبع بیروت، الاختیار ص ۵۳۳، شرح فتح القدیر ص ۳۲۲ طبع بیروت۔

(۲) حدیث: ”علیہما رجل تزوج امرأة فدخل بها فوجد برصاً“ کی روایت سعید بن منصور (۲۰۳ طبع مطبعہ مجلس المدینۃ العلمیۃ) کے ہے اس کی سند میں سعید بن المسوب اور عمر بن خطابؓ کے درمیان قطع ہے جامع التحصیل ص ۲۲۲ طبع بیروت، لاوقاف عراق۔

(۳) حدیث: ”ذہب بن کعب بن جرحہ کی روایت احمد (۳۹۳ طبع بیروت) کے ہے چنگیزی نے مجمع (۳۰۰ طبع القدی) میں اس کا ذکر کیا ہے اور یہاں ہے اسے امام احمد نے روایت کیا ہے حوزہ تہذیب ہے۔

کے رنگ کے حذف ہوتی ہے، یہ برص نہیں ہے (۱)۔

صراح کے شمار سے حلد کے رنگ میں تبدیلی ہوتی ہے۔ اور اس پر نکلنے والا بال سیاہ ہو جاتا ہے، جب کہ برص پر نکلنے والا بال سفید ہوتا ہے (۲)۔

برص کے مخصوص احکام

برص کی وجہ سے فسخ نکاح میں خیار کا ثبوت:

۳- مالکیہ، شافعیہ اور حنابلہ نے مستحکم برص (جو پکڑے ہوئے برص) کی وجہ سے فی الجملہ فسخ نکاح کے مطالبہ کا حق دیا ہے:

مالکیہ نے صرف بیوی کو عقد نکاح کے بعد ہونے والے ضرر رساں برص کی وجہ سے فسخ نکاح کے مطالبہ کی اجازت دی ہے، خواہ مرض دخول سے پہلے ہوا ہو یا اس کے بعد، اور اگر شفا کی امید ہو تو یک سال کی تاخیر کے بعد یہ حق ہوگا۔

شافعیہ اور حنابلہ نے بیوی اور شوہر دونوں کو دخول سے پہلے یا بعد برص کی وجہ سے فسخ کے مطالبہ کی اجازت دی ہے، اور ان تمام امور میں اسی طرح خیار کی شرائط کی رعایت کی جائے گی جس طرح نکاح میں بیان ہو ہے (۳)۔

حنفیہ نے سوائے امام محمد کے، زمین میں سے کسی ایک کو دوسرے کے عیب کی وجہ سے خواہ بہت بر، بوجیسے برص، اختیار نہیں دیا ہے۔

(۱) سنن العرب: مادة ”البرص“۔
(۲) حاشیہ المدون علی الشرح الکبیر ص ۲۷۷ طبع لکھنؤ۔
(۳) شرح البصیر ص ۳۶۸-۳۶۹ جوہر طاکل ص ۲۹۹ طبع بیروت، اسل لمدرک ص ۹۳-۹۵ طبع لکھنؤ، حاشیہ المدون علی الشرح الکبیر ص ۲۷۷ طبع لکھنؤ، نہایت المحتاج ص ۳۰۳-۳۰۴ طبع المکتبۃ الاسلامیہ، المہذب ص ۲۹۲ طبع بیروت، تہذیبی وغیرہ ص ۲۶۱ طبع لکھنؤ، انہی ص ۶۵۱-۶۵۲ طبع المریض، کتاب النکاح ص ۱۰۹-۱۱۰ طبع المریض۔

برص ۵-۶، بركتہ، بركتہ

مذہب کوئی جگہ مخصوص نہ روی گئی ہو کہ دھرموں کو ان سے منہ پھٹے،
اس کی تفصیل بھی پے مقام پر ہوگی (۱)۔

حناہ کے نزدیک جمعہ اور جماعت کے لئے مسجد میں آنا ایسے
شخص کے لئے مکروہ ہے جس کا ہر صلیب ہو۔

اور شافعیہ نے مشقت کی وجہ سے ہر صلیب کے لئے تک جماعت
کی رخصت دی ہے (۲)۔

بركتہ

، لکھنے "تہجد" اور "تہجد"۔

برص سے مصافحہ اور معافیت:

۵- شافعیہ کے نزدیک برص جیسے مرض والے سے مصافحہ اور معافیت
مکروہ ہے، اس سے نہ اس میں یہ ارسائی ہے، اور اللہ بیشہ ہے کہ
دوسرے، چھ شخص کو یہ منتقل ہو جائے (۳)۔

بركتہ

برص کی مامت کا حکم:

۶- مالکیہ نے ایسے امام کی اقتداء جائز بتائی ہے جس کو برص ہو، والا
یہ کہ وہ شہید ہو، تو اس وقت اسے بالکل دھرم ہے کہ وہ با
حکم ہو جائے گا، نہ کہ اسے تو اس پر اس کو مجبور کیا جائے گا۔

حنفیہ کے نزدیک ایسے برص کی مامت مکروہ ہے جس کا برص
جیل یا ہو، یہی حکم اس کے پیچھے نماز کا ہے نفرت کی وجہ سے، اور اس
کے علاوہ کی اقتداء اولیٰ ہے (۴)۔

، لکھنے "میدان"۔



(۱) حاشیہ المدنی علی المشرع الکبیر ۳۸۹/۱ طبع المجلی، مع الجلیل علی مختصر
طبع ۲۷۲/۱ طبع مکتبۃ اہل بیت۔

(۲) نہیہ الکتاب ۱۵۵/۲ طبع المکتبۃ الاسلامیہ بیروت، المدخل علی شرح المنہج
۵۹/۱ طبع دار احیاء التراث اسلامیہ بیروت، کتاب الفتاویٰ ۲۹۸/۱ طبع
مکتبۃ العصر للحدیث۔

(۳) قلیوبی عمیرہ ۲۳، فتح الباری ۱۰/۱۳۰، ۳۱۔

(۴) حاشیہ من ہادیہ ۲۸۱/۱ طبع بیروت، جوہر الجلیل ۸۰/۱ طبع بیروت۔

اصطلاح میں رقم ایسی علامت کو کہتے ہیں جس کے ذریعہ ہونے والی
چٹ کی مقدار جانی جاتی ہے جیسا کہ حنفی نے اس کی تعریف کی ہے (۱)۔
مثال کے تعریف کی ہے کہ پڑے پر پڑے یعنی قیمت کو کہتے ہیں (۲)۔

ب۔ نمونہ ج:

۳۔ اس کو نمونہ ج بھی کہا جاتا ہے، یہ معرب ہے، صنعتی لڑاتے
ہیں: نمونہ ج شی کی مثال جس پر عمل کیا جائے (۳)۔

لغت میں اس کے معانی میں سے ایک یہ ہے کہ وہ شی کی قیمت پر
دلائل کرے، مثلاً گیسوں کے ڈھیر سے یک صاع نکالے، اور اس
سے پورا ڈھیر مہلت کرے کہ یہ ڈھیر اس صاع میں موجود گیہوں
کے جس سے ہے۔

اس کے اقسام کی تفصیل اصطلاح "نمونہ ج" میں دیکھی جائے۔

اجمائی حکم:

۴۔ مالک نے برنائج (بلی) دیکھ کر بیچ کرنے کی جارت دی ہے،
چنانچہ سی خر میں بندھے کپڑوں کی خریداری کاغذ میں لکھے ہوئے
اس کے اوصاف پر اتفاق کرتے ہوئے چار ہے، اگر کپڑوں میں اوصاف
کے مطابق نکال تو بیچ لازم ہوگی، ورنہ اگر اس کے اوصاف نہیں ہوں تو
مشتی کو اختیار ہوگا، اور اگر تعدد کم نکلے تو اسی کے مطابق قیمت میں
سے بیع کر یا جائے گا، اگر کپڑے نصف سے بھی کم نکلے تو بیع لازم
نہیں ہوگی اور اسے حق ہوگا کہ بیچ رد کر دے، اگر کپڑے کی تعدد
زائد ہو تو زائد مقدار کی حد تک باقی اس کے ساتھ شریک تصور کی

برنائج

تعریف:

۱۔ برنائج: حساب کا جامع ورق ہے، یہ لفظ "برنامہ" کا معرب ہے،
المعرب میں ہے: پرچہ (پڑہ) جس میں ایک شخص سے دوسرے
شخص کے پاس بیچے گئے کپڑوں اور سامانوں کی اقسام، اوزان اور
ان کی تعداد لکھی ہو، یہ کاغذ برنائج ہے جس میں بیچے گئے سامان کی
مقدار بتاتی ہے، اسی مفہوم میں دلال کا یہ تملہ ہوتا ہے: "برنائج میں
سامان کا وزن تانے" (۱)۔

فقہاء کا لکھنا۔ صورت کی ہے کہ برنائج دو رشتہ ہے جس میں
پیکٹ میں رکھے فروخت شدہ کپڑوں کے اوصاف درج ہوتے
ہیں (۲)۔

متعدد غلط:

نہ۔ رقم:

۲۔ رقم لغت میں "وَقَعْتُ الشَّيْءَ" سے ہے، یعنی میں ایسی
علامت سے نشان دینا جو اسے دوسرے سے ممتاز کر دے، جیسے تحریر
وغیرہ (۳)۔

(۱) تاج السروس ۳۴۳، اس میں لکھا ہے کہ براء اور میم پرورد ہے اور کہا گیا ہے
کہ میم پرورد ہے اور کہا گیا ہے کہ دونوں پرورد ہے لہذا بہت بارہ "برنائج"،

ابن ماجہ ۳۴۳

(۲) شرح مصیر ۳۳۳

۳۔ مصباح مصیر: بارہ رقم۔

(۱) حاشیہ ابن ماجہ ۳۴۳

(۲) انہی لابن قدامہ ۳۴۳ طبع بیس حد و مطالب اول ۳۴۳

(۳) المصباح المصیر ۳۴۳، حاشیہ ابن ماجہ ۳۴۳، قلیوبی و میر ۳۴۳، ۶۵

کشاف اصطلاحات الفنون ۳۴۳

۴۲ بریتہ، بزاق، بساط الیمین ۱-۲

میں ہے کہ جس سر میں تھ جڑ ہوتا ہے وہ چارٹر کا ہوتا ہے جو ۲۸
ہاشمی میل کی مسافت کے برابر ہے (۱)۔

بساط الیمین

بحث کے مقدمات:

۲- برید اصطلاح ہے جس کا فقہاء مسافت قصر کی مقدار کے سلسلہ
میں ذکر کرتے ہیں جس میں قصر اور رمضان میں افطار کی اجازت
ہے۔ اس کے علاوہ سفر کے دوسرے مقام ذکر کرتے ہیں (۲)۔
قصر (مدا، ص ۵۰ مسافر) اور کہتے: ”مقابر“۔

تعریف:

۱- یہ اصطلاح دو لفظوں سے مرکب ہے، پہلا لفظ ”بساط“ ہے اور
”الیمین“ ہے، پہلا لفظ دوسرے لفظ کی طرف مضاف ہے،
یہ دونوں الفاظ حائے استعمال ہوتے ہیں، اس صورت میں اس
دونوں کا استعمال صرف فقہاء مالکیہ نے کیا ہے، دوسرے الفاظ کی
تعریف ضروری ہے تاکہ مرکب اضافی کی تعریف معلوم ہو سکے۔

لفظ میں یمین کے معانی میں قسم اور حلف بھی ہے، یہی یہاں
مراد ہے (۱)۔

فقہاء مالکیہ کی اصطلاح میں: اللہ کا نام یا اس کی صفات میں سے
کسی صفت کا ذکر کر کے جو واجب نہیں ہے اسے ثابت کرنا ہے (۲)۔
یہ انتہائی دقیق اور مختصر ترین تعریف ہے، یمین کی دوسری تعریف بھی
میں جو اس معنی سے خارج نہیں ہیں۔

۲- لفظ ”بساط“ یمین پر آنا اور نہ دیکھنے والے کو واجب ہے، کیونکہ جہاں سبب
ہوگا، میں یمین ہوگی، تو اس میں نیت معدوم نہیں ہے بلکہ یہ نیت کو بھی
مقصود ہے۔

اس کا شاہد یہ ہے کہ یمین کو اس لفظ کو اس رفقہ برادر مست ہے
کہ جب تک یمین پر آنا اور نہ دیکھنے والے کو واجب ہو (۳)۔

بریتہ

دیکھئے ”طاق“۔

بزاق

دیکھئے ”بصاق“۔

(۱) اصطلاح لسان العرب۔

(۲) جوہر لا لیل، ۲۲۳۔

(۳) لشرح الکبیر ۳۹۲، ۳۰۰۔

(۲) تاج العروس، لسان العرب، المصباح المہر: مادہ ”برؤ“۔ شکل لسانی کا بیان
ہے جس قدر ہم زبان میں چارٹر لفظ دیکھتا گیا ہے اور اس کی تحدید ۶۰ علی را
سے کی گئی ہے (انجم الوسیط ۲/۹۰۱)۔

بساط البیمن ۳

جہاں حکم:

۳۔ ”بساط البیمن“ مالکیہ کے نزدیک جو اس تجزیہ میں منفہ، میں قسم کا باعث ہے اور اس پر تاؤ دزنے والا ہے۔

یہ مطلق بیمن کے لئے مقید یا اس کے عموم کے لئے جھص بن سکتا ہے مثلاً بازار میں کوئی عالم بھی ہو تو یوں کہے: حد کی قسم میں اس بازار سے گوشت نہیں خریدوں گا، تو وہ اپنی بیمن میں ”اس عالم کے وجود“ کی قید کا سنتا ہے اور سب یہ نظام نہ رہے تو اس بازار سے اس کے سے گوشت خریدنا جائز ہوگا اور وہ قسم میں حاث نہیں ہوگا۔

یہی طرح اگر مسجد کا خادم بد اخلاق ہو اور کوئی یوں قسم کھائے بخدا میں اس مسجد میں داخل نہیں ہوں گا، پھر وہ خادم نہ رہے تو اگر وہ مسجد میں داخل ہوگا تو حاث نہیں ہوگا، اس لئے کہ وہ بیمن کو یہ نہ رہے مقید کر سکتا ہے کہ: ”جب تک یہ خادم موجود ہے۔“

اس ”بساط“ میں شرط ہے کہ قسم کھانے والے کی کوئی نیت نہ ہو اور اس سبب میں اس کا کوئی دخل نہ ہو، قسم کی تکلیف یا تخصیص اس سبب کے زوال کے بعد ہی ہوتی ہے۔

حنفی کے نزدیک ”بساط البیمن“ کے بائناطل ”بیمن مذکر“ ہے، مثلاً کسی شخص سے پی پیو کی کو جو باہر نکلنے کے لئے تیار ہے، کہتا ہے: ”حد کی قسم تم نہیں نکلو“ اب اگر وہ کچھ دیر بیٹھ جاتی ہے تو نکلتی ہے تو ہر حنفیہ کے نزدیک استحساناً وہ حاث نہیں ہوگا، امام زفر کا اس سے اختلاف ہے، وہ قیاس کے مطابق اس کو حاث قرار دیتے ہیں۔

شافعیہ کے نزدیک بیمن کے سبب کا کوئی بخل نہیں ہے، الا یہ کہ اس کی نیت ہو، اس کے نزدیک ظاہر اللہ کا اعتبار ہے، اگر عام ہے تو عام ہوگا، مطلق ہے تو مطلق اور خاص ہے تو خاص۔

حنابلہ سے ”بساط البیمن“ کو ”سب البیمن“ اور وہ امور جو بیمن پر ابھریں، کا نام دیا ہے، اور انہوں نے اسے مطلق بیمن ملا ہے اگر

قسم کھانے والے نے کسی چیز کی نیت نہ کی ہو،
اس کی تفصیل کے حاسب کو صراح ”بیمن“ کی طرف رجوع
کرنا چاہیے۔



(۱) فتح القدیر ۳/ ۳۹۳، جامع الصغیر ۲/ ۱۳، شرح الکبیر ۵/ ۲۶۲۔
۳۰، شرح البیہر ۲/ ۱۸۹، ۳۲۸، اسی مطالب ۳/ ۴۵۰، ۴۵۲،
مطالب ولی ائسی ۱/ ۸۱، ۳۹۰۔

ہے، اور میرے بندہ کے لئے وہ ہے جو اس نے مانگا۔

پس اس میں ”الحمد لله رب العالمین“ سے آغاز کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ تسمیہ سورۃ فاتحہ کی ابتدائی آیت نہیں ہے، کیونکہ اگر وہ سورۃ فاتحہ کی آیت ہوتی تو اسی سے آغاز ہوتا، اور اس لئے بھی کہ بسملہ اگر آیت ہوتی تو نصف نصف (کی تقسیم) نہیں ہوتی۔ نصف دل میں ساڑھے تین آیات ہوتیں، حالانکہ (مناصفہ) نصف نصف کی صراحت ہے، اور اس لئے بھی کہ سلف کا اتفاق ہے کہ سورۃ کوثر میں تین آیات ہیں، اور یہ تین آیات بغیر بسملہ ہوتی ہیں اور مذہب مجدد (حقی، مالکی، جمہلی) میں سے ہر مذہب میں اس کے بڑے بڑے روایات ہیں۔

چنانچہ مذہب حنفی میں ہے کہ حلی فرماتے ہیں: میں نے امام محمد سے عرض کیا، تسمیہ قرآن کی آیت ہے یا نہیں؟ اسوں نے فرمایا: وہ بے شک بے حد درمیان جو کچھ ہے، وہ سب قرآن ہے۔ پس یہ امام محمد کی جانب سے بیان ہے کہ یہ سورتوں کے درمیان فصل کے لئے آیت ہے، اسی لئے علاحدہ رسم الخط میں اسے لکھا گیا، امام محمد فرماتے ہیں: حاتمہ اور جنس کے لئے قرأت قرآن کے بعد تسمیہ پڑھنا ضرور ہے، اس لئے کہ قرآن ہونے کا لازمی تقاضا حاتمہ اور جنس پر اس کی قرأت کی حرمت ہے، لیکن قرآن ہونے کا لازمی تقاضا یہ نہیں کہ سورۃ فاتحہ کی طرح سے جہاں پر حاجا ہے حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عثمان سے دریافت کیا کہ سورۃ کوثر اور سورۃ انفال کے درمیان تسمیہ کیوں نہیں لکھا گیا؟ انہوں نے فرمایا: اس لئے کہ سورۃ کوثر سب سے آخر میں نازل ہوئی، رسول اللہ ﷺ وفات پانچ گھنٹے پہلے کے بارے میں ہمیں بوضاحت نہیں فرمائی، تو میں نے محسوس کیا کہ اس سورت کا ابتدائی حصہ سورۃ انفال کے اواخر کے مشابہ ہے، لہذا میں نے اس کو اس سے ملا دیا، پس ان دونوں صحابیوں

کی جانب سے یہ اس بات کی وضاحت ہے کہ تسمیہ سورتوں کے درمیان فصل کے لئے لکھا گیا ہے۔ (۱)

مالکیہ کے نزدیک مشہور یہ ہے کہ بسملہ صرف سورۃ نمل کی یک قرآنی آیت ہے جو ایک آیت کا جزء ہے اور فرض نماز میں امام اور غیہ امام کے لئے سورۃ فاتحہ یا اس کے بعد کی سورت سے قبل پڑھنا ضرور ہے۔ اور مالکیہ کے نزدیک سورۃ فاتحہ میں اس کی بوضاحت، انتخاب اور یوب کا قول بھی ہے (۲)۔

امام احمد سے مروی ہے کہ بسملہ سورۃ فاتحہ میں سے ہے، کیونکہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم سورۃ فاتحہ پڑھو تو ”بسم اللہ الرحمن الرحیم“ بھی پڑھو، یہ تک یہ ”ام القرآن“ اور ”الموع الثانی“ ہے، اور ”بسم الرحمن الرحیم“ اس کی ایک آیت ہے (۳)، اور اس سے کہ صحابہ کرام نے مصاحف میں اسے اسی رسم الخط میں درج کیا ہے، حالانکہ اسوں نے، جلدوں کے درمیان سوائے قرآن کے دوسری چیز درج نہیں کی، اور فقیم الحمر سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی، انہوں نے ”بسم اللہ الرحمن الرحیم“ پڑھا پھر ”ام القرآن“ پڑھا، اور ابن المذہب سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز میں ”بسم

(۱) حاشیہ ابن ماجہ ص ۳۲۷-۳۳۰ طبع بیروت، ابدائع الصنائع ر ۲۰۳ طبع
مکتبہ المصطفیٰ طبع، حاشیہ الدوق علی المشرع الکبیر ر ۲۵۲ طبع
دار الفکر شرح الترمذی ر ۲۱۶-۲۱۷ طبع دار الفکر بیروت، کتب القناع
ر ۳۳۵-۳۳۶ مکتبہ العصر المدینہ لریاض، المصنف ر ۶۱۷ طبع، تفسیر بصیر
ر ۸ طبع المکتبہ المصطفیٰ مصر، تفسیر ابن کثیر ر ۳۰ طبع، بدیس، المصنف سیرت
ر ۱۶ طبع دار الفکر بیروت۔

(۲) حاشیہ الدوق علی المشرع الکبیر ر ۲۵۱، شرح الترمذی ر ۲۱۶، ۲۱۷۔

(۳) حدیث ”بسم اللہ الرحمن الرحیم“۔ مکتبہ الدوق علی (۳۱۲ طبع) محمد اللہ (ہم یرائی) کے
روایت کیا ہے ابن حجر نے تفسیر الخیر (۲۳۲ طبع) مکتبہ المصطفیٰ
میں اس کی تصحیح کی ہے۔

العقراں“ (۱) جنہی اور حاحہ دونوں قرآن کا کوئی حصہ نہیں پڑھیں، اس کی راست حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ سے مروی ہے، احمد، ابو داؤد، نسائی نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے واسطے سے حضرت علیؓ سے روایت کیا ہے، وہ فرماتے ہیں: ”نبی کریم ﷺ کو قرآن سے کوئی چیز نہیں رہتی تھی سو، نے جنابت کے“ (۲)۔

”حضرت عمرؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”لا تعقرا الحائض ولا الحب شیئا من القرآن“، البتہ اگرچہ ثابت مقبول نہ ہو بلکہ دعویٰ شائعہ تعریف کے طور پر یا ہمہ کسی کام کے شروع کرتے وقت پڑھا جائے تو کوئی حرج نہیں، بالکلہ کا ایک قول یہ ہے کہ تعویذ یا جہاز پھونک کے لئے ایک آیت ثواب آیت الکرسی ہو، پڑھنا حرام نہیں ہے۔

اسی طرح مالکیہ کی رائے ہے کہ حیض اور نفاس دلی عورت کے لئے دوران حیض و نفاس تعلیم و تعلم کی غرض سے قرآن پڑھنا ممنوع نہیں ہے، اس لئے کہ وہ اس رکاوٹ (حیض و نفاس) کو دور کرنے پر قادر ہیں، پس جب دن بد ہو جائے، عورت پانی حاصل نہ

(۱) حدیث: ”لا تقرا الحائض....“ کو امام ترمذی (۲۳۶۱) طبع مصنفی (المابلی النحلی) نے روایت کیا ہے، شرح السنن للبخاری (۲۳۴) طبع المکتب الاسلامی، اپنی تعلق میں شعیب أباؤط کتب ہیں اس کو امام ترمذی اور ابن ماجہ (۲۵۹۵) نے روایت کیا ہے، اس میں اسماعیل بن حیاث ہیں جن کی روایت جاریوں سے ضعیف ہے اور یہ روایت بھی منہ سے ہے۔ دارقطنی (ص ۲۳) میں اس کے دوسرے طریق ہیں ایک مغیرہ بن عبد الرحمن بن موسیٰ بن حنبلہ بن ماض بن ابن عمر ہے اور دوسرا ابن محمد بن اسماعیل بن ابی حنبلہ بن ابی حنبلہ بن موسیٰ بن حنبلہ بن ماض بن ابن عمر ہے، حنفی کہتے ہیں یہ روایت باطل ہے اس میں ایک مجہول رووی ہے، پھر ابو حنبلہ کی بھی تصحیف کی گئی ہے لیکن اس کی متابعت ہے جو بنا کرے ترمذی پر اپنی تعلق میں اس کی تصحیح کی ہے وہاں دیکھا جائے۔

(۲) حدیث: ”کان لا یحبہ...“ کی روایت احمد (۸۳) طبع المکتب الاسلامی، اور ابو داؤد (۱۵۵) طبع عزت عید عباس نے کی ہے، دارقطنی نے اس کی تصحیف کی ہے دیکھئے نصب الراية ۱۹۶۱۔

نہ تو اس کے لئے قرآن پڑھنا جائز نہیں ہے جس طرح جنہی کے لئے جائز نہیں ہے۔

حرمت کے حکم سے تمیہ کو مستثنیٰ کرنے کی دلیل یہ ہے کہ وہ اللہ عزوجل سے نہیں، اور غسل کرتے وقت تمیہ پڑھنے کی ضرورت ہوتی ہے، ان کے لئے اس سے پرہیز ممکن نہیں ہے، اور اس سے کہ مسہم شریف میں حضرت عائشہؓ سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے تمام احکامات میں اللہ کا ذکر کرتے تھے (۱)۔

”اس سے قرآن مقسود ہو تو اس سلسلہ میں اور روایتیں ہیں: ایک یہ ہے کہ جائز نہیں ہے، اس لئے کہ حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ ان سے جنہی کے قرآن پڑھنے کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: نہیں، ایک حرف بھی نہیں، اس لئے کہ حدیث میں ممانعت کا حکم عام ہے، مگر روایت یہ ہے کہ ممنوع نہیں ہے، اس لئے کہ اس سے انکار حاصل نہیں ہوتا، ”جائز ہے جب کہ اس سے قرآن مقسود نہ ہو“ (۲)۔

”کلمۃ جنابت“، ”حیس“، ”غسل“ اور ”نفاس“ کی اصطلاحات۔

نماز میں ”بسم اللہ“ پڑھنا:

۵۔ امام مقتدی اور مند کے لئے ہمارے رجحان میں ”بسم اللہ“ پڑھنے کے حکم میں فقہاء کا اختلاف ہے، کیونکہ اس میں اختلاف ہے کہ کیا وہ سورہ فاتحہ اور سورہ کی آیت ہے؟

(۱) حدیث: ”کان النبی ﷺ یذکر اللہ“ من روایت مسلم (۴۸۲) طبع مکتب المابلی النحلی نے کی ہے۔

(۲) حاشیہ ابن ماجہ ص ۱۶۱، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰،

بسملہ ۵

اللہ رب العالمین“ سے قرأت تہیہ، قرأت یا قرأت میں ”بسم اللہ الرحمن الرحیم“ نہیں پڑھتے تھے^(۱)۔

فرض نماز میں سورۃ فاتحہ یا اس کے بعد کی سورت سے قبل اس کا پڑھنا مکروہ ہے، مالکیہ کا ایک قول یہ ہے کہ (اس کا پڑھنا) واجب ہے، اور ایک قول جواز کا ہے۔

امام مالک کے مسلک میں ایک روایت کی رو سے نفل نماز کی ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ اور سورہ سے پہلے سرایا جبراً بسملہ پڑھنا جائز ہے۔

نماز میں بسملہ پڑھنے کے حکم میں اختلاف سے نکلتے ہوئے امام قرطبی نے فرمایا: احتیاط یہ ہے کہ اول فاتحہ میں بسملہ پڑھا جائے، مزید فرمایا: بسملہ پڑھنے میں کراہت کا محل وہ ہے جب کہ مسلک میں اختلاف سے کام لیا گیا، نہ ہو، اگر یہ مقصود ہو تو کراہت نہیں ہے^(۲)۔

تأفیہ کے نزدیک اظہار یہ ہے کہ نماز کی ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ سے قبل بسملہ پڑھنا امام، مقتدی اور منفرد پر واجب ہے، خواہ نماز میں بوی نفل، سری ہو یا جبری، اس لئے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”فاتحة الكتاب سبع آيات، إحداها بسم الله الرحمن الرحيم“ (سورۃ فاتحہ کی سات آیات ہیں، ایک آیت ”بسم اللہ الرحمن الرحیم“ ہے)^(۳)، اور اس روایت کی وجہ سے کہ ”لا صلاة لمن لم يقرأ بفاتحة“

اس بسملہ میں حنفیہ کے مسلک کا حاصل یہ ہے کہ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے آغاز میں امام، منفرد دونوں کے لئے سزا ”بسم اللہ“ پڑھنا مستحب ہے، اور سورۃ فاتحہ اور سورہ کے درمیان اس کا پڑھنا امام ابو حنیفہ اور ابو یوسف کے نزدیک مطلقاً مستحب نہیں ہے۔ اس لئے کہ بسملہ سورۃ فاتحہ میں سے نہیں ہے، تمہارے آغاز میں ذرا یا زیادہ ہے، معنی فرماتے ہیں: یہ سب احتیاط سے زیادہ قریب ہے۔ اس سے کہ اس کے سورۃ فاتحہ کی آیت ہونے میں ملنا، اختلاف ہے، اور سزا بھی مختلف ہیں، ابن ابی رجا، امام محمد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: غیر جبری نماز میں فاتحہ اور سورہ کے درمیان سزا بسملہ پڑھنا مستحب ہے، اس لئے کہ یہ مصحف کی جہات سے زیادہ قریب ہے، اور اگر قراوت جبری ہو تو فاتحہ اور سورہ کے درمیان بسملہ نہیں پڑھا جائے گا، اس لئے کہ اگر اس سے پڑھے گا تو آیت پڑھے گا جس سے قرأت کے درمیان شک (شوشی) لازم آئے گا جو مقبول نہیں ہے۔

مسلک حنفی کا دوسرا قول ہے کہ نماز میں بسملہ سے قرأت کا آغاز واجب ہے، اس لئے کہ وہ سورۃ فاتحہ کی ایک آیت ہے، حنفیہ کے نزدیک مقتدی کے لئے حکم یہ ہے کہ وہ نہیں پڑھے گا، اس لئے کہ اس کا امام اس کی جانب سے ذمہ دار ہوتا ہے، سزا یا جبراً سورۃ فاتحہ اور سورہ کی قرأت کے درمیان بالاتفاق بسملہ پڑھنا مکروہ نہیں ہے^(۱)۔

مالکیہ کے نزدیک مشہور یہ ہے کہ بسملہ سورۃ فاتحہ میں سے نہیں ہے، لہذا امام یا مقتدی یا منفرد فرض نماز میں سرایا جبراً بسملہ نہیں پڑھے گا، اس لئے کہ حضرت انسؓ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ: میں سے رسول اللہ ﷺ، حضرت ابو بکر، حضرت عمر، حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم کے پیچھے نماز پڑھی، وقرأت کا آغاز الحمد

(۱) حدیث: مصیبت علی رسول اللہ ﷺ۔۔۔ کی روایت بخاری (۲۲۶/۲-۲۲۷/۲ طبع استغیہ) اور مسلم (۲۹۹/۱ طبع المکتبہ) کے ہے اور الفقہ مسلم کے ہیں۔

(۲) مہدیہ الدسوقی علی الشرح الکبیر ۲۵۱/۱، شرح الرقابی علی مختصر غیل ۴/۶، ۲۱۷ طبع دار الفکر، جوہر لا کلل ۱/۳۳ طبع دار المعرفہ۔

(۳) حدیث: ۴۱۷۷۷، کی تخریج فقہہ نمبر ۳ میں کہ روایت ہے۔

(۱) حاشیہ ابن ماجہ ج ۱/۳۲۹، ۳۳۰، حاشیہ الخطاوی علی مرآۃ الاصلاح ۳۳۳-۳۳۵، المکتبۃ الشیخانیہ۔

بسملا ۵

نے نماز کو اپنے اور اپنے بندو کے درمیان نصف نصف تقسیم کر دیا ہے۔ اور اس لئے کہ صحابہ کرام نے پٹی تحریر سے سے مصحف میں رت فرمایا ہے حالانکہ انہوں نے دو جہدوں کے درمیان صرف قرآن کو رت فرمایا ہے۔

» راجح قول کے مطابق یہ نماز کی پہلی دو رکعات میں سورۃ فاتحہ کے ساتھ بسملا پڑھنا مسنون ہے، اور سورۃ فاتحہ کے بعد ہر سورت کا آغاز ہی سے یا جائے گا۔ اور سے ہر پڑھا جائے گا اس سے کہ حدیث ہے: "کان یسر بسم اللہ الرحمن الرحیم فی الصلاۃ" (۱) (آپ ﷺ نماز میں "بسم اللہ الرحمن الرحیم" آیت پڑھتے تھے)۔

بسملا کے قرآن ہونے کی بابت حضرت امام احمد کی دوسری روایت کے مطابق امام، منفرد اور مقتدی پر نماز میں سورۃ فاتحہ کے ساتھ بسملا پڑھنا واجب ہے (۲)۔

نیز پہلی رکعت میں بھیجہ، ثا، تَعُوذ کے بعد بسملا پڑھا جائے گا، بعد کی رکعات میں اس رکعت کی بھیجہ قیام کے بعد اسے پڑھا جائے گا، اور بسملا حالت قیام میں پڑھا جائے گا، ولایہ کہ کسی عذر کی وجہ سے بیٹھ کر نماز پڑھے تو بسملا بھی بیٹھ کر پڑھا جائے گا (۳)، تفصیل کے لئے دیکھئے: اصطلاح "صلاۃ"۔

الکتاب" (۱) (اس شخص کی نماز نہیں جس نے سورۃ فاتحہ نہیں پڑھی)، اس حکم کے عموم میں مقتدیوں کے داخل ہونے کی دلیل حضرت ابوداؤد صحیح روایت ہے، فرماتے ہیں کہ: ہم فجر کی نماز میں رسول اللہ ﷺ کے پیچھے تھے، آپ ﷺ پڑھتے، اوست بارہویۃ نماز سے فارغ ہو کر دیر وقت فرمایا: "لعلکم تفرءون خلف امامکم، قنوا، نعم، قال: لا تفعلوا الا بفاتحة الكتاب، فانه لا صلاه لمن لم یقرأ بها" (۲) (شاید تم لوگ اپنے امام کے پیچھے قرأت کرتے ہو، ہم نے عرض کیا: ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا مت پڑھو سورۃ فاتحہ کے کہ جو شخص اسے نہیں پڑھے اس کی نماز نہیں)، نماز کی رکعات میں ہر سورت کی ابتدا کے وقت بسملا پڑھا جائے گا، جہر کی حالت میں سورۃ فاتحہ، رسورت کے ساتھ اسے بھی جہر پڑھا جائے گا، اور اسی طرح ان دونوں کے ساتھ اسے پڑھا جائے گا، اس قول کے مطابق کہ بسملا تمام سورتوں کی ایک آیت ہے (۳)۔

حنابلہ کے نزدیک صبح یہ ہے کہ نماز کی رکعات میں سورۃ فاتحہ اور ہر سورت کے ساتھ بسملا پڑھنا واجب نہیں ہے، اس لئے کہ سورۃ فاتحہ اور ہر سورت کی آیت نہیں ہے، یہ تکہ حدیث میں ہے کہ "قسمت الصلاۃ بیہی و بین عبدی بھیں" (۴) (میں

(۱) حدیث: "الصلاۃ"۔۔۔ کی روایت بخاری (۲۳۶۸-۲۳۷۷ طبع مشکوٰۃ) اور مسلم (۲۹۵/۱ طبع عیسیٰ المابلی) نے کی ہے۔

(۲) حدیث: "لعلکم تفرءون"۔۔۔ کی روایت ابوداؤد (۵۱۵/۱ طبع عزت عبید دماس) اور ترمذی (۲۷۲/۲ طبع مصنفی المابلی) نے کی ہے ترمذی نے کہا: حسن صحیح ہے۔

(۳) لمحمد ابومعشر ۹۷۱ھ، ۵۷۵ھ تکبیر لیسام ۳۳ طبع مکتبہ مدینہ۔

(۴) فیل کتاب شرح دلیل الطالب ۱۳۱/۱ طبع اصلاح کویت، شرح غنی نو روایت ۲۸۰/۱ طبع عالم الکتاب اور حدیث: "قسمت الصلاۃ"۔۔۔ کی تحریر تقریر نمبر ۲ میں گذری ہے۔

(۱) حدیث: "کان یسر بسم اللہ"۔۔۔ غشیٰ نے مجمع الزوائد (۲/۸۸) میں شائع کر دیکتہ القدی) میں کہا ہے کہ اسے طرانی نے تکبیر اور الاوسط میں روایت کیا ہے اس کے رجال بخیر ہیں۔

(۲) المنی ۱۷۷۷ھ، ۱۸۰۰ھ، ۱۸۹۲ھ، ۱۹۰۳ھ، شرف القناع ۳۳۳، ۳۳۲ طبع مکتبہ العصر طبع المابلی۔

(۳) لیسام لیسام ۱۸۰۰ھ، ۱۸۰۳ھ، ۱۸۰۴ھ، ۱۸۰۵ھ، شرح الزیلعی ۱۸۰۳ھ، ۱۸۰۴ھ، ۱۸۰۵ھ، ۱۸۰۶ھ، ۱۸۰۷ھ، ۱۸۰۸ھ، ۱۸۰۹ھ، ۱۸۱۰ھ، ۱۸۱۱ھ، ۱۸۱۲ھ، ۱۸۱۳ھ، ۱۸۱۴ھ، ۱۸۱۵ھ، ۱۸۱۶ھ، ۱۸۱۷ھ، ۱۸۱۸ھ، ۱۸۱۹ھ، ۱۸۲۰ھ، ۱۸۲۱ھ، ۱۸۲۲ھ، ۱۸۲۳ھ، ۱۸۲۴ھ، ۱۸۲۵ھ، ۱۸۲۶ھ، ۱۸۲۷ھ، ۱۸۲۸ھ، ۱۸۲۹ھ، ۱۸۳۰ھ، ۱۸۳۱ھ، ۱۸۳۲ھ، ۱۸۳۳ھ، ۱۸۳۴ھ، ۱۸۳۵ھ، ۱۸۳۶ھ، ۱۸۳۷ھ، ۱۸۳۸ھ، ۱۸۳۹ھ، ۱۸۴۰ھ، ۱۸۴۱ھ، ۱۸۴۲ھ، ۱۸۴۳ھ، ۱۸۴۴ھ، ۱۸۴۵ھ، ۱۸۴۶ھ، ۱۸۴۷ھ، ۱۸۴۸ھ، ۱۸۴۹ھ، ۱۸۵۰ھ، ۱۸۵۱ھ، ۱۸۵۲ھ، ۱۸۵۳ھ، ۱۸۵۴ھ، ۱۸۵۵ھ، ۱۸۵۶ھ، ۱۸۵۷ھ، ۱۸۵۸ھ، ۱۸۵۹ھ، ۱۸۶۰ھ، ۱۸۶۱ھ، ۱۸۶۲ھ، ۱۸۶۳ھ، ۱۸۶۴ھ، ۱۸۶۵ھ، ۱۸۶۶ھ، ۱۸۶۷ھ، ۱۸۶۸ھ، ۱۸۶۹ھ، ۱۸۷۰ھ، ۱۸۷۱ھ، ۱۸۷۲ھ، ۱۸۷۳ھ، ۱۸۷۴ھ، ۱۸۷۵ھ، ۱۸۷۶ھ، ۱۸۷۷ھ، ۱۸۷۸ھ، ۱۸۷۹ھ، ۱۸۸۰ھ، ۱۸۸۱ھ، ۱۸۸۲ھ، ۱۸۸۳ھ، ۱۸۸۴ھ، ۱۸۸۵ھ، ۱۸۸۶ھ، ۱۸۸۷ھ، ۱۸۸۸ھ، ۱۸۸۹ھ، ۱۸۹۰ھ، ۱۸۹۱ھ، ۱۸۹۲ھ، ۱۸۹۳ھ، ۱۸۹۴ھ، ۱۸۹۵ھ، ۱۸۹۶ھ، ۱۸۹۷ھ، ۱۸۹۸ھ، ۱۸۹۹ھ، ۱۹۰۰ھ، ۱۹۰۱ھ، ۱۹۰۲ھ، ۱۹۰۳ھ، ۱۹۰۴ھ، ۱۹۰۵ھ، ۱۹۰۶ھ، ۱۹۰۷ھ، ۱۹۰۸ھ، ۱۹۰۹ھ، ۱۹۱۰ھ، ۱۹۱۱ھ، ۱۹۱۲ھ، ۱۹۱۳ھ، ۱۹۱۴ھ، ۱۹۱۵ھ، ۱۹۱۶ھ، ۱۹۱۷ھ، ۱۹۱۸ھ، ۱۹۱۹ھ، ۱۹۲۰ھ، ۱۹۲۱ھ، ۱۹۲۲ھ، ۱۹۲۳ھ، ۱۹۲۴ھ، ۱۹۲۵ھ، ۱۹۲۶ھ، ۱۹۲۷ھ، ۱۹۲۸ھ، ۱۹۲۹ھ، ۱۹۳۰ھ، ۱۹۳۱ھ، ۱۹۳۲ھ، ۱۹۳۳ھ، ۱۹۳۴ھ، ۱۹۳۵ھ، ۱۹۳۶ھ، ۱۹۳۷ھ، ۱۹۳۸ھ، ۱۹۳۹ھ، ۱۹۴۰ھ، ۱۹۴۱ھ، ۱۹۴۲ھ، ۱۹۴۳ھ، ۱۹۴۴ھ، ۱۹۴۵ھ، ۱۹۴۶ھ، ۱۹۴۷ھ، ۱۹۴۸ھ، ۱۹۴۹ھ، ۱۹۵۰ھ، ۱۹۵۱ھ، ۱۹۵۲ھ، ۱۹۵۳ھ، ۱۹۵۴ھ، ۱۹۵۵ھ، ۱۹۵۶ھ، ۱۹۵۷ھ، ۱۹۵۸ھ، ۱۹۵۹ھ، ۱۹۶۰ھ، ۱۹۶۱ھ، ۱۹۶۲ھ، ۱۹۶۳ھ، ۱۹۶۴ھ، ۱۹۶۵ھ، ۱۹۶۶ھ، ۱۹۶۷ھ، ۱۹۶۸ھ، ۱۹۶۹ھ، ۱۹۷۰ھ، ۱۹۷۱ھ، ۱۹۷۲ھ، ۱۹۷۳ھ، ۱۹۷۴ھ، ۱۹۷۵ھ، ۱۹۷۶ھ، ۱۹۷۷ھ، ۱۹۷۸ھ، ۱۹۷۹ھ، ۱۹۸۰ھ، ۱۹۸۱ھ، ۱۹۸۲ھ، ۱۹۸۳ھ، ۱۹۸۴ھ، ۱۹۸۵ھ، ۱۹۸۶ھ، ۱۹۸۷ھ، ۱۹۸۸ھ، ۱۹۸۹ھ، ۱۹۹۰ھ، ۱۹۹۱ھ، ۱۹۹۲ھ، ۱۹۹۳ھ، ۱۹۹۴ھ، ۱۹۹۵ھ، ۱۹۹۶ھ، ۱۹۹۷ھ، ۱۹۹۸ھ، ۱۹۹۹ھ، ۲۰۰۰ھ، ۲۰۰۱ھ، ۲۰۰۲ھ، ۲۰۰۳ھ، ۲۰۰۴ھ، ۲۰۰۵ھ، ۲۰۰۶ھ، ۲۰۰۷ھ، ۲۰۰۸ھ، ۲۰۰۹ھ، ۲۰۱۰ھ، ۲۰۱۱ھ، ۲۰۱۲ھ، ۲۰۱۳ھ، ۲۰۱۴ھ، ۲۰۱۵ھ، ۲۰۱۶ھ، ۲۰۱۷ھ، ۲۰۱۸ھ، ۲۰۱۹ھ، ۲۰۲۰ھ، ۲۰۲۱ھ، ۲۰۲۲ھ، ۲۰۲۳ھ، ۲۰۲۴ھ، ۲۰۲۵ھ، ۲۰۲۶ھ، ۲۰۲۷ھ، ۲۰۲۸ھ، ۲۰۲۹ھ، ۲۰۳۰ھ، ۲۰۳۱ھ، ۲۰۳۲ھ، ۲۰۳۳ھ، ۲۰۳۴ھ، ۲۰۳۵ھ، ۲۰۳۶ھ، ۲۰۳۷ھ، ۲۰۳۸ھ، ۲۰۳۹ھ، ۲۰۴۰ھ، ۲۰۴۱ھ، ۲۰۴۲ھ، ۲۰۴۳ھ، ۲۰۴۴ھ، ۲۰۴۵ھ، ۲۰۴۶ھ، ۲۰۴۷ھ، ۲۰۴۸ھ، ۲۰۴۹ھ، ۲۰۵۰ھ، ۲۰۵۱ھ، ۲۰۵۲ھ، ۲۰۵۳ھ، ۲۰۵۴ھ، ۲۰۵۵ھ، ۲۰۵۶ھ، ۲۰۵۷ھ، ۲۰۵۸ھ، ۲۰۵۹ھ، ۲۰۶۰ھ، ۲۰۶۱ھ، ۲۰۶۲ھ، ۲۰۶۳ھ، ۲۰۶۴ھ، ۲۰۶۵ھ، ۲۰۶۶ھ، ۲۰۶۷ھ، ۲۰۶۸ھ، ۲۰۶۹ھ، ۲۰۷۰ھ، ۲۰۷۱ھ، ۲۰۷۲ھ، ۲۰۷۳ھ، ۲۰۷۴ھ، ۲۰۷۵ھ، ۲۰۷۶ھ، ۲۰۷۷ھ، ۲۰۷۸ھ، ۲۰۷۹ھ، ۲۰۸۰ھ، ۲۰۸۱ھ، ۲۰۸۲ھ، ۲۰۸۳ھ، ۲۰۸۴ھ، ۲۰۸۵ھ، ۲۰۸۶ھ، ۲۰۸۷ھ، ۲۰۸۸ھ، ۲۰۸۹ھ، ۲۰۹۰ھ، ۲۰۹۱ھ، ۲۰۹۲ھ، ۲۰۹۳ھ، ۲۰۹۴ھ، ۲۰۹۵ھ، ۲۰۹۶ھ، ۲۰۹۷ھ، ۲۰۹۸ھ، ۲۰۹۹ھ، ۲۱۰۰ھ، ۲۱۰۱ھ، ۲۱۰۲ھ، ۲۱۰۳ھ، ۲۱۰۴ھ، ۲۱۰۵ھ، ۲۱۰۶ھ، ۲۱۰۷ھ، ۲۱۰۸ھ، ۲۱۰۹ھ، ۲۱۱۰ھ، ۲۱۱۱ھ، ۲۱۱۲ھ، ۲۱۱۳ھ، ۲۱۱۴ھ، ۲۱۱۵ھ، ۲۱۱۶ھ، ۲۱۱۷ھ، ۲۱۱۸ھ، ۲۱۱۹ھ، ۲۱۲۰ھ، ۲۱۲۱ھ، ۲۱۲۲ھ، ۲۱۲۳ھ، ۲۱۲۴ھ، ۲۱۲۵ھ، ۲۱۲۶ھ، ۲۱۲۷ھ، ۲۱۲۸ھ، ۲۱۲۹ھ، ۲۱۳۰ھ، ۲۱۳۱ھ، ۲۱۳۲ھ، ۲۱۳۳ھ، ۲۱۳۴ھ، ۲۱۳۵ھ، ۲۱۳۶ھ، ۲۱۳۷ھ، ۲۱۳۸ھ، ۲۱۳۹ھ، ۲۱۴۰ھ، ۲۱۴۱ھ، ۲۱۴۲ھ، ۲۱۴۳ھ، ۲۱۴۴ھ، ۲۱۴۵ھ، ۲۱۴۶ھ، ۲۱۴۷ھ، ۲۱۴۸ھ، ۲۱۴۹ھ، ۲۱۵۰ھ، ۲۱۵۱ھ، ۲۱۵۲ھ، ۲۱۵۳ھ، ۲۱۵۴ھ، ۲۱۵۵ھ، ۲۱۵۶ھ، ۲۱۵۷ھ، ۲۱۵۸ھ، ۲۱۵۹ھ، ۲۱۶۰ھ، ۲۱۶۱ھ، ۲۱۶۲ھ، ۲۱۶۳ھ، ۲۱۶۴ھ، ۲۱۶۵ھ، ۲۱۶۶ھ، ۲۱۶۷ھ، ۲۱۶۸ھ، ۲۱۶۹ھ، ۲۱۷۰ھ، ۲۱۷۱ھ، ۲۱۷۲ھ، ۲۱۷۳ھ، ۲۱۷۴ھ، ۲۱۷۵ھ، ۲۱۷۶ھ، ۲۱۷۷ھ، ۲۱۷۸ھ، ۲۱۷۹ھ، ۲۱۸۰ھ، ۲۱۸۱ھ، ۲۱۸۲ھ، ۲۱۸۳ھ، ۲۱۸۴ھ، ۲۱۸۵ھ، ۲۱۸۶ھ، ۲۱۸۷ھ، ۲۱۸۸ھ، ۲۱۸۹ھ، ۲۱۹۰ھ، ۲۱۹۱ھ، ۲۱۹۲ھ، ۲۱۹۳ھ، ۲۱۹۴ھ، ۲۱۹۵ھ، ۲۱۹۶ھ، ۲۱۹۷ھ، ۲۱۹۸ھ، ۲۱۹۹ھ، ۲۲۰۰ھ، ۲۲۰۱ھ، ۲۲۰۲ھ، ۲۲۰۳ھ، ۲۲۰۴ھ، ۲۲۰۵ھ، ۲۲۰۶ھ، ۲۲۰۷ھ، ۲۲۰۸ھ، ۲۲۰۹ھ، ۲۲۱۰ھ، ۲۲۱۱ھ، ۲۲۱۲ھ، ۲۲۱۳ھ، ۲۲۱۴ھ، ۲۲۱۵ھ، ۲۲۱۶ھ، ۲۲۱۷ھ، ۲۲۱۸ھ، ۲۲۱۹ھ، ۲۲۲۰ھ، ۲۲۲۱ھ، ۲۲۲۲ھ، ۲۲۲۳ھ، ۲۲۲۴ھ، ۲۲۲۵ھ، ۲۲۲۶ھ، ۲۲۲۷ھ، ۲۲۲۸ھ، ۲۲۲۹ھ، ۲۲۳۰ھ، ۲۲۳۱ھ، ۲۲۳۲ھ، ۲۲۳۳ھ، ۲۲۳۴ھ، ۲۲۳۵ھ، ۲۲۳۶ھ، ۲۲۳۷ھ، ۲۲۳۸ھ، ۲۲۳۹ھ، ۲۲۴۰ھ، ۲۲۴۱ھ، ۲۲۴۲ھ، ۲۲۴۳ھ، ۲۲۴۴ھ، ۲۲۴۵ھ، ۲۲۴۶ھ، ۲۲۴۷ھ، ۲۲۴۸ھ، ۲۲۴۹ھ، ۲۲۵۰ھ، ۲۲۵۱ھ، ۲۲۵۲ھ، ۲۲۵۳ھ، ۲۲۵۴ھ، ۲۲۵۵ھ، ۲۲۵۶ھ، ۲۲۵۷ھ، ۲۲۵۸ھ، ۲۲۵۹ھ، ۲۲۶۰ھ، ۲۲۶۱ھ، ۲۲۶۲ھ، ۲۲۶۳ھ، ۲۲۶۴ھ، ۲۲۶۵ھ، ۲۲۶۶ھ، ۲۲۶۷ھ، ۲۲۶۸ھ، ۲۲۶۹ھ، ۲۲۷۰ھ، ۲۲۷۱ھ، ۲۲۷۲ھ، ۲۲۷۳ھ، ۲۲۷۴ھ، ۲۲۷۵ھ، ۲۲۷۶ھ، ۲۲۷۷ھ، ۲۲۷۸ھ، ۲۲۷۹ھ، ۲۲۸۰ھ، ۲۲۸۱ھ، ۲۲۸۲ھ، ۲۲۸۳ھ، ۲۲۸۴ھ، ۲۲۸۵ھ، ۲۲۸۶ھ، ۲۲۸۷ھ، ۲۲۸۸ھ، ۲۲۸۹ھ، ۲۲۹۰ھ، ۲۲۹۱ھ، ۲۲۹۲ھ، ۲۲۹۳ھ، ۲۲۹۴ھ، ۲۲۹۵ھ، ۲۲۹۶ھ، ۲۲۹۷ھ، ۲۲۹۸ھ، ۲۲۹۹ھ، ۲۳۰۰ھ، ۲۳۰۱ھ، ۲۳۰۲ھ، ۲۳۰۳ھ، ۲۳۰۴ھ، ۲۳۰۵ھ، ۲۳۰۶ھ، ۲۳۰۷ھ، ۲۳۰۸ھ، ۲۳۰۹ھ، ۲۳۱۰ھ، ۲۳۱۱ھ، ۲۳۱۲ھ، ۲۳۱۳ھ، ۲۳۱۴ھ، ۲۳۱۵ھ، ۲۳۱۶ھ، ۲۳۱۷ھ، ۲۳۱۸ھ، ۲۳۱۹ھ، ۲۳۲۰ھ، ۲۳۲۱ھ، ۲۳۲۲ھ، ۲۳۲۳ھ، ۲۳۲۴ھ، ۲۳۲۵ھ، ۲۳۲۶ھ، ۲۳۲۷ھ، ۲۳۲۸ھ، ۲۳۲۹ھ، ۲۳۳۰ھ، ۲۳۳۱ھ، ۲۳۳۲ھ، ۲۳۳۳ھ، ۲۳۳۴ھ، ۲۳۳۵ھ، ۲۳۳۶ھ، ۲۳۳۷ھ، ۲۳۳۸ھ، ۲۳۳۹ھ، ۲۳۴۰ھ، ۲۳۴۱ھ، ۲۳۴۲ھ، ۲۳۴۳ھ، ۲۳۴۴ھ، ۲۳۴۵ھ، ۲۳۴۶ھ، ۲۳۴۷ھ، ۲۳۴۸ھ، ۲۳۴۹ھ، ۲۳۵۰ھ، ۲۳۵۱ھ، ۲۳۵۲ھ، ۲۳۵۳ھ، ۲۳۵۴ھ، ۲۳۵۵ھ، ۲۳۵۶ھ، ۲۳۵۷ھ، ۲۳۵۸ھ، ۲۳۵۹ھ، ۲۳۶۰ھ، ۲۳۶۱ھ، ۲۳۶۲ھ، ۲۳۶۳ھ، ۲۳۶۴ھ، ۲۳۶۵ھ، ۲۳۶۶ھ، ۲۳۶۷ھ، ۲۳۶۸ھ، ۲۳۶۹ھ، ۲۳۷۰ھ، ۲۳۷۱ھ، ۲۳۷۲ھ، ۲۳۷۳ھ، ۲۳۷۴ھ، ۲۳۷۵ھ، ۲۳۷۶ھ، ۲۳۷۷ھ، ۲۳۷۸ھ، ۲۳۷۹ھ، ۲۳۸۰ھ، ۲۳۸۱ھ، ۲۳۸۲ھ، ۲۳۸۳ھ، ۲۳۸۴ھ، ۲۳۸۵ھ، ۲۳۸۶ھ، ۲۳۸۷ھ، ۲۳۸۸ھ، ۲۳۸۹ھ، ۲۳۹۰ھ، ۲۳۹۱ھ، ۲۳۹۲ھ، ۲۳۹۳ھ، ۲۳۹۴ھ، ۲۳۹۵ھ، ۲۳۹۶ھ، ۲۳۹۷ھ، ۲۳۹۸ھ، ۲۳۹۹ھ، ۲۴۰۰ھ، ۲۴۰۱ھ، ۲۴۰۲ھ، ۲۴۰۳ھ، ۲۴۰۴ھ، ۲۴۰۵ھ، ۲۴۰۶ھ، ۲۴۰۷ھ، ۲۴۰۸ھ، ۲۴۰۹ھ، ۲۴۱۰ھ، ۲۴۱۱ھ، ۲۴۱۲ھ، ۲۴۱۳ھ، ۲۴۱۴ھ، ۲۴۱۵ھ، ۲۴۱۶ھ، ۲۴۱۷ھ، ۲۴۱۸ھ، ۲۴۱۹ھ، ۲۴۲۰ھ، ۲۴۲۱ھ، ۲۴۲۲ھ، ۲۴۲۳ھ، ۲۴۲۴ھ، ۲۴۲۵ھ، ۲۴۲۶ھ، ۲۴۲۷ھ، ۲۴۲۸ھ، ۲۴۲۹ھ، ۲۴۳۰ھ، ۲۴۳۱ھ، ۲۴۳۲ھ، ۲۴۳۳ھ، ۲۴۳۴ھ، ۲۴۳۵ھ، ۲۴۳۶ھ، ۲۴۳۷ھ، ۲۴۳۸ھ، ۲۴۳۹ھ، ۲۴۴۰ھ، ۲۴۴۱ھ، ۲۴۴۲ھ، ۲۴۴۳ھ، ۲۴۴۴ھ، ۲۴۴۵ھ، ۲۴۴۶ھ، ۲۴۴۷ھ، ۲۴۴۸ھ، ۲۴۴۹ھ، ۲۴۵۰ھ، ۲۴۵۱ھ، ۲۴۵۲ھ، ۲۴۵۳ھ، ۲۴۵۴ھ، ۲۴۵۵ھ، ۲۴۵۶ھ، ۲۴۵۷ھ، ۲۴۵۸ھ، ۲۴۵۹ھ، ۲۴۶۰ھ، ۲۴۶۱ھ، ۲۴۶۲ھ، ۲۴۶۳ھ، ۲۴۶۴ھ، ۲۴۶۵ھ، ۲۴۶۶ھ، ۲۴۶۷ھ، ۲۴۶۸ھ، ۲۴۶۹ھ، ۲۴۷۰ھ، ۲۴۷۱ھ، ۲۴۷۲ھ، ۲۴۷۳ھ، ۲۴۷۴ھ، ۲۴۷۵ھ، ۲۴۷۶ھ، ۲۴۷۷ھ، ۲۴۷۸ھ، ۲۴۷۹ھ، ۲۴۸۰ھ، ۲۴۸۱ھ، ۲۴۸۲ھ، ۲۴۸۳ھ، ۲۴۸۴ھ، ۲۴۸۵ھ، ۲۴۸۶ھ، ۲۴۸۷ھ، ۲۴۸۸ھ، ۲۴۸۹ھ، ۲۴۹۰ھ، ۲۴۹۱ھ، ۲۴۹۲ھ، ۲۴۹۳ھ، ۲۴۹۴ھ، ۲۴۹۵ھ، ۲۴۹۶ھ، ۲۴۹۷ھ، ۲۴۹۸ھ، ۲۴۹۹ھ، ۲۵۰۰ھ، ۲۵۰۱ھ، ۲۵۰۲ھ، ۲۵۰۳ھ، ۲۵۰۴ھ، ۲۵۰۵ھ، ۲۵۰۶ھ، ۲۵۰۷ھ، ۲۵۰۸ھ، ۲۵۰۹ھ، ۲۵۱۰ھ، ۲۵۱۱ھ، ۲۵۱۲ھ، ۲۵۱۳ھ، ۲۵۱۴ھ، ۲۵۱۵ھ، ۲۵۱۶ھ، ۲۵۱۷ھ، ۲۵۱۸ھ، ۲۵۱۹ھ، ۲۵۲۰ھ، ۲۵۲۱ھ، ۲۵۲۲ھ، ۲۵۲۳ھ، ۲۵۲۴ھ، ۲۵۲۵ھ، ۲۵۲۶ھ، ۲۵۲۷ھ، ۲۵۲۸ھ، ۲۵۲۹ھ، ۲۵۳۰ھ، ۲۵۳۱ھ، ۲۵۳۲ھ، ۲۵۳۳ھ، ۲۵۳۴ھ، ۲۵۳۵ھ، ۲۵۳۶ھ، ۲۵۳۷ھ، ۲۵۳۸ھ، ۲۵۳۹ھ، ۲۵۴۰ھ، ۲۵۴۱ھ، ۲۵۴۲ھ، ۲۵۴۳ھ، ۲۵۴۴ھ، ۲۵۴۵ھ، ۲۵۴۶ھ، ۲۵۴۷ھ، ۲۵۴۸ھ، ۲۵۴۹ھ، ۲۵۵۰ھ، ۲۵۵۱ھ، ۲۵۵۲ھ، ۲۵۵۳ھ، ۲۵۵۴ھ، ۲۵۵۵ھ، ۲۵۵۶ھ، ۲۵۵۷ھ، ۲۵۵۸ھ، ۲۵۵۹ھ، ۲۵۶۰ھ، ۲۵۶۱ھ، ۲۵۶۲ھ، ۲۵۶۳ھ، ۲۵۶۴ھ، ۲۵۶۵ھ، ۲۵۶۶ھ، ۲۵۶۷ھ، ۲۵۶۸ھ، ۲۵۶۹ھ، ۲۵۷۰ھ، ۲۵۷۱ھ، ۲۵۷۲ھ، ۲۵۷۳ھ، ۲۵۷۴ھ، ۲۵۷۵ھ، ۲۵۷۶ھ، ۲۵۷۷ھ، ۲۵۷۸ھ، ۲۵۷۹ھ، ۲۵۸۰ھ، ۲۵۸۱ھ، ۲۵۸۲ھ، ۲۵۸۳ھ، ۲۵۸۴ھ، ۲۵۸۵ھ، ۲۵۸۶ھ، ۲۵۸۷ھ، ۲۵۸۸ھ، ۲۵۸۹ھ، ۲۵۹۰ھ، ۲۵۹۱ھ، ۲۵۹۲ھ، ۲۵۹۳ھ، ۲۵۹۴ھ، ۲۵۹۵ھ، ۲۵۹۶ھ، ۲۵۹۷ھ، ۲۵۹۸ھ، ۲۵۹۹ھ، ۲۶۰۰ھ، ۲۶۰۱ھ، ۲۶۰۲ھ، ۲۶۰۳ھ، ۲۶۰۴ھ، ۲۶۰۵ھ، ۲۶۰۶ھ، ۲۶۰۷ھ، ۲۶۰۸ھ، ۲۶۰۹ھ، ۲۶۱۰ھ، ۲۶۱۱ھ، ۲۶۱۲ھ، ۲۶۱۳ھ، ۲۶۱۴ھ، ۲۶۱۵ھ، ۲۶۱۶ھ، ۲۶۱۷ھ، ۲۶۱۸ھ، ۲۶۱۹ھ، ۲۶۲۰ھ، ۲۶۲۱ھ، ۲۶۲۲ھ، ۲۶۲۳ھ، ۲۶۲۴ھ، ۲۶۲۵ھ، ۲۶۲۶ھ، ۲۶۲۷ھ، ۲۶۲۸ھ، ۲۶۲۹ھ، ۲۶۳۰ھ، ۲۶۳۱ھ، ۲۶۳۲ھ، ۲۶۳۳ھ، ۲۶۳۴ھ، ۲۶۳۵ھ، ۲۶۳۶ھ، ۲۶۳۷ھ، ۲۶۳۸ھ، ۲۶۳۹ھ، ۲۶۴۰ھ، ۲۶۴۱ھ، ۲۶۴۲ھ، ۲۶۴۳ھ، ۲۶۴۴ھ، ۲۶۴۵ھ، ۲۶۴۶ھ، ۲۶۴۷ھ، ۲۶۴۸ھ، ۲۶۴۹ھ، ۲۶۵۰ھ، ۲۶۵۱ھ، ۲۶۵۲ھ، ۲۶۵۳ھ، ۲۶۵۴ھ، ۲۶۵۵ھ، ۲۶۵۶ھ، ۲۶۵۷ھ، ۲۶۵۸ھ، ۲۶۵۹ھ، ۲۶۶۰ھ، ۲۶۶۱ھ، ۲۶۶۲ھ، ۲۶۶۳ھ، ۲۶۶۴ھ، ۲۶۶۵ھ، ۲۶۶۶ھ، ۲۶۶۷ھ، ۲۶۶۸ھ، ۲۶۶۹ھ، ۲۶۷۰ھ، ۲۶۷۱ھ، ۲۶۷۲ھ، ۲۶۷۳ھ، ۲۶۷۴ھ، ۲۶۷۵ھ، ۲۶۷۶ھ، ۲۶۷۷ھ، ۲۶۷۸ھ، ۲۶۷۹ھ، ۲۶۸۰ھ، ۲۶۸۱ھ، ۲۶۸۲ھ، ۲۶۸۳ھ، ۲۶۸۴ھ، ۲۶۸۵ھ، ۲۶۸۶ھ، ۲۶۸۷ھ، ۲۶۸۸ھ، ۲۶۸۹ھ، ۲۶۹۰ھ، ۲۶۹۱ھ، ۲۶۹۲ھ، ۲۶۹۳ھ، ۲۶۹۴ھ، ۲۶۹۵ھ، ۲۶۹۶ھ، ۲۶۹۷ھ، ۲۶۹۸ھ، ۲۶۹۹ھ، ۲۷۰۰ھ، ۲۷۰۱ھ، ۲۷۰۲ھ، ۲۷۰۳ھ، ۲۷۰۴ھ، ۲۷۰۵ھ، ۲۷۰۶ھ، ۲۷۰۷ھ، ۲۷۰۸ھ، ۲۷۰۹ھ، ۲۷۱۰ھ، ۲۷۱۱ھ، ۲۷۱۲ھ، ۲۷۱۳ھ، ۲۷۱۴ھ، ۲۷۱۵ھ، ۲۷۱۶ھ، ۲۷۱۷ھ، ۲۷۱۸ھ، ۲۷۱۹ھ، ۲۷۲۰ھ، ۲۷۲۱ھ، ۲۷۲۲ھ، ۲۷۲۳ھ، ۲۷۲۴ھ، ۲۷۲۵ھ، ۲۷۲۶ھ، ۲۷۲۷ھ، ۲۷۲۸ھ، ۲۷۲۹ھ، ۲۷۳۰ھ، ۲۷۳۱ھ، ۲۷۳۲ھ، ۲۷۳۳ھ، ۲۷۳۴ھ، ۲۷۳۵ھ، ۲۷۳۶ھ، ۲۷۳۷ھ، ۲۷۳۸ھ، ۲۷۳۹ھ، ۲۷۴۰ھ، ۲۷۴۱ھ، ۲۷۴۲ھ، ۲۷۴۳ھ، ۲۷۴۴ھ، ۲۷۴۵ھ، ۲۷۴۶ھ، ۲۷۴۷ھ، ۲۷۴۸ھ، ۲۷۴۹ھ، ۲۷۵۰ھ، ۲۷۵۱ھ، ۲۷۵۲ھ، ۲۷۵۳ھ، ۲۷۵۴ھ، ۲۷۵۵ھ، ۲۷۵۶ھ، ۲۷۵۷ھ، ۲۷۵۸ھ، ۲۷۵۹ھ، ۲۷۶۰ھ، ۲۷۶۱ھ، ۲۷۶۲ھ، ۲۷۶۳ھ، ۲

بسم اللہ پڑھنے کے دوسرے مواقع:

غ۔ بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت تسمیہ:

۶۔ بیت الخلاء میں قضاء حاجت کے لئے داخل ہوتے وقت بطور تحجب تسمیہ کے جوڑ پر عقبہ تعلق ہے، اس لئے کہ نبی کریم ﷺ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ جب بیت الخلاء تشریف لے جاتے تو پڑھتے "بسم اللہ اللہم انی اعوذ بک من العیث والعجاث" (۱)۔

تفصیل کے لئے دیکھئے: "قضاء الحاجۃ"۔

ب۔ وضو کے وقت تسمیہ:

۷۔ حنفیہ مالکیہ کے مشہور قول میں، "رثا فعیہ کا مسلک ہے کہ وضو شروع کرتے وقت تسمیہ سنت ہے، اس نصرات کا استدلال یہ ہے کہ "تسمیہ وضو تسمیہ کی شرط کے بغیر مطلق ہے، اور وضو کرے ۱۰ لے سے مضبوط طہارت ہے، ورنہ تسمیہ طہارت میں قاذب نہیں ہے، اس لئے کہ پانی کو اصل کے اعتبار سے پاک کرنے والا بنایا گیا ہے، البتہ اس کی طہوریت (پاک کرنے کی صلاحیت) بندہ کے عمل پر متوقف نہیں ہوگی، اور حضرت بن مسعود کی اس روایت سے بھی استدلال

ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "من توضأ و ذکر اسم اللہ علیہ کان ظہورا لجمع بدنہ، ومن توضأ ولم یذكر اسم اللہ کان ظہورا لھا اصاب من بدنہ" (۲) (جس نے وضو کیا (۱) حدیث: "کان اذا فعل الغلاء...." کی روایت بخاری (۲۳۲) طبع انتقہ) اور مسلم (۲۸۳) طبع عیسیٰ الحلبي) نے کی ہے الفاظ بخاری کے پیروہ دیکھئے حاشیہ ابن ماجہ (۱/۲۹۸، ۲۳۰، ۲۳۱) حاشیہ الدسوقی (۱/۱۰۰، ۱۰۶، المہذب (۱/۳۲، ۳۳) حاشیہ قلیوبی و میسرہ (۱/۳۸، ۳۸) کشف القناع (۱/۵۸)۔

(۲) حدیث: "من توضأ...." کی روایت ترمذی نے کی ہے (تحقیق الخیر (۱/۷۲)۔

اور اس پر اللہ کا نام لیا تو یہ اس کے تمام بدن کے لئے پاک کرنے والا ہوگا، اور جس نے وضو کیا اور اللہ کا نام نہیں لیا تو یہ اس کے بدن کے انہی حصوں کو پاک کرنے والا ہوگا جہاں وہ پہنچا)۔

"ورأى وضو کرنے والا آغاز وضو میں تسمیہ بھول جائے اور درمیان میں یاد آئے تو ان وقت پڑھ لے گا، تاکہ وضو اللہ تعالیٰ کے نام سے خالی نہ ہے" (۱)۔

حنابلہ کی رائے ہے کہ وضو میں تسمیہ واجب ہے، اور تسمیہ "باسم اللہ" بتا ہے، دوسرا جملہ اس کے قائم مقام نہیں ہوگا، وجوب پر استدلال اس نے حضرت ابو یوسف کی اس روایت سے کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "لا صلاح لمن لا وضوء له، ولا وضوء لمن لم يذكر اسم اللہ علیہ" (۲) (اس کی نماز میں جس کا وضو نہیں، اور اس کا وضو نہیں جس نے اس پر اللہ کا نام نہیں لیا)۔ بھول جانے کی صورت میں تسمیہ معاف ہو کر ساتھ ہو جاتا ہے، اس حدیث کی وجہ سے کہ "تجاوز اللہ عن أمتی الخطأ والسيئ ما استكرهوا علیہ" (۳) (اللہ تعالیٰ نے میری امت کی غلطی، بھول چوک اور جس چیز پر انہیں مجبور کر دیا جائے اس کو معاف فرما دیا ہے)۔

(۱) ابن ماجہ (۱/۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳) جامع الترمذی (۱/۳۰، الدسوقی (۱/۹۳، شرح البرکاتی علی مختصر طیل (۱/۷۲، المہذب (۱/۲۲، قلیوبی و میسرہ (۱/۵۲، نہایۃ المحتاج (۱/۶۸)۔

(۲) حدیث: "لا صلاح لمن...." کی روایت ترمذی (۱/۳۷، ۳۸) طبع مصطفیٰ الحلبي) اور ابن ماجہ (۱/۳۰) طبع عیسیٰ الحلبي) نے کی ہے حافظ ابن حجر نے تحقیق الخیر (۱/۷۳، ۷۴) طبع المطبعہ المشرقیہ میں اس حدیث کی تخریج کے بعد کتبہ ظہر ہے کہ احادیث سے مجموعی طور پر ثبوت پیدا ہوئی ہے جو دلالت کرتی ہے کہ اس کی اصل ہے اور حاکم (۱/۳۶) طبع دار کتاب المشرقی نے کی ہے اور کہا ہے حدیث صحیحہ عادیہ ہے۔

(۳) حدیث: "تجاوز اللہ...." کی روایت حاکم (۱/۹۸، ۹۹) طبع دار کتاب المشرقی نے کی ہے اور کتبہ یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرط صحیح ہے۔

۱۰۔ تیمم کے وقت تسمیہ:

۱۱۔ تیمم کے وقت تسمیہ شروع ہوتی ہے، حنفیہ کے نزدیک مسنون ہے، مالکیہ کے نزدیک مندوب ہے، شافعیہ کے نزدیک مستحب ہے، اس کے الفاظ "بسم اللہ" اور شافعیہ کے نزدیک زیادہ مکمل ہے "بسم اللہ الرحمن الرحیم" میں۔ اگر تیمم کے آغاز میں تسمیہ بھٹ جائے اور درمیان میں یا آئے تو پڑھ لے اور جابوہ جہیزہ چھوڑ دے تو تیمم باطل نہیں ہوگا، اور اگر پڑھ لے گا تو اب پائے گا^(۱)۔

حنابلہ کے نزدیک تیمم کے وقت تسمیہ واجب ہے، اور وہ "باسم اللہ" ہے، اور مالکیہ کے قائم مقام نہیں ہوں گے، اس کا وقت ابتدائے تیمم ہے، بھول جانے سے ساتھ ہو جانا ہے، اس لئے کہ حدیث ہے: "تجاوز الله عن امني الحطأ والنسيان"^(۲) (اللہ تعالیٰ نے میری امت سے غلطی اور بھول چوک کو معاف کر دیا ہے۔۔۔) اور اگر درمیان میں یاد آ جائے تو تسمیہ کہے گا اور تیمم پورا کرے گا، اور اگر عذر چھوڑ دے یہاں تک کہ بعض اعضاء کا مسح کر لے اور کئے ہوئے فعل کو نہ دہرائے تو اس کی طہارت درست نہیں ہوگی، اس لئے کہ اس نے اپنی طہارت پر اللہ کا نام نہیں لیا ہے^(۳)۔

۱۲۔ تیمم کے وقت تسمیہ:

۱۳۔ تیمم کا اتفاق ہے کہ تیمم کا نام عبادت وغیرہ کے وقت تسمیہ شروع ہوتی ہے، جس قرآن کریم کی تلاوت اور اذان کے وقت، کشتی اور جانور پر سواری کے وقت، گھر اور مسجد میں داخل ہونے یا نکلنے کے وقت، تہائے ریشہ کرنے یا اس کے بجھانے کے وقت، مباح جنسی

ساتھ دھیر (شکاری جانور) بھی شامل ہو، آپ ﷺ نے فرمایا: مت کھانا، اس سے کتم نے اپنے کتے پر تسمیہ پڑھا ہے اور دھیرے پر تسمیہ نہیں پڑھا ہے، حنابلہ کے نزدیک تسمیہ کے سلسلہ میں دھیر اور شکار کے درمیان فرق یہ ہے کہ ذبح آپ محل میں واقع ہوتا ہے تو تسمیہ بھولنے کی صورت میں اس میں تو ساق ہوتا ہے بین شکار میں تسمیہ بھولنے میں ساق نہیں ہوگا، اور امام احمد سے منقول ہے کہ اگر شکار کے وقت تسمیہ بھول جائے تو شکار مباح ہوگا اور کھایا جائے گا، ان سے یہ بھی مروی ہے کہ اگر تیر پر تسمیہ بھول جائے تو مباح ہوگا، اور شکاری جانور پر بھول جائے تو مباح نہیں ہوگا^(۱)، مزید تفصیل کے لئے دیکھئے "صيد" کی صلاحت۔

۱۴۔ کھاتے وقت "بسم اللہ" پڑھنا:

۱۵۔ فقہاء کی رائے ہے کہ کھانا شروع کرتے وقت تسمیہ بنا سنت ہے، اور اس کے الفاظ "بسم اللہ" اور "بسم اللہ الرحمن الرحیم" ہیں، اگر شروع میں تسمیہ بھول جائے تو باقی میں پڑھ لے، اور یوں کہئے "باسم اللہ اولہ و آخرہ" اس لئے کہ نصرت عاشر سے روایت ہے کہ بنا کریم ﷺ نے فرمایا: "اذا اكل احدكم فليذكر اسم الله تعالى، فان نسي ان يذكر اسم الله في اوله فليقل: باسم الله اوله و آخره"^(۲) (جب تم میں سے کوئی کھائے تو اللہ تعالیٰ کا نام لے، اگر شروع میں اللہ کا نام لینا بھول جائے تو کہئے: باسم اللہ اولہ و آخرہ)۔

(۱) ایضاً ۹/۸، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، مجمع سر ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸۔

(۲) حدیث "اد اکمل احکم" کی روایت ابو داؤد (۱۱۰/۳) طبع عزت عید دہلی اور ترمذی ۲۸۸/۳ طبع مصطفیٰ (لہذا) نے کی ہے اور کہا ہے یہ حدیث صحیح ہے دیکھئے حاشیہ ابن ماجہ ۱/۲۷۸، شرح الترمذی ۱/۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲،

تحقق سے قبل ہمس پر خطیب کے چڑھتے وقت، سونے اور نفل نماز کے نماز سے قبل، برتر کوڑھانچتے وقت، کتابوں کے آغاز میں، میت کی کھ بند کرنے، وصال کو قبر میں اتارنے کے وقت، جسم میں تکلیف کے مقام پر ہاتھ رکھتے وقت تمیہ مایا جائے گا، اس کے الفاظ ”بسم اللہ“ ہیں، ”مکمل“ ”بسم اللہ الرحمن الرحیم“ ہے، اگر تمیہ بول جائے یہ عمد چھوڑ دے تو کوئی حرج نہیں البتہ سننے پر شائبہ ہوگا۔

اس سلسلہ کی احادیث میں سے یہ حدیث ہے: ”کل امر دی بال لا یبدأ فیہ باسم اللہ فیو ابتر“ (۱) ”ام نام جس کے آغاز میں بسم اللہ نہ کہا جائے وہ ابتر (دم کٹا) ہے“، ایک روایت میں ہے: ”فیو اقصع“ (تو دکھ ہو ہے)۔ ”ایک دوسری روایت میں ”فیو احدم“ (۲) (وہ ہضم) (کٹ ہو، ہے) کے الفاظ ہیں، اور رسول کریم ﷺ سے مروی ہے: ”ضع بدک علی الذی نلکم من جسدکہ وقل: باسم اللہ ثلاثا...“ (۳) (اپنے جسم کے جس مقام پر تکلیف محسوس کرو وہاں ہاتھ رکھو اور تین بار ”بسم اللہ“ کہو...)۔

وریک حدیث ہے: ”أغلق بابک واذکر اسم اللہ، فإن الشیطان لا یمتصع ہاباً معقفاً، وأطعن مصباحک واذکر اسم اللہ، وحقر إناءک“ (۴) (پتا در، ارد بد کر، اور اللہ کا نام لو، اس لئے کہ شیطان ایسے بند در، ارد کو نہیں سمجھتا، اور پتا تہ ان

(۱) حدیث، ”کل امر دی مال...“ بخاری نے غیبتات الخلفاء (۱/۶) طبع دار الفکر، میں روایت کیا ہے سیوطی نے الجامع البیہر میں اس حدیث کو عبد القادر دہلوی کی طرف لکھیں میں منسوب کیا ہے اور اسے ضعیف قرار دیا ہے (فیض البقاع، ۵/۳ طبع المکتبۃ البجاریہ)۔

(۲) حدیث ”ضع بدک...“ کی روایت مسلم (۱۴۲۸/۳) طبع عینی امری کے کی ہے۔

(۳) حدیث: ”أغلق بابک واذکر اسم اللہ“ کی روایت بخاری (۱/۲۸۳) طبع عینی، ۸۸/۵ طبع المستقیم، مسلم (۵۹۳/۱) طبع عینی، ابوالکلی، اور احمد (۳۱۹/۳) طبع المکتب الاسلامی کے کی ہے اور بیاق بن عی کا ہے۔

بجاء ”بسم اللہ“ اور پتا تہ ان (۱)۔

اور ایک حدیث ہے کہ: ”إذا عثرت بک الدابة فلا تقل بعس الشیطان، فإنه یبعاظم، حتی یصیر مثل البیت، ویقول: بقوتی صرعتہ، ولكن قل بسم اللہ الرحمن الرحیم، فإنه یتصاعر، حتی یصیر مثل الدباب“ (۲) (اگر جانور تم پر آئے تو مت کہو: شیطان ملاک ہو کہ وہ چھوٹ کر گھر کی مانند ہو جاتا ہے، اور کہتا ہے: میں نے پٹی قوت سے اسے پچھا ڈالا، بلکہ کہو: ”بسم اللہ الرحمن الرحیم“، تو وہ چھوٹا ہو جاتا ہے یہاں تک کہ بھی کی مانند ہو جاتا ہے)۔



(۱) تفسیر القرطبی ۱/۹۲، ۹۸-۹۹، حاشیہ ابن ماجہ ۱/۶۱، حاشیہ الدیلمی علی المشرح الکبیر ۱/۱۰۳، شرح البرزغانی ۱/۳۷، تہذیب لکھنؤ ۱/۱۶۸، التہذیب ۱/۳۸، حدیث: ”لا تقل بعس الشیطان...“ کی روایت اللہ الاکبر ۲۶۰/۵ طبع عزت عید عباسی، احمد (۵۹/۵) طبع المکتب الاسلامی، اور حاکم (۲۹۲/۳) طبع دار الکتب العربی کے کی ہے، حاکم نے کہا یہ حدیث صحیح الحدیث ہے۔

۱- تعلقہ الفاظ:

الف- خبر:

۲- خبر مجزئہ "دل" اور اس کے بعد والے کی طرف سے ہوتی ہے، بشارت صرف مجزئہ "دل" کی طرف سے ہوتی ہے (۱)، خبر چلی اور جھوٹی ہوتی ہے۔ خوش کن ہو یا ناخوش کن، جب کہ بشارت عموماً چلی خوش کن خبر کے ساتھ خاص ہوتی ہے (۲)۔

بشارت

تعریف:

۱- بشارت (ب کے زیر کے ساتھ) انسان و ہرے کو جس چیز کے ذریعہ بشارت دے، اور (ب کے پیش کے ساتھ) کسی امر کی بشارت دینے والے شخص کو جو چیز کی جائے جیسے کام کرے والے کی بشارت کوئلہ کہتے ہیں، بن الاثر فرماتے ہیں: بشارت (پیش کے ساتھ) جو شیر (بشارت دینے والے) کو دیا جائے، ہر ب کے سرور کے ساتھ سم ہے، بشر یعنی سرور سے یہ لفظ اس لئے بنایا گیا ہے کہ یہ انسان کی آمد و پیٹانی کو نمادین کرتا ہے، ہر لوگ اس کے ذریعہ باہم خوشخبری حاصل کرتے ہیں، یعنی بفضل بفضل کو بشارت دیتے ہیں، بشارت جب مطلق بولا جائے تو اس سے شیر کی بشارت مراد ہوتی ہے، قید انکار ش کی بشارت کے لئے بھی اس کا استعمال درست ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے: "وَنُفِثْهُمْ بَعْدَ ذَٰلِكَ" (۱) (پس آپ انہیں مذاہب و رفاک کی خوش خبری سے دیجئے)۔

فقہاء کی اصطلاح میں اس لفظ کا استعمال اس معنی سے الگ نہیں ہے (۲)۔

(۱) سورۃ آل عمران ۴۱۔

(۲) لسان العرب، تاج المعرب، المصباح المہر: مادہ "بشر"، المجلد ۳، ص ۵۲ طبع اوس ۱۳۴۷ھ، حاشیہ ابن ماجہ ج ۱ ص ۱۱۲ طبع بیروت، کتاب التنازع ۵/۱۳۳ مکتبۃ العصر اللہیہ، المیزان، المجلد ۲، ص ۸۸ طبع دار المعرفہ بیروت، تفسیر القرطبی ۲/۲۳۸ طبع دار المکتب المہر یہ ۱۳۵۳ھ/۱۹۳۵ء طبع المکتبہ المدنیہ ص ۵۹۔

ب- جمل (معادہ):

۳- جمل لغت میں اس چیز کا نام ہے جو فائدہ دے اور ہرے کے سے اس کے عمل پر متعین کرتا ہے۔ جمل اصطلاح میں اس متعین، معصوم مشقت میں عمل پر طے شدہ متعین غرض کا نام ہے (۳)۔

بشارت (ب کے پیش کے ساتھ) کسی امر کی بشارت دینے والے کو جو کچھ دیا جائے، اس معنی میں یہ لفظ "جمل" کے مشابہ ہوا، ہدایہ الہدایہ میں ہے: جس عمل پر بحال دیا جائے ضروری ہے کہ اس میں مشقت اور شرج ہو، جیسے بھگے ہوئے عامر کی، پس یہ کسی خبر، یا حس میں غرض ہو، خبر، یا حس، الا سچا ہو (۴)۔

اجتماعی حکم:

۴- لوگوں کو ایسی بات کی خبر دینا جو انہیں خوش کرے مرستجب ہے، اس لئے کہ اس بابت قرآن کریم کی آیت: "وَدُّوا لَوْ كَانَ بَيْنَهُمْ" اللہ تعالیٰ کا قول ہے: "وَنُفِثْهُمْ بَعْدَ ذَٰلِكَ" (۱) (پس آپ انہیں مذاہب و رفاک کی خوش خبری سے دیجئے)۔

- (۱) تفسیر فخر الرازی ۲/۱۲۶ طبع المکتبۃ المدنیہ مصر۔
- (۲) المیزان، المجلد ۲، ص ۸۸ طبع دار المعرفہ بیروت، المصباح المہر فی اللہ۔
- (۳) شرح المصباح ۵/۲۶۲ طبع المکتبۃ الاسلامیہ المیزان۔
- (۴) نہایۃ الہدایہ ۵/۲۶۹ طبع المکتبۃ الاسلامیہ المیزان۔

بشارت ۴

قبول کرو۔

حضرت کعب کے قصہ میں ہے کہ جب قبولیت تو پہ کی خوشخبری
 دینے والا آیا تو آپ نے اپنے ہاتھوں پڑے اتار کر بشارت دینے
 والے کو اس کی بشارت کے بدلہ میں پہنا دیا۔ نبی نے قاضی عیاض
 سے نقل کیا ہے، وہ فرماتے ہیں کہ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ دنیا اور
 آخرت کے یہی خوش کن امر کی بشارت و مبارک باد دینا اور
 بشارت دینے والے کو عمل (نعام) دینا چاہیے۔^(۱)

حضرت کعب کی حدیث میں خبر کی بشارت دینے میں سبقت
 لینے کے جو اذکاریاں ہے۔^(۲)

جس شخص کو کسی خوش کن امر کی بشارت دی جائے، اس کے لئے
 مستحب ہے کہ اللہ کی حمد و ثناء بیان کرے، اس لئے کہ حضرت عمرو بن
 میمون سے روایت ہے جو حضرت عمر بن خطاب کے قتل کے واقعہ
 کے ذکر میں مقام دن کے بارے میں مشورہ سے متعلق طویل حدیث
 میں امام بخاری نے روایت کی ہے، کہ حضرت عمرؓ نے اپنے صاحب
 زادہ عبداللہ کو حضرت عائشہؓ کے پاس بھیجا کہ کہیں بھی ن کے
 ہاتھوں رخصتا ہو (حضور انور ﷺ اور حضرت ابو بکر صدیقؓ) کے ساتھ
 دن ہونے کی اجازت دے دیں، جب حضرت عبداللہؓ آئے تو
 حضرت عمرؓ نے پوچھا: یا جو اب لائے؟ عرض کیا جو آپؐ پسند کر رہے
 تھے اے میرے اہل عیال، اس نے اجازت مرحمت فرمادی ہے، تو
 حضرت عمرؓ نے فرمایا: الحمد للہ میرے سے کوئی چیز اس سے زیادہ نام نہ
 تھی۔^(۳)

جناب تجری من تحبہ الا یہاں کلمہ ردقوا میں من ثمرہ
 ردقوا قلوا ہما الہدی ردقوا من قبل و انوا بہ مشاہبہا ولیم
 فیہا ارواح مطہرۃ و ہم فیہا خائفون^(۱) (اور ان لوگوں کو
 خوشخبری سے پہنچنے جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے کہ ان کے لئے
 (بہشت کے) بارش ہیں کہ ان کے نیچے، ریابہر رہے ہوں گے انہیں
 جب کوئی پھل کھانے کو دیا جائے گا تو وہ بول نہیں گے کہ یہ میری ہے
 جو میں (اس سے) قبل مل چکا ہے اور نہیں وہ (واقعی) یا ہی حائے گا
 ملتا تھا ہو، ہر اس کے سے پائے دیویاں ہوں کی ہر وہ ان (بہشتوں)
 میں ہمیشہ کے لئے ہوں گے۔ اور اسی طرح احادیث بھی وارد ہیں،
 مثلاً بخاری و مسلم میں مروی حضرت کعب بن مالک کی تو پہ کے قصہ و علی
 حدیث ہے، وہ فرماتے ہیں: ”میں نے پکارنے والے کو سنا جو بلند آواز
 سے کہہ رہا تھا: اے کعب بن مالک خوشخبری لو، پھر لوگ ہمیں خوشخبری
 دینے آئے لگے، میں رسول اللہ ﷺ کا قصد کر کے نکلا، لوگ مجھ سے
 جوق در جوق ملتے، تو پہ پر مبارکباد پیش کرتے، کہتے: مبارک ہو
 کہ اللہ تعالیٰ سے آپ کی تو پہ قبول فرمائی ہے، یہاں تک کہ میں مسجد
 نبویؐ میں داخل ہوا، دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ یہ فرماتے، ارشاد فرما
 صحیح پر ام میں، حضرت طلحہؓ میں جید اللہ انورؓ روتے ہوئے آئے، مجھ
 سے مصافحہ کیا، مبارکباد دی، حضرت کعبؓ حضرت طلحہؓ کی اس نرم
 ہوشی کو میں بہتے تھے، حضرت کعبؓ فرماتے تھے: پھر جب میں نے
 رسول اللہ ﷺ کو سلام کیا تو آپؐ علیہ السلام کا رخسارے انور ہوشی سے
 منور ہو رہا تھا، فرمایا: ”ابشر بخیر یوم مر علیک صد وللتک
 امک“^(۲) (تم یں رمدی کے سب سے بہتر دن کی خوشخبری

(۱) سورہ بقرہ ۲۵۵

(۲) الفتوحات المربیہ ۱۶۱ ص ۳۱۷ طبع المکتبۃ الاسلامیہ، حدیث حضرت
 کعب بن مالک کی روایت بخاری (صحیح ۸/۱۱۳۳ طبع المستقیم) اور مسلم
 (صحیح ۲۱۲۸، ۲۱۳۰ طبع المکتبۃ) نے کی ہے۔

(۱) صحیح مسلم مع شرح لابی ۷/۳۷۳ طبع مطبعہ المعادہ مصر۔

(۲) فتح الباری ۱۲۳/۸ طبع المستقیم۔

(۳) الفتوحات المربیہ ۱۶۱/۱ طبع المکتبۃ الاسلامیہ، حدیث حضرت عمرؓ سے نقل ہے
 قصہ میں حضرت عمرو بن میمون کی حدیث کی روایت بخاری (صحیح ۷/۴۱ طبع
 المستقیم) نے کی ہے۔

بشارت ۵

بحث کے مقامات:

۵۔ قرآن کریم میں بشارت کا ارتقا ہے، حدیث نبوی میں بھی بشارت کے کچھ احکام «بشارت دینے والے کے ساتھ مستحب عمل کا بیان آیا ہے، فقہاء نے انہیں کے باب میں اس کا ارتقا ہے۔ کتب آداب شریعہ میں بھی بشارت کا حکم اور کسی امر کی بشارت دینے والے کے ساتھ مستحب عمل بیان ہوا ہے۔



معاذ کا جہاٹ ہے کہ بشارت مجھ اول سے ہوتی ہے خود وہ تنہا ہوا دہم سے کے ساتھ جس نے کسی شخص نے بشارت میرے غلاموں میں سے جو مجھے یہی خوش خبری دے گا وہ آزاد ہے۔ پھر اس کے غلاموں میں سے ایک یا چند نے سے خوش خبری دی تو سب سے پہلے (خوش خبری دینے والے) آزاد ہوگا (۱) فقہاء نے متعدد مقامات پر بشارت دینے کی ترغیب دی ہے (۲)۔

اس کی دلیل وہ روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ حضرت ابن مسعود کے پاس سے گذرے، وہ اس پر پڑھ رہے تھے آپ ﷺ نے فرمایا: "من أحب أن يقرأ القرآن عصا طربها كما نزل فليقرأ بقراءه ابن أم عبد، فابتدأ إليه أبو بكر وعمر رضي الله عنهما بالمشارة، فسبق أبو بكر عمر، فكان ابن مسعود يقول بشروني أبو بكر، وأخبرني عمر" (۳) (جو چاہے قرآن اس طرح ترغیظ پڑھے جس طرح نازل ہوا ہے تو ابن ام عبد کی طرح پڑھے، تو حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما انہیں بشارت دینے کی ترغیب دی، حضرت ابو بکر حضرت عمر سے پہلے پہنچ گئے، تو حضرت ابن مسعود مانتے تھے، ابو بکر نے مجھے بشارت دی، عمر نے مجھے خبر دی)۔ بشارت دینے کی طرح مستحب ہے اگر اس سے اللہ کی رضا مقسم ہو (۴)۔

(۱) تفسیر القرطبی: آیت "وَنَسُورُ الْاٰیٰتِ الْاٰتِیٰتِ" کے تحت ۱۳۸/۱ طبع دار لکھنؤ مصر یہ ۱۳۵۲ھ تفسیر قرطبی ۱۳۶/۲، المکتبۃ المصیریہ مصر (۲) حاشیہ ابن ماجہ بن ۱۱۲-۱۱۳ طبع بیروت، المکتبۃ المصیریہ مصر ۸۸ طبع دار المعرفۃ بیروت، کشاف القناع ۳۱۳-۳۱۴ طبع مکتبۃ المصیریہ مصر ۱۱۲ طبع بیروت۔ حدیث "من أحب أن" کی روایت احمد (۱/۱ طبع المصیریہ) وورطام (۳/۱۸ طبع دار المعرفۃ المصیریہ) نے کی ہے ذہبی نے اس کی تصحیح کی ہے وورطام نے حاشیہ کیا ہے۔ (۳) کشاف القناع ۳۱۸-۳۱۹ مکتبۃ المصیریہ مصر ۱۱۲ طبع بیروت۔

اجمان حکم:

۴- انسان کے منہ کے پانی کے بارے میں اصل یہ ہے کہ وہ پاک ہے جب تک کہ کوئی نجاست اسے پاک نہ کر دے (۱)۔

بصاق (تھوک) کے بعض محسوس حکام میں، تھوک چٹان مسجد میں حرام ہے۔ اور اس کی پودوں پر ضرر دینا ہے (۲)۔

جس نے مازی مسجد میں تھوک اے تو ضروری ہے کہ وہ اسے دُش کرے، اس لیے کہ مسجد میں تھوک ناہنجس ہے جس کا کن رو اس کو اُن کرنا ہے، جیسا کہ حدیث میں وارد ہے: "البصاق فی المسجد خطیئة، وکھارتھا دفنھا" (۳) (مسجد میں تھوک نہ خط ہے اور اس کا کفارہ اس کا دفن ہے)۔

اس سلسلہ میں مشہور یہ ہے کہ تھوک کو مسجد کی مٹی اور ریت میں دفن کرے۔ اگر مسجد میں مٹی یا ریت وغیرہ ہو، اگر نہ ہو تو لکڑی یا کپڑے کے ٹکڑے وغیرہ سے یا ماتھ سے اٹھا کر اس کو باہر نکال دے (۴)۔

اسی طرح مسجد کی پودوں پر، اپنے سانسے کٹاؤں پر، پنڈلیوں کے پر یا ان کے نیچے تھوک کے، بلکہ اپنے کپڑے کے یکے یا رو میں تھوک رکھنے کو حل ہے، اس سے ماریں ہوتی ہیں یا یہ کہ بار بار ارضیت سے دیا کرے۔ اگر مسجد کی مٹی میں تھوک ہو تو ضروری ہے کہ اسے دفن کرے۔ اگر ماریں کی حالت میں ہو تو پنڈلی کے اوپر تھوکنا اس کے نیچے تھوکنے کی بہت بگاڑ ہے، اس سے کہ پنڈلی تو مسجد نہیں ہے لیکن پنڈلی کے نیچے کا حصہ مسجد ہے، اگر مسجد میں پنڈلیاں نہ ہوں تو اسے مٹی میں دفن کر دے، زمین کے اوپر نہ

بصاق

تعریف:

۱- بصاق: منہ کا پانی جب دہر نکل آئے (تھوک)۔ کہا جاتا ہے: "بصق بصق بصاق" "بصاق" "بصاق" "بصاق" "بصاق" بھی کہتے ہیں جو اہل کی قبیل سے ہے (۱)۔

متعلقہ الفاظ:

نہ-تھوک:

۲- تھوک لفت میں صق (تھوکے) کو کہتے ہیں۔ کہا جاتا ہے: "تھوک لفت میں صق" جب تھوک دے۔

تھوک ہائیم کا مطلب اس طرح پھونکنا کہ کچھ تھوک بھی نکل آئے، اگر صرف پھونک ہو تو تھوک نہ ہو تو اسے "تھوک" نہیں گئے۔ تھوک بھی براق (تھوک) کے مشابہ ہے، میں اس سے کم ہوتا ہے۔ سب سے پتہ برقی ہوتا ہے۔ پھر تھوک پھر (پھونک) (۲)۔

ب-سبب:

۳- تھوک جو منہ سے بہہ جائے (۳)۔

(۱) سار العرب، ترتیب القاموس المحیط، لمصباح الحیر، بخار الصحاح مادہ "بصق" و"برق"۔

(۲) سار العرب مادہ "تھوک" مجمع مسلم ص ۳۳۳ المجموع شرح طہر ص ۲۰۹۔

(۳) الصحاح بخار الصحاح، ترتیب القاموس المحیط، لمصباح الحیر، لسان العرب: مادہ "تھوک"۔

(۱) حاشیہ ابن عابدین ص ۹۳۔

(۲) الاشارة لافکار ابن کیم ص ۵۷ اعلام المساجد ص ۳۰۸۔

(۳) حاشیہ ۳ البصاق فی المسجد ص ۱۰۰۰ کی روایت بخاری (صحیح ۵ طبع انتقادی) اور مسلم (۱/۳۹۰ طبع المکتب) کے کی ہے۔

(۴) المجموع شرح لمہذب ص ۱۰۱ اعلام المساجد ص ۳۰۸۔

بصاق ۳

چھوڑ دے^(۱)۔

گر مسجد کے علاوہ مقام پر ہوتا ہے اپنے سامنے یا دائیں جانب نہ تھو کے بلکہ پیپ یا پائے کے نیچے یا بائیں جانب تھو کے^(۲)۔
 اگر کوئی شخص کسی دھرم کے مسجد کے اندر تھوتا، دیکھتا ہے کہ اس پر ضروری ہے کہ تھو کرے، اور اگر تھو کرے تو تھو کرے، اور اگر کوئی شخص مسجد میں تھوک وغیرہ دیکھتے تو مسنون ہے کہ اس کو بائیں رخ یا دایرہ چھینک دے، اور مستحب ہے کہ اس کی جگہ ٹوٹا دیا جائے۔

اور یہ جو بہت سارے لوگ کرتے ہیں کہ اگر تھوک یا یا تھوک دیکھ تو اس کو اس جوتے کے چلے حصہ سے ریزہ پیتے ہیں جس سے گندگیوں اور نجاستوں کو روکا ہو، یہ حرام ہے اس لئے کہ اس صورت میں مسجد کی زینت یا پاکیزگی کی لازم آتی ہے۔

ایک کام کسی کو کرتے ہوئے دیکھنے والے شخص پر اس کی تکمیل اپنی شرط کے ساتھ ضروری ہے^(۳)۔

قرآن شریف یا اس کے کسی حصہ کو تھوک سے چھو جانا نہیں ہے اور بچوں کے معصوم کی ذمہ داری ہے کہ ان کو ایسا کرنے سے منع کرے^(۴)۔

روزہ رکھنے میں اس کے حکم میں ہے کہ اگر کوئی تھو یا تھوک جو منہ کے اندر رہی ہو، باہر نکلنے سے پہلے نکل جائے تو اس کا روزہ نہیں ٹوٹے گا حتیٰ کہ اگر وہ منہ میں جمع بھی کر لے اور نکل جائے^(۵)۔ اور اگر تھوک منہ سے باہر نکل جائے اور منہ سے جدا

ہو جائے۔ پھر اس کو منہ میں دیکھ لائے اور نکل جائے تو اس کا روزہ ٹوٹ

جائے گا۔ جیسا کہ اگر کوئی کسی دھرم کے تھوک نکل جائے کہ

اگر عسکری نے یا پڑھنے وغیرہ کے وقت اپنے لب سے دونوں

ہونٹ نہ ہو جائیں اور اسے نکل جائے تو ضرورت کی وجہ سے اس کا

روزہ فاسد نہیں ہوگا^(۶)، اور اگر قلی کرنے کے بعد منہ میں تری باقی

رہے اور اس کو تھوک کے ساتھ نکل جائے تو روزہ نہیں ٹوٹے گا^(۷)۔

اور روزی نے اپنے تھوک سے اچھا گھوڑا یا بھڑی سے حسب

عامت اسلامی کے اور اس منہ میں دوبارہ الا تھوک یا اچھا گھوڑا یا بھڑی

جو واحد ہو جائے یا تھوک کے نکلنے سے روزہ نہیں ٹوٹے گا،

بلکہ خلاف اس کے کہ تری جدا ہو جائے والی ہو^(۸)۔



(۱) الفتاویٰ الہندیہ ۱/۱۱۱، مجمع المصابیح ۱/۲۱۶۔

(۲) بعضی لائن قدس سرہ ۲/۲۱۳، طبع ریاض المسعود، قلیوبی وغیرہ ۱/۹۳، المجموع شرح المصابیح ۱/۱۰۰۔

(۳) المجموع شرح المصابیح ۱/۱۰۱، اعلام المصابیح ۱/۳۰۸۔

(۴) حاشیہ لسانی علی شرح الترمذی علی مختصر قلیل ۱/۹۳۔

(۵) شرح الترمذی علی مختصر قلیل ۲/۲۰۵، حاشیہ الدسوقی علی المشرح الکبیر

۱/۵۳۵، المعواک الدردانی ۲/۵۹۹، الفتاویٰ الہندیہ ۱/۲۰۳۔

(۱) الفتاویٰ الہندیہ ۱/۲۰۳۔

(۲) الفتاویٰ الہندیہ ۱/۲۰۳، لکھنؤ علی الدردار ۲/۱۰۱، طبع دار احیاء التراث العربی۔

(۳) الفتاویٰ الہندیہ ۱/۲۰۳، رد المحتار علی الدر المنثور ۲/۹۸، طبع دار احیاء التراث العربی۔

(۴) الفتاویٰ الہندیہ ۱/۲۰۳، رد المحتار علی الدر المنثور ۲/۹۸، طبع دار احیاء التراث العربی۔

دار احیاء التراث العربی، المجموع شرح المصابیح ۱/۳۰۸، قلیوبی وغیرہ ۱/۹۳۔

بضاعت

دیکھئے "ابضات"۔

بُضْع

دیکھئے "فروق"۔

بطالانہ

تعریف:

۱- بطلانہ لغت میں بے روزگاری کو کہتے ہیں، کہا جاتا ہے: "بطل
العامل، أو الأجير عن العمل" یعنی کارکن یا مزدور بے روزگار
ہو گیا، ایسے شخص کو "بطل" یعنی بے روزگار کہا جاتا ہے جس کی
"بطلانہ" بے روزگاری (باہر پرزہ کے ساتھ) واضح ہو، درملاقات
کے بعض شامین نے (باہر پر بھی) نقل کیا ہے اور سے ہی زیادہ
فہم بتایا ہے، "بطل الأجير من العمل، بطل
بطالة وبطلانہ" یعنی مزدور بے روزگار رہا، اور ایسا شخص "بطل"
کہلاتا ہے^(۱)۔

اصطلاحی معنی لغوی معنی سے الگ نہیں ہے۔

اس کا شرعی حکم:

۲- بے روزگاری کا حکم مختلف احوال کے مطابق حد، حد، حد ہے،
مثلاً:

نام لی قدرت نیہ اپنی اور اپنے زیر کمر مت فر او کی غذا کے سے
آمدنی لی ضرورت کے باوجود بے روزگاری، خواہ یہ عبادت کے سے
فراغت لی ناظر ہو، حرام ہوگی، حدیث میں ہے: "إن الله يكره



(۱) المصباح الحیر، لسان العرب، مفردات الراغب الاصبہانی، ۱۰: ۱۰۰۔

الرجل البطل" (۱) (بے شک اللہ بے روزگاری کو ناپسند کرتا ہے)، اور حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ: "ان الله يحب العبد المؤمن المحترف" (۲) (بے شک اللہ پیشہ ور مومن بندہ کو محبوب رکھتا ہے)، اور حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: "انہی لا تمقت الرجل لادعائہ لیس فی شئ من عمل دنیا ولا آخرۃ" (۳) (میں ایسے بے کار شخص سے نفرت کرتا ہوں جو دنیا یا آخرت کے کسی کام میں نہ ہو) شعب تبیٰنی میں ہے کہ حضرت عمرو بن ربیعؓ سے پوچھا گیا: دنیا میں سب سے بڑی چیز کیا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: بطلانہ (بے روزگاری)۔

تمدنی کی عدم ضرورت کے باوجود سستی و لاپرواہی کی وجہ سے بے روزگاری اختیار کرنا بھی مکروہ ہے، اور بے روزگاری کے لئے باعث عیب ہے، کسی عذر مثلاً پیرانہ سالی اور کسی آفت کے سبب عدم استطاعت کی وجہ سے بے روزگاری ہو تو اس میں نہ نادم ہے، نہ کرہیت، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "لَا يَكْلَفُ اللَّهُ نَفْسًا أَلَا وُسْعَهَا" (۴) (اللہ کسی کو ذمہ داری نہیں بنانا مگر اس کی بساط کے مطابق)۔

(۱) حدیث "ان الله يكره الرجل البطل" کے بارے میں زرکشی نے کہا: مجھے نہیں ملی، اسی کے مثل الاالی میں ہے (كشف الخفاء للمحققين ۲۹۱ طبع مؤسسۃ الرمالہ)۔

(۲) حدیث "ان الله يحب العبد المؤمن المحترف" کو کاشانی نے الجمع میں نقل کیا ہے اور کہا ہے کہ طبرانی نے الکبیر اور الوسيط میں اس کو روایت کیا ہے اس میں ماہم بن عبد اللہ روایت ضعیف ہے (جمع الخروک ۶۲ طبع القدی)۔

(۳) حضرت ابن مسعودؓ کے اثر "انہی لا تمقت الرجل لادعائہ" کو کاشانی نے الجمع میں درج کیا ہے اور کہا کہ طبرانی نے الکبیر میں اس کو روایت کیا ہے اس میں ایک روایت کا انہیں لیا گیا ہے بغیر روایت "ہیں" (جمع الخروک ۶۲ طبع القدی)۔

(۴) سورہ بقرہ ۲۸۶۔

توکل بے روزگاری کا داعی نہیں:

۳- توکل بے روزگاری کی دعوت نہیں دیتا، توکل تو ضروری ہے، لیکن اس کے ساتھ اسباب اختیار کرنا بھی ضروری ہے۔
مروی ہے کہ ایک عربی نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ اب اللہ کے رسولؐ کیا میں اپنی بیوی چھوڑ دوں اور توکل کر لوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "اعفها و موکل" (۱) (اس کو بدمعہ و بے توکل نہ رہو)، اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ان الله يحب المؤمن المحترف" (۲) (بے شک اللہ روزگار کرنے والے مومن سے محبت کرتا ہے)۔

حضرت عمرؓ کچھ لوگوں کے پاس سے گذرے تو پوچھا: تم لوگ کیا کرتے ہو؟ انہوں نے کہا: ہم لوگ توکل کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا: نہیں بلکہ تم لوگ توکل سے عاری ہو، توکل کرنے والا تو وہ ہے جو زمین میں اپنا دانہ ڈال دے پھر اپنے رب پر بھروسہ کرے، لہذا طلب معاش اور تہذیب الہی کے مطابق اسباب اختیار کرنا ترک توکل نہیں ہے، توکل تو دل سے ہوتا ہے، اور ترک توکل یہ ہے کہ انسان اللہ سے غافل ہو کر اسباب ہی پر پورا تکیہ کر لے، اسباب اسباب کو قبول نہیں، حضرت عمرؓ جب کسی خاص خدمت کے لئے شخص کو دیکھتے تو پوچھتے: کیا اس کا کوئی پیشہ ہے؟ اگر کہا جاتا: نہیں، تو وہ دن کی نگاہ سے راجاتا (۳)۔

(۱) حدیث "اعفها و موکل" کی روایت ترمذی (۶۶۸ طبع النجاشی) سے حضرت انسؓ سے کی ہے اور ابن حبان (سواند اہلہ ۱۸۳ طبع انتقیر) نے حضرت عمرو بن امیہ سے کی ہے عرفی نے کہا ہے کہ اس کی سند ضعیف ہے (فیض القدیر ۸/۲ طبع المکتبۃ النجاشی)۔

(۲) اس حدیث کی تخریج کو روکی ہے، دیکھئے فقرہ ۲۔

(۳) فیض القدیر ۸/۲۹۰-۲۹۱، رقم: ۱۸۷۳، محترف وہ شخص ہے جو صنعت، تجارت اور روایت وغیرہ کے ذریعہ طلب حاشیے کے پوشش کرے یہ توکل کے معانی نہیں ہے۔

عبادت بے روزگاری کے لئے وجہ جواز نہیں:

۴- فقہاء کی رائے ہے کہ عبادت بے روزگاری کے لئے وجہ جواز نہیں، اور مسام عبادت کے لئے فراغت کے مقصد سے بے روزگاری کو نہ نہیں کرتا، یونکہ اس میں دنیا کو بے کار چھوڑنا ہے۔ حالانکہ اس میں سعی و جہد کا اللہ نے پابندی کو حکم فرمایا ہے، ارشاد ماری تعالیٰ ہے: "لَا تَمْسُوا فِي مَنَاصِبِهِمْ وَكُلُوا مِنْ ذَرْقِهِ" (۱) (سو تم اس کے راستوں میں چلو پھرو، اور اللہ کی (وہی ہوئی) روزی میں سے کھاؤ (پو)) اور ارشاد ہے: "يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا بُدِيَ لَكُمْ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ" (اے ایمان والو جب جمعہ کے دن اس کی بجائے دو چل پڑا رہا اللہ کی یاد کی طرف، اور غریب فروخت چھوڑ دیا کرو)، اور اس کے بعد فرمایا: "إِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَانْتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللَّهِ" (۲) (پھر جب نماز پوری ہو چکے تو زمین پر چلا پھرو، اور اللہ کی روزی تلاش کرو)۔

اور مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کا گدرا ایک شخص کے پاس سے ہوا، صحابہ کرام نے اس کے متعلق آپ ﷺ سے دریافت کیا کہ وہ راتوں کو نماز پڑھتا ہے، اور دن میں روزے رکھتا ہے، اور پوری طرح عبادت کے لئے یکسو ہے، رسول اللہ ﷺ نے دریافت کیا کہ کون اس کی کفالت کرتا ہے؟ صحابہ نے کہا کہ ہم سب، آپ ﷺ سے فرمایا: "كُنْكُمْ الْفَصْلُ مَد" (۳) (تم میں سے ایک اس سے بہتر ہے)۔

(۱) سورہ لک ۱۵۸۔

(۲) سورہ بقرہ ۲۰۔

(۳) حدیث "كُنْكُمْ الْفَصْلُ مَد" کی روایت ابن خثیر نے عمون الاخبار ۲۶۱، طبع مطبعہ دارالکتب المصریہ میں حضرت مسلم بن یار سے کی ہے اور ان کے اور ساتھی کی وجہ سے اس کی سند ضعیف ہے۔

بے روزگاری کے نفع کے مطالبہ پر بے روزگاری کا اثر:

۵- متباہا کا افاق ہے کہ کمانے کی صلاحیت کے باوجود بے روزگاری رہنے والے بیٹے کا نفع اس کے باپ پر واجب نہیں ہے، اس سے کہ وجوب نفع کے لئے ایک شرط یہ ہے کہ وہ مانے سے عاجز ہو، اور مانے سے عاجز ہو شمس کما لے گا جس کے سے عاجز ہو، واصل کے درمیان اپنی معیشت کا حصول ناممکن ہو، ورنہ رت رکھنے والا شخص اپنی قدرت کی وجہ سے بے نیاز ہوتا ہے اور اس کے ذریعہ کمانے اور اپنی امت پر شریعت کرنے کی استطاعت رکھتا ہے اور ایسی مجبوری کی حالت میں نہیں ہوتا جس میں مائت ارتقاء ہو (۱)۔

زکاۃ کا مستحق ہونے میں بے روزگاری کا اثر:

۶- کمانے کی قدرت رکھنے والا شخص کام کا مکلف ہوتا ہے تاکہ اپنی ضروریات خود پوری کرے اگر کوئی شخص اپنی ذاتی کمزوری کی وجہ سے مانے سے عاجز ہو، بچہ ہو، عورت یا کم عقل یا بیمار یا مریض ہو، اور اس کے پاس موردی مال بھی نہ ہو جس سے اس کی ضرورت پوری ہوئے تو دینا شمس اپنے خوش حال اقارب کے زیر کفالت رہے گا، ورنہ اس کی ضرورت کے بقدر کفالت کرنے والا کوئی شخص نہ ہو تو اس کے لئے رفاۃ بجا جاز ہوگا، اللہ کے دین میں اس کے سے کوئی تنقی نہیں ہے (۲)۔

اس کی تفصیل کے لئے، کیجئے: اصحاح "زکاۃ"۔

(۱) حاشیہ ابن ماجہ ۲۷۰۶ اور اس کے بعد کے صفحات، طبع دار حدیث و التراث العربی بیروت، حاشیہ المدنی علی بشرح البیہ ۲۷۱، ۵۱۸، ۵۲۳، طبع مکتبہ المدنی مصر، نہایت المحتاج ۲۰۱، ۲۰۹، طبع مکتبہ اسلامیہ کتب الشیخ ۲۸۱، ۲۷۵، طبع مکتبہ مصر المدنی۔

(۲) البدیع ۲۸۸، الخرش ۲۱۵، المجموع ۲۷۱، الفی ۲۵۲، ۵۲۵، ۵۲۸، ۵۵۶، ۵۵۷۔

متعلقہ غلط:

غ- حاشیہ:

۲- حاشیہ: یہ لفظ ”حواشی اثوب“ (کپڑے کے کنارے) کا واحد ہے، چھوٹے ہب کے لئے یہ لفظ بولا جاتا ہے، نہ کتاب کے صفحات کے کنارے لکھی جانے والی تحریر کو بھی حاشیہ کہا جاتا ہے۔

صراح میں حاشیہ انسان کے وہ اعضاء کہلاتے ہیں جو اس کے اصول و فروع کے علاوہ ہوں جیسے بھائی اور چچا^(۱)۔

ب- اہل شوریٰ:

۳- شوریٰ: ”تلاوہ“ کا اسم مصدر ہے اور ”اہل شوریٰ“ وہ اہل امرائے ہیں جو مشورہ ظہری پر مشورہ دیتے ہیں یہ کبھی خواص میں سے ہوتے ہیں یا ان کے علاوہ اہل امرائے میں سے بھی ہوتے ہیں^(۲)۔

بطائے سے متعلق حکام:

وہ: بطائے بمعنی انسان کے خواص:

صالح خواص کا انتخاب:

۴- شوریٰ چونکہ شریعت کے اصولوں اور اسلامی حکومت کے لوازم میں سے ہے اور عام رواج یہی ہے کہ انسان اپنے خواص پر بھروسہ کرتا ہے، اس لئے مسموم مرید اہل حق کے لئے ضروری ہے کہ وہ ایسے صالح خواص کا انتخاب کریں جو اصحاب امانت تقویٰ اور اللہ کی خشیت رکھنے والے ہوں۔

اس خوب مندرجہ فرماتے ہیں: مرید انہوں پر ضرور مری ہے کہ وہ علماء سے نہ دینی امور میں مشورہ کریں نہ دنیاوی معاملات میں نہ رتبہ میں نہیں مشاطات پیش آئیں، جنگی امور میں مرید اہل فتنہ سے

(۱) بھیج۔

(۲) تقریبی ۳۸/۳۳۔

مشورہ کریں، مضافاً عامہ سے متعلق امور میں معززین عام سے مشورہ کریں، اور ملکی مصالح و باز آباد کاری سے متعلق امور میں وزراء و اہل عمل اور عظمین سے مشورہ کریں^(۱)۔

ماوردی کی ”الحکام السلطانیہ“ میں فرائض امام کے تذکرہ کے ضمن میں آیا ہے کہ لائق امانت داروں کا انتخاب کیا جائے، اور جو کام ان کے پاس ہے جائیں اور جو اموال ان کے حوالہ کئے جائیں ان میں خیر خواہوں کو مدد دینا چاہئے تاکہ یہ وقت کی وجہ سے کام عمدہ ہو اور انتخاب امانت کے پاس وہ اہل محفوظ ہوں^(۲)۔

صحیح حدیث میں ہے: ”إِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِالْأَمِيرِ غَيْرًا جَعَلَ لَهُ وَزِيرًا صَدِيقًا، إِنْ نَسِيَ ذِكْرَهُ، وَبِإِنْ ذَكَرَ غَايَةً، وَإِنْ أَرَادَ غَيْرَ ذَلِكَ جَعَلَ لَهُ وَزِيرًا سَوِيًّا، إِنْ نَسِيَ لَهُ مَذْكَرَهُ، وَإِنْ ذَكَرَ لَهُ بَعْدَهُ“^(۳) (لہذا تعین جب کسی سربراہ کے ساتھ خیر کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کے لئے مناسب وزیر مہیا فرمادیتا ہے کہ اگر وہ بھول جائے تو اس سے یاد دلانا ہے، اور اگر اس سے یاد نہ ہو تو اس کی معیت کرنا ہے، اور اگر اللہ تعالیٰ اس کے علاوہ دوسرا فرمانا ہے تو اس کے سے بدتر دوسرا وزیر مہیا فرمادیتا ہے جو اسے بھولنے پر یاد دلائے، اور اگر یاد دلائے تو معانت نہیں کرتا ہے)۔

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مَابَعَثَ اللَّهُ مِنْ بَنِي وَلاَ اسْتَخَفَّ مِنْ خَلِيفَةٍ إِلاَّ كَانَتْ لَهُ بَطَانَتَانِ: بَطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالْخَيْرِ وَتَحْصِيهِ عَلَيْهِ، وَبَطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالشَّرِّ وَتَحْصِيهِ عَلَيْهِ، فَالْمَعْصُومُ مِنْ عَصْمِهِ“

(۱) تفسیر القرطبی ۳/۲۵۰، ۲۵۱۔

(۲) الاحکام السلطانیہ للماوردی ص ۱۲، ۱۳۔

(۳) حدیث صحیحہ إرَادَ اللَّهُ بِالْأَمِيرِ غَيْرًا۔ ”ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مَابَعَثَ اللَّهُ مِنْ بَنِي وَلاَ اسْتَخَفَّ مِنْ خَلِيفَةٍ إِلاَّ كَانَتْ لَهُ بَطَانَتَانِ: بَطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالْخَيْرِ وَتَحْصِيهِ عَلَيْهِ، وَبَطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالشَّرِّ وَتَحْصِيهِ عَلَيْهِ، فَالْمَعْصُومُ مِنْ عَصْمِهِ“

اللہ تعالیٰ“ (۱) اللہ تعالیٰ کسی نبی کو معصیت فرماتا ہے یا کسی کو ظلم
بناتا ہے تو اس کے دو خواہش ہوتے ہیں، ایک اسے شر کا حکم دیتا اور
اس پر بھرتا ہے، دوسرے اسے شر کا حکم دیتا ہے اور اس پر آمادہ کرتا
ہے، محفوظ وہ ہے جس کی حفاظت اللہ تعالیٰ کرتا ہے۔

غیر مومنین میں سے خواہش کا انتخاب:

۵۔ ہم اسلام کا اتفاق ہے کہ مسلمانوں کے سربراہوں کے لئے
جائز نہیں ہے کہ وہ کفر، منافقتیں کو خواہش بنا میں جنہیں وہ اپنے رابر
اپنے دشمنوں سے متعلق بخفی امور سے آگاہ کریں، یہ معاملات میں
ان سے مشورہ کریں، کیونکہ اس سے مسلمانوں کے مفاد کو نقصان پہنچ
سکتا ہے اور ان کے امن و امان کو خطرہ لاحق ہو سکتا ہے قرآن کریم
نے مومنوں کو منع کیا ہے کہ وہ غیروں کو جو دین عقیدہ میں اس کے
مخالف ہیں، اپنا دوست بنائیں، ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”يَا أَيُّهَا
الْمُؤْمِنُونَ لَا تَتَّخِذُوا بَطَانَةً مِّنْ دُونِكُمْ لَا يَأْكُلُونَ مِمَّا دُونَ
وَدُّوا مَا عَنِتُّمْ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَاءُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ وَمَا تَحْتُمُ
يُحْسِنُونَ كُتُبَهُمْ أَكْبَرُ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْآيَاتِ إِن كُنتُمْ تَعْقِلُونَ“ (۲)
(اے ایمان والو! اپنے سوا (کسی کو) گہرا دوست نہ بنادو۔ لوگ
تمہارے ساتھ فساد کرنے میں کوئی بات اٹھا نہیں رکھتے، اور تمہارے
دکھ پہنچنے کی آرزو رکھتے ہیں، بغض تو ان کے منہ سے ظاہر ہو رہا ہے
اور جو کچھ ان کے دل چھپائے ہوئے ہیں وہ دیکھ بھی نہ رہے، تم تو
تمہارے لئے نشانیاں کھول کر ظاہر کر چکے ہیں، اگر تم عقل سے کام
لیے ہو۔)

ارشاد ہے: ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا

عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ لِمَنُوعُونَ لِيَهُمْ بِالْمُؤَدَّةِ وَقَدْ
كَفَرُوا بِمَا جَاءَكُمْ مِّنَ الْحَقِّ بِحُجُوجٍ مِّنَ الرَّسُولِ
وَيَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ إِن كُنتُمْ تَرْضَوْنَ
الْحِيَادَ فِي سَبِيلِي وَابْتِغَاءَ مَرْضَانِي تُسْرِوْنَ لِيَهُمْ
بِالْمُؤَدَّةِ وَأَنَا أَعْلَمُ بِمَا أَحْقِرُكُمْ وَمَا أَعْدَتُمْ وَمَن
يَفْعَلْهُ مَعَكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَاءَ السَّبِيلِ“ (۳) (اے ایمان
والو! تم میرے دشمن، اپنے دشمن کو، دوست نہ بنانا محاکم سے محبت کا
اظہار کرنے کے لئے، اگر خالی تمہارے پاس جو (دین) حق چکا ہے اس
کے موافق میں، رسول کو اور خود تم کو اس بنا پر شہرہ و رزق چکے ہیں کہ تم
اپنے پروردگار اللہ پر ایمان لے آئے ہو، اگر تم میرے راستہ میں جہاد
کرتے ہو، میری رضا کی تلاش میں تلے ہو تم اس سے ہلکے ہلکے محبت
کرتے ہو، اگر تم مجھے خوب علم ہے جو کچھ تم چھپ کر کرتے ہو اور جو کچھ تم
ظاہر کر کے کرتے ہو، اور جو کوئی تم میں سے ایسا کرے گا وہ راہ راست
سے ہٹک گیا۔)

اللہ تعالیٰ نے مومن بندوں کو منع فرمایا ہے کہ وہ مومنین کے علاوہ
اور اس کو خواہش بنائیں جنہیں اپنے روبرو سے منافق کریں، اور
مسلمانوں کے بخفی امور ان پر آشکارا کریں، ارشاد ہے: ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
لَا تَتَّخِذُوا الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ“ (۴)
(اے ایمان والو! مومنوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست مت بناؤ)، اس
معنی میں بہت ساری آیات ہیں، اور برے خواہش کے سلسلہ میں
حدیث پیچھے نہ رہیں۔

ابن ابی حاتم کہتے ہیں: حضرت عمر بن خطابؓ سے کہا گیا کہ
اہل حیرہ سے تعلق رکھنے والا ایک لڑکا حافظ و رکاتب یہاں ہے،

(۱) سورہ بقرہ ۱۷۷

(۲) سورہ آل عمران ۱۱۸

حدیث کی تخریج (فقہ ہمسرا) میں گذر چکی ہے

(۳) سورہ آل عمران ۱۱۸

میں کوئی، قید نہیں اٹھ رہتے، مطلب یہ ہے کہ سرچہ و قلم سے جنگ نہیں کرتے لیکن مگر غریب میں کوئی سر نہیں چھوڑتے ہیں۔
مردی ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری نے ایک بی کو کاتب بنایا تو حضرت عمرؓ نے انہیں تنبیہ کی اور یہی آیت پر بھی، حضرت عمرؓ سے یہ بھی قول مردی ہے کہ اہل کتاب کو عامل (گورنر) نہ بناؤ، وہ رشورت کو حامل رکھتے ہیں، اپنے معاملات اور اپنی رعایا پر اپنے لوگوں کو مقرر کر دے جو اللہ سے ڈرتے ہوں۔

وہ منہ پھرے کا اندرونی حصہ:

ایک پترے پر نماز جس کا اندرونی حصہ ناپاک ہو:

۶- مالکیہ، شافعیہ، ابو حنیفہ، حنابلہ اور محمد بن حسن کی رائے یہ ہے کہ ایک پترے پر مارا درست ہے جس کا دہری حصہ پاک و اندرونی ناپاک ہو، یہ تکہ ایسی صورت میں ماری نہ تو ناپاک کپڑے کو اٹھا لے ہوا ہے، نہ اسے پٹہ ہوا ہے اور نہ نہایت اس کو ٹکی ہے، تو یہ ایسا ہی ہے جیسے کہ اسے فرش پر مار پڑھے جس کا ایک نہ تو ناپاک ہو یا وہ کپڑا اس ناپاکی پر چھا ہوا ہو۔

حنفیہ میں سے امام ابو یوسف کی رائے یہ ہے کہ اسے کپڑے پر نماز درست نہیں ہوگی، کیونکہ جگہ ایک ہے، اس سے اس کے اندرونی اور ظاہری حصے کا حکم ایک ہوگا (۲)۔

مرد کے لئے ایسے کپڑے پہننے کا حکم جن کا اندرونی حصہ رنجی ہو:

۷- فقہاء کی رائے ہے کہ مرد پر ایسا کپڑا پہننا حرام ہے جس کا

(۱) تفسیر القرطبی ۸/۳۷۸، ۳۷۹۔

(۲) حاشیہ ابن عابدین ۱/۳۲۰، ۳۲۱، ص ۳۲۱، خلاصہ حاشیہ ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴،

بطان

مردہ فی حصہ ریشم کا ہو، چونکہ حضرت عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”لا تلبسوا الحریر، لانه من لبسه فی الدنیا لم یلبسه فی الآخرہ“ (۱) (ریشم مت پہنو، جس نے دنیا میں ریشم پہنا وہ آخرت میں سے نہیں پہنکا گا)۔

کشف الثنا میں مردوں پر ریشم کی حرمت اور حدیث بالا سے استدلال کے بعد تحریر ہے کہ خود ریشم مردہ فی حصہ میں ہو اس لئے کہ حدیث میں ممانعت عام ہے، لیکن مالکیہ نے مردہ فی حصہ کے ریشم کو اس وقت حرام قرار دیا ہے جب وہ زیادہ ہو جیسا کہ قاضی ابوالوید کے لئے ہے۔

حنفی کے نزدیک یہ مکروہ ہے جیسا کہ حاشیہ ابن عابدین میں حنفی ائمہ کے حوالہ سے منقول ہے، اور اس کی وجہ یہ بتانی گئی ہے کہ مردہ فی حصہ مقصود ہوتا ہے (۲)۔ ”رحمہ“ کے نزدیک جب اتنا کر بہت مطلقاً لا جائے تو کراہت تحریمی مراد ہوتی ہے۔ اس کی تفصیل اصطلاح ”حریر“ میں دیکھی جائے۔



بطلان

تعریف:

۱۔ لغت میں بتاؤں کا معنی: ضیاع، نقصان یا حکم کا سقوط ہے، کہہ جاتا ہے: ”بطل الشيء یبطل بطلا وبطلانا“، یعنی ضائع، نقصان ہونا یا حکم کا ساتھ ہونا، بتاؤں کا ایک معنی یہ بار ہوا بھی ہے (۱)۔

اس کا اصطلاحی معنی مبادات، درمعات میں حد و حدود حد ہے۔ مبادات کے باب میں بتاؤں کا معنی ہے کہ مبادات کا اعتبار نہ ہو، دیا اس کا ہو، یعنی نہ ہو جیسے کوئی شخص حیر، ضومہ، زپڑھ لے (۲)۔

معاملات کے باب میں بتاؤں کا مفہم حنفی کے نزدیک مردوں سے مختلف ہے، حنفی کے نزدیک مفہم یہ ہے کہ مبادات، اصل و مدف دونوں اعتبار سے غیر مشروع طریقہ پر انجام پا میں، بطلان کے نتیجے میں تصرفات پر انجام مرتب نہیں ہوتے ہیں، اور تصرفات ایسے اسباب نہیں بن پاتے جو ان پر مرتب ہونے والے حکام کے لئے مفید ہوں، چنانچہ معاملہ کے بطلان سے دنیاوی مقصود سے حاصل نہیں ہوتا ہے، اس لئے کہ معاملہ کے نتائج اس پر مرتب نہیں ہوتے (۳)۔

(۱) لسان العرب، المصباح المہر، ”بطل“، الخوارزمی، ج ۱ ص ۵۲۔

(۲) مجمع الجوامع، ۱۰۵، دستور العلماء، ۲۵۱، کشف وأسرار، ۲۵۸۔

(۳) کشف وأسرار، ۲۵۸، ۲۵۹، المحصری للفرغانی، ۲۵۲، استنبوی علی البیضاوی، ۵۸، البدیشی، ۵۵، الخوارزمی علی الخوارزمی، ۲۳، کشف اصطلاحات الفنون، ۳۸، درر الحکام، کتاب اول، ص ۲۳، ۲۴، حاشیہ ابن عابدین، ۲۴، مجمع الجلیل، ۵۵۰، مجمع البحرین، ۱۰۵۔

(۱) حدیث ”لا تلبسوا الحریر“ کی روایت بخاری (صحیح ۲۸۳/۱۰ طبع انتہیہ بخاری مسلم (۳/۱۶۳۲ طبع المکتبی) نے کی ہے۔
(۲) حاشیہ ابن عابدین، ۲۲۳/۵، الخطاب، ۵۰۵، المجموع، ۳۲۸، کشف الثنا، ۲۸۱۔

بطان ۶

کے اثر کے بطاں کے درمیان ۱۶م نہیں ہے، کوئی معاملہ اپنے شرعاً مطلوبہ ارکان و شرائط کے پوری طرح پائے جانے کی وجہ سے دنیا میں صحیح قرار دیا جاسکتا ہے، لیکن اس کے ساتھ غلط مقاصد اور نیت کی، منگی آخرت میں اس کے ثمرات کو باطل بنا سکتی ہے، اور اس پر ثبوت ملنے کے بجائے گناہ لازم آئے گا، اس کی دلیل نبی کریم ﷺ کی یہ حدیث مبارک ہے: "إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَإِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوَىٰ فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَىٰ دُنْيَا يُصِيبُهَا أَوْ إِلَىٰ امْرَأَةٍ يَسْكُنُهَا أَوْ إِلَىٰ مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ" (۱)

(نماں کا وہ مرد ریتوں پر ہے، جس شخص کو اس کی نیت کے مطابق بدلے گا، جس شخص نے دنیا حاصل کرنے یا کسی عورت سے نکاح کرنے کے سے ہجرت کی تو اس کی ہجرت اسی کے لئے ہوگی جس کے سے اس نے ہجرت کی ہے)، اور کبھی عمل درست ہوتا ہے اور عمل کرنے والا ثبوت کا مستحق بھی، میں اس کے ساتھ کوئی ایسا فعل بھی وہ کر بیٹھتا ہے جو اس کو باطل کر دیتا ہے، چنانچہ احسان بنانا اور ایذا رسانی صدقہ کے اجماع کو باطل کر دیتی ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَبْطُلُوا صَدَقَاتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْأَذَىٰ" (۲) (اے ایمان والو! اپنے صدقات کو احسان (بخر) اور اذیت (چونچا کر) باطل نہ کرو)، اور ارشاد ہے: "يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تَبْطُلُوا أَعْمَالَكُمْ" (۳) (اے ایمان والو! اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو

رسول کی اور اپنے اعمال کو ایمان مت کرو)۔

۶- عبادہ عظام اس کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں، کہ: "بطان سے دو مفہوم مراد لے جاتے ہیں:

۱۔ "یا میں عمل کے آثار و نتائج اس پر مرتب نہ ہوں، جیسے کہ ہم عبادات کے باب میں کہتے ہیں: یہ (عبادت) کافی نہیں ہے نہ ذمہ کو پوری کرنے والی ہے، اور نہ وقت ساتھ کرنے والی ہے چنانچہ یہ باطل اس معنی میں ہے کہ یہ عبادت شریعت کے مقصود کے مخالف ہے، کبھی عبادت اس وجہ سے باطل ہوتی ہے کہ اس کے رکات اور شرائط میں سے کسی میں کوئی خلل واقع ہوا ہو جیسے یک رکعت یا یک تجدید کم ہو یا ہو۔

عادات کے باب میں بھی ہم کہتے ہیں: یہ باطل ہے اس کا معنی یہ ہے کہ اس کے فائدہ کا حصول شرعاً نہیں ہوتا، جیسے عیست کا حسوس، شرمگاہ کی اباحت (نکاح میں ازدواجی تعلق کا جواز) اور مطلوب (سامان) سے انتفاع۔

۲۔ "بطان سے یہ مراد کہ آخرت میں عمل کے آثار اس پر مرتب نہ ہوں، یعنی ثواب (نہ ملے) پس عبادت کبھی پہلے مفہوم کے مطابق باطل ہوتی ہے تو اس پر نیز مرتب نہیں ہوتی، اس سے کہ وہ اپنے مقتضائے ہر کے مطابق نہیں ہے، جیسے لوگوں کے کہنے سے کہ عبادت کرنے والا، ایسی عبادت کافی نہیں ہوتی (۴)، اور اس پر ثواب نہیں ملے گا، اور کبھی عبادت پہلے مفہوم کی رو سے درست ہوتی ہے

(۱) = ۳۵۶ طبع دارالاجازۃ، حاشیہ ابن ماجہ ج ۳ ص ۳۷۱ مجموعۃ فی التوہد ۳۰۳ ص

(۲) حدیث: "إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ" کی روایت بخاری (ترجمہ ۱۵۱۵ طبع اعلیٰ) نے کی ہے الفاظ بخاری کے ہیں۔

(۳) سورہ بقرہ ۲۳۷

(۴) سورہ حج ۳۳

(۱) المواقف لعلیٰ ۲۹۲، الفتح ۸۹

(۲) دیکھا کہ عبادت کافی نہ ہونے کا مسئلہ مختلف ہے، ابن ماجہ ج ۱ ص ۲۴۳ میں ہے کہ جس نے دیکھا کہ عبادت کے لئے ہر چیز اس کی شرائط و ارکان پائے جانے کی وجہ سے دنیاوی حکم میں درست ہوگی، لیکن وہ ثواب کا مستحق نہیں ہوگا، فقیر جوہلیت کے نوارل میں ہے کہ اسے حلف مثلاً ہے یا چکر یا فرانس میں سے کسی شے میں داخل نہیں ہوتی، اور یہی صحیح مسلک ہے۔

ہیں اس پر بھی شب نہیں ہوتا جیسے صدق کرنے والا ایسا شخص جو صدق کے بعد حسرت بھی جتانے اور اپنے آپ کو بچائے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَبْطُلُوا صَدَقَاتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْأَذَىٰ كَالَّذِي يُثَقِّطُ مَالَهُ وَنَاءَ النَّاسِ" (۱) (اے ایمان والو! اپنے صدقوں کو حسرت (رکھ کر) اور لایمت (پہنچا کر) باطل نہ کرو، جس طرح وہ شخص جو پندار شرف کرتا ہے لوگوں کے کھانے کو)۔

جان بوجھ کر یا غمی میں باطل تصرف پر اقدام کا حکم: کسی باطل عمل کا اقدام اس کے بطلان کا علم ہوتے ہوئے حرام ہے، اور یہ کرنے والا گناہ ہے کہ مشرک کی مخالفت کے درمیان معصیت کا ارتکاب کرتا ہے، اس لئے کہ بطلان ایسے فعل کا وصف ہے جو شریعت کے مخالف واقع ہو، خواہ ایسا عمل عبادات کے باب میں پیش آئے جیسے بغیر طہارت کے نماز، ماہ رمضان میں ۱۰ کے وقت کھانا، یا عبادات کے دوسرے صورت، واقع ہو جیسے مرد، عورت، عیسائی، مر جاوہر کے یس کی شریعت فراموش، اور جیسے خون خوئی کے لئے کر یہ کا معاملہ، اور جیسے مسلمان کے پاس شراب، رہن رکھنا، مواد کسی ذمی کی ہو، اور اس جیسے معاملات، یا نکاح کے باب میں ایسا کیا جائے جیسے ماں اور بیٹی سے نکاح۔

یہ حکم حنفیہ کے نزدیک قاسد کو بھی شامل ہے، کیونکہ قاسد معاملہ اگرچہ بعض حکام کے سے مفید بنتا ہے جیسے مثلاً بیق قاسد کے اندر قبضہ سے ملکیت حاصل ہو جاتی ہے، لیکن ایسے عمل کا اقدام حرام ہے، ورنہ اللہ کی رعایت اور نساو کے ازالہ کے لئے اس معاملہ کو فتح کرنا واجب ہے، اس سے کہ ایسا فعل معصیت ہے، جس ایسے متعذر کرنے والے شخص پر ضروری ہے کہ اس کو فتح کر کے اس عمل سے

تواکرے۔

تصرف باطل پر قدم کے اس حکم سے ضرورت کے حالات مستثنیٰ ہیں، جیسے منظر (بالکل مجبور شخص) کے لئے مردار کی خریداری (۲)۔ یہ احکام اس صورت میں ہیں جب باطل تصرف کا اقدام اس کے نتائج کو جانتے ہوئے کیا جائے۔

۸- نہ جانتے ہوئے باطل تصرف کے اقدام میں ماہ قنیت اور بول پر قدم، دونوں شامل ہیں۔

ماہ قنیت کے تعلق سے اصل حکم یہ ہے (۳) کہ کسی عمل کا اقدام اس وقت تک جاری نہیں ہے جب تک کہ اس عمل کی بابت حکم ہی کا حکم نہ ہو، میں بیق کرنے والے پر واجب ہے، بیق سے متعلق شریعت کے احکام کا علم حاصل کرے، اگر کوئی اجرت کا معاملہ کرتا ہے تو اس پر ضروری ہے کہ کرایہ داری سے متعلق احکام شریعت کو جانے، نماز پڑھنے کے لئے نماز کے احکام کا جاننا واجب ہے، یہی حکم ہر عمل میں اس کے انجام دینے والے کے لئے ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ" (۴) (اور اس چیز کے پیچھے مت ہولیا کر، جس کی بابت تجھے علم (صحیح) نہ ہو)، لہذا کسی عمل کا آغاز جب تک کہ اس کا حکم نہ معلوم کر یا جائے جائز نہ ہوگا، اس طرح ہر مسئلہ میں طلب علم واجب قرار پاتا ہے، اور سیکھنے سے گریز قائل رذلت

(۱) مجمع الجوامع ۱/۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱، ۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵، ۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸، ۱۶۱۹، ۱۶۲۰، ۱۶۲۱، ۱۶۲۲، ۱۶۲۳، ۱۶۲۴، ۱۶۲۵، ۱۶۲۶، ۱۶۲۷، ۱۶۲۸، ۱۶۲۹، ۱۶۳۰، ۱۶۳۱، ۱۶۳۲، ۱۶۳۳، ۱۶۳۴، ۱۶۳۵، ۱۶۳۶، ۱۶۳۷، ۱۶۳۸، ۱۶۳۹، ۱۶۴۰، ۱۶۴۱، ۱۶۴۲، ۱۶۴۳، ۱۶۴۴، ۱۶۴۵، ۱۶۴۶، ۱۶۴۷، ۱۶۴۸، ۱۶۴۹، ۱۶۵۰، ۱۶۵۱، ۱۶۵۲، ۱۶۵۳، ۱۶۵۴، ۱۶۵۵، ۱۶۵۶، ۱۶۵۷، ۱۶۵۸، ۱۶۵۹، ۱۶۶۰، ۱۶۶۱، ۱۶۶۲، ۱۶۶۳، ۱۶۶۴، ۱۶۶۵، ۱۶۶۶، ۱۶۶۷، ۱۶۶۸، ۱۶۶۹، ۱۶۷۰، ۱۶۷۱، ۱۶۷۲، ۱۶۷۳، ۱۶۷۴، ۱۶۷۵، ۱۶۷۶، ۱۶۷۷، ۱۶۷۸، ۱۶۷۹، ۱۶۸۰، ۱۶۸۱، ۱۶۸۲، ۱۶۸۳، ۱۶۸۴، ۱۶۸۵، ۱۶۸۶، ۱۶۸۷، ۱۶۸۸، ۱۶۸۹، ۱۶۹۰، ۱۶۹۱، ۱۶۹۲، ۱۶۹۳، ۱۶۹۴، ۱۶۹۵، ۱۶۹۶، ۱۶۹۷، ۱۶۹۸، ۱۶۹۹، ۱۷۰۰، ۱۷۰۱، ۱۷۰۲، ۱۷۰۳، ۱۷۰۴، ۱۷۰۵، ۱۷۰۶، ۱۷۰۷، ۱۷۰۸، ۱۷۰۹، ۱۷۱۰، ۱۷۱۱، ۱۷۱۲، ۱۷۱۳، ۱۷۱۴، ۱۷۱۵، ۱۷۱۶، ۱۷۱۷، ۱۷۱۸،

معصیت ہے۔

ان تمام مسائل میں اختلاف و تفصیل بھی ہے جس کے سے
”انکار“، ”امر بالمعروف“، ”اجتہاد“، ”تہد“، ”اختلاف“، ”قی“
اور ”رخصت“ کی اصطلاحات کی جانب رجوع کیا جائے۔

ماہ اقلیت کی صورت میں انجام پانے والے باطل تصرف پر موقوفہ
کا جہاں تک تحقق ہے تو قرآن نے التفریق میں دیکھا ہے کہ مناسب
شریعت نے بعض ماہ اقلیتوں سے چشم پوشی کی ہے اور ان کا ارتکاب
کرنے والوں کو موقوف رویہ ہے، اور بعض دہری ماہ اقلیتوں پر گرفت
کی ہے اور ان کے ارتکاب کرنے والوں کو معاف نہیں کیا ہے (۱)۔

اس کی تفصیل ”جہل“ اور ”سیاہ“ کی اصطلاحات میں دیکھی
جائے۔

باطل عمل کرنے والے پر نگیہ کرنا:

۹- مگر کوئی عمل متفقہ طور پر باطل ہو تو ہم مسلمانوں پر اس کی نگیہ واجب
ہے، اگر اس کے بطاں میں اختلاف ہو تو نگیہ نہیں کی جائے کی درستی
فرماتے ہیں: نگیہ کرنے والے کی جانب سے نگیہ اس امور پر ہوگی جن
پر اتفاق ہو، اگر اختلافی امور ہوں تو ان میں نگیہ نہیں، اس لئے کہ ہم مجتہد
صوب و حجت پر ہیں، یا صحت ہی ایک جانب ہے جس کا ہمیں علم نہیں،
اور سلف کے درمیان فرقی مسائل میں اختلاف ہمیشہ رہا ہے اور کسی سے
بھی اجتہاد ہی امور میں دھڑے پر نگیہ نہیں کی، سلف صرف اس صورت
میں نگیہ فرماتے تھے جب وہ صورت کسی شخص یا کسی اجزاء قطعی یا کسی
قیس جلی کے مخالف ہو، اور یہ حکم اس صورت میں ہے جب عمل کرنے
والا اس عمل کی حرمت کا قائل نہ ہو، اگر اس کی رائے میں وہ عمل حرام
ہے تو زیادہ صحیح یہ ہے کہ اس پر نگیہ کی جائے کی (۲)۔

بطان اور فساد کے درمیان فرق میں اختلاف اور اس کا
سبب:

۱۰- مالکیہ، شافعیہ اور حنبلیہ کی رائے یہ ہے کہ تصرفات کے در
میان ”فساد“ کے درمیان فرق نہیں ہے، خواہ یہ عمل عبادت کے
باب سے ہو، جیسے نماز کے ارکان میں سے کسی رکن یا اس کی شرائط میں
سے کسی شرط کا نماز میں چھوٹنا، یا نکاح سے متعلق ہو جیسے کسی محرم کے
ساتھ عقد نکاح، یا اس کا تعلق معاملات سے ہو، جیسے مرد و عورتوں کی
نہ پر مہر و منت، شراب کے ذریعہ خرید و بیع، اور وہ بیع جس میں سود
شامل ہو، جس بطان اور فساد میں سے ہم ایک پسے فعل کا نصف قرار
پائے گا جو حکم شرع کے خلاف واقع ہو، اور ہی مخالفت شریعت کی وجہ
سے شارع نے اس فعل کا نہ تو اعتبار کیا ہے اور نہ اس پر کوئی ایسا اثر
مرتب کیا ہے جو فعل صحیح پر مرتب ہوتا ہے۔

پس جمہور ان دونوں الفاظ کو استعمال کرتے ہیں تو ان سے ایک
بی معنی مراد لیتے ہیں، یعنی فعل کا خلاف حکم شرع، نفع ہونا، خواہ یہ
مخالفت فعل کے کسی رکن کے نہ پائے جانے کی وجہ سے ہو یا کسی شرط
کے متفقہ ہونے کی وجہ سے ہو (۱)۔

رہے حنفیہ تو وہ اپنے مشہور قول کے مطابق اور ہی توں معتد بھی
ہے، عبارات کے اندر جمہور سے تفاق کرتے ہیں کہ فساد اور بطان
مترادف ہیں، لیکن معاملات کے باب میں وہ جمہور سے اختلاف
کرتے ہوئے دونوں کے درمیان فرق کرتے ہیں، اور فساد کا معنی
(۱) مہدی المدنی ۳۴۵، نہلیہ المحتاج ۳۲۹، شرح منی لمارت
۳۲۲

(۱) افروقی مرقاۃ ۲/۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱

بطان کے معنی سے علاحدہ بتاتے ہیں، اس فرق کی بنیاد اصل عقد اور ہدف عقد کے درمیان امتیاز پر ہے۔

اصل عقد میں عقد کے ارکان اور اس کی شرائط اختتام، یعنی عقد کرنے والے کی اہلیت، سامان کی تخلیت وغیرہ مثلاً ایجاب اور قبول کرتے ہیں۔

یعنی ہدف عقد میں صحت کی شرط آتی ہیں، یعنی عقد کو مکمل کرنے والے عناصر جیسے عقد کا ربا کی فاسد شرط جو کہ ہدف سے خالی ہونا۔

یہ نیزہ پر مبنی کہ اصل عقد میں کوئی خلل پایا جائے مثلاً اس کا کوئی رکن یا اس کے شرط اختتام سے کوئی شرط نہ پائی جائے تو عقد باطل ہوگا، اس کا وجود ہی نہیں ہوگا۔ اس پر کوئی یا وہی اثر مرتب نہیں ہوگا، اس لئے کہ تصرف کا وجود اہلیت رکھنے والے شخص کی جانب سے اور محل کے اندر ہی ہوتا ہے، عقد محض صورتاً پائے جانے کے باوجود معنایاً بالکل ہی معدوم ہوگا، یا تو اس لئے کہ محل تصرف معدوم ہے جیسے مرد اور خون کی بیچ، یا اس لئے کہ تصرف کرنے والا الہی نہیں ہے جیسے پاگل یا نابالغ بچہ کی بیچ۔

اگر اصل عقد خلل سے خالی و محفوظ ہو لیکن ہدف عقد میں خلل پایا جائے، ہاں یہ طور کہ عقد کے اندر کوئی فاسد شرط پائی جائے یا ربا پایا جائے تو عقد فاسد ہوگا، باطل نہیں ہوگا، اور اس پر بعض آثار مرتب ہوں گے، بعض نہیں (۱)۔

۱۱- جمہور اور حنفیہ کے درمیان اس اختلاف کا سبب یہ ہے کہ اگر ممانعت کا حکم عمل کے لازمی و صاف میں سے کسی ہدف کی وجہ سے ہو جیسے ربا یا فاسد شرط پر مشتمل بیچ کی ممانعت، تو ایسے حکم کے اثر کی بہت قوت کا خلاف ہے۔

جمہور کہتے ہیں: ایسا حکم عقد کے ہدف و اصل ہر دو کے بطااب کا متقاضی ہے، جیسے کہ فعل کی بات اور حقیقت کی بہت ممانعت و رد ہو، یہ حضرات اپنے فعل کو جس کی ممانعت اس کے کی لازمی ہدف کی وجہ سے ہونا فاسد یا باطل کہتے ہیں، اور اس فعل کے مضبوط آثار میں سے کوئی اثر اس پر مرتب نہیں کرتے ہیں اور اسے ربا کی شرط فاسد پر مشتمل جیسی بیچ اس حضرات کے کہ ایک باطل یا فاسد فیصل سے ہے۔

حنفیہ کہتے ہیں: ایسا حکم صرف ہدف کے بطااب کا متقاضی ہونا ہے، اصل عقد اپنی شرط و عیت پر باقی رہتا ہے، برخلاف اس کے کہ فعل کی بات اور اس کی حقیقت کی بہت ممانعت کا حکم و رد ہو، ایسے فعل کو جس کی ممانعت اس کے کی لازمی ہدف کی وجہ سے ہو، یہ فقہ و فاسد کہتے ہیں، باطل نہیں، اور اس پر بعض آثار مرتب کرتے ہیں بعض نہیں، اور اسے ربا یا فاسد شرط وغیرہ پر مشتمل بیچ اس کے کہ ایک فاسد فیصل سے ہوتی ہے، باطل سے ہیں۔

۱۲- فرق نے اپنے اپنے مسلک پر متحدہ دلائل سے استدلال کیا ہے، اہم دلائل مندرجہ ذیل ہیں:

جمہور کا استدلال نبی کریم ﷺ کے اس قول سے ہے: "من أحدث في أمرنا هذا ما ليس منه فهو رد" (۱) (جو شخص ہمارے اس دین میں کوئی ایسی چیز پیدا کرے جو اس میں سے نہیں ہے تو وہ چیز رد کر دی جائے گی)، یہ مان اس بات کی دلیل ہے کہ اگر عمل شرط عیت کے حکم کے خلاف واقع ہو تو شریعت کی نظر میں وہ غیر معتبر ہوگا، اور اس عمل پر وہ حکام مرتب نہیں ہوں گے جو اس سے متعلق ہیں، خود یہ خلاف درری عمل کی بات اور اس کی حقیقت سے متعلق ہو یا اس کے لازمی و صاف میں سے کسی ہدف سے متعلق ہو۔

(۱) حدیث من أحدث في أمرنا هذا ما ليس منه فهو رد (صحیح ۲۰ طبع انتقادی) اور مسلم (۱۳۲۳ طبع اعلیٰ) نے بھی یہ

(۲) الاشارة لا بن نجيم رحمه الله ۵۳۷ من ملخص ۹۹۸ ملخص ۲۹۹ اور اس کے بعد کے صفحات، اعلیٰ ۳۳، کشف الاستار ۲۵۹۔

حنفیہ کا استدلال یہ ہے کہ شارع نے عبادات اور معاملات کو ان پر مرتب ہونے والے احکام کا سبب بنایا ہے، تو اگر شارع نے کسی شیئ کی ممانعت اس کے لازمی وصف میں سے ہی وصف کی وجہ سے کی ہو تو یہ ممانعت صرف اس وصف کے بطان کی متقاضی ہوگی، اس سے کہ ممانعت صرف کسی شیئ سے ہے تو ممانعت کا اثر بھی اسی تک محدود رہے گا۔ اور وہ وصف اگر اس تصرف کی حقیقت میں خلل نہ ڈال رہا ہو تو اس کی حقیقت برقرار رہے گی، اور اس صورت میں وصف اور حقیقت میں سے ہر ایک کا اپنا مقتضی ثابت ہوگا۔ اس امر معمولی عمدہ کی قیاس ہو، اور اس کے رکن و محل پائے جانے کی وجہ سے اس کی حقیقت پائی جارہی ہو تو اس قیاس کی وجہ سے طبیعت ثابت ہوگی۔ چونکہ اس کی حقیقت پائی جارہی ہے، لیکن اس کے ممنوع وصف کو دیکھتے ہوئے اس کو منع کرنا ضروری ہوگا، اس طرح وہی پیادوں کی رعایت ممکن ہوگی، اور یہ پیادوں کے مناسب حکم یا حاجت کا۔ لیکن عبادات میں چونکہ احتیاط جمعی حکم ہی مقصود ہے، اور یہ مقصود اس صورت میں حاصل ہو سکتا ہے جب کہ عبادت میں کسی بھی قسم کی خلاف ورزی نہ پائی جائے، نہ اصل میں اور نہ وصف میں، اس لئے عبادات میں حکم شارع کی مخالفت نہ ہو، اور بنائوں کی متقاضی ہوگی، تو یہ مخالفت عبادت کی ذات سے متعلق ہو یا اس کے لازمی اوصاف میں سے کسی وصف سے متعلق ہو، ایک۔

اس نصیب کے بعد یہ بتانا باقی رہ گیا کہ جمہور اگرچہ قاسم اور باطل میں فرق نہیں کرتے، جیسا کہ ان کے عمومی قواعد میں آیا ہے، لیکن فقہ کے بیشتر ابواب میں اختلاف فرق کی موجودگی ظاہر ہے،

(۱) جمع الجوامع ۱۰۵، المحقق لعلی ۲/۲۶۱، ۲۷۷، روح المعانی ۱۳، المحرر فی القواعد ۳۱۳، کشف الاستار ۱/۵۸۲، ۵۸۳، الخراج علی الخرج ۲۱۹، اور اس کے بعد کے صفحات، اصول المسئ ۱/۸۵، وراہ کے بعد کے صفحات، مسلم الشیخ شرح فروع المرحوم ۱/۲۰۳۔

جیسا کہ ان کی تصریحات سے اخذ کیا جاسکتا ہے، اہل سنت نے اس فرق کو عام قاعدہ سے استثناء قرار دیا ہے جیسا کہ ثانیہ کہتے ہیں، وہ اہل کے مسائل میں فرق کیا گیا ہے جیسا کہ کتابہ و مالکیہ کہتے ہیں۔ وہ اب مقدم میں سے، باب میں اس کی تفصیل پہ مقدم پر لکھی جائے۔

تجزی بطان:

۱۳- تجزی بنائوں سے مراد یہ ہے کہ کوئی تصرف جائز اور ناجائز دونوں پہلوؤں پر مشتمل ہو، تصرف اپنے ایک شق میں درست ہو اور دوسری شق میں باطل۔

اس نوع میں وہ صورت ہے جسے ”تفریق صفہ“ (عقد میں تفریق کرنا) کہتے ہیں، اور وہ ایک ہی عقد میں جائز اور ناجائز دونوں کو جمع کرنا ہے۔

اس سلسلہ کی اہم صورتوں کا تعلق بیع سے ہے اور وہ درج ذیل ہیں:

۱۴- عقد بیع اپنے ایک شق میں درست ہو اور دوسرے شق میں باطل، جیسے انکسار کے دس اور شراب کی ایک ساتھ بیع، اسی طرح شری مذکورہ جانور اور مردار کی انکشی بیع، ایسی بیع مکمل باطل ہوں، یہ مسلک حنفیہ کا ہے، اور ابن القصار کے علاوہ مالکیہ کا ہے، یہی ثانیہ کا ۱۰ میں سے ایک قول ہے (مہمات میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ یہی ثانیہ کا مسلک ہے)، اور یہی امام احمد سے ایک روایت ہے۔

یہ اس لئے کہ جب بعض حصہ میں عقد باطل ہو تو کل حصہ میں باطل ہو گیا، اس لئے کہ صفہ میں تجزی نہیں ہوتا، یا اس لئے کہ حلال اور حرام دونوں جمع ہوں تو حرام غالب آتا ہے، یا اس لئے کہ قیمت کا علم نہیں ہے۔

شافعیہ کا دوسرا قول جسے شافعیہ نے اظہر بتایا ہے، نیز امام احمد کی دوسری روایت اور مالکیہ میں سے ابن القصار کا قول یہ ہے کہ معاملہ میں تجزی (ٹکڑے کرنا) درست ہے، لہذا جائز حصہ میں بیع درست ہوگی اور ناجائز حصہ میں باطل ہوگی۔

اس سے کہ ایک جز کے صحیح ہونے کی وجہ سے پورے کو صحیح قرار نہیں دیا جاسکتا تو اسی طرح ایک جز کے باطل ہونے کی وجہ سے پورے کو باطل قرار نہیں دیا جائے گا بلکہ وہ جز اپنے اپنے حکم پر باقی رہیں گے، اور جائز حصہ میں بیع صحیح ہوگی، اور ناجائز حصہ میں باطل ہوگی۔

حنفیہ میں سے امام ابو یوسف اور محمد فرماتے ہیں کہ اگر ابتدائی ہر شق کی مبادعہ قیمت متعین کر دی ہو تو ایسی صورت میں ہم اسے وہ مستغنیٰ معاوضہ تصور کریں گے اور دونوں میں تفریق درست ہوگی، پس ایک معاوضہ درست ہوگا اور دوسرا باطل۔

اگر عقد اپنے ایک شق میں صحیح ہو، دوسرے شق میں موقوف، مثلاً، اپنی مملوکی میں دوسرے کی مملوک میں کوئی ایک ساتھ بیچ کی نفی ہو تو بیع، دونوں شیاؤں میں درست ہوگی، اپنی مملوک میں تو بیع لازم ہوگی اور دوسرے کی مملوک میں مالک کی اجازت پر پڑھ موقوف ہوگا، یہ رائے مالکیہ کی اور امام زفر کے ملاوہ حنفیہ کی ہے، یہ حنفیہ کے رائے ایک اس قاعدہ پر مبنی ہے کہ کبھی ایک حصہ بی بیع ابتدا ہو تو درست نہیں ہوتی میں بقاء درست ہوتی ہے، امام زفر کے نزدیک مکمل بیع باطل ہوں، اس سے کہ عقد پورے مجموعہ پر واقع ہوا ہے، اور مجموعہ میں تجزی نہیں ہوتی، شافعیہ اور حنابلہ کے نزدیک سابق اختلاف جاری ہوگا، اس لئے کہ موقوف عقد ان کے نزدیک اس قول کی رو سے باطل ہوتا ہے۔

۱۵- اسی طرح نکاح میں تجزی جاری ہوئی، اگر کسی نے عقد نکاح میں

ایک حلال اور ایک غیر حلال کو جمع کر دیا جیسے مسک خاتون اور بت پرست عورت کو تو حلال کا نکاح بلا نفاق درست ہوگا، اور جو عورت حلال نہیں اس سے نکاح باطل ہوگا۔

لیکن اگر ایک عقد میں پانچ عورتوں سے یا دو بہنوں سے نکاح کر لیا تو انہوں سے نکاح باطل ہوگا، اس سے کہ اس کو جمع کرنا حرام ہے، صرف پانچ میں سے کوئی ایک یا دو بہنوں میں سے کوئی ایک حرام نہیں ہے، اگر ایک عقد میں ایک باندی اور ایک آزاد خاتون سے ایک ساتھ عقد کر لیا تو اس میں فقہاء کا اختلاف ہے، حنفیہ کے نزدیک دونوں میں عقد باطل ہوگا، مالکیہ کے نزدیک آزاد عورت کا نکاح صحیح ہوگا اور باندی کا باطل، یہ مالکیہ کا مشہور قول ہے، یہی منہاج کی دو روایتوں میں سے اظہر روایت اور شافعیہ کی اظہر روایت ہے (۱)۔

۱۶- تمام معاملات کے حقوق جیسے چارہ وغیرہ میں فی احمد وہی حکم ہے جو بیع کا حکم ہے، فقہاء نے عقد میں تفریق صنفیہ اور توقیفات اس کے حکم میں ہوں ان کے لئے ایک مستغنیٰ باب قائم کیا ہے، دیکھئے: "تفریق الصفات"۔

کوئی بھی باطل ہو تو جو اس کے ضمن میں ہے اور جو اس پر مبنی ہے وہ بھی باطل ہوگا:

۱۶- ایشاد میں ابن تیم کے رائے اور فقہانی قواعد میں سے ایک یہ ہے (۲): "بطل الشیء بطل ما فی صمہ" (اگر شے باطل ہو

(۱) الاشیاء لابن تیم ۱۱۳-۱۱۴، ابراہیم ۵/۵، ابن ماجہ ۱۲۵۳، ابن ماجہ ۱۲۵۳، الاختیار ۲/۲۳، جوہر لا طیل ۶/۲، ترمذی ۱۲۵۳، الدحل ۲/۲۶۱، الاشیاء للسیوطی ۱۲۰-۱۲۲، السیوطی ۱۲۵۳، التواہد ۱/۳۸۲، نہایہ الکناج ۳/۶۱، روح المعانی ۳/۱۵، المعنی ۳/۶۱، ۲/۵۸۳، تفسیر دارالولایت ۲/۵۳۔

(۲) الاشیاء ولفظ لابن تیم ۱۱۳-۱۱۴ مع کردہ مکتوبہ الہدایہ ص ۱۷۰۔

مالک کے قواعد بھی اس کے خلاف نہیں ہیں^(۱)۔

یہ ”تفصیل“ کا قاعدہ ہے، لیکن اسی کے مشابہ یہاں ایک اور قاعدہ بھی ہے: ”إذا سقط الأصل سقط الفرع“ (جب اصل ساتھ ہوگا تو فرع بھی ساتھ ہو جائے گی)، اسی قاعدہ میں سے ہے: ”التابع يسقط بسقوط المتبوع“ (تابع متبوع کے ساتھ ہونے کے ساتھ ساتھ ہو جاتا ہے)، فقہاء نے اس کی مثال میں فرمایا ہے کہ اگر قرض دینے والے نے مقررہ خس کو دین سے بری کر دیا تو جس طرح مقررہ خس اس صورت میں بری ہوگا نہیں، دین سے بری ہو جائے گا اس سے کہ قرض میں مقررہ خس اصل شخص ہے، اگر نہیں اس کی فرس ہے^(۲)۔

بطل عقد کو صحیح بنانا:

۱۸- بطل عقد کی تصحیح کی دو صورتیں ہوتی ہیں:

۱- دل: عقد کو باطل کرنے والی غلطی اتر ختم ہو جائے تو یا عقد صحیح ہو جائے گا؟

دوم: بطل عقد کے الفاظ: امر سے صحیح عقد کے معنی و مفہوم میں لے لئے جائیں۔

۱۹- پہلی صورت کی بابت حنفیہ، شافعیہ اور حنابلہ کا مسلک یہ ہے کہ عقد کو باطل بنانے والی غلطی اتر ختم ہو جائے تو بھی صحیح نہیں ہوگا۔

پس اس مسلک کے مطابق گیہوں میں (رجع ہوئے) آنا کو، زیتوں کے چیل میں (رجع ہوئے) ریتوں کے تیل کو، تھن میں (موجود) دھوکہ، شراب و رو میں جھگڑ کو، بھگور میں گھٹلی کو، زیت کرنا جاز نہیں ہے، اس سے کہ اس کی موجودگی کا علم نہیں ہے، لہذا اوہ مقدم کی

(۱) نکالی لاہور جلد ۱ ص ۷۷

(۲) الاشارة لابن نجيم ۱/۴۱، رد المحتار ۱/۵۸، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱، ۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵، ۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸، ۱۶۱۹، ۱۶۲۰، ۱۶۲۱، ۱۶۲۲، ۱۶۲۳، ۱۶۲۴، ۱۶۲۵، ۱۶۲۶، ۱۶۲۷، ۱۶۲۸، ۱۶۲۹، ۱۶۳۰، ۱۶۳۱، ۱۶۳۲، ۱۶۳۳، ۱۶۳۴، ۱۶۳۵، ۱۶۳۶، ۱۶۳۷، ۱۶۳۸، ۱۶۳۹، ۱۶۴۰، ۱۶۴۱، ۱۶۴۲، ۱۶۴۳، ۱۶۴۴، ۱۶۴۵، ۱۶۴۶، ۱۶۴۷، ۱۶۴۸، ۱۶۴۹، ۱۶۵۰، ۱۶۵۱، ۱۶۵۲، ۱۶۵۳، ۱۶۵۴، ۱۶۵۵، ۱۶۵۶، ۱۶۵۷، ۱۶۵۸، ۱۶۵۹، ۱۶۶۰، ۱۶۶۱، ۱۶۶۲، ۱۶۶۳، ۱۶۶۴، ۱۶۶۵، ۱۶۶۶، ۱۶۶۷، ۱۶۶۸، ۱۶۶۹، ۱۶۷۰، ۱۶۷۱، ۱۶۷۲، ۱۶۷۳، ۱۶۷۴، ۱۶۷۵، ۱۶۷۶، ۱۶۷۷، ۱۶۷۸، ۱۶۷۹، ۱۶۸۰، ۱۶۸۱، ۱۶۸۲، ۱۶۸۳، ۱۶۸۴، ۱۶۸۵، ۱۶۸۶، ۱۶۸۷، ۱۶۸۸، ۱۶۸۹، ۱۶۹۰، ۱۶۹۱، ۱۶۹۲، ۱۶۹۳، ۱۶۹۴، ۱۶۹۵، ۱۶۹۶، ۱۶۹۷، ۱۶۹۸، ۱۶۹۹، ۱۷۰۰، ۱۷۰۱، ۱۷۰۲، ۱۷۰۳، ۱۷۰۴، ۱۷۰۵، ۱۷۰۶، ۱۷۰۷، ۱۷۰۸، ۱۷۰۹، ۱۷۱۰، ۱۷۱۱، ۱۷۱۲، ۱۷۱۳، ۱۷۱۴، ۱۷۱۵، ۱۷۱۶، ۱۷۱۷، ۱۷۱۸، ۱۷۱۹، ۱۷۲۰، ۱۷۲۱، ۱۷۲۲، ۱۷۲۳، ۱۷۲۴، ۱۷۲۵، ۱۷۲۶، ۱۷۲۷، ۱۷۲۸، ۱۷۲۹، ۱۷۳۰، ۱۷۳۱، ۱۷۳۲، ۱۷۳۳، ۱۷۳۴، ۱۷۳۵، ۱۷۳۶، ۱۷۳۷، ۱۷۳۸، ۱۷۳۹، ۱۷۴۰، ۱۷۴۱، ۱۷۴۲، ۱۷۴۳، ۱۷۴۴، ۱۷۴۵، ۱۷۴۶، ۱۷۴۷، ۱۷۴۸، ۱۷۴

میں مائع مدت کے گزرنے کا کوئی اثر تصرف کی صحت پر نہیں ہوگا
اگر وہ باطل ہو، دین ٹیم فرماتے ہیں (۱) کہ امتداد زمانہ کی وجہ سے
حق ساقط نہیں ہوتا، خواہ وہ قذف یا قصاص، یا لعاب یا بندہ کا کوئی
امر اہل ہو۔

فرماتے ہیں (۲) کہ: "مقتد فیہ مسائل میں قاضی کا فیصد ماند ہوتا
ہے۔ چند مسائل اس سے مستثنیٰ ہیں جیسے مدت گزرنے کی وجہ سے
قاضی حق کے ساقط کا فیصلہ کرے، یا نکاح منع کی صحت کا یا امتداد
زمانہ کی وجہ سے ساقط ہونے کا فیصلہ کرے۔ (تو یہ فیصد ماند نہیں
ہوگا)۔

فقہ ابن عابدین میں ہے: باطل بیسوں میں سے یہ بھی ہے کہ
چند سال گزرنے کی وجہ سے حق کے ساقط ہونے کا فیصد کیا جائے۔
چہرہ فرماتے ہیں: تصرف پر حقیقت کے باوجود تیس سال گزرنے کے
بعد دعویٰ کی عدم ممانعت اس مسئلہ میں حق کے بنائے پر مبنی نہیں ہے۔
بلکہ دعویٰ کی ممانعت سے قضا کو روکنا ہے، صاحب حق کا حق
باقی رہے گا۔ یہاں تک کہ اگر فریق مقابل اس حق کا تسلیم کر لے تو اس
پر وہ حق لازم ہو جائے گا (۳)۔

ختمی لاریات میں ہے: کسی قیدیم حد کی شہادت صحیح قوں کے
مطابق قبول کی جائے گی، اس لئے کہ وہ حق کی شہادت ہے، لہذا
امتداد زمانہ کے باوجود درست ہوں (۴)۔

مالیہ اگرچہ عدم ممانعت دعویٰ کے سے یہ شرط لگاتے ہیں کہ جس
چیز کا دعویٰ کیا گیا ہے وہ ایک مدت تک جو غیہ منقوں جا سید وہ غیہ
کے لحاظ سے مختلف ہوگی، قبضہ میں رہے، بیس اس کے ساتھ یہ قید بھی

صل تو یہی ہے، قاضی حضرات محض اپنے سامنے ظاہر ہونے
والے دلائل و شہوتوں کی بنیاد پر فیصلہ کرتے ہیں، جو شخص ظاہر کے
تسلیم سے کبھی غیہ درست ہوتے ہیں (۱)۔

ی نے حضرت ام سلمہ کی روایت میں نبی اکرم ﷺ فرماتے
ہیں: "إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ، وَإِنَّكُمْ تَحْتَصِمُونَ إِلَيَّ، وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ
أَنْ يَكُونَ الْحَقُّ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ، فَاَقْضِي لَهُ بِمَا أَسْمَعُ،
وَإِنْهُ صَادِقٌ، فَمَنْ قَضَيْتَ لَهُ بِشَيْءٍ مِنْ حَقِّ أَحِيهِ فَلَا
يَأْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا، فَإِنَّمَا أَقْضِي لَهُ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ" (۲) (میں محض
ایک بشر ہوں، تم لوگ میرے پاس فیصلہ کے لئے آتے ہو، شاید تم
میں سے کوئی شخص دوسرے کے مقابلہ میں اپنے ثبوت میں زیادہ
چوبہ زبوت ہو، اور میں اپنی سماعت کے مطابق امر سے سچا سمجھتے
ہوئے اس کے حق میں فیصلہ کر دوں تو میں جس کے لئے بھی اس کے
بھائی کے حق سے کچھ حصہ کا فیصلہ کر دوں تو وہ اس میں سے کچھ بھی نہ
لے، اس لئے کہ میں اس کو آگ کا ٹکڑا دے رہا ہوں)۔

۲۳- اگر کسی تصرف پر کچھ عرصہ گزر جائے اور اس تصرف کے
بنائے کا دعویٰ ہی کی جانب سے ہو نہ ہو تو ہر اوقات اس کو اس
تصرف کی صحت یا اس صورت حال پر صاحب حق کی رضامندی
سمجھا جاتا ہے، یہیں سے یہ بات آتی کہ ایک مقررہ مدت گزرنے
کے بعد دعویٰ کی ممانعت نہ کی جائے، اس مدت کی تحدید میں
حالات، وہ بھی جس کا دعویٰ کیا گیا ہے، قربت بہت مدوم قربت اور
قبضہ کی مدت کے اعتبار سے فقہاء کا اختلاف ہے، لیکن ممانعت دعویٰ

(۱) البصرۃ بہائش فتح اہل الماک ۵۸۱ ۵۸۲ مباح کردہ دارالعرف المہذب
۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵

بطان ۲۴

تک کہ اس کی تشنہ نہ لے۔

بطان کے آثار:

۱۔ ان کے آثار و تصرفات کی نسبت سے مختلف ہوتے ہیں، اس کی تفصیل مدد رحیل ہے:

۱۔ اہل عبادات میں:

۲۴۔ عبادات کے بطاں پر متعدد آثار مرتب ہوتے ہیں، جیسے:

الف۔ عبادت کے ساتھ فہم مدبر مشغول رہے گا (یہاں تک کہ: ۱۔ اسے یاد آیا جائے کہ عبادت ایسی ہو کہ اس کا وقت متعین ہو جیسے رکاۃ بعض مقامات پر اس کی تعبیر عبادت سے کی ہے) (۲)۔

۲۔ یا اس کی تشنہ کی جائے کہ عبادت کے وقت میں اس عبادت کے مثل کی گنجائش نہ ہو، جیسے رخصت۔

۳۔ یا اس کا عبادت یا جائے کہ وقت میں اس عبادت کے ساتھ اسی جیسی عبادت کی گنجائش ہو، جیسے ہار۔

۴۔ اور وقت نکل جائے تو مارتنا ہوں (۳)۔

۵۔ یا اس کا بدل انجام دیا جائے جیسے ظہر کی نماز اس شخص کے لئے جس کی نماز جمعہ باطل ہو گئی ہو (۴)۔

ب۔ بعض عبادات میں دنیاوی چیز ہوں، جیسے رمضان میں چائ

ہے کہ دوسرے کے قبضہ کی مدت کے دوران مدتی ہو جو رہا ہو اور آپ سامنے نہدام تھیہ و تصرف ہوتے دیکھ کر بھی خاصا رہا ہو، میں گر وہ اعتراض رہا ہوتا قبضہ خود کو کتنا ہی طویل ہو کچھ مفید نہیں ہوگا، فتح علی المائیک میں ہے (۱) ایک شخص نے سی زمین پر اس زمین و لے کے مرنے کے بعد ماحق قبضہ کر لیا، حالانکہ ان کے و زمین موجود ہیں و اس نے اس زمین پر تھیہ کی، اور زمین نے اس پر اعتراض تو یہاں سے رک نہیں تے، اس لئے کہ وہ شخص شجر کے راس میں سے ہے تو یہ اس کا قبضہ معتبر نہیں ہوگا جو اس کی مدت طویل ہو؟ جواب دیا: ہاں اس کا قبضہ معتبر نہیں ہوگا جو اس کی مدت طویل ہو، نیکی نے ابن القاسم سے سنا ہے کہ جو شخص لوگوں کا مال غصب کرنے میں معروف ہو، اس کے قبضہ میں دوسرے کا مال رہنا مفید نہیں، لہذا اس کے اس دعویٰ کی تصدیق نہیں کی جائے گی کہ اس نے وہ مال خرید ہے یا اسے عطیہ میں ملا ہے، خواہ اس کے پاس وہ مال طویل عرصہ تک دتی رہے، اگر وہ مدعی کی اصل ملکیت کا قرا کرنا ہو یا مدعی کے حق میں بینہ قائم ہو چکا ہو، ابن رشد فرماتے ہیں: یہ رائے صحیح ہے، اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے، اس لئے کہ شخص قبضہ موجب ملک میں ہوتا، قبضہ صرف ملکیت کی ایک علامت ہے جس کی وجہ سے اگر کوئی غیر غاصب شخص اس میں اپنی ملکیت کا دعویٰ کرے تو اس کی تصدیق کی جائے گی، اس لئے کہ خلاف یہ ہے کہ کسی کا مال مینا جائز نہیں ہے، حالانکہ وہ حاضر ہے، نہ طلب کرتا ہے، نہ اس کا دعویٰ کرتا ہے، تو اس کے قابض کا ہو جائے گا، اگر اس سال یا اس کے قدر اس پر قابض رہے۔

عبادت کے تعلق سے یہ امر طے شدہ ہے کہ جس شخص کی عبادت باطل ہو جائے، اس کا قلم اس عبادت کے ساتھ مشغول رہے گا جب

(۱) فتح علی المائیک ۳/۲۳۲ فتح کردہ دارالمعرف

(۱) دستور العلماء، ۲۵۱، جمع الجوامع، ۱۰۵، کشف الاستر، ۴۵۸۔

(۲) رکاۃ میں بطان سے مقصود اس کا کافی نہ ہونا ہے جیسے کہ بیت ۲۷۰ حوالہ میں شرط ہے فوج المرحوم ۱۸۶، المحکم ۱۸۳۔ ۹۵، بدائع الصالح ۴۰۲، ۴۳، الہدایہ ۱۱۳۔

(۳) الملوخ ۱۶۱، حوالہ کے بعد کے صفحات، جمع الجوامع ۱۸، ۱۰۹، بدعی ۱۶۳۔

(۴) البدائع ۴۸، ۱۰۳، الفواکیر الدروانی ۳۳، ۳۶۵، المیزان ۱۰۹، ختمی لادولت ۱۵۵۔

جو چھ روزہ توڑنے پر کنارہ^(۱)۔

ج۔ نماز جب باطل ہو جائے تو اس کو جاری نہ رکھنا، اسباب ہے، روزہ اور حج میں ایسا نہیں ہے، رمضان میں روزہ (ٹوٹنے کے باوجود) کھانے پینے سے رُکنا، رُکنا حج کو بھی جاری رکھنا ضروری ہے، جب کہ وہ نوبت قصہ بھی کی جائے گی^(۲)۔

د۔ رُکنا اگر غیر مستحق کو ہے، ہی جائے تو اس کو وہیں لینے کا حق ہوگا^(۳)۔

ن تمام سابق امور میں تفصیل بھی ہے جو ان کے جواب میں دیکھی جاسکتی ہے۔

دوم: معذرت میں بظان کا اثر:

۲۵۔ عیب کی اصطلاح میں باطل عقد سوائے ظہری صورت کے اپنا وجود نہیں رکھتا، اس کا شرعی وجود نہیں ہوتا، لہذا وہ معدوم ہوتا ہے اور معدوم کا کوئی اثر مرتب نہیں ہوتا^(۴)۔

ایہ عقد اپنی اسالیب سے ٹوٹا ہوتا ہے، اس کو توڑنے کے لئے کسی حکم کے فیصلہ کی ضرورت نہیں^(۵)۔

جارت بھی اس میں لاحق نہیں ہوتی، اس لئے کہ وہ منعقد ہی نہیں ہوتا ہے، لہذا وہ معدوم ہے، اور معدوم میں اجازت لاحق نہیں ہوتی کہ وہ نہ ہونے کی مانند ہے۔

باطل عقد سے رعیعی کی طبیعت حاصل نہیں ہوتی جس طرح عقد باطل کے عداد سے حاصل ہوتی ہے، اگر اس عقد میں کوئی ردی گئی ہو تو اس کی واپس ضروری ہوگی، تو باطل میں قبضہ سے طبیعت منتقل نہیں ہوتی، اس لئے واپس کرنا واجب ہوگا۔

مالکیہ میں سے ابن رشد فرماتے ہیں: فقہاء کا اتفاق ہے کہ فاسد بیع۔ یہ حنفیہ کے نزدیک باطل ہوتے ہیں۔ اگر نفع ہوں ورنہ نہیں ہوتے تو اس کا حکم وہی ہے یعنی بیع قیمت واپس کرے گا، اگر یہ اردو سامان واپس کرے گا جس کی قیمت دی گئی ہے^(۱)۔

باطل صلح میں صلح کرنے والا اس میں کا مالک نہیں ہوگا جس پر صلح کیا ہے، اور ادا کرنے والے نے جو کچھ ادا کیا ہے اس سے وہ اس لئے لے گا^(۲)۔

باطل بیہ میں وہ شخص جسے بیہ کیا گیا ہے بیہ کا مالک نہیں ہوگا^(۳)۔
باطل رہن میں مرتہن (رہن لینے والا) مال مرہون کو روکنے کا مالک نہیں ہوگا^(۴)۔

باطل معاملہ کتابت (غلام کی آزادی کا معاملہ) میں مکاتب (معاملہ کرنے والا غلام) اپنی آزادی کا مالک نہیں ہوگا^(۵)۔

اجارہ باطلہ جو اجارہ کا محل نہ ہو اس میں اجرت پر طبیعت حاصل نہیں ہوگی، اس کو لوٹنا واجب ہوگا، اس لئے کہ ایسی اجرت بیہ حرام ہے،

(۱) البدائع ۵/۳۵۵، الاشیاء لابن قیم رحمہ اللہ ۳/۳۳۷، بدیع الجہد ۲/۹۳، نہایہ المحتاج ۳/۳۳۷، ختمی لادارات ۲/۹۰۔

(۲) الاشیاء لابن قیم رحمہ اللہ ۳/۳۳۷، جوہر لاکلیل ۲/۱۰۳، المغنی ۲/۵۵۰، ختمی لادارات ۲/۲۶۳۔

(۳) الدرر ۳/۹۸، المغنی ۲/۵۵۰، ختمی لادارات ۲/۹۰۔

(۴) الاشیاء لابن قیم رحمہ اللہ ۳/۳۳۷، جوہر لاکلیل ۲/۸۰، المغنی ۳/۳۰۰۔

(۵) الاشیاء لابن قیم رحمہ اللہ ۳/۳۳۸، البدائع ۳/۳۷، نہایہ المحتاج ۲/۹۶، التوہد والمفہوم المصوبہ ۱۱۱۔

(۱) البدائع ۳/۱۰۴، جوہر لاکلیل ۲/۱۰۳، المحرر ۳/۱۸۰، ختمی لادارات ۲/۱۰۳۔

(۲) البدائع ۳/۳۳۷، جوہر لاکلیل ۲/۱۰۳، المغنی ۲/۵۵۰، ختمی لادارات ۲/۲۶۳۔

(۳) بدائع الصنائع ۵/۳۰۵، ابن ماجہ ۲/۲۸، طہر الدسوقی ۳/۵۳، ختمی لادارات ۲/۱۹۰۔

(۴) بدائع ۳/۷۷، المغنی ۲/۱۹۶۔

(۵) ابن ماجہ ۳/۷۷، البدائع ۳/۷۷، الخ ۲/۵۷۲، کشف القناع ۳/۵۷۲، قلیوبی ۲/۱۶۰۔

بایں شہرک اس پر قبضہ کی اجازت، اجازت کے اہل شخص نے وی ہو تو اس حالت میں اس پر قبضہ کرنا درست ہوگا، اور فساد قبضہ کے ساتھ ضمان نہیں ہوگا۔

اور اجازت سرے سے پانی ہی نہ ٹی ہو یا پانی ٹی ہو یہیں صحیح نہ ہو، نہ نکرہ وغیرہ اہل کی طرف سے ہو یا بیاہر کے ماحول میں ہو تو قبضہ باطل ہوگا، اور اس صورت میں ضمان مطلقاً واجب ہوگا خواہ اس عقد کے صحیح ہونے میں ضمان واجب ہو یا نہ ہو۔

”ہایۃ الحیات“ میں ہے: ”فاسد عقد جو کسی وی غفلت کی طرف سے صادر ہو، ضمان اور عدم ضمان میں اپنے صحیح عقد کی طرح ہے، اس لئے کہ عقد اگر صحیح ہونے کی صورت میں حاکمی کے بعد ضمان کا متقاضی ہو بیسے بچ اور امارہ (عاریت) رہتا، تو وہ فاسد ہونے کی صورت میں بدرجہ اولیٰ (متقاضی ضمان) ہوگا۔“

”اور اگر صحیح ہونے کی صورت میں عدم ضمان کا متقاضی ہو بیسے رہن اور بغیر بدلہ کے بیہ اور کرایہ پر یا ہو سامان، تو وہ فاسد ہونے کی صورت میں بھی اسی طرح ضمان کا متقاضی نہیں ہوگا (۱)۔“

۲۷- تصرقات اور لہامات کے عقود میں بظان کے ساتھ اہل شخص کی جانب سے اجازت ہونے کی صورت میں ضمان کے نہ ہونے کا اعتبار اور غیر اہل کی جانب سے اجازت ہونے کی صورت میں ضمان ہونے کا اعتبار کرنا، یہی فی الجملہ حنفی کا بھی مسلک ہے جیسا کہ ان کے قول سے مستفاد ہوتا ہے، البتہ اس میں اختلاف ہے کہ کون

(۱) نہایۃ المحتاج ۵/۲۲۸-۲۲۹، ۴۷۵-۴۷۶، مجلس علی الصلح ۵۱۷، الاغنیۃ للسیوطی ۳۰۹ طبع لکھنؤ، ابنی الطالب ۴۷۹، شرح غنی لارادوت ۲/۲۶۶، اسی ۴۷۵، ۴۷۶، عقائد لاسن وحبیب ۶۷، ۱۵۳۔
(۲) مجلس علی شرح الصلح ۳۹۱۔

سے باطل طریقہ سے مال کا کھانا تصور کیا جائے گا (۱)۔

باطل نکاح میں حنفی لطف، مدد، زکی و اتقان کا مالک نہیں ہوگا (۲)۔ تمام باطل عقود میں جہاں ایسی حکم ہے اس بابت تنفیذات اپنے مقام پر دیکھی جاسکتی ہیں۔

یہاں صورتاً عقد باطل کا وجود، اس بات کو ملحوظ رہتا ہے اس کی صورت یہ ہے کہ باطل عقد میں سامان کی حاکمی کر دی جائے اور سامان تقم ہو جانے کی وجہ سے اس کی ایسی مامون ہو تو یا اس میں ضمان واجب ہوگا یا نہیں ہوگا۔

اس کی تفصیل مندرجہ ذیل میں:

ضمان:

۲۶- جو، بیاہ، جمہور فقہ، اپنے عمومی قواعد میں باطل، فاسد کے درمیان فرق نہیں کرتے ہیں، میں بعض احکام کی نسبت فاسد اور باطل کے درمیان فرق مانتے ہیں۔

ضمان کا مسئلہ بھی یہاں ہے جس میں باطل اور فاسد کے درمیان فرق ہے، جس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

”نافعیہ اور منابہ کا ایک قاعدہ یہ ہے کہ وہ عقد جس میں عقد کے صحیح ہونے کی صورت میں حاکمی کے بعد ضمان ہوتا ہے بیسے بچ، اس میں عقد کے فاسد ہونے کی صورت میں بھی ضمان ہوگا، اور عقد صحیح ضمان کا متقاضی نہ ہو بیسے مضاربہ، تو اس میں عقد فاسد بھی ضمان کا متقاضی نہیں ہوگا۔“

یہاں سامان کے متقاضی نہ ہونے میں یہ قید بھی ہے کہ قبضہ صحیح ہو،

(۱) الاغنیۃ لابن قیم ۳/۳۷۷، غنی لارادوت ۲/۵۹۲، شرح الجلیل ۴۷۸۔
(۲) تلبیہ ۸۶، مجلس علی الصلح ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴

نکاح میں بطلان کا اثر:

۲۸- جہور کے بعد ایک عمومی قواعد میں سے یہ بھی ہے کہ باطل اور فاسد کے درمیان فرق نہیں ہے، خفیہ بھی اس کے ساتھ نکاح کے دہب میں اس میں متفق ہیں۔ جیسا کہ اس کے عمومی قواعد سے معلوم ہوتا ہے۔ البتہ مثلاً، کبھی نکاح نہ صحیح کے لئے باطل کا لفظ استعمال کرتے ہیں اور کبھی فاسد کا لفظ، اور اس دونوں لفظ سے مراد دیتے ہیں جو صحیح کے باطل ہیں۔

لیکن فاسد سے اس کی مراد نکاح ہے جس کے فاسد ہونے میں فتنی مسالک کے درمیان اختلاف ہو جیسے بغیر گواہوں کے نکاح، سرامائلیہ واپس کے بغیر نکاح، درست قرار دیتے ہیں، البتہ شرط لگاتے ہیں کہ دخول سے پہلے گواہ بنائے جائے، یہ نکاح کو الٹا کر اور ایک جماعت بھی درست قرار دیتی ہے، اور جیسے حج کے احرام کی حالت میں نکاح، اور بغیر ولی کے نکاح، ان دونوں نکاح کو خفیہ درست بتاتے ہیں، اور جیسے نکاح شغار جس کو خفیہ صحیح قرار دے کر شرط کو لگاتے ہیں، دیتے ہیں اور دونوں عورتوں کے لئے مہر مثل واجب کرتے ہیں۔

اور باطل سے فقہاء کی مراد ایسا نکاح ہے جس کا فاسد ہونا فتنی مسالک میں متفق ہو جیسے (پارچہ کی بے ہوتے ہوئے)، پونچوں سے نکاح یا اور بے کی مکوحہ سے نکاح، یا تین طلاق والی سے نکاح یا محرم سے نکاح^(۱)۔

باطل یا فاسد نکاح کو فسخ سنا، واجب ہے، اگر اس کا سبب دہب متفق

جائز کا اہل ہوگا، ورنہ نہیں، جیسے حید، اور اس میں بھی اختلاف ہے کہ کون سے حق و صحیح ہوئے کی صورت میں باطل ضمان ہیں اور کون سے غیر باطل ضمان ہیں جیسے رہیں اور عاریت^(۱)۔

عام ابو حنیفہ باطل میں بیعت کو رشتہ کی نے اس پر قبضہ کر یا ہو، امانت قرار دیتے ہیں، اگر بیعت ملاک ہو جائے تو خریدار پر ضمان نہیں ہوگا، اس لئے کہ عقد جب باطل ہو گیا تو مالک کی اجازت سے محض قبضہ باقی رہا جو ضمان کو سبب نہیں کرتا ہے البتہ ایک نقدی پانی جائے۔ اور جو لوگ ضمان کے قائل ہیں وہ اس کی وجہ بیان کرتے ہیں کہ یہ قبضہ خریدار کی جانب سے قبضہ کرے سے کم درجہ نہیں ہوگا۔ (۱)۔ جب اس میں ضمان ہوتا تو اس میں بھی ہوگا^(۲)۔

مالکیہ مفقہ فاسد میں بیعت کرتے ہیں کہ جس بیعت پر مالکانہ قبضہ یا کیا ہو وہ تو قائل ضمان ہوگا، درجس پر بطور امانت قبضہ یا کیا ہو اس میں ضمان نہیں ہوگا۔

”الغواک الدہانی“ میں ہے ہم فاسد بیعت جس پر خریدار بے انگہ قبضہ بیعت مکمل ہونے کے بعد کیا ہو تو خریدار کی طرف سے اس کا ضمان اس پر قبضہ کے دن سے ہوگا، اس لئے کہ اس نے اس پر مالکانہ قبضہ یا ہے، امانت کے بطور نہیں^(۳)۔

اسی کے مثل شرکت میں ہے، اگر ایسے شخص نے شرکت کی جس کا اذن معتبر نہیں ہے جیسے غیر اجازت یافتہ بچہ یا سہیہ، تو اس پر ضمان نہیں ہوگا^(۴)۔

(۱) القواعد والمواعظ، مصلحہ دہلی، ۱۱۲ھ، ۱۳۳۲ھ، الاشیاء لابن نجیم دہلی، ۱۳۳۷ھ، جامع احکام المعاری، ۱۲۷۲ھ، البدائع، ۵۷۳ھ، فتح القدیر والفتاویٰ والکتاب، ۹۰۵ھ، ابن ماجہ، ۳۰۴ھ۔

(۲) ابن ماجہ، ۱۰۵۳ھ، البدائع، ۵۷۵ھ، یزدنجی، جامع الأصول، ۸۱۲ھ۔

(۳) الغواک الدہانی، ۱۳۹۲ھ۔

(۴) الفتاویٰ، ۳۳۸ھ۔

(۱) بدائع الصنائع، ۳۳۵ھ، فتح القدیر، ۱۲۷۳ھ، ابن ماجہ، ۳۰۴ھ، ۳۵۱ھ، ۶۰۷ھ، ۶۰۸ھ، صلیح الدسوقی، ۴۳۱ھ، ۴۳۸ھ، جہم لوطی، ۲۸۵ھ، فتح البکلی، ۳۹۲ھ-۵۲ھ، غیاث الحق، ۲۳۰ھ، ۲۳۱ھ، ۳۳۶ھ، مفتی الحق، ۳۳۵ھ، ۴۳۸ھ، مفتی، ۲۵۴ھ-۲۵۵ھ، فتی الارباب، ۲۸۲ھ، ۲۸۳ھ، ۲۸۴ھ۔

سے پہلے تفریق ہو جانے تو متبادل کے نزدیک مہر کا استحقاق نہیں ہوگا (۱)۔

اس سے بعض مسائل مستثنیٰ ہیں جن میں دُخول سے پہلے نصف مہر ثابت ہوتا ہے۔ اس میں مسائل میں مالکیہ کا یہ مسئلہ بھی ہے کہ اگر سبب فساد میں ظلم نہ پیدا کرتا ہو جیسے حج کا اہرام بدمدھے ہوئے شخص کا نکاح، تو طلاق کی صورت میں نصف مہر و مروت کی صورت میں مکمل مہر ہوگا۔

اسی طرح مالکیہ کے نزدیک نکاح جو پھر کے شرعی مہر سے کم ہونے کی وجہ سے فاسد ہو اور شوہر مہر پورا کرنے پر آمادہ نہ ہو (یہ صورت "نکاح لد رہیمیں" کہلاتی ہے، اس سے کہہ رہیم کی مقدار مہر شرعی سے کم ہے)، اس نکاح میں دخول سے پہلے فسخ کی صورت میں ۱۰۰ رہیم کا نصف مہر واجب ہوگا (۲)۔

ایسا ہی مسئلہ وہ بھی ہے جب دخول سے پہلے شوہر باعث حرمت رضاعت کا دعویٰ بنا دے اور بیوی شوہر کی تصدیق نہ کرے تو نکاح کو فسخ کر دیا جائے گا، اور شوہر پر نصف مہر ہوگا جیسا کہ مالکیہ و متبادل کہتے ہیں (۳)۔

مطلقاً نکاح فاسد میں دخول (بجلی) کی وجہ سے مہر کے وجوب پر فقہاء کا اتفاق ہے، اس لیے کہ نبی کریم ﷺ سے مروی ہے: "ایما امرأۃ نکحت نفسہا بغیر بدن ولیہا فکاحہا باطل، فإن دخل بها فلا مہر مثلہا" (۴) (جس خاتون نے بھی پہلے نکاح

ہو تو سمجھوں کہ نزدیک فسخ کرنا واجب ہوگا، اور اگر اس کے فاسد ہوے میں اختلاف ہو تو جن کے نزدیک فاسد ہوگا ان کے نزدیک فسخ کرنا واجب ہوگا، البتہ اگر کوئی حاکم اس نکاح کی صحت کا فیصلہ کرے تو اس کا فیصلہ نہیں توڑا جائے گا، اس پر فقہاء کا اجماع ہے کہ جس نکاح کے فاسد ہونے پر سب کا اتفاق ہے اس میں تفریق طلاق نہیں ہے، بلکہ محض فسخ یا متارک ہے، البتہ جس نکاح کے فاسد ہونے میں فقہاء کا اختلاف ہے اس میں تفریق طلاق ہوئی یا نہیں اس میں اختلاف ہے (۵) (دیکھئے: "طلاق"، "تزوجت"، "مہر"، "فسخ")۔

دخول یا فاسد نکاح کے لئے دخول سے پہلے ہی جملہ کوئی حکم نہیں، جیسا کہ فقہ حنبلی نے کہا، اس لیے کہ یہ حقیقت نکاح ہی نہیں ہے، کیونکہ دخول یا فاسد عقد کی وجہ سے منافع (صنع) (جنسی لطف اندوزی) کی حیثیت حاصل نہیں ہے۔

میں نے دخول ہونے سے تو فاسد نکاح سے بعض احکام متعلق ہوتے ہیں، اس سے کہ حاصل شدہ منافع کے حق میں اس نکاح کو ضرورتاً منعقد مانا جاتا ہے (۶)۔

دلیل میں اس سے قطع رکھنے والے ہم احکام بیان کئے جا رہے ہیں:

نکاح فاسد میں شوہر کا فاسد ہونا متفقہ ہو یا مختلف فیہ، اگر

۲۹ - نکاح فاسد میں شوہر کا فاسد ہونا متفقہ ہو یا مختلف فیہ، اگر دُخول سے پہلے تفریق ہوئی ہو تو فی الجملہ متفقہ طور پر مہر کا استحقاق نہیں ہوگا، اور جس نکاح کے فاسد ہونے میں اختلاف ہو اس میں خلوت

(۱) بدائع الصنائع ۳/۳۵۵، فتح القدیر ۳/۳۳۳، الفتاویٰ الہندیہ ۳/۳۳۰، الدرر النوری ۳/۲۳۰، البحر فی التوہید ۳/۹، فتاویٰ دارالافتاء ۳/۸۳، معنی ۳/۵۵۶۔

(۲) جوہر لاکیل ۱/۲۸۵، مع البجلی ۳/۳۵۶۔

(۳) جوہر لاکیل ۱/۲۸۵، المغنی ۷/۵۶۰، فتاویٰ دارالافتاء ۳/۲۳۳۔

(۴) حدیث صحیحہ، امرأۃ کی روایت ابوہریرہ (۵۶۶/۲) طبع عزت عید دہلی (۱/۲۷۷ طبع المکتبہ) اور ترمذی نے (۳/۲۰۸ طبع

(۵) ابن ماجہ ۲/۵۵۱، الفتاویٰ الہندیہ ۱/۲۷۹، ۳/۳۳۰، البدائع ۲/۲۳۳، البحر فی التوہید ۳/۵۵۵، والقرائین الفہیہ ۳/۱۲، امرب ۲/۵۵۶، ۳/۵۵۷، روح اللہ ۳/۵۵۵، فتاویٰ دارالافتاء ۳/۸۳، المغنی ۷/۵۶۰۔

(۶) بدائع الصنائع ۳/۳۵۵۔

اور مسمیٰ میں جو کم ہو وہ لے گا مالکیہ کے نزدیک مہر مسمیٰ لے گا، اور اگر مسمیٰ نہ ہو جیسے نکاح شغار تو مہر مثل لے گا، مثلاً فعیہ و رخصیہ میں سے امام زفر کے نزدیک مہر مثل لے گا، حنابلہ کے نزدیک فاعلہ میں مہر مسمیٰ اور باطل نکاح میں مہر مثل لے گا^(۱)۔

اس موضوع میں بہت ساری تفصیلات ہیں جو ”مہر، صداق، نکاح“ کی اصطلاحات میں دیکھی جائیں۔

ب۔ عدت اور نسب:

۳۰۔ ۱۔ اتفاق ہے کہ یہ نکاح میں وطی کی وجہ سے نسب ثابت ہوگا اور عدت واجب ہوگی جس کی بدلت فتنی مسک میں اختلاف ہے، جیسے بغیر کو اہوں کے نکاح، بغیر ولی کے نکاح اور جیسے حج کا احرام باندھنے والے کا نکاح اور نکاح شغار، حنابلہ اضافہ کرتے ہیں کہ خلوت سے بھی دونوں (ثبوت سب اور وجوب عدت) ثابت ہوں گے، اس لئے کہ ایسا نکاح حاکم کے فیصلہ سے مانڈ ہو جاتا ہے تو دو صحیح کے مشابہ ہوگا۔

اسی طرح فقہاء متفق ہیں کہ جو نکاح بوجہ اجتماع فاسد ہوں میں بھی وطی کی وجہ سے عدت واجب ہوں، اور نسب ثابت ہوگا جیسے عدت و اہل عورت سے نکاح، دوسرے کی منکوحہ اور محرم سے نکاح، بشرطیکہ کوئی ایسا شبہ پایا نہ ہو جس سے حد ساتھ ہوگئی ہو مثلاً، دو شخص حرمت سے واقف نہ ہو، اور اس لئے بھی کہ فقہاء کے نزدیک اصل یہ ہے کہ جو نکاح جس حد ساتھ ہوئی ہو اس میں بچہ وطی کرنے والے سے جوڑا جائے گا۔

لیکن اگر حد ساتھ رہنے والا شبہ نہ ہو، بایں طور کہ جو حرمت سے واقف ہو تو جمہور کے نزدیک بچہ فاسد سب اس شخص سے نہیں جوڑا جائے گا،

(۱) ساتھ مراجع۔

پ۔ ولی کی جازت کے بغیر یا اس کا نکاح باطل ہے، اگر شوہر نے اس سے دخول کر لیا تو عورت کو مہر مثل لے گا۔ بنی مریم علیہ السلام نے عورت کو مہر مثل کا حق قرار دیا سب کے نکاح کو فاسد بتایا اور مہر کو دخول سے جوڑا جو اس بات کی دلیل ہے کہ مہر کا وجوب دخول سے متعلق ہے، حنابلہ کے نزدیک مختلف فیہ نکاح میں بھی خلوت کی وجہ سے مہر واجب ہوگا، ”فتنی لارادات“ میں ہے: اس نص کی وجہ سے جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: ”لہا المہر بما استحل من فرجها“^(۱) (عورت کو مہر لے گا اس وجہ سے کہ شوہر نے اس کے شرمگاہ کو حلال کیا)۔

یمن بن قدامہ نے المغنی میں ذکر کیا ہے کہ نکاح فاسد میں خلوت کی وجہ سے کچھ بھی مہر واجب نہیں ہوتا مہر کا وجوب دوسرے وطی سے ہوتا ہے، اور وہ نہیں پائی گئی، پھر فرمایا: امام احمد سے ایسا بھی مروی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس میں خلوت بھی صحیح کی طرح ہے، لہذا اس نکاح میں بھی نکاح صحیح کی طرح مہر واجب ہوگا، لیکن وہی رائے رائج ہے، مالکیہ کا کہنا ہے کہ عورت سے بغیر ولی کے عقد مدوز ہوئے والا حبیہ کی رو سے وجوہاً عوض دے گا، خواہ نکاح کے فاسد ہوئے میں اتفاق ہو یا اختلاف^(۲)۔

فقہاء کا اس بات میں اختلاف ہے کہ مہر مسمیٰ (مقرر مہر) واجب ہو گا یا نہ مثل؟

حنفی کے نزدیک۔ سوائے امام زفر کے۔ عورت کو اس کے مہر مثل

= انھیں لے کی ہے اور اسے صن مثلاً ہے۔

(۱) حدیث: ”لہا مہر“ کی تخریج بھی گذر چکی ہے۔

(۲) المد فی ۳۵۴، فتح القدیر ۳/۲۳۳، ابن ماجہ ۲/۵۰۲، ۵۱۵، حاشیہ الدسوقی ۲/۲۳۰، ۲۳۱، ۵۱۷، جوہر لاکیل ۱/۲۸۵، مخ لاکیل ۲/۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱، ۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵، ۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸، ۱۶۱۹، ۱۶۲۰، ۱۶۲۱، ۱۶۲۲، ۱۶۲۳، ۱۶۲۴، ۱۶۲۵، ۱۶۲۶، ۱۶۲۷، ۱۶۲۸، ۱۶۲۹، ۱۶۳۰، ۱۶۳۱، ۱۶۳۲، ۱۶۳۳، ۱۶۳۴، ۱۶۳۵، ۱۶۳۶، ۱۶۳۷، ۱۶۳۸، ۱۶۳۹، ۱۶۴۰، ۱۶۴۱، ۱۶۴۲، ۱۶۴۳، ۱۶۴۴، ۱۶۴۵، ۱۶۴۶، ۱۶۴۷، ۱۶۴۸، ۱۶۴۹، ۱۶۵۰، ۱۶۵۱، ۱۶۵۲، ۱۶۵۳، ۱۶۵۴، ۱۶۵۵، ۱۶۵۶، ۱۶۵۷، ۱۶۵۸، ۱۶۵۹، ۱۶۶۰، ۱۶۶۱، ۱۶۶۲، ۱۶۶۳، ۱۶۶۴، ۱۶۶۵، ۱۶۶۶، ۱۶۶۷، ۱۶۶۸، ۱۶۶۹، ۱۶۷۰، ۱۶۷۱، ۱۶۷۲، ۱۶۷۳، ۱۶۷۴، ۱۶۷۵، ۱۶۷۶، ۱۶۷۷، ۱۶۷۸، ۱۶۷۹، ۱۶۸۰، ۱۶۸

ہے (۱)۔

اجہائی حکم:

فتاویٰ نے اس اصطلاح کا استعمال کتب فقہ میں چند مواقع پر کیا ہے۔ جن میں اہم مندرجہ ذیل ہیں:

طہارت کے باب میں:

۳- سر کے مسح کی واجب مقدار کے سلسلہ میں فقہاء کا اختلاف ہے، تنفیذ کے نزدیک مامیہ کی مقدار یعنی چوتھائی سر کا مسح کرنا واجب ہے۔ مالکیہ اور حنابلہ کے نزدیک پورے سر کا مسح کرنا واجب ہے۔ ثنائیہ کے نزدیک اتنی مقدار کافی ہے جس کو مسح سر کہا جاسکے، خواہ وہ مقدار قلیل ہو (۲)۔

اس کی تفصیل اصطلاح ”غسو“ میں دیکھی جائے۔

اسی طرح فتاویٰ کا اس شخص کی بابت اختلاف ہے جس کے پاس صرف اپنے بعض اعضاء (بھونے) کے لائق پانی ہو، مثلاً، مالکیہ اور حنابلہ کی رائے ہے کہ ایسا شخص اس پانی کو چھوڑے گا جو صرف اس کے بعض اعضاء کے لئے کافی ہو، مرتیم کر لے گا، نہ بد کی ایک رائے یہی ہے۔ ثنائیہ کا غیر قول یہ ہے کہ اس شخص کے سے ضروری ہے کہ وہ پانی استعمال کرے، پھر تیمم کرے، نہ بد کی دوسری رائے یہی ہے (۳)۔

اس کی تفصیل اصطلاح ”تیمم“ میں دیکھی جائے۔

(۱) المصباح المکیر، مادۃ ”فرج“۔

(۲) المہدیہ مع فتح القدیر، ۱۰، کشاف القناع، ۹۸، الفی، ۱۲۵، المجموع، ۳۹۹۔

(۳) حاشیہ الخطاوی علی الدر المختار، ۱۲۵، مواہب الجلیل، ۳۳۲، قلیوبی، ۸۰، الفی، ۳۳۲۔

بعضیہ

تعریف:

۱- بعضیہ کا لفظ ”بعض“ کا مصدر منافی ہے۔ ”بعض الشيء“ کسی چیز کا ایک حصہ، بعض کہتے ہیں: اس کا ایک حصہ، اس کی جمع ”ابعض“ ہے۔

تعبیر فرماتے ہیں: اہل نحو کا قیاس ہے کہ بعض کا مطلب کسی شے میں سے کچھ حصہ یا شے، میں سے ایک شے ہے، اس لفظ سے نہف سے زائد مراد ہو سکتا ہے، جیسے آٹھ کو ضی من العشرة کہا جاسکتا ہے، اور نصف سے کم پر بھی بولا جاسکتا ہے۔

”بعضت الشيء بعضاً“ کا مطلب ہے میں نے شے کو علاحدہ علاحدہ و متواتر بنا دیا (۱)۔

صراح میں یہ لفظ اپنے ہی معنی سے غارت میں ہے (۲)۔

متحدہ غلط:

۲- تحقیق رکھنے والے الفاظ میں سے ”جزیہ“ اور ”فریہ“ ہیں، یہ دو ہم متقارب الفاظ ہیں، اس لئے کہ ”جزیہ“ کا لفظ ”جزء“ سے ہے اور ”فری“ کا جزء اس کا ایک حصہ ہوتا ہے (۳)، اور ”فریہ“ کا لفظ ”فرع“ سے ہے اور یہ وہ ہے جو پانی اصل سے فرع (شاخ)

(۱) سبب العرب، المصباح المکیر، مادۃ ”بعض“۔

(۲) نہایۃ النجاج، ۳۳، معنی النجاج، ۳۹۹، کشاف القناع، ۱۱۶۔

(۳) المصباح المکیر، مادۃ ”جزء“۔

نماز کے باب میں:

۴۔ فقہاء کا اتفاق ہے کہ جس شخص کے پاس صرف اس قدر رکڑا ہو جس سے وہ پٹی شرم گاہ (پوشیدہ رکھنے کے اعضاء) کے بعض حصہ کا ستر کر سکے تو اس حصہ کا ستر اس پر ضروری ہوگا^(۱)۔ ثانیہ کی اصطلاح میں ”بعض حصہ“ سے مراد وہ سنتیں ہیں جن کی تہانی (ان کے چھوٹ جانے کی صورت میں) سجدہ سہو سے کی جاتی ہے۔ اور وہ صبح (کی نماز) میں یا نصف ماہ رمضان کی نماز وتر میں قنوت قنوت کے سے قیوم تشہد دل، اس کا تعدد یا ^{مکمل} ہے۔ (قول اس کے مطابق) ہیں، نہیں بعض اس لئے کہا گیا کہ جب سجدہ سے ان کی تہانی لازم ہوئی تو یہ حقیقی بعض یعنی رکوں کے مشابہ ہو گئے^(۲)۔

ن کے علاوہ سنتوں کو ”حیثیات“ کہا جاتا ہے جن کی تہانی سجدہ سہو سے نہیں ہوتی، ورنہ ان کے لئے سجدہ شرمٹ ہے، ثانیہ کے رک، ایک ”بعض“ پیدا امور میں ”حیثیات“ سے متاثر ہے:

دل: بعض کی تہانی سجدہ سہو سے ہو جاتی ہے، یہ خلاف سنت کے کہ اس کی تہانی سجدہ سہو سے نہیں ہوتی، اس لئے کہ اس کی بابت سجدہ سہو کا حکم، رہیں ہے۔

۱۰۔ بعض مستثنیٰ سنت ہے، ۱۱۔ اس کی تابع نہیں، اس کے برعکس سنت مستثنیٰ نہیں ہے، بلکہ رکوں کے تابع ہے جیسے عکبات، تسبیح، ۱۲۔ عام میں جو قیوم یا رکوت، یا رکوت سے اٹھتے یا سجدہ دیا ۱۳۔ سجدہ ان کے درمیان بیٹھنے کے بات کی ہیں۔

سوم: نماز میں بعض کے لئے مخصوص مقام ہیں جن میں ۱۴۔ ان کے شریک نہیں ہے، اس کے برخلاف حیثیات کے لئے مخصوص مقام

نہیں ہیں۔ بلکہ وہ ارکان کے درپائی جاتی ہیں جیسے کہ بھی گذر۔ چارم: نماز کے بار بعض کی نیام، ہی مطوب نہیں ہوتی، سو ۱۵۔ ار، شریف کے حیثیات اس سے مختلف ہیں، چنانچہ عکبات اور تسبیحات وغیرہ کا نماز کے اندر و بار بار، انوں مطوب ہوتے ہیں۔

۱۶۔ بعض کا ترک ثانیہ کے، ایک ٹرو ہے، بہن اس سے نماز باطل نہیں ہوتی، اس کے ترک سے سخت، سجدہ سہو یا جائے گا جیسے کہ نیام اس کے ترک پر ثانیہ کے معتدقوں کے مطابق سجدہ یا جائے گا ہے، اس لئے کہ خلل، انوں حالتوں میں پیدا ہے، بلکہ سجدہ ترک کا خلل زیادہ جادو ہے تو اس کی تہانی کی ضرورت بھی زیادہ ہے۔ ثانیہ کے، ایک مرجوح قول یہ ہے کہ اگر سجدہ ترک کر دیا تو سجدہ میں نہ سکا، اس لئے کہ کو سنت سے محروم رکھنے کی کفایت اس نے کی ہے، برخلاف ہول جانے والے کے کہ وہ مفذ ہے، تو اس کے لئے تہانی کی شریعت مناسب ہوتی^(۱)۔

حنفیہ اور حنابلہ کے، ایک بعض واجب کے بالمتعلق ہے، حسب کے، ایک بعض وہ ہے جس کے ترک سے نماز فاسد نہیں ہوتی، مین اگر سجدہ ترک کر دیا یا سجدہ ترک یا سجدہ سہو میں یا تو نماز کا ۱۷۔ اس پر واجب ہوگا، اور مارا نماز میں یا تو گنہ گار ہوگا، اور مارا انوں حالتوں میں درست ہوتی۔

۱۸۔ واجب کو سجدہ ترک کر دیا تو نہ سجدہ کے، ایک نماز باطل ہو جائے گی، ۱۹۔ اگر رسول پر چھوڑ تو حنفیہ ورنہ سجدہ انوں کے نزدیک سجدہ سہو واجب ہوگا^(۲)، مالکیہ کے، ایک ثانیہ کی طرح بعض سنت ہے، لیکن مالکیہ اس کو سنت قائم نہیں دیتے، کی طرح ن کے

(۱) تحفۃ المحتاج ۴/۵۰، ۵۳، منشی المحتاج ۸/۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸

زکوٰۃ کے بارے میں ہے (۱)۔ (دیکھئے ”صلاۃ“)

طلاق، طہارہ، آزادی، غلام کے باب میں:

۷- متباہاء کا اتفاق ہے کہ طلاق یا طہارہ میں عصیت یا جزیت نہیں ہوتی۔ اگر کسی نے اپنی زوجہ سے کہا: ”تو طلاق والی ہے“ بعض طلاق یا نصف طلاق یا جز طلاق، تو ایک پوری طلاق، قلع ہوگی، اگر اسی طرح متباہاء کا اتفاق ہے کہ اگر کسی نے طلاق یا طہارہ کی نسبت کسی زوجہ کے بعض حصہ کی طرف کی تو مکمل طلاق یا طہارہ لازم ہوگا، اگر وہ بعض حصہ (غیر متعین حصہ) ہو جیسے زوجہ کا نصف یا اس کا تہائی حصہ اور اگر طلاق یا طہارہ کی نسبت کسی متعین جزو کی جانب کی (۲) تو اس میں تحصیل، اختلاف ہے جس کے سے اصطلاح ”طلاق، طہارہ“ کی جانب رجوع کیا جائے۔

حق (آزادی، غلام) میں عصیت پر بحث کے سے اصطلاح ”حق“ دیکھی جائے۔

شہادت کے باب میں:

۸- بیٹے کی شہادت اپنے باپ کے حق میں عصیت کی وجہ سے رد کر دی جائے گی، یہی جمہور علماء کا قول ہے، بیس باپ کے خلاف بیٹے کی شہادت عام دلیل علم کے برابر ایک قول کی جائے گی، فقہاء نے بیٹے کی شہادت اپنے باپ کے حق میں اس سے رد کر دی کہ دونوں کے درمیان عصیت ہے تو یہ شہادت کو یا خود اپنے سے یا اپنے خلاف قرار پائے گی (۳)۔

(۱) حاشیہ ابن ماجہ ص ۲۵۵، التوہمین العقبہ ص ۳۳۳، منی الکتاب ۳۹۸، کشف اللہ رت ص ۳۵۔

(۲) رد المحتار شرح مختصر فہم ص ۱۰۹، الخرش ص ۱۰۵، فتح القدیر ص ۵۲-۵۳، ۲۲۸-۲۲۹، ۱۱۵، الخشی ص ۲۲۲، ۲۲۶، کشف القناع ص ۵۵، ۵۶، ۵۷، الخشی ص ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، الخشی ص ۳۵۔

(۳) فتح القدیر ص ۳۰، الخرش ص ۷۷، الخشی ص ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، الخشی ص ۱۹۱، ۱۹۲۔

زکاۃ کے باب میں:

۵- زکاۃ دینے والے پر جن لوگوں کا نقد رشتہ زوجیت یا عصیت جیسے بیٹے، بیٹیاں ہونے کی وجہ سے لازم ہوتا ہے اس کا فترہ و مساکین کے حصہ میں سے نہیں دیا جائے گا، اس میں فقہاء کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے جب زکاۃ دینے والے پر نقد واجب ہو (۲)۔

صدقہ فطر کے باب میں:

۶- اگر کسی کے پاس دس ایک صاع کا بعض حصہ ہی ہو تو یا اس کا کھانا، جب ہوگا؟

حنفیہ کا مذہب یہ ہے کہ اگر دس صرف ایک حصہ ہے، واجب ہے جو اپنی رہائش، کپڑے، ناشانات، درشیا، درت کے مال و نصاب ربا کا مالک ہو (۳)۔

مالکیہ، شافعیہ، حنبلیہ، نصاب ربا کے مالک ہونے کی شرط نہیں لگائی ہے، ان حضرات کا اتفاق ہے کہ جو شخص ایک دن رات کی غذا سے زکوٰۃ ایک صاع کا مالک ہو اس پر اس کا کھانا ضروری ہے، بین جو بعض صاع کا مالک ہو اس کا کھانا مالکیہ کے نزدیک واجب ہے، یہی امام احمد سے ایک روایت ہے، شافعیہ کا مذہب یہ ہے کہ بقدر امکان واجب پر عمل کرتے ہوئے بعض صاع کا کھانا اس قول میں واجب ہے (۴)۔

دیکھئے: اصطلاح ”زکاۃ“۔

(۱) التوہمین العقبہ ص ۶۹، ۷۰۔

(۲) القناع ص ۱۱۶، الخشی ص ۸۷، الخشی ص ۸۲۔

(۳) الہدیین ص ۲۹، ۳۰۔

(۴) رد المحتار ص ۸۶، الخشی ص ۵۳، الخشی ص ۵۴، الخشی ص ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷،

دیکھئے اصطلاح ”شہادت“۔

بغیہ کی وجہ سے غلام کی آزادی:

۹۔ شافعیہ کی رائے ہے کہ جو شخص اپنے مہول یا نرہن (آماء، اجداد) یا (ولاد) میں سے کسی کا مالک ہو وہ اس سے آزاد ہو جائے گا، حتیٰ کہ اگر وہ نے حلق (آزادی) کے دہرہ کو پہنچا دیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: اس صورت میں ملت محرم ہوتا ہے، تو جو شخص کسی ذی رحم خرم کا مالک ہوگا وہ ذی رحم خرم اس سے آزاد ہو جائے گا۔

مالکیہ کا مذہب ہے کہ نفس عدیت سے والدین مرہن سے ہے۔ ان کے لوگ، ولاد، مرہن سے بچے، لے جاتے یا باپ شریک یا ماں شریک بھائی بہن مرہن ہو جائیں گے (۱)۔

بغاء

تعریف:

۱۔ ”بغاء“ کا لفظ ”بغت المروءۃ تبغی بغاء“ کا مصدر ہے، جس کا معنی ہے فسل و فحور کرنا، اس کی مفت ”بغی“ یعنی فاحشہ ہے، اس کی جمع ”بغایا“ ہے، یہ عورت کے ساتھ مخصوص وصف ہے، مرد کو ”بغی“ نہیں کہا جاتا ہے (۱)۔

بغاء و فتناء کے عرف میں عورت کے زنا کو کہتے ہیں، مرد کے زنا کو ”بغاء“ نہیں کہتے ہیں، عورت کے بغاء سے مراد عورت کا باہر نکل کر اپنے آدمی کو تماش کرنا ہے جو اس کے ساتھ فعل کرے، ثواب عورت کو اس پر مجبور یا یا ہو یا مجبور میں یا یا ہو، یہ مفہوم ”بیت قرآنی“ ولا تکرھوا فتناتکم علی البغاء ان اردن تحصصاً“ (۲) (۳) (۴) اپنی باہریوں کو مت مجبور کر، مرہن پر جب کہ وہ پاک و مس رہنا چاہیں) کی تفسیر میں، ار، اماء کے قول سے، صبح ہوتا ہے، چنانچہ کتب تفسیر میں اس آیت کا سبب مرہل یہ بتایا گیا ہے کہ عبد اللہ بن ابی بن سہل کی کچھ باہریاں تھیں وہ ان کو اس فعل پر مجبور کیا کرتا تھا، اس آیت میں ان عورتوں کے اس فعل کو جس پر ان کو مجبور کیا گیا تھا ”بغاء“ کہا گیا، تو اگر اس کی رضامندی سے یہ فعل ہو تو اس پر اس لفظ کا اطلاق درست ہوگا بلکہ اولیٰ ہوگا، آیت مرہن میں جو ”ان اردن تحصصاً“ کی قید لگی



(۱) لسان العرب، المصباح المہر، المصباح، مجمع البحرین، القاموس المحیط: ۱۰۸

”بغی“۔

(۲) سورہ نور: ۳۳

(۳) فتح القدیر ۳/۳۷۳، حاشیہ ابن عابدین ۴/۴۳، حاشیہ المدنی علی المشرع الکبیر

۶۶۳ سنہ ۱۲۸۸ھ، المصباح ۳/۳۷۳، المصباح ۳/۳۷۳

ہوئی ہے اس کی جانب اشارہ آئندہ آئے گا^(۱)۔

زنیہ عورت کے مہر لینے کا حکم:

۲۔ نبی کریم ﷺ نے نبی (زانیہ عورت) کے مہر سے منع فرمایا، حضرت ابن مسعودؓ کی حدیث ہے، فرماتے ہیں: ”یہی رسول اللہ ﷺ عن ثمن الکلب ومهر البعی وحلوان الکاهن“ (۲) (رسول اللہ ﷺ نے کتے کی قیمت، زانیہ کے مہر اور کاهن کی حرامت سے منع فرمایا ہے)، کچھ زانیہ عورتیں اپنے زنا کا عوض یا کرتی تھیں، چنانچہ آیت کریمہ ”ولا تکرهوا فیما تکره علی البغاء“ کی تفسیر میں حضرت مجاہد سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ وہ لوگ اپنی باندیوں کو قلم دیتے تھے تو وہ زنا کرتی تھیں اور ماتی تھیں، پھر اپنی کمائی ان کے پاس لاتی تھیں، عبد اللہ بن ابی بن سہل کی ایک باندی تھی جو زنا کرتی تھی، پھر اس نے اس عمل سے نفرت کر لی، قسم کھائی کہ یہاں نہیں کرے گی تو عبد اللہ بن سہل اسے اس کو مجبور کیا تو وہ گئی اور ایک سبز چادر کے عوض زنا کرتی رہی، پھر اسے لے کر ان کے پاس آئی، اسی سلسلہ میں آیت مازل ہوئی (۳)۔

”مذہبی“ سے مراد وہ ہے جس کے عویش عورت رما کے لئے اپنی فضا کو اجرت پر دے، اس کی حرمت میں علماء کے درمیان اختلاف نہیں ہے، بغاء سے تعلق رکھنے والے بقیہ احکام کی تمصیل کا مقام اصطلاح ”زنا“ ہے۔

يُغَاة

تقریب:

۱۔ لغت میں کہا جاتا ہے: ”بغی عسی الناس بغیا“ جنہیں اس نے قتل اور یا قتل کی۔ ”یا شمس“ ”باغی“ کہلاتا ہے، اس کی جمع ”بغاة“ ہے۔ ”بغی“ یعنی نسا کی کوشش کی، اسی سے ہے ”العنة الباغية“ (مائی برہو) (۱)۔

فتاویٰ مجملہ اس فقہ کو اسی معنی میں استعمال کرتے ہیں، البتہ وہ تعریف میں بعض قیود لگاتے ہیں، چنانچہ انہوں نے بعاۃ کی تعریف اس طرح کی کہ وہ امام برحق کی اطاعت سے تاویل کے ذریعہ نکل جانے والے مسلمان ہیں جن کو شوکت بھی حاصل ہو۔

ہام کے مطالبہ کردہ کسی حق واجب جیسے زکاۃ کی ادائیگی سے گریز بھی بھڑکھڑوت تصور کیا جائے گا۔

بغافہ کے علاوہ لوگوں کے لئے اہل عدل کا امام استعمال کیا جاتا ہے، یہ امام کی اطاعت و حمایت پر ثابت قدم رہنے والے لوگ ہوتے ہیں^(۲)۔

(١) المصباح لسان العرب، مادة "فح" -

(۲) اترطی ۱۶۳۵ء روح المعانی ۱۵۰۰ء، معالم الطویل بہامش ابن کثیر
۱۵۸۸ء، حاشیہ ابن علی بن ۳۸۰۸ء، تہذیب النسخ ۳۸۰۸ء، حاشیہ ابن
علی تبیین الحقائق ۳۸۳۵ء، شرح البیہر ۳۸۶۳ء، سواہب خلیل
۳۸۷۸ء، المراج و تکلیل ۳۸۷۶ء، مشہاج الحدیث و حاشیہ التنبیہ
۳۸۷۰ء، کتاب التفتاح ۳۸۷۸ء۔

(۱) روح المعانی ۵/۸، المیزان ۲۵۳/۱۲، انکشاف القرآن لابن العربي ۳/۲۳، تفسیر البغوی ۳/۸۸.

(۴) حدیث ہے ”بھی رسول اللہ ﷺ کی روایت بخاری (تصحیح ۳۶۳۳ طبع انتقدیہ) اور مسلم (۳۱۱۸ طبع الحلی) کی ہے۔“

(۳) حکام القرآن لائسن العربی ۱۳۷۳ء، حکام القرآن للکلیہ اہل ۲۰۰۷ء، صحیح ترمذی ۶۷۱۵، سنن ابن ماجہ ۲/۳۰۷۔

متحدہ غلط:

غ- خورج:

۲- نہ چائی فرماتے ہیں: خوارج وہ لوگ ہیں جو سلطان کی اجازت کے بغیر عرش واصل کرتے ہیں^(۱)۔

یہ لوگ دراصل جنگ میں حضرت علیؑ کی صف میں تھے، جب انہوں نے تحکیم قبول کر لی تو یہ لوگ ان کے خلاف شریعت کر گئے اور کہنے لگے، ”پس جب حق پر ہیں تو عزم بنانا یوں قبول کیا۔“

بن عابدین فرماتے ہیں: یہ لوگ حضرت علیؑ کو ان کے تحکیم قبول کرنے کی وجہ سے دھڑلے پر سمجھتے ہیں، ان سے قتال کو واجب سمجھتے ہیں، اہل عدل کے خون کو مباح سمجھتے ہیں، ان کی خواتین اور بچوں کو قید کرتے ہیں، اس لئے کہ یہ لوگ ان کی نظر میں کفار ہیں^(۲)۔

نہ مقہور کا خیال ہے کہ یہ لوگ (خوارج) بغاوت ہیں، ان کو کافر وہ نہیں سمجھتے، محدثین کی ایک جماعت کی رائے ہے کہ وہ مرتد کفار ہیں۔ بن اُمیر نے فرمایا: میرے علم کے مطابق کسی نے ان کو کافر قرار دیا ہے، میں محدثین سے اتفاق نہیں کیا ہے، بن عبد اللہ سے، کیا ہے کہ امام علیؑ سے ان کے بارے میں دریافت کیا گیا کہ کیا وہ کافر ہیں؟ انہوں نے فرمایا: کفر سے ہی وہ بھاگے ہیں، کہا: کیا تو وہ منافق ہیں؟ فرمایا: منافقین تو اللہ کا کرہ بہت کم مرتے ہیں، چھپاؤ یا نہ چھپو، کون میں کفر فرمایا؟ وہ یہ لوگ ہیں جو فتنہ کا شمار ہو گئے، تو اللہ سے ہرے ہو گئے، ہمارے صدف بغاوت لی، ”رقتال یا تو ہم نے بھی ان سے قتال کیا، حضرت علیؑ سے ان سے بغاوت، ہم تم سے تین باتوں کا وعدہ کرتے ہیں: ہم تم کو اللہ کی مسجدوں سے نہیں روکیں گے کہ تم ان

میں اللہ کا نام لو، اور ہم تمہارے ساتھ جنگ کا آغاز نہیں کریں گے، اور ہم تم سے لڑی کو نہیں روکیں گے جب تک کہ تمہاری حمایت ہمارے ساتھ ہو^(۱)۔

ماورائی فرماتے ہیں: اگر خوارج اپنے عقائد کا اظہار کریں جب کہ وہ اہل عدل کے ساتھ ملے جلے ہوں تو امام کے لئے جائز ہوگا کہ ان کی تعزیر کرے^(۲)۔
تفصیلی بحث اصطلاح ”فرق“ میں دیکھی جائے۔

ب- محاربین (حرابت (ڈاکہ زنی اور قتل) کا ارتکاب کرنے والے):

۳- ”محاربوں“ کا لفظ ”محرابۃ“ سے مشتق ہے جو ”حرب“ کا مصدر ہے، ”محرابہ یحربہ“ کا معنی ہے اس نے اس کا مال لے لیا، محاربۃ غصب کرنے اور لوٹ لینے کا^(۳)۔

”محرابۃ“ کا مفہوم حنفی، شافعی اور حنابلہ نے قطع طریق یعنی: شیعہ بتایا ہے، قتال نے فرمایا: حربۃ رجبہ اس کے خلاف شریعت کر کے ان پر غاصب آکر مال لوٹا ہے، اس طور پر کہ رجبہ اس کو کھڑے سے روک دے، اور رجبۃ قطع ہو جائے، خواہ یہ قطع کسی جماعت کی جانب سے ہو یا یکسر کی جانب سے ہو قطع کی قوت اسے حاصل ہو، اور خواہ یہ قطع ہتھیار کے، رجبہ ہو یا بغیر ہتھیار کے لاشی اور پتھر وغیرہ کے، رجبہ، محرابۃ کو ”بڑی چوری“ کہتے ہیں۔

”چوری“ اس اعتبار سے کہا جائے گا کہ رجبۃ قطع کرنے والا (ڈاکو) امام کی ننگہ سے کسی پر حفظ میں نہ دوری ہے، چھپ کر مال لوٹتا ہے، اور ”بڑی“ اس وجہ سے ہے کہ اس کا ضرر عام

(۱) الحنفی ۱۰۵/۸، ۱۰۷/۸

(۲) الاحکام السلطانیہ ص ۵۸

(۳) لسان العرب، مادة ”حرب“۔

(۱) الترمذی ج ۱ ص ۱۰۷

(۲) حاشیہ ابن ماجہ ج ۱ ص ۱۰۷، البدیع ص ۱۳۰

२३५

ہوتا ہے کہ امن وامان ختم ہو جانے کی وجہ سے سکھوں سے راستہ کٹ جاتا ہے^(۱)۔

ایک حربہ اور بھی کے درمیان فرق یہ ہے کہ جی میں تاویل کا جو وضعہ وری ہے، جب کہ حراہ کا مقصد زمین میں فساد پھیلانا ہے۔

بخش کا شوقی حکم:

۴۲- مکی حرام ہے، اور بغاوت کرنے والے سہ گارتیں۔ بین حق
ایمان سے ٹکنا نہیں ہے، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے بغاوت کو اس آیت
میں مومنوں سے منع فرمایا ہے: "وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا
فَأُضْلِعُوا بَيْنَهُمَا لَنْ يَنْفَعَهُمَا بَغْضُ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْآخَرَىٰ لَقَاتِلُوا
الَّتِي تَبْغِي حَتَّىٰ تَفْغَىٰ إِلَىٰ أَمْرِ اللَّهِ" (۱) اور اگر مسلمانوں کے
دو گروہ آپس میں جنگ کرنے لگیں تو ان کے درمیان اصلاح کرو پھر
گرتن میں کا ایک گروہ دوسرے پر زیادتی کرے تو اس سے لڑو جو
زیادتی کر رہا ہے یہاں تک وہ رجوع کر لے اللہ کے حکم کی
طرف بے شک مسلمان (آپس میں) بھائی بھائی ہیں، سو اپنے
۱۰۰ بھائیوں کے درمیان صلح نہ کرنا کرنا، ان سے قتال جائز ہے
اور لوگوں پر ان سے قتال میں امام کا تعاون واجب ہے، اور ان سے
قتال کے دوران اہل عدل میں سے جو مارا جائے وہ شہید ہے، اور اگر
وہ اللہ کے حکم کی طرف لوٹ آئے تو ان سے قتال ساقط ہو جائے گا،
صنفی نہ ہوتے ہیں؛ اگر کوئی شخص جماعت سے جدا ہو جائے، بین
ان کے حادف نہ ٹروں کرے اور نہ ان سے جنگ کرے تو اسے اس
کے حال پر چھوڑ دیا جائے گا، اس لئے کہ امام سے محض اختلاف کی
(۱) البحر الرائق ۳/۵۲۵، الدرر النضر ۱/۹۰، حاشیہ الفہم علی تبیین الحقائق
۳/۳۳۵، ۳/۳۳۶، ۳/۳۳۷، ۳/۳۳۸، ۳/۳۳۹، ۳/۳۴۰، ۳/۳۴۱، ۳/۳۴۲، ۳/۳۴۳، ۳/۳۴۴، ۳/۳۴۵، ۳/۳۴۶، ۳/۳۴۷، ۳/۳۴۸، ۳/۳۴۹، ۳/۳۵۰، ۳/۳۵۱، ۳/۳۵۲، ۳/۳۵۳، ۳/۳۵۴، ۳/۳۵۵، ۳/۳۵۶، ۳/۳۵۷، ۳/۳۵۸، ۳/۳۵۹، ۳/۳۶۰، ۳/۳۶۱، ۳/۳۶۲، ۳/۳۶۳، ۳/۳۶۴، ۳/۳۶۵، ۳/۳۶۶، ۳/۳۶۷، ۳/۳۶۸، ۳/۳۶۹، ۳/۳۷۰، ۳/۳۷۱، ۳/۳۷۲، ۳/۳۷۳، ۳/۳۷۴، ۳/۳۷۵، ۳/۳۷۶، ۳/۳۷۷، ۳/۳۷۸، ۳/۳۷۹، ۳/۳۸۰، ۳/۳۸۱، ۳/۳۸۲، ۳/۳۸۳، ۳/۳۸۴، ۳/۳۸۵، ۳/۳۸۶، ۳/۳۸۷، ۳/۳۸۸، ۳/۳۸۹، ۳/۳۹۰، ۳/۳۹۱، ۳/۳۹۲، ۳/۳۹۳، ۳/۳۹۴، ۳/۳۹۵، ۳/۳۹۶، ۳/۳۹۷، ۳/۳۹۸، ۳/۳۹۹، ۳/۴۰۰، ۳/۴۰۱، ۳/۴۰۲، ۳/۴۰۳، ۳/۴۰۴، ۳/۴۰۵، ۳/۴۰۶، ۳/۴۰۷، ۳/۴۰۸، ۳/۴۰۹، ۳/۴۱۰، ۳/۴۱۱، ۳/۴۱۲، ۳/۴۱۳، ۳/۴۱۴، ۳/۴۱۵، ۳/۴۱۶، ۳/۴۱۷، ۳/۴۱۸، ۳/۴۱۹، ۳/۴۲۰، ۳/۴۲۱، ۳/۴۲۲، ۳/۴۲۳، ۳/۴۲۴، ۳/۴۲۵، ۳/۴۲۶، ۳/۴۲۷، ۳/۴۲۸، ۳/۴۲۹، ۳/۴۳۰، ۳/۴۳۱، ۳/۴۳۲، ۳/۴۳۳، ۳/۴۳۴، ۳/۴۳۵، ۳/۴۳۶، ۳/۴۳۷، ۳/۴۳۸، ۳/۴۳۹، ۳/۴۴۰، ۳/۴۴۱، ۳/۴۴۲، ۳/۴۴۳، ۳/۴۴۴، ۳/۴۴۵، ۳/۴۴۶، ۳/۴۴۷، ۳/۴۴۸، ۳/۴۴۹، ۳/۴۵۰، ۳/۴۵۱، ۳/۴۵۲، ۳/۴۵۳، ۳/۴۵۴، ۳/۴۵۵، ۳/۴۵۶، ۳/۴۵۷، ۳/۴۵۸، ۳/۴۵۹، ۳/۴۶۰، ۳/۴۶۱، ۳/۴۶۲، ۳/۴۶۳، ۳/۴۶۴، ۳/۴۶۵، ۳/۴۶۶، ۳/۴۶۷، ۳/۴۶۸، ۳/۴۶۹، ۳/۴۷۰، ۳/۴۷۱، ۳/۴۷۲، ۳/۴۷۳، ۳/۴۷۴، ۳/۴۷۵، ۳/۴۷۶، ۳/۴۷۷، ۳/۴۷۸، ۳/۴۷۹، ۳/۴۸۰، ۳/۴۸۱، ۳/۴۸۲، ۳/۴۸۳، ۳/۴۸۴، ۳/۴۸۵، ۳/۴۸۶، ۳/۴۸۷، ۳/۴۸۸، ۳/۴۸۹، ۳/۴۹۰، ۳/۴۹۱، ۳/۴۹۲، ۳/۴۹۳، ۳/۴۹۴، ۳/۴۹۵، ۳/۴۹۶، ۳/۴۹۷، ۳/۴۹۸، ۳/۴۹۹، ۳/۵۰۰، ۳/۵۰۱، ۳/۵۰۲، ۳/۵۰۳، ۳/۵۰۴، ۳/۵۰۵، ۳/۵۰۶، ۳/۵۰۷، ۳/۵۰۸، ۳/۵۰۹، ۳/۵۱۰، ۳/۵۱۱، ۳/۵۱۲، ۳/۵۱۳، ۳/۵۱۴، ۳/۵۱۵، ۳/۵۱۶، ۳/۵۱۷، ۳/۵۱۸، ۳/۵۱۹، ۳/۵۲۰، ۳/۵۲۱، ۳/۵۲۲، ۳/۵۲۳، ۳/۵۲۴، ۳/۵۲۵، ۳/۵۲۶، ۳/۵۲۷، ۳/۵۲۸، ۳/۵۲۹، ۳/۵۳۰، ۳/۵۳۱، ۳/۵۳۲، ۳/۵۳۳، ۳/۵۳۴، ۳/۵۳۵، ۳/۵۳۶، ۳/۵۳۷، ۳/۵۳۸، ۳/۵۳۹، ۳/۵۴۰، ۳/۵۴۱، ۳/۵۴۲، ۳/۵۴۳، ۳/۵۴۴، ۳/۵۴۵، ۳/۵۴۶، ۳/۵۴۷، ۳/۵۴۸، ۳/۵۴۹، ۳/۵۵۰، ۳/۵۵۱، ۳/۵۵۲، ۳/۵۵۳، ۳/۵۵۴، ۳/۵۵۵، ۳/۵۵۶، ۳/۵۵۷، ۳/۵۵۸، ۳/۵۵۹، ۳/۵۶۰، ۳/۵۶۱، ۳/۵۶۲، ۳/۵۶۳، ۳/۵۶۴، ۳/۵۶۵، ۳/۵۶۶، ۳/۵۶۷، ۳/۵۶۸، ۳/۵۶۹، ۳/۵۷۰، ۳/۵۷۱، ۳/۵۷۲، ۳/۵۷۳، ۳/۵۷۴، ۳/۵۷۵، ۳/۵۷۶، ۳/۵۷۷، ۳/۵۷۸، ۳/۵۷۹، ۳/۵۸۰، ۳/۵۸۱، ۳/۵۸۲، ۳/۵۸۳، ۳/۵۸۴، ۳/۵۸۵، ۳/۵۸۶، ۳/۵۸۷، ۳/۵۸۸، ۳/۵۸۹، ۳/۵۹۰، ۳/۵۹۱، ۳/۵۹۲، ۳/۵۹۳، ۳/۵۹۴، ۳/۵۹۵، ۳/۵۹۶، ۳/۵۹۷، ۳/۵۹۸، ۳/۵۹۹، ۳/۶۰۰، ۳/۶۰۱، ۳/۶۰۲، ۳/۶۰۳، ۳/۶۰۴، ۳/۶۰۵، ۳/۶۰۶، ۳/۶۰۷، ۳/۶۰۸، ۳/۶۰۹، ۳/۶۱۰، ۳/۶۱۱، ۳/۶۱۲، ۳/۶۱۳، ۳/۶۱۴، ۳/۶۱۵، ۳/۶۱۶، ۳/۶۱۷، ۳/۶۱۸، ۳/۶۱۹، ۳/۶۲۰، ۳/۶۲۱، ۳/۶۲۲، ۳/۶۲۳، ۳/۶۲۴، ۳/۶۲۵، ۳/۶۲۶، ۳/۶۲۷، ۳/۶۲۸، ۳/۶۲۹، ۳/۶۳۰، ۳/۶۳۱، ۳/۶۳۲، ۳/۶۳۳، ۳/۶۳۴، ۳/۶۳۵، ۳/۶۳۶، ۳/۶۳۷، ۳/۶۳۸، ۳/۶۳۹، ۳/۶۴۰، ۳/۶۴۱، ۳/۶۴۲، ۳/۶۴۳، ۳/۶۴۴، ۳/۶۴۵، ۳/۶۴۶، ۳/۶۴۷، ۳/۶۴۸، ۳/۶۴۹، ۳/۶۵۰، ۳/۶۵۱، ۳/۶۵۲، ۳/۶۵۳، ۳/۶۵۴، ۳/۶۵۵، ۳/۶۵۶، ۳/۶۵۷، ۳/۶۵۸، ۳/۶۵۹، ۳/۶۶۰، ۳/۶۶۱،

۱۰: چہ سے مخالف سے قتال: (بہت نہیں جوتا)۔

ایک حدیث میں ہے حاکم و غیرہ نے روایت کیا ہے، نبی کریم ﷺ نے حضرت ابن مسعودؓ سے فرمایا: "یا ابن مسعود انبئنی ما حکم اللہ فیمن بغی من هذه الأمة؟" قال ابن مسعود: اللہ ورسوله أعلم، قال: حکم اللہ فیہم ألا یتبع مدبرہم، ولا یقل أسیرہم، ولا یدلف عسی حریجہم۔" (۲) (اے ابن مسعود! کیا جانتے ہو کہ اس امت میں سے جو بغاوت کرے اس کے بارے میں اللہ کا کیا حکم ہے؟ ابن مسعود نے کہا: اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ایسے لوگوں کے بارے میں اللہ کا حکم یہ ہے کہ ان میں سے پیچھے پیچھے نہ رہیں، نہ لے کا پیچھا نہ کیا جائے، ان کے قیدی کو قتل نہ کیا جائے اور نہ ہی کے زخمی کو قتل یا غارت۔)

ثنا فیہ کی رائے ہے کہ غبی مذہب مام نہیں ہے، اس لئے کہ بغاوت کرنے والوں نے اپنی صوابیہ میں جازنا و میل کی وجہ سے مخالفت کی، البتہ اس میں ان سے غلطی ہوئی تو ان کے لئے یک طرح کا مذہب ہے، اس لئے کہ ان میں اجتہاد کی اہلیت ہے۔

شافیہ کہتے ہیں: باغیوں کی مذمت سے متعلق جو کچھ وارد ہے وہ جو فقہاء کے کلام میں بعض مواقع پر انہیں عصیان و نفاق کے وصف سے موصوف کیا گیا ہے وہ ان لوگوں سے متعلق ہے جن کے اندر اجتہاد کی اہلیت نہیں ہے یا جن کے پاس تاویل نہیں ہے^(۳)، اسی

(۱) روح طحطاقی ۲۶/۱۵۱، سبیل السلام ۳۰/۷۳۔

(۲) سبیل اسلام ۳۰/۹/۳۵ روح لطیفی ۲۶/۱۱/۳۵ نور محمدیہ ۲۲/۱۱/۳۵

حکم اللہ = کو حاکم (۲/۵۵ طبع ذریعہ المعارف
(۸/۱۸ طبع ذریعہ المعارف اشعار ۱۶ سے ۱۷ ص ۲ -
اس کو ذکر بن حکم نے تفسیر روایت کیا ہے اور وہ ضعیف ہے۔

$$5A2/28D=12 \quad (2)$$

طرح اس صورت میں ہے جب کہ اس کی تاویل قطع طور پر باطل ہو۔
۵- فقہاء نے باغیوں کے فعل کے جوہر اور اس کے معنی دیا ہے وہ
ہوے کے طور سے اس کی چند قسمیں بیان فرماتی ہیں:

الف۔ باغی اگر اہل بدعت میں سے نہ ہوں تو وہ فاسق نہیں ہیں
بلکہ وہ محض اپنی تاویل میں خطا پر ہیں جیسے کہ فقہاء مجتہدین، ابن
قدامہ فرماتے ہیں: میرے علم کے مطابق ان کی ثناءات کے قبول
کرنے میں کوئی ختلاف نہیں^(۱)، اس کا بیان ختم یہ آئے گا۔ اسی
طرح اگر انہوں نے شریعت کی مشکوٰۃ کی بین اب تک شریعت کا حرم
نہیں کیا ہے تو امام کو اس سے تعرض کا حق نہیں ہے۔ اس لئے کہ
جماعت کا حرم نہیں پایا، اس کی مثال وہ ہے جو بعض صحابہ کے
ساتھ پیش قدمی جنہوں نے امام کی مافرمانی کی لیکن غالب آنے کے
طور پر نہیں، بایں طور کہ چند ماہ تک انہوں نے خلیفہ کی بیعت نہیں
کی، پھر بیعت کی فرطی فرماتے ہیں: اس کی وجہ سے باغیوں پر
عنت، ان سے برائت اور ان کی تفسیق لازم نہیں ہوتی^(۲)۔

ب۔ اگر بخاۃ اہل عدل میں کھل مل جائیں اور اپنے اعتقاد کا
اظہار کریں، جنگ نہ کریں تو بھی امام کو ان کی تعزیر کا حق ہوگا، اس
سے کہ اپنے اعتقاد کا اظہار کرنا اور اہل عدل میں اس کی اشاعت
کرنا درجہ نہ کرنا گناہ صغیر شمار کیا جائے گا^(۳)۔

ج۔ اگر مسلمان کسی ایک امام پر اکٹھے ہو جائیں اور اس کی وجہ
سے امن و امان میں ہوں، پھر مومنین کا ایک گروہ اس کے خلاف
شرع کر جائے جو امام کے کسی ظلم کی وجہ سے نہیں بلکہ عونی حق
و لاییت کی وجہ سے ہو اور وہ کسی حق ہمارے ساتھ ہے اور حکومت

(۱) ایسی ۱۸/۱۱

(۲) حاشیہ ابن عابدین ۳۰۹، مواہب الجلیل ۴۷۸/۱، حاشیہ الدبونی

۳۰۹، تفسیر القرطبی ۲۱/۱۶

(۳) الاحکام المستطابہ ص ۵۸

کا دعویٰ کریں اور اس کے پاس تاویل توجیہ و رتوت بھی ہو تو یہ
لوگ اہل بغاوت ہیں، جو لوگ بھی قتال کی طاقت رکھتے ہوں اہل حق
کے خلاف امام کی نصرت اس پر ضروری ہے، ابن عابدین فرماتے
ہیں: شہادت بخاۃ میں سے ہیں۔

ابن قدامہ فرماتے ہیں: اگر وہ امام کے خلاف شریعت کریں تو وہ
فاسق ہیں^(۱)۔

بخاۃ کے حقیق کی شرطیں:

۶- مستدرجہ تاویل صورتوں میں بخاۃ ثابت ہوگی:

الف۔ امام کے خلاف شریعت کرنے والے لوگ مسلمانوں کی
ایک ایسی جماعت ہوں جنہیں قوت حاصل ہو اور تاویل فاسد کا سہارا
لے کر انہوں نے امام کو معزول کرنے کے ارادہ سے معلن خروج کیا
ہو، لہذا اہل عدل (یعنی لوگ) شریعت کریں تو وہ باغی نہیں بلکہ حربی
قرار پائیں گے، اور اگر مسلمانوں کا کوئی گروہ شریعت کرے جس کے
پاس نہ تاویل ہو اور نہ حکومت طلبی کا قصد تو وہ قطع طریق (اکوؤں
کی جماعت) قرار پائیں گے، اسی طرح اگر ان کو قوت نہ ہو،
نہ ان سے قتال کا اندیشہ ہو، نہ وہ تاویل کرتے ہوں (تو بھی وہ باغی
نہیں کہلا میں گئے)، اور اگر کسی حق جیسے خاتمہ ظلم کے لئے امام کے
خلاف شریعت کریں تو بھی وہ باغی نہیں کہلا میں گئے، اور امام پر لازم
ہوگا کہ وہ ظلم چھوڑے اور ان کے ساتھ السلام سے پیش آئے،
لوگ ان کے خلاف امام کا تعاون نہیں کریں گے، اس سے کہ یہ ظلم
میں تعاون ہوگا، اور نہ ہی شریعت کرنے والے گروہ کا تعاون
کریں گے، اس لئے کہ یہ شریعت و فقہ پھیلنے میں تعاون ہوگا،
اور اللہ تعالیٰ نے فقہاء پر اللہ تعالیٰ نے انہوں پر عنت فرمائی ہے۔

(۱) حاشیہ ابن عابدین ۳۰۹، حاشیہ القرطبی ۳۰۹، ایسی ۱۸/۱۱

بخاۃ ۷-۸

ہو کسی ایک حلقہ میں واحد ہو گئے ہوں، کہاں اس سے قتال کے لئے یہ شرط ہے (۲)۔

کس امام کے خلاف خروج بغاوت ہے؟

۷۔ جس شخص کی امامت اور بیعت پر مسلمان متفق ہو جائیں، اور اس کی امامت ثابت ہو جائے تو اس کی اطاعت اور اس کا تقاب و جب ہوگا۔ ان طرح اگر اس کی امامت اس طور پر ثابت ہوئی ہو کہ سابق امام نے اس کو مستعین کر لیا ہو، یہ تک امام یہ بیعت کی وجہ سے یہ سابق امام کی جانب سے تقاب کے درمیان مقرر ہو جاتا ہے، اور کوئی شخص امام کے خلاف خروج کرے اور اس کو مہذب کر لے اور پٹی تلواریں ملے لوگوں پر غالب آجائے یہاں تک کہ لوگ اس کے سامنے ٹھک جائیں اور اس کے تابع ہو جائیں تو وہ امام ہو جائے گا جس کے خلاف خروج اور اس سے قتال حرام ہوگا (۳)، نسبیوں کے سے دیکھئے: اصطلاح "امامت کبریٰ"۔

بخاۃ کی علامات:

۸۔ اگر کوئی جماعت امام کے خلاف خروج اور اس کے حکام کی مخالفت کی بات کرے سر تابی کا ظہار کرے اور وہ مرد و ہند ہوں اور

اور جو لوگ امام کے خلاف قوت کے ساتھ ہیں ایسی تاویل کا سہارا لے کر خروج کریں جو قطعی طور پر فاسد ہو اور مسلمانوں کی جان و مال کو حائل قرار دے لیں جو قطعی طور پر حرام ہیں، جیسے مرتدین کی تاویل، تو وہ بھی بائی نہیں کہہ دیں گے، اس لئے کہ بائی وہ ہے جس کی تاویل میں صحت و فساد دونوں کی گنجائش ہو بین تاویل کا فاسد ہونا ہی ظلم ہو، وہ اپنے رجم میں شریعت کا قبیح ہو، اس کا فاسد بھی میں شامل قرار پائے گا اگر اس کے ساتھ دفاع کے لئے قوت بھی موجود ہو (۱)۔

ب۔ لوگ کسی امام پر اکٹھا اور اس کی وجہ سے پُر امن ہوں اور رستے بھی مامون ہوں، اس لئے کہ اگر ایسا نہیں ہوگا تو امام یا وہ ہے جس ہوگا یا ظالم و جابر، اور اس کے خلاف خروج کرنا اور اس کو معزول کرنا جائز ہوگا بشرطیکہ اس سے فتنہ نہ پیدا ہو، نہ بائیں فتنہ فساد، چھیننے سے بہت صبر کرنا ہی ہے۔

ج۔ خروج مسلح ہو، یعنی قوت کے اظہار کے ساتھ ہو، اور کہا گیا ہے کہ جنگ و قتال کے ساتھ ہو، اس لئے کہ جو فیہ مسلح طور پر امام کی ممانعت کرے، وہ بائی نہیں ہوگا، اور جو قوت کے اظہار کے بغیر امام کی اطاعت کا قیادہ مار چھینے، وہ بائی نہیں ہوگا (۲)۔

د۔ ممانعت سے یہ شرط کافی ہے کہ خروج کرے، والوں کا اپنا ایک سربراہ ہو جس کی رائے پر وہ چلتے ہوں، تو وہ مقرر مرد و امام نہ ہو، اس سے کہ جن کا سربراہ نہ ہو اس کی شوکت نہیں ہوگی۔

وہ رہا یہ ہے: بلکہ شرط ہے کہ اس میں مقرر مرد و امام ہو۔ اس کے ساتھ ساتھ بخاۃ کے تحقق کے لئے یہ شرط نہیں ہے کہ

(۱) الحاج والکلیل ۲/۲۷۸-۲۷۹، نہایۃ الحاج ۷/۳۸۲-۳۸۳، فتح القدیر ۳/۳۴۳
(۲) شرح المغیر ۳/۳۴۳
(۳) شرح المغیر ۳/۳۴۳

(۱) نہایۃ الحاج ۷/۳۸۲-۳۸۳
(۲) ابن تہما شراک کے سلسلہ میں دیکھئے ابن طاہر بن ۳/۳۰۹-۳۱۰، فتح القدیر ۳/۳۰۸-۳۰۹، حلیہ العلوی علی تبیین الخلاف ۳/۳۴۳، الحاج والکلیل ۲/۲۷۸-۲۷۹، سواہب الجلیل ۲/۲۷۸-۲۷۹، حلیہ القدوسی ۳/۳۰۹-۳۱۰، شرح المغیر ۳/۳۴۳، المہذب ۲/۳۱۹، منہاج الدین و حلیہ القدوسی ۲/۲۷۸-۲۷۹، نہایۃ الحاج ۷/۳۸۲-۳۸۳، کشاف القناع ۲/۲۷۸-۲۷۹، المغنی ۸/۱۰۷
(۳) المغنی ۸/۱۰۷، الدر المختار وحاشیہ ابن عابد بن ۳/۳۰۹-۳۱۰، الحاج والکلیل ۲/۲۷۸-۲۷۹، منہاج الطالبین و حلیہ القدوسی ۳/۳۴۳-۳۴۴

ہو نہ رہے اور تک ہم اس سے نہیں گے۔

اہل فتنہ سے ہتھیار کی فروخت کی:

۹۔ جمہور نے بائیں رائے ہے کہ باغیوں اور اہل فتنہ کے ہاتھوں ہتھیار فروخت کرنا حرام ہے۔ اس لئے کہ یہ معصیت پر تھاویں کے درو زد کو بند کرنا ہے۔ اہل کوثر ایسا معاملہ میں نہیں دینے کا بھی یہی حکم ہے۔ امام احمد نے فرمایا: ”یہی رسول اللہ ﷺ عن بیع السلاح فی العتہ“ (۲) (رسول اللہ ﷺ نے فتنہ کے زمانہ میں ہتھیار فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے)۔

حنبلہ نے صراحت کی ہے کہ ان سے ہتھیار فروخت کرنا مکروہ تحریمی ہے۔ اس لئے کہ یہ معصیت پر تھاویں ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ”وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ“ (۳) (ایک دوسرے کی مدد کی اور تقویٰ میں کرتے رہو، اور نہ اہل ایمان اور ایمانی میں ایک دوسرے کی مدد کرو)، اور اس لئے بھی واجب ہے کہ جہاں تک ممکن ہو ان کے ہتھیار لے سے بائیں تاکہ وہ فتنہ میں ان کا استعمال نہ کر سکیں، تو ان سے ہتھیار فروخت کرنا بد رہنماہی ممنوع ہوگا۔

۱۰۔ اگر کراہت کا حکم نفس ہتھیار کو بیچنے کا ہے جو استعمال کے لئے تیار شدہ ہو، اور اگر یہ یہ معلوم ہو کہ ہتھیار کا طالب اہل فتنہ میں سے ہے تو

(۱) نہایۃ المحتاج ۷/۸۳ کتاب الفتاویٰ ۶/۶۶۱، الفی ۸/۱۱۱۔

(۲) الخطب ۳/۲۵۳، نہایۃ المحتاج ۳/۵۵۳، الفی ۳/۲۳۶، اعلام الموقعین ۳/۵۸۳، حدیث یہی رسول اللہ ﷺ عن بیع السلاح۔۔۔ کوثر باغی کے حضرت عمر بن حصین سے دو سفیر سے نقل کیا ہے، پہلی سفیر کے درے میں پہنچنے لے گیا اس کا روضہ ہوا وہم ہے سرفور ہوا یہ وہ صحیح ہے دوسری سفیر میں بحر القادسیہ ہے اس کے بارے میں کہا ہے صعب ہے اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا (اسنن الکبریٰ للبخاری ۵/۳۲۷)۔

(۳) سورہ مائدہ ۲۰۔

جنگ کے راہ سے تیار ہوں تاکہ امام کو عزوجل کے ثواب حاصل کر لیں اور اس کے پاس تاویل بھی ہو جو جنگ کی بابت ان کے نقطہ نظر کو جو زفر ہم سہجی ہو، تو یہ امور ان کی بغاوت کی علامت ہوں گے۔

امام کو چاہئے کہ جب اس سے اس صورت حال کی خبر پہنچے، ہر معلوم ہو کہ وہ اسلحہ خرید رہے ہیں اور جنگ کے لئے تیاری کر رہے ہیں تو وہ اس کو پکڑ کر قید کر دے یہاں تک کہ وہ اس اسلحہ سے باز آجائیں اور ان سے نہ تو یہ کہہ کر لیں تاکہ شر کو قدر امکان دور کیا جائے اس لئے کہ اگر امام ان کی طرف سے جنگ شروع ہونے کا انتظار کرے گا تو سلامت و فائز ممکن نہیں ہوگا کہ وہ اس کی شوکت میں اضافہ ہو جائے اور ان کی تعداد بڑھ جائے، و خصوصاً جب کہ فتنہ کی طرف اہل فسادیہ سے بڑھتے ہیں (۱)۔ ان سے آغاز جنگ کے سلسلہ میں قتال کا انتخاب ہے جس کی تفصیل آگے دے رہی ہے۔

اسی طرح اگر وہ امام کی مخالفت کرتے ہوئے حق اللہ یا حق الانسان کو روکیں جیسے زکاۃ اور زمین کے شراج کی ادائیگی جو انہوں نے بیت المال کے لئے وصول کر رکھا ہو، ساتھ ہی وہ کرم و بد امام کے خلاف مسلح خروج کے لئے تیار ہوں، اور اس کی پروا بھی نہ ہو تو یہ چیز ان کی بغاوت کی علامت ہوگی (۲)۔

۱۱۔ وہ خوارج کی رائے کا اظہار کریں جیسے نادبیہ درے والے کی تکفیر، جماعتوں کا ترک، مسلمانوں کے جان و مال کو مباح سمجھنا، ملین وہ ان امور کا ارتکاب نہ کریں، نہ قتال کا قصد کریں اور نہ امام کی اطاعت سے انکس تو یہ بغاوت کی علامت نہیں ہوگی، جو وہ لوگ کسی ایک مقام پر اکٹھا ہو کر نمایاں ہو گئے ہوں، یمن، ایران سے منہ رنج رہا

(۱) مع القدر ۳/۱۱۱، تمییز الفقہ و جامعۃ الفی ۳/۹۳، البدائع ۷/۱۲۰۔

(۲) شرح الکبیر و جامعۃ الدسولی ۳/۲۹۹۔

اس کے ہاتھ فروخت کرنا مکروہ نہیں ہوگا۔ اس لئے کہ دارالاسلام میں اہل صلیب کو منسوب ہوتا ہے اور حکام کی بنیاد غائب پر ہوتی ہے۔
 یمن اگر اس شے سے قتال نہیں کیا جاتا تو سب تک کہ اس کو اختیار نہ بنایا جائے جیسے لوہا تو اس کو فروخت کرنا مکروہ نہیں ہے۔ اس لئے کہ معصیت کا تعلق یمن اختیار کے پینے سے ہے نہ کہ لوہا سے۔ فقہاء نے لوہا کو سزائی پر قیاس کیا ہے جس سے گائے کے آلات بنائے جاتے ہیں کہ اس سزائی کا فروخت کرنا مکروہ نہیں ہے اس لئے کہ بدعت ہو۔ سزائی قائل نہیں ہے بلکہ اس کا خارج استعمال ہوگا۔ لوہے کو اہل حرب کے ہاتھ پہنچنا اگرچہ مکروہ تحریمی ہے یمن اہل حق کے ہاتھ فروخت کرنا جائز ہے۔ اس لئے کہ وہ لوہے کو اختیار بنائے گا۔ موقع نہیں پاتے ہیں۔ کیونکہ اہل کافراں عموماً توپ کی وجہ سے یا ان کی جمعیت منتشر ہو جائے گی۔ وجہ سے زوال کے قریب ہوتا ہے۔ اہل حرب کا معاملہ اس کے برخلاف ہے (۱)۔

ابن عابدین سے کہتے ہیں کہ تو یہی ہوئے کو حرام سمجھتا ہے۔ اور فرمایا ہے: مجھے اس موضوع پر کسی حکم کا علم نہیں (۲)۔

باغیوں کے تیس ماہ کی ذمہ داری:
 سب۔ قتال سے پہلے:

۱۰۔ عام کو چاہئے کہ اپنے حریف شرمین کرے۔ اے باغیوں کو جمعیت میں لوٹ آنے اور اپنی اطاعت میں داخل ہو جائے لی دعوت دے۔ ثابہ وہبت میں لیں دعوت قبول کریں۔ امریوں نے بیعت سے شرمین وہ ہو جائے۔ اس سے کہ اس کی توبہ کی امید ہوتی ہے۔ امام یمن سے شرمین کی وجہ دریافت کرے۔ اگر امام کی جانب سے حق ظلم کی وجہ سے شرمین

ہو تو اس ظلم کو وہ دور کرے۔ اگر وہ کوئی ایسی وجہ بتائے جس کا زائل ممکن ہو تو اس کا ارادہ کر دے۔ اگر کسی شے کا ظہر کریں تو اس کی وضاحت کرے (۱)۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے قتال سے پہلے صلح کا حکم دیا ہے۔ فرمایا: "وَلَوْ كُنَّا ظَالِمًا لَلَمَسْنَا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ الْفَضْلَةَ" (۲) (اور اگر مسلمانوں کے دورود میں جنگ کرنے لگیں تو ان کے دہریوں اور اہل حق سے بھی کہ اس کو رہنا اور اس کا شر۔ اور مقررہ مقصود ہے نہ کہ اس کو قتل کرنا اور یہ مقصود محض گفتگو سے حاصل ہو سکتا ہو تو وہ قتال سے بہتر ہے کہ اس میں دونوں فریق کا نقصان ہے۔ اس (اصلاحی کوشش) سے پہلے ان سے قتال کرنا جائز نہیں ہے۔ والا یہ کہ ان کے شر کا اندیشہ ہو۔ اور اگر وہ مہلت طلب کریں (۳)۔ اور ان کا قصد بظاہر طاعت کی طرف لوٹ آنے کا ہو تو امام ان کو بات دے گا۔

ابن اُمید نے فرمایا: اس میں وہ پر اس تمام اہل علم کا جماع ہے یمن سے میں واقف ہوں (۴)۔ ابویق شہری نے فرمایا: امام ان کو ایک قریب مدت جیسے۔ یوم یا تین یوم کی مہلت دے گا (۵)۔

دراثر وہ اپنی طاعت پر پھر کرے بعد اس کے کہ امام نے ان کے پاس کسی امانت اور نیچے خود کو دعوت کے لئے بھیجا ہو جو ان کو ترجیحی مرتبہ میں معذرت کے وجہ سے امتناع یا بیعت کرے گا۔ دینی امور رکھنے کے قی نہ اڑانے کی خوبی بتائے گا۔ پھر وہ پھر کریں تو ان سے عدل

(۱) تبیین الحقائق ۳/۲۴۳، البدیع ۳/۳۸۵، شرح القدر ۳/۱۰۸، البدیع ۳/۲۴۰، الشرح الکبیر ۳/۲۹۹، الشرح المفید ۳/۵۰۸، المہذب ۳/۲۱۹، نہایہ الکناج ۵/۳۸۵-۳۸۶، الفی ۸/۱۰۸، کتاب الفتاویٰ ۱/۱۶۲۔

(۲) سورہ حجرات ۹۔

(۳) الفی ۸/۱۰۸، کتاب الفتاویٰ ۱/۱۶۲۔

(۴) الفی ۸/۱۰۸۔

(۵) المہذب ۳/۲۱۹۔

(۱) تبیین الحقائق ۳/۲۹۹-۳۰۰، صحیح والہابیہ ۳/۳۱۵، البدیع ۳/۳۰۰۔

(۲) حاشیہ ابن عابدین ۳/۳۱۳۔

جنگ روئے گا^(۱)، اور امام بغیر دعوت کے ان سے قتال کرے تو بھی جائز ہوگا، اس کے بغیر دعوت واجب نہیں ہے^(۲)۔

مالکیہ کے نزدیک نہیں گادڑا اور اس کو دعوت دینا واجب ہے جب تک کہ وہ عسکرت نہ کریں^(۳)۔

ترمنظر و درالرشید کے لئے کسی کو بھیجا جائے تو ضروری ہے کہ وہ شخص واقفیت رکھنے والا وزیر یک ہو، اگر کسی اور شخص سے بھیجا جائے تو یہی وصف کا حامل ہونا واجب ہے^(۴)۔

کسانی نے تفصیل کی ہے فرماتے ہیں: اگر امام کو معلوم ہو کہ وہ تنصیر و بندہ ہو رہے ہیں، اور مقابلہ کے لئے تیار کر رہے ہیں تو اس کو چاہئے کہ نہیں پکڑ لے، ورنہ گرفتار کر لے گا، ورنہ پکڑ لے گا، اور اگر امام کو علم ہوئے سے پہلے وہ تنصیر و بندہ اور قتال کے لئے تیار ہو چکے ہوں تو مناسب ہے کہ اپنے نہیں جہاد کی رائے کی طرف لوٹ آنے کی دعوت دے، نصرت علی کے خلاف جب اہل جہاد، اے عرب یا تو انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس کو ان کے پاس بھیجا کہ وہ انہیں عدل کی طرف بلائیں، اگر وہ قبول کر لیں تو انہیں چھوڑ دے، اگر انکار کریں تو ان سے قتال کرے۔ اور اگر دعوت سے پہلے امام ان سے قتال کرے تو بھی کوئی حرج نہیں ہے، اس لئے کہ دعوت ان تک پہنچی ہوئی ہے، کیونکہ وہ درالاسلام میں رہنے والے مسلمان ہیں^(۵)۔

کسانی سے اپنی سخن گیری میں حضرت ابن عباس سے غل یا ہے، ورنہ مانتے ہیں: جب ضروری ہے شریعت یا تو ایک احاطہ میں اکٹھے ہو گئے، ان کی تعداد چھوڑ تھی، میں نے امیر المؤمنین علی سے کہا: میں

ان لوگوں سے بات کروں۔ انہوں نے فرمایا: مجھے آپ پر اس سے اندیشہ ہے، میں نے کہا: ہم دشمنیں پھر میں نے آپ کو پکڑ لیا، اور ان کی طرف روانہ ہوا، ان کے پاس پہنچا تو وہ کھٹکے تھے میں نے کہا: میں تم لوگوں کے پاس اصحاب نبی کی طرف سے آیا ہوں، نبی کے چنے والے، یعنی اور ان کے ولایت کی طرف سے آیا ہوں، اس ہی حضرت پر قرآن نازل ہوا، وہ قرآن کی تاویل سے تم لوگوں کی بہ نسبت زیادہ واقف ہیں، تمہاری جماعت میں اس حضرات میں سے کوئی بھی نہیں ہے۔ اور میں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ کے اصحاب اور آپ علیہ السلام کے ولایت پر تمہارے یا غتہ انصاف ہیں؟ انہوں نے کہا: تین غتہ انصاف ہیں، ایک یہ کہ انہوں نے اللہ کے دین میں لوگوں کو حکم بنایا، جب کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ** (۱) (حکم اور حکومت صرف اللہ ہی کا حق ہے)، دوسرے یہ کہ انہوں نے قتال کیا تو نہ تو شرف قرار دیا ورنہ غنیمت جمع کیا، تو اگر (فریق مقابل) کاڑھتے تو ان کی عورتیں اور ان کے بچے ہمارے لئے حلال تھے، اور اگر مومنین تھے تو ان کا خون ہم پر حرام تھا، تیسرے یہ کہ انہوں نے اپنے نام سے امیر المؤمنین کا لفظ بنایا، یہ^(۲)۔

اور مومنین کے یہ نہیں ہیں تو کافروں کے ہمیر ہیں، میں نے کہا: اگر میں تمہیں اللہ کی کتاب اور اس کے نبی کی سنت سناؤں جس سے تمہاری اس بات کی تردید ہوتی ہو تو کیا تم لوگ لوٹ آؤ گے؟ انہوں نے کہا: ہاں، میں نے کہا: جہاں تک تمہارا یہ اعتراض ہے کہ انہوں نے اللہ کے دین میں لوگوں کو حکم بنایا تو میں تم کو بتاؤں کہ خود اللہ تعالیٰ نے اپنا فیصلہ ایک شریعت کے سلسلہ میں جس کی قیمت

(۱) مہاجر الکتاب ۱/۲۷۸

(۲) تبیین الحقائق ص ۴۹۳، الدرر وحاشیہ ابن ماجہ ص ۱۱۳

(۳) مشرح الصغیر ص ۲۸۳

(۴) مہاجر الکتاب ۱/۲۷۸

(۵) الدرر ص ۱۲۰

(۱) سورۃ احکام ۵۷

(۲) حضرت علیؑ اس بات پر راضی ہو گئے کہ حضرت سجادؑ کے ہاتھ پر حاکم نامہ میں اپنے نام سے "امیر المؤمنین" کی عبارت حذف کر دیں۔

ایک معلمہ نامہ تیار کر لیں۔ چنانچہ آپ ﷺ نے اپنے نائب سے فرمایا: ”معوہ“

”ہذا ما قصی علیہ محمد رسول اللہ“ (اس کا فیصلہ محمد رسول اللہ نے کیا ہے) تو انہوں نے بہاء خدا کی قسم اگر ہمیں معلوم ہوتا کہ آپ اللہ کے رسول ہیں تو ہم آپ کو بیت اللہ سے نہ روکتے اور نہ آپ سے جنگ کرتے۔ آپ نصیحت محمد بن عبد اللہ۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ”واللہ بنی لوسول اللہ وبن کلہموسی“ (خدا کی قسم میں یقیناً اللہ کا رسول ہوں، چاہے تم لوگ مجھے جہنم دے)۔ اے علی! ”معوہ“ محمد بن عبد اللہ“ تو رسول اللہ ﷺ تو حضرت علی سے بہتر ہیں، لیکن انہوں نے اپنے نام سے لفظ رسول اللہ دے دیا، حالانکہ یہ نام اہل بیت کا نام نہیں ہوا۔

(اس مناظرہ کے بعد) ان میں سے دو ہزار افراد نے رجوع کر لیا اور باقی رہے تو ان سے جنگ کی گئی (۱)۔

آئینی نے صراحت کی ہے کہ قتال سے پہلے ضروری ہے کہ وضع جہت اور قطعی دلائل سے ان کے شبہات دور کئے جائیں اور باغیوں کو جماعت میں لوٹ آنے اور امام کی اطاعت میں داخل ہو جانے کی دعوت دی جائے (۲)۔

ب۔ باغیوں سے قتال:

۱۱۔ امام باغیوں کو اپنی اطاعت قبول کرنے کی دعوت دے اور ان کے شبہات دور کرے پھر بھی وہ قبول نہ کریں اور سختی و دہشت ہو تو ان سے جنگ کرنا جائز ہے، لیکن یہ

ربیع ورمہ کے لوگوں کے یہ فرمایا، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”ولا تفسلوا الضیغہ وائتمم حرمکم“ (خفا رکومت مارو سب کہ تم حرام میں ہو)، یہاں تک نہ فرمایا: ”یخکم بہ دوا علی منکم“ (۱) (۲) (۳) اس کا فیصلہ تم میں سے وہ معتبر شخص کریں گے)۔ اور اللہ تعالیٰ نے عورت اور اس کے شوم کے سلسلہ میں فرمایا: ”وان حضمہ شقاق ینہما فابغوا حکما من اہلہ وحکما من اہلیہا“ (۴) (۵) اور تمہیں وہوں کے درمیان کشمکش کا علم ہو تو تم ایک حکم مرہ کے خادم سے اور ایک حکم عورت کے خادمہ سے مقرر کرو۔ میں تمہیں اللہ کا وعدہ ہے کہ پوچھتا ہوں کہ یا مسلمانوں کے خون و مال کی جان کے تحفظ اور باغی اصلاح کے لئے لوگوں کا فیصلہ نہ دو، حق ہے یہ ایک پیشکش کے لئے جس کی قیمت محض ربیع ورمہ ہے؟

اور جہاں تک تمہارا یہ حقہ اس ہے کہ اسوں سے قتال کیا اور نہ گرفتار کیا اور نہ غنیمت جمع کیا تو کیا تم اپنی ماں حضرت عائشہ کو گرفتار کرو گے، پھر ان سے بھی وہ چیز حاصل کر لو گے جو ان کے ماں و دوسری عورتوں سے حاصل کر لیتے ہو، حالانکہ وہ تمہاری ماں ہیں؟ اگر تم ایسا کرو گے تو کفر کے مرتب ہو جاؤ گے، اگر تم یہ کہو کہ وہ تمہاری ماں نہیں ہیں تو بھی تم کفر کرو گے، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”النبی اؤلی بالمؤمنین من انفسہم وأزواجہ ائمہاتہم“ (۶) (نبی مومنین کے ساتھ خود ان کے نفس سے بھی ذیاء و تعلق رکھتے ہیں اور آپ ﷺ کی بیویاں ان کی مائیں ہیں)۔ اور جہاں تک تمہارا یہ اعتراض ہے کہ انہوں نے اپنے نام سے ایہ المومنین کا بیعت نہ کیا تو رسول اللہ ﷺ نے حدیبیہ کے سرائیش کو دعوت دی کہ آپس میں

(۱) سورہ مائدہ ۹۵۔

(۲) سورہ نساء ۳۵۔

(۳) سورہ احزاب ۶۰۔

(۱) تاریخ ۱۰۴۰ ہجری دیکھئے البدائع ۷/۳۰۹، اہل بیت ۶/۸، اہل بیت

۲/۱۹۹، مثل الاوطار ۷/۱۶۸۔

(۲) روح المعانی ۱۸/۱۵۱۔

ہم ان سے قتل کا آواز کریں یا ہم ان سے اس وقت تک قتال نہ کریں جب تک کہ وہ خود ہی مقابلہ آرائی پر آمادہ نہ ہو جائیں، اس سلسلہ میں دو رجحانات ہیں:

پہلا رجحان: قتال کا آغاز سزاوار ہے، اس لئے کہ اگر ہم ان کی جانب سے "مار جنگ" کا اظہار کریں گے تو سببات، قاتلین نہیں ہوگا یہ بڑے خواہش مندوں کے نقلی ہے۔ پہلی فرمائش یہ ہے کہ مسک ہے، اس لئے کہ نص قرآنی میں ان کی جانب سے آماری قید کے بغیر حکم آیا ہے: "لَا تَبْغُ بِغُلَاظِهَا عَلَى الْآخِرَىٰ فَاَقْتُلُوا النَّاسَ بِمِثْلِ مَا بَدَأُوا بِكُمْ" (۱) (پھر اگر اس میں کا ایک گروہ سے پرہیز کرتے تو اس سے گروہ یا دینی گروہ ہے)۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: "سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: لَا يَحَاوِزُ إِيمَانُهُمْ حِمَاؤُهُمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، فَإِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاقْتُلُوهُمْ، فَإِنَّ فِي قَتْلِهِمْ أَجْرًا لِمَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ" (۲) (آخر زمانہ میں ایسے لوگ آئیں گے جو کم عمر اور کم عقل ہوں گے، وہ حضور اکرم ﷺ کی بات نقل کریں گے، یقیناً ان کا ایمان ان کے طلق سے بھی تجاوز نہیں کرے گا، وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر کمان سے نکل جاتا ہے تو تم جہاں بھی نہیں پائے، ان کو قتل کرو، ان کو قتل کرے پر قیامت کے دن قتل کرنے والے کو اجر ملے گا)۔

دوسرا رجحان: قتل کرنے کا دار و مدار اس کی عاقبت پر ہوتا ہے اور یہ بحث صورت میں علامت ان کی تیاری اور گروہ بندی ہے، اور اگر ہم

ان کی جانب سے حقیقت قتال کا اظہار کریں تو یہ چیز ان کی تقویت کا وسیع ثابت ہوگی، اس لئے ان کے شر کے ازالہ کی ضرورت کے پیش نظر حکم کا مدعا امت پر ہوگا اور اس لئے بھی کہ امام کے خلاف شریعت کی وجہ سے وہ مفرمان قرار پائے، تو ان سے قتال جائز ہے جب تک کہ وہ مفرمانی سے باز نہ آجائیں، اور حضرت علیؑ سے خوارج کے بارے میں جو منقول ہے کہ "ہم تم سے قتل نہیں کریں گے جب تک کہ تم ہی ہم سے قتال نہ کرو" تو اس کا مصعب یہ ہے کہ جب تک کہ تم ہم سے قتال کا حزم نہ کرو، اور اگر اس کو قید کر کے بے شک کا دعوہ ممکن ہو جب کہ وہ تیاری نہ پختہ ہوں تو ایسا ہی یا جائے گا اور ہم اس سے قتال نہیں کریں گے، اس لئے کہ قتال سے کم از صورت سے اس کے شر کا دفعیہ ممکن ہے (۱)۔

ان کے ساتھ جنگ میں خود پہل کرنے کے جواز کی رائے فقہاء و متاخرین نے اختیار کی ہے، چنانچہ کشاف التنازع میں ہے: "گروہ رجوت سے انکار کریں تو امام ائیس نسیحت کرے گا، مگر قتال کا خوب دلائے گا، اگر رجوت کر کے عاقبت اختیار نہیں تو کہیں چھوڑ دے گا، ورنہ اگر وہ ان سے جنگ کرنے پر آمادہ ہو تو ان سے جنگ سناں پر واجب ہوگا، اس لئے کہ صحابہ برائے کافراں پر جماع ہے" (۲)۔

اور ارتحان: "قدوری نے نقل کیا ہے کہ امام ان سے جنگ کا آغاز نہیں کرے گا جب تک کہ وہ خود نہ پہل کریں، یہی رائے کاسانی اور مال نے بھی روایت کی ہے، کاسانی کہتے ہیں: اس لئے کہ ان سے قتال ان کے شر کے دفعیہ کے لئے ہے، ان کے شرک کے شرکی وجہ سے نہیں ہے، کیونکہ کہ وہ مسلمان ہیں، لہذا جب تک ان کی جانب سے شر کا آغاز نہیں ہو امام ان سے قتال نہیں کرے گا، اس سے

(۱) تبیین الحقائق ۳/۲۹۳، ص ۲۱۱۔
(۲) کشاف التنازع ۱/۱۶۲، دیکھئے: انہی ۱۰۸/۸۔

(۱) سورہ صافات ۹۰۔
(۲) حدیث: "سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: لَا يَحَاوِزُ إِيمَانُهُمْ حِمَاؤُهُمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، فَإِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاقْتُلُوهُمْ، فَإِنَّ فِي قَتْلِهِمْ أَجْرًا لِمَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ" (۲) (آخر زمانہ میں ایسے لوگ آئیں گے جو کم عمر اور کم عقل ہوں گے، وہ حضور اکرم ﷺ کی بات نقل کریں گے، یقیناً ان کا ایمان ان کے طلق سے بھی تجاوز نہیں کرے گا، وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر کمان سے نکل جاتا ہے تو تم جہاں بھی نہیں پائے، ان کو قتل کرو، ان کو قتل کرے پر قیامت کے دن قتل کرنے والے کو اجر ملے گا)۔

کہ مسلمانوں سے قتل صرف و قاتلاً جائز ہے، یہ خلاف کافر کے کہ کفر بذات خود قبیح ہے (۱) اس لئے کہ بعض مالکیہ نے ظاہر سمجھا ہے، اور یہی ثنائیہ کا مسلک اور امام احمد بن حنبل کا قول ہے، اس لئے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے اصحاب کو حکم دیا کہ وہ ان سے جنگ کا شمار نہ کریں جنہوں نے اس کے خلاف شریعت کیا ہے اور اگر قتل کے بغیر اس کا دفاع ممکن ہو تو قتل جائز نہیں ہے اور اس سے قبل ان سے قتل جائز نہیں ہے الا یہ کہ حملہ آور کی طرح ان کے شر کا خوف ہو جائے اور ان تیسہ نے کہا: ”الفضل یہ ہے کہ ان کو چھوڑ دیا جائے یہاں تک کہ وہ خود غازیں“ یعنی جنگ کا آغاز کریں (۲)۔

باغیوں سے جنگ میں معافیت:

۱۲۔ باغیوں سے جنگ کے لئے امام کسی کو بلائے تو اس پر قبول کرنا فرض ہے، اس لئے کہ غیر معصیت میں امام کی اطاعت فرض ہے۔

بن عابدین کہتے ہیں: ہر اس شخص پر جو مقابلہ کی سکت رکھتا ہو امام کی معیت میں جنگ کرنا واجب ہے، الا یہ کہ زمین کا سب امام کا یہاں ظلم ہو جس میں کوئی شبہ نہ ہو، یونکہ ایسی صورت میں ان کے انصاف کے لئے ان کا تعاون کرنا ممکن ہو تو واجب ہے، اور جو شخص سکت نہ رکھتا ہو وہ اپنے گھر میں بیٹھے، اور اپنی پٹھن صحابہ کرام سے متعلق مروی ان کا یہ عمل محمول کیا گیا ہے کہ فتنہ کے زمانہ میں انہوں نے کنارہ کشی اختیار کی، اور بعض صحابہ کرام کو تو قتال کے حامل ہوئے میں ہی ترک کیا۔

اور امام ابوحنیفہ سے جو یہ قول مروی ہے کہ ”اگر مسلمانوں کے درمیان فتنہ واقع ہو تو ہم مسلمان پر واجب ہے کہ وہ فتنہ سے ناراضگی

اختیار نہ کرے اور اپنے گھر میں بیٹھ جائے“ تو یہ قول بھی اس صورت پر محمول ہے کہ امام نہ ہو، اور جہاں تک اس حدیث کا تعلق ہے: ”إِذَا لَقِيَ الْمُسْلِمَانِ بَعْضُهُمَا بِالْقَاتِلِ وَالْمَقْتُولِ طَيِّبُ الْمَارِ“ (۱) (اگر دو مسلمان اپنی تلواروں سے لڑیں تو قاتل اور مقتول دونوں جہنم میں جائیں گے) تو یہ حکم اس صورت پر محمول ہے کہ وہ دونوں مصیبت اور (جائی) معیت میں لڑ رہے ہوں یا دنیا اور حکومت کے لئے لڑ رہے ہوں۔

۱۔ امام سلطان خام ہو، اور لوگوں کی ایک جماعت ظلم کے خاتمہ کے لئے اس کے خلاف شریعت کرے، اور امام سے صلح کے خاتمہ کا مطالبہ کیا جائے، تو قبول نہ کرے تو لوگ نہ تو سلطان کی معافیت کریں اور نہ باغیوں کی مدد (۲)، اس لئے کہ غیر عادل کی معافیت واجب نہیں ہے، امام مالک کہتے ہیں: اس سے اور جس چیز کا اس سے مطالبہ ہے دونوں سے صرف نظر کرو، اللہ تعالیٰ ایک خام سے دوسرے خام کے ساتھ انتقام لے گا پھر ان دونوں سے انتقام لے لے گا (۳)، اور ثنائیہ نے صراحت کی ہے کہ اگر وہ امام کے خلاف خروج کریں تو وہ امام خام ہو۔ تو باغیوں سے قریب رہنے، لے مسلمانوں پر واجب ہے کہ امام کی اطاعت کریں تاکہ ان کی شوکت ختم ہو جائے (۴)۔

باغیوں کی مدافعت کے لئے امام کے تعاون کے وجوب پر حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کی وہ روایت دلیل ہے جس میں

(۱) حدیث: إِذَا لَقِيَ الْمُسْلِمَانِ بَعْضُهُمَا بِالْقَاتِلِ وَالْمَقْتُولِ طَيِّبُ الْمَارِ (صحیح ۱۳، طبع انتقد) اور مسلم (۲۲۳۳ طبع النسخ) نے کہا ہے۔

(۲) الدر المختار وحاشیہ ابن عابدین ۳/۳۵۱ طبع القدیر ۳/۳۵۱، ابدیع ۱۳۰۷ھ، حاشیہ الدرر النوری ۳/۳۵۹ حاشیہ شریعتی مع نہایت اکتاج ۳/۳۸۵، انصاری ۸/۴۰۷، کتاب الفتاویٰ ۱۶۲۔

(۳) حاشیہ الدرر النوری ۳/۳۹۹۔

(۴) حاشیہ شریعتی علی نہایت اکتاج ۳/۳۸۵۔

(۱) الدرر النوری ۳/۳۵۱، طبع ۱۴۰۷ھ۔

(۲) حاشیہ الدرر النوری ۳/۳۹۹، کتاب الفتاویٰ ۱۶۲، انصاری ۸/۴۰۷، ابدیع ۱۳۰۷ھ، حاشیہ الدرر النوری ۳/۳۵۹، حاشیہ شریعتی مع نہایت اکتاج ۳/۳۸۵۔

وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ:
 "مَنْ أَعْطَى إِمَامًا صَفْحَةً يَدُهُ وَثَمَرَهُ قَلْبُهُ فَلِبَطْنِهِ أَنْ
 اسْتِغْنَى، فَإِنْ جَاءَ أَحَرُّ بِدَارِعِهِ فَاَصْرَبُوا، عَنِ الْأَحَرِّ" (۱)
 (جس شخص نے کسی امام کو اپنے ہاتھوں کا معاملہ اور اپنے قلب کا ثمرہ
 دیا وہ اس کی طاعت استطاعت بجز ترے بچے اور وہ شخص آخر اس
 سے بڑا تر ہے تو وہ ہرے کی روں مار دے) اور اس لئے بھی کہ جس
 کی امامت ثابت ہوگئی اس کی طاعت واجب ہوئی۔ دلیل حدیث
 مذکور "يُحَرِّجُ قَوْمٌ لِي أَحَرُّ الزَّمَانِ..." ہے (۲)۔

باغیوں سے قتال کی شرط و سر کے امتیازات:

۱۳- اگر باغیوں کو بیعت کرنے سے کوئی قانع نہ ہو اور وہ امام کی
 طاعت کی جانب رجوع اور جماعت میں شامل ہوا قبول نہ کریں یا
 تو پھر قبول نہ کریں اگر امام کے قبضہ میں ہوں، ورنہ ہم سے قتال کا
 ارادہ نہیں تو ان سے قتال واجب ہے (۳) بشرطیکہ وہ اہل عدل کی
 عزت و جبرہ سے چھید ہوئی کریں یا ان کی وجہ سے مشرکین سے حما
 معطل ہو جائے، یہ بیت المال کے حقوق میں وہ کچھ لے نہیں جو ان کا
 نہیں ہے، یہ جوان پر جب لازم ہے اس کی اولاد کی ساری کریں
 یہ پیسے امام کی معزولی کا منہ د کریں جس کی بیعت معتقد ہو چکی ہے،
 جیسا کہ ماہری کے فرمایا ہے، "اور رٹا سے کہا ہے: ریا و مناسب یہ
 ہے کہ ان سے قتال مطلقاً جب ہے، اس لئے کہ ان باغیوں کی
 موجودگی سے، خواہ مذکورہ امور نہ پائے جائیں، مفساد پیدا ہوں گے،
 اور بہا و فتنات کا مرکز بنیں نہ ہوگا بالخصوص جب کہ وہ امام کے

(۱) حدیث: "مَنْ أَعْطَى" کی روایت مسلم (۳۷۳۷ طبع کتب) نے کی ہے۔
 (۲) ابھی ۸/۱۰۵-۱۰۵۔
 (۳) حاشیہ ابن ماجہ ج ۱ ص ۱۰۳، ج ۱ ص ۱۰۳، ابھی ۸/۱۰۵۔

قبضہ سے نکل چکے، قتال کے لئے قادیان چلے ہوں، ک۔
 ان کے شر کا زہر ہی آسان تر قتل سے محسوس ہو تو ضروری حد
 تک اس قتل کا اپنا واجب ہے اس لئے کہ ان سے جنگ کے سے
 یہ شرط ہے کہ ان کے شر کو دفع کرنے کے سے قتال کے عدو کوئی
 راستہ نہ رو دیا ہو، تو اگر محسوس ہو کہ ان سے حصوں مقصد ممکن ہو تو وہ قتال
 سے زیادہ بہتر ہے (۴)۔

باغیوں سے قتال کی کیفیت:

۱۴- مانیں سے قتال، اصل اختصار بتفریق کو قائم کرنے کے
 لئے یا جانا ہے، انہیں نہ کار نہیں تر دیا جاتا، اس سے کہ وہ تاویل
 کرنے والے ہوتے ہیں، اسی لئے باغیوں سے قتال اور کفار سے
 قتال کے درمیان گیارہ باتوں میں فرق ہے: باغیوں سے قتال کا
 مقصد ان کو ہر گز سے باز رکھنا ہے، ان کا قتل نہیں، ان میں سے جو
 میدان جنگ سے ہٹ جائیں ان میں چھوڑ دیا جائے گا، ان کے
 زخموں کو قتل نہیں کیا جائے گا، نہ ان کے قیدی قتل کئے
 جائیں گے (۵)، نہ ان کے اسواں قیمت بنائے جائیں گے، نہ ان
 کے بچے رفتار کئے جائیں گے، نہ ان کے خلاف مشرکین کی مدد لی
 جائے گی، نہ ان سے مال پر صبح کی جائے گی، نہ ان کے مقابلہ میں
 نوپ و نیر و اسلحہ نصب کئے جائیں گے، نہ ان کے گھروں کو جلا دیا
 جائے گا، نہ ان کے درخت کاٹے جائیں گے (۶)۔

اگر باغی کسی ایک مقام پر تیار ہو کر نہ ہوں، یا کسی

(۱) نہایہ الکناج ۷/۸۶، ابھی ۲/۲۲۲۔
 (۲) حاشیہ ابن ماجہ ج ۱ ص ۱۰۳، ابھی ۸/۱۰۵۔
 (۳) حاشیہ ابن ماجہ ج ۱ ص ۱۰۳، ابھی ۸/۱۰۵۔
 (۴) ج ۱ ص ۱۰۳، حاشیہ ابن ماجہ ج ۱ ص ۱۰۳، ابھی ۸/۱۰۵۔
 (۵) حاشیہ ابن ماجہ ج ۱ ص ۱۰۳، ابھی ۸/۱۰۵۔

گر وہ کسی شکل پنائیں اور ان کے شر کا ازالہ بغیر قتال کے ممکن نہ ہو تو ان سے قتال کرنا جائز ہوگا تا آنکہ ان کی جمعیت منتشر ہو جائے، اور ان کی تیاری رہنے کے بعد قید و رفقاری سے ان کا شر دور یا جاسکتا ہو تو یہی طریقہ پندیا جائے گا، اس لئے کہ ان سے جہاں صرف اس حد تک ضروری ہے کہ ان کا شر دور ہو جائے جیسا کہ پیچھے ذکر ہوا، حضرت علیؑ نے اہل حرہ و سہبہؓ کے مقام پر صحابہؓ کی موجودگی میں قتال یہ جو نبی اکرم ﷺ کے اس قول کی تصدیق تھی کہ ”اے قتال علیؑ“ قرآن انقرآن و علی یقاتل علیؑ تاویلہ“ (۱) (میر تقیؒ کے نزول پر قتال کروں گا اور علیؑ قرآن کی تاویل پر قتال کریں گے) تاویل کی بنا پر قتال دراصل باغیوں سے قتال ہے جیسا کہ مصنف ابوبکر رضی اللہ عنہ نے رہا قند نے والوں سے قتال کیا (۲)۔

مگر امام ان سے قتال کرے اور انہیں شکست دے دے۔ یہ وہی
واپس بھی گئے تھیں اور امام ان کی جانب سے مضمین ہو جائے یا نہ
تخصیر : اں کر پا شکست کھا کر جنگ بند کرویں یا زخمی یا گرفتار ہو کر
جنگ کے قاتل نہ رہیں تو اہل عدل کے لئے جابر نہیں ہے کہ ان کا
چبچا کریں اور ان کے رنجیوں کو قتل کریں۔ ”برہن کے قیدیوں کو قتل
کریں، اس لئے کہ ان کے شر سے امن حاصل ہو چکا ہے، اسی طرح
ان کے بچوں کو شرفِ قریش کیا جائے گا نہ ان کا بل تقسیم یا جائے گا۔
حضرت علیؑ کا ارشاد ہے: ”شکست کے بعد نہ میدان میں موجود شخص کو
قتل کیا جائے گا اور نہ بھی گنے والے کو، نہ ان کا شہر فتح کیا جائے گا، نہ

() حدیث: ”ایک اُفاسل...“ عکود اور قنصی نے ”افاسل“ معنی رویت کیا ہے اور کہہ اس کی رویت تھا جائز تھی نے کی ہے جو قنصی ہے (کنز العمال ۱۱/۶۱۳ طبع فرسالہ ۸۰)

(۴) المدخل ۱/۲، الف ۳۰۷، الخ ۳۸۱، حاشیہ ابن علی بن سمر ۱۱، تفسیر الحقائق
سمر ۳۹۵، الشرح الكبير وحاشیة المدون ۳۹۹، المراجع وکلیل ۱/۲۷۸،
المعجم ۳/۳۱۹، انصاری ۸/۱۰۸۔

ان کی عورتوں کو باندی بنا کر حاملہ کر دیا جائے گا، اور نہ اس کا مال لوٹا جائے گا، بلکہ انہوں نے باغیوں سے فرمایا کہ جو اپنی چیز پیچھا کر لے اسے حاصل کر لے، یعنی جو باغی بنا سناں پیچھا کر لے سے وہیں لے لے، جنگ جمل میں آپؐ نے فرمایا: کی بھ گئے، لے کا پیچھا مت کرو، کسی زخمی کو قتل نہ کرو، کسی قیدی کو قتل نہ کرو، عورتوں کو کچھ نہ کرو،^(۱) اور اس لئے بھی کہ اس سے قبل اس کا شر اور کرنے اور نہیں احاطت گزار بنانے کے لئے کیا جاتا ہے، یہیں قتل سرما مقصد نہیں ہے^(۲)، ابن قتہ لہ کہتے ہیں: ہمارے علم کے مطابق ان کے سوال کو غیبت بنانے اور اس کے بچوں کو قیدی بنانے کی حرمت میں ہل سم کے درمیان کوئی امتیاف نہیں، اس سے کہ اس کا خون مسموم ہے، اس کے شر کے ازالہ اور ان سے قتال کی ضرورت کے بقدر یعنی ان کا خون اور مال مباح ہوا ہے، لہذا اس مقصد کے علاوہ ان کا خون بھی حرام باقی رہے گا^(۳)۔

ثنا فحید کی رائے یہ ہے کہ اگر باغیوں کا اپنا گروہ اور رہنما مقام پر ہو جہاں وہ ہٹا دیتے ہوں، اور گروہ کے ان تک پہنچنے کی توقع عام طور پر نہ ہو، اور جب تک قائم ہو اور مناسب حالت ہو کہ سب گروہ میں پہنچے گا تو ایسی صورت میں بھاگنے والے باغیوں سے قتل نہیں کیا جائے گا، ان کے زخمیوں کو قتل نہیں کیا جائے گا کہ ان کے شر سے میں بچتا ہے، الا یہ کہ وہ اپنے رہنما کی نیت رکھتے ہوں۔

لیکن ان کا رُوح اُتر قریب کے مقام پر ہو، اور عموماً گنگا پونچنا تا ہو اور جنگ قائم ہو تو ایسی صورت میں ان کا چھپنا کرنا اور

(۱) الفصح ۱۱۳۵، البروج ۱۳۰-۱۳۱، طالع ۱۲۹/۳، الباقی ۱۲۹/۴-۱۳۰،
الحج والاکلیل ۸/۶، الجرب ۲۱۹/۳، النجاة ۸۶/۳، البی
۸/۱۱۳، ۱۱۶، ۱۱۷، کتاب الفتن ۱۲۳-۱۲۴.

(۲) اہلبےب ۴۱۹، الفی ۸/۵۱۱

$$_{H^2} \mathcal{H}^2(A) \quad (3)$$

ن کے زخمیوں کو قتل کرنا جائز ہوگا، اور اگر ان کا ردود و رہنمائیوں کا پتہ نہ ہو اور جگہ بھی قائم ہو اور اس کا غالب گمان ہو جائے تو اس صورت میں ان سے قتال ہی مناسب ہے^(۱)۔

اور اسی سے قریب مالکیہ کی رائے ہے، چنانچہ انہوں نے صراحت کی ہے کہ ان پر غلبہ پا کر ان کی جانب سے اطمینان ہو جائے تو نہ تو شکست خوردہ کا پیچھا کیا جائے گا اور نہ زخمی کو مار ڈالا جائے گا^(۲)۔

حنابلہ نے یہ صراحت کی ہے کہ باغی اگر جنگ بند کر دیں جو وہ اس طور پر ہو کہ وہ اطاعت قبول کر لیں، یا ہتھیار اٹھالیں، یا شکست کھا جائیں اور اپنے رد میں حالتیں یا نہ ملیں یا زخمی مرض یا برفاری کی وجہ سے جنگ کے قابل نہ رہیں تو ایسی صورت میں اس کو قتل کرنا اور بھگنے لے کر پیچھا کرنا حرام ہے، اور قتل کرنے ایسی روایت و آثار عقل کی ہیں جن میں بھگنے لے کر قتل کرے، زخمی کو مارنے لے کر قیدی کو قتل کرے کی ممانعت آتی ہے، یہ روایات عام ہیں، پھر انہوں نے فرمایا: اس لئے کہ ان سے قتال کا مقصد ان کو روکنا ہے اور وہ مقصد حاصل ہو چکا ہے، لہذا ان کو قتل کرنا جائز نہیں ہوگا جیسا کہ محمدؐ کو قتل کرنا ایسی صورت میں جائز نہیں ہوتا، اور ان کو زندہ کے مدیثہ سے بھی کہ ان کا ردود ہے قتل نہیں یا جائے گا جیسا کہ اگر اس کا کوئی ردود نہ ہو^(۳)۔

جہاں تک حنفیہ کا تعلق ہے تو انہوں نے صراحت کی ہے کہ اگر باغیوں کا ردود ہو جہاں وہ ہتاد لیتے ہوں تو ایسی صورت میں انہیں انہیں کے بغیر اہل عدل کو چاہے کہ بھگنے لے کر قتل کریں اور

(۱) مہیۃ المحتاج ۲/۳۸۶۔

(۲) شرح الکبیر و جامعہ ردود ۲/۳۹۹-۳۰۰، دہلی کل ۱۸۷۸ء۔

(۳) اہل ۱۱۵/۸۔

زخمیوں کا خاتمہ کریں تاکہ وہ اپنے ردود سے جائز نہ مل جائیں، اور ان کے ردود محفوظ ہو جائیں اور پھر پست اہل عدل پر حملہ کریں، اور ان کے قتل کے ردود کے لئے ان کی جانب سے قتل کی صرف مدت کا پایا جانا کافی ہے، حقیقت قتال ضروری نہیں، اور اس سے بھی کہ اگر باغیوں کا ردود نہ ہو تو ان کا قتل امانت کے ردود سے باہر نہیں ہوگا کیونکہ اہل اپنے رد میں شامل ہو جائیں گے اور ان کا شر پٹے کی طرح پھر لوٹ آئے گا، فقہاء حنفیہ فرماتے ہیں کہ حضرت علیؑ کا قول اس صورت کی ماہیت ہے جب کہ ان کا ردود نہ ہو^(۱)۔

یہ سر پرکار باغی عورت:

۱۵- جمہور فقہاء (حنفی، مالکیہ، شافعیہ، حنبلیہ) کی رائے ہے کہ باغیوں میں شامل عورت اگر قتال کر رہی ہو تو اسے قید یا جائے گا صرف دور ان مقابلہ سے قتل کی اجازت ہے، قید اس لئے کیا جائے گا کہ مدد معیت پر ہے اور تاکہ اس سے شرفقتہ سے روکا جائے^(۲)۔ مالکیہ کہتے ہیں کہ اگر عورتوں کا قتل محض جوش و لاتے اور پتھر پھینکنے کی صورت میں ہو تو انہیں قتل نہیں کیا جائے گا^(۳)۔

باغیوں کے اموال کو غنیمت بنانا، ان کو ضائع کرنا اور ان کا ضمان:

۱۶- فقہاء اس بات پر اتفاق ہے کہ باغیوں کے اموال کو غنیمت نہیں بنایا جائے گا، نہ انہیں تقسیم یا جائے گا اور نہ ان کو ضائع کرنا جائز ہوگا، بلکہ ضروری ہے کہ اموال نہیں لوٹا دے جائیں، بیس نام کو

(۱) البدائع ۲/۳۰۰-۳۰۱، ص ۱۱۲۔

(۲) فتح القدیر ۲/۳۱۲، حاشیہ من طبع ۱۰۰، تمیمیہ الحقائق ۳/۳۹۵، بحر

الرائق ۵/۱۵۲، حاشیہ ردود ۲/۳۹۹، مہیۃ المحتاج ۲/۳۸۶، ص ۱۱۵۔

(۳) دہلی کل ۱۸۷۸ء، شرح المستدرک ۳/۳۳۰۔

چاہے کہ اس کی شوکت کو تو ذکر ان کے شر کو دفع کرنے کے مقصد سے اس کے اموال کو روک لے یہاں تک کہ وہ قہر میں تب نہیں اموال لوٹا دے۔ بعض صورت تمام ہوئی، اور قسمت بتانا درست نہیں ہے، اور اگر اس کے اموال کھوڑے وغیرہ کی شکل میں ہوں جن کی حفاظت کے سے اثر جات دیکھا ہوتے ہیں تو بہتہ یہ ہے کہ انہیں فروخت کر کے اس کی قیمت روک لی جائے۔

ن کے مالی نقصان پر ضمان کے مسئلہ میں تفصیل ہے، عادل اگر دوسرا قاتل باغی کی جانب مال کو قاتل کے سبب یا قاتل کی ضرورت کے تحت ضائع کرے تو وہ ضامن نہیں ہوگا، اس لئے کہ ان کا کچھ مال جیسے کھوڑ ضائع کے بغیر اس کا قتل ممکن ہی نہیں ہے اور دوسرا ہو کر ڈر ہے ہوں تو ان کے جانور کو زخمی کرنا جائز ہوگا، تو جب جان تلف کرنے پر ضمان نہیں ہے تو مال ضائع کرنے پر ضمان بدرجہ اولیٰ نہیں ہوگا۔

مگر قاتل کی حالت اور اس کی ضرورت نہ ہوتی ان کے مکانات نہیں جائے جا میں گئے اور ان کے درخت نہیں کاٹے جا میں گئے، اس لئے کہ اگر مقابلہ کے دوران ان کا مال امام کے ہاتھ لگ جائے تو اس کا حکم یہ ہے کہ وہ اسے محفوظ رکھے تاکہ انہیں و لوٹا دے، لہذا ان کے اموال نہیں لوٹے جائیں گے، اس لئے کہ ان اموال پر وراثت کے حکام برقرار ہیں، ان سے مقابلہ صرف اس لئے کیا جا رہا ہے کہ انہوں سے نیا بدعت پیدا نہ کر لی ہے، لہذا یہ مقابلہ ایک حد کی طرح ہے جو ن پر قائم کی جارہی ہے^(۱)۔

ماوردی نے ضمان کو اس صورت کے ساتھ مقید کیا ہے کہ جنگ سے پہلے سکون قلب و انتقام کی نیت سے ان کا مال ضائع کیا گیا ہو، مگر باغیوں کو مذکور کرے اور خلست دینے کی غرض سے مال

(۱) حاشیہ الدسوقی ص ۴۰۰ ج ۱ ص ۲۷۸/۲۷۹

ضائع یا یا ہوۃ ضمان نہیں ہوگا^(۱)۔

زیلعی اور ابن عابدین نے باغیوں کے سر و بند ہونے اور شریعت کرنے سے پہلے یا ان کی قوت ٹوٹ جانے اور جمعیت منتشر ہو جانے کے بعد ہونے والے نقصان پر ضمان کو محمول کرنے کو ظاہر سمجھا ہے^(۲)۔

اہل عدل کا باغیوں کو نقصان پہنچانا:

۱۷- زیلعی نے مرغینانی سے نقل کیا ہے کہ عادل اگر باغی کی جانب مال کا اضافہ کرے تو وہ ضامن نہیں ہوگا اور نہ گندہ گار ہوگا، اس لئے کہ وہ ان کے شر کے ازالہ کے لئے اس سے قتال پر مامور ہے۔

محیط میں ہے: اگر اس نے باغی کا مال ضائع کر دیا تو ضمان لیا جائے گا، اس لئے کہ باغی کا مال ہمارے حق میں معصوم ہے اور ضمان لازم کرنا ممکن ہے، لہذا اثنان واجب قرار دینے میں فائدہ ہے^(۳)۔

باغیوں کا اہل عدل کو نقصان پہنچانا:

۱۸- اگر ضمانت کرنے والے اہل عدل کا مال ضائع کر دیں تو ن پر کوئی ضمان نہیں ہے، اس لئے کہ وہ تامل کرنے والا یک گروہ ہے، لہذا انہیں اہل عدل کی طرح ضمانت قرار نہیں دیا جائے گا، اور اس لئے بھی کہ وہ مال ہمارے حق میں تحفظ رکھتا ہے، اور شارح کے حق میں شہاد کو تحفظ حاصل نہیں ہے، اور اس لئے بھی کہ ان کو ضمانت قرار دینے کے نتیجے میں اعانت شعاری کی طرف سے انہیں نفرت ہو جائے گی، چنانچہ عبد الرزاق نے اپنی سند سے زہری سے روایت کیا ہے کہ سیمان بن شام نے زہری کو لکھ کر ایک ایسی عورت کے بارے میں دریافت کیا جو اپنے شوہر کے پاس سے چلی گئی، پتی قوم

(۱) نہایہ الجناح ۷/۳۸۵

(۲) حاشیہ ابن عابدین ص ۱۲۳ تمییز الحقائق ص ۲۹۶

(۳) تمییز الحقائق ص ۲۹۶

اُس باغی تو چہ رئیس اور رجوت رئیس تو اہل حق کے جو اموال اس کے پاس ملیں وہ وہیں ملے لے جائیں گے، اور جو اموال اسوں نے خرچ کر لے ہوں وہ اس سے وہیں نہیں لے جائیں گے خود وہ مال دار ہوں۔ اس لئے کہ وہ تاویل کرنے والے ہیں۔

اُس باغی ہی اہل عدل کا حرم کے ساتھ قتل کر دے تو اس کو قتل یہ جائے گا، اس لئے کہ اس باغی نے تنبیہ رکامیہ دے کر قتل یہ ہے۔ اور زمین میں فساد برپا کرنے کی کوشش کی ہے جیسے رہنما کرتے ہیں، اور ایک قول یہ ہے کہ اس باغی کا قتل ضروری نہیں ہے، یہی رائے غالبہ کے نزدیک صحیح ہے، اس سے کہ حضرت علیؑ کا ارشاد ہے: ”اُس میں چاہوں تو معاف کر دوں اور اگر چاہوں تو قتلاں لوں“ (۲)۔

باغی مقتولین کا مسئلہ کرنا:

۱۹- باغی مقتولین کا مسئلہ کرنا حنفیہ کے نزدیک مکروہ تحریمی ہے، مالکیہ کے نزدیک حرام ہے، جہاں تک ان کے سر منتقل کرنے کا سوا ہے تو حنفیہ نے کہا: ان کے سر کاٹ کر شہر میں کھدنا مکروہ ہے، اس لئے کہ یہ مسئلہ ہے، بین بعض متأثرین حنفیہ نے اس کو یہی صورت میں جاری کر دیا ہے جب اس سے اہل عدل کے اطمینان قلب اور باغیوں کی شوکت توڑنے کا مقصد حاصل ہوتا ہو، مالکیہ نے باغی مقتولین کے سر کی ماشن کے مقام قتل پر چارٹر روپ ہے (۳)۔

(۱) الحجۃ والکلیل ۱/۲۷۸-۲۷۹۔

(۲) انہی ۸/۱۳۔

(۳) النسخ ۱۶۳، حاشیہ ابن ماجہ ۳۳۱۲، تبیین الحقائق ۳/۴۹۵، حاشیہ الدولی ۳۳۹۹، الحجۃ والکلیل ۱/۲۷۸-۲۷۹، نہایت المحتاج ۳۸۶، انہی ۸/۱۱۳، کتاب الفتاویٰ ۲/۱۶۳۔

کے سامنے شریعت کی شہادت دی، جو میری سے جا ملی اور ثانی کر لیا، پھر وہ پگھر والوں کے پاس تائب ہو کر لوٹ کر آئی ہے، راوی کہتے ہیں کہ زہری نے نہیں سنا: مابعد اپنا وقت اس وقت پر پا ہوا جب کہ وہ اصحاب رسول اللہ ﷺ کے غزوہ بدر میں شرکت فرمائی تھی بڑی تعداد میں موجود تھے، ان کی متفقہ رائے ہوئی کہ قرآن کی تاویل کر کے جس کسی نے شرم گاہ کو حلال کر لیا ہو اس پر حد جاری نہیں کی جائے گی، جس نے قرآن کی تاویل کر کے خون کو مباح کر لیا ہو اس پر قصاص جاری نہیں کیا جائے گا، کسی نے قرآن کی تاویل کر کے مال کو حلال کر لیا ہو وہ مال نہیں لوٹایا جائے گا، سوائے اس کے کہ کوئی مسلمان بھیہ محفوظ ہو تو اسے اس کے مالک کو واپس کیا جائے گا، اور میری رائے یہ ہے کہ وہ عورت اپنے شوہر کے پاس لوٹا ہی جائے، اور اس پر تہمت لگانے والے پر حد جاری کی جائے۔

۱۰- امام شافعی کے ایک قول میں باغیوں کو ضامن قرار دیا جائے گا، اس سے کہ حضرت ابو بکرؓ فرمایا: ”تم ہمارے مقتولوں کی ویت کرو گے، ہم تمہارے مقتولوں کی ویت اور نہیں کریں گے“ (۱)، اور اس لئے بھی کہ یہ جائیں، اموال مسموم ہیں، نہیں مباح، کسی جابر وفاق کی ضرورت کے بغیر مناسبت کیا گیا ہے، تو اس کا ضامن واجب ہوگا، جس طرح غیر جنگی حالت میں ۱۳۰ الف پر ضامن ہوتا ہے (۲)۔

(۱) انہی ۸/۱۱۳۔

ابن قدام نے اس رائے سے حضرت ابو بکر کا رجوع نقل کیا ہے کہ انہوں نے اس رائے پر عمل نہیں کیا، اور یہ معتول نہیں کہ انہوں نے کسی پر مالی تاوان اس وجہ سے لایا کہ انہوں نے اگر مرقہ بن کے حق میں تاوان واجب بھی قرار دیا جائے تو بھی یہی صورت میں لایا نہیں ہوگا، اس لئے کہ باغی تاویل کر دے والے مسلمان ہیں۔

(۲) حاشیہ ابن ماجہ ۳۳۱۲، البدائع ۷/۳۱۲، تبیین الحقائق ۳/۴۹۱، حاشیہ الدررستی ۳۳۹۹، الحجۃ والکلیل ۱/۲۷۸-۲۷۹، نہایت المحتاج ۳۸۵، انہی ۸/۱۱۲-۱۱۳۔

باقی قیدی:

۲۰- باقی قیدیوں کے ساتھ خصوصی معاملہ کیا جائے گا، اس لئے کہ ان سے جنگ کرنا محض ان کے شر کے دفع کے لئے ہے تو ان کے ساتھ صرف اسی قدر عمل مباح ہوگا جس سے قتال کا دفع ہو، لہذا ان کا کوئی گروہ نہ ہو تو بلا اتفاق نہیں قتل نہیں کیا جائے گا جس کی وجہ پیچھے گزری چکی ہے اسی لئے نہیں مطلقاً غلام نہیں بنایا جائے گا خود ان کا کوئی گروہ ہو یا نہ ہو اس مسئلہ پر اتفاق ہے اس لئے کہ وہ آزاد مسلمان ہیں، ان کے بچوں و عورتوں کو بھی رفاقت نہیں کیا جائے گا^(۱)۔

گروہ کا گروہ ہو تو بھی مالک^(۲)، ثانیہ^(۳) اور حنابلہ^(۴) کے نزدیک نہیں قتل نہیں کیا جائے گا، لیکن مالک^(۲) میں سے عبد الملک کی رائے یہ ہے کہ اگر کوئی باقی قید کر لیا جائے اور جنگ ختم ہوئی ہو تو اسے قتل نہیں کیا جائے گا، مگر جنگ جاری ہو تو تمام کو قتل ہے کہ اگر اس سے غریبہ محسوس کرے تو اسے قتل کر دے^(۵)۔

(۱) تبیین الفتاویٰ ۲۹۵، شرح المسیر و بلاد الملک ۱۵۴، مجمعۃ العمل ۵۳، ۱۱۸، الفروع ۵۳

علامہ کمال کہتے ہیں: اگر اس مسئلہ پر اجماع قائم نہ ہو چکا ہو تو ان کے ملوک ہٹائے جائے پر بعض واقعات سے استدلال ممکن ہوتا، ابن ابی شیبہ (۲۶۳/۵) نے اپنی سند سے ابو یوسف سے نقل کیا ہے کہ جب مل جل کو شکست ہو گئی تو حضرت علیؑ نے کہا: جو لوگ جنگ سے علاحدہ ہیں انہیں مت پکڑو، جو تھکے ہوئے اور چائور ہیں وہ تم لے لو لیکن کوئی عورت تمہاری ام ولد نہیں ہوگی، اور جس خاتون کا شوہر مارا گیا وہ چار ماہ دس دن صحت گزارے تو لوگوں نے کہا: اے امیر المؤمنین! ان کا خون تو ہمارے لئے حلال ہے پھر ان کی عورتیں حلال نہیں؟ لوگوں نے آپ سے حجت کی تو آپ نے کہا: اچھا عورتوں کو لڑاؤ اور مارنا پھر قرآن کی رو سے تو میرا یہ وقت نکاح نہیں اس طرح حضرت علیؑ نے انہیں خاص کر لیا (فتح ۲۳۳)۔

(۲) حاشیہ مدنی ۲۹۹

(۳) لمعرب ۱۱۹

(۴) مجلس ۱۱۳، کتاب الفتاویٰ ۱۶۲-۱۶۳

(۵) فتاویٰ الکلیل ۲۷۸

مالکیہ کی بعض کتابوں میں ہے کہ اگر جنگ بند ہونے کے بعد ہی کو قید کیا جائے تو اس سے توبہ رائی جائے توبہ نہ کرے تو قتل کر دیا جائے گا، مگر کہا گیا ہے کہ اس کی تائید کی جائے کی قتل نہیں کیا جائے گا^(۱)۔

ثانیہ نے کہا ہے کہ اگر باقی قیدی کو قتل کر دیا جائے تو اس کی امت کا ضامن دینا ہوگا اس لئے کہ قیدی وہ ہے جس کا خوب محفوظ ہو گیا ہے، اور ایک قول یہ ہے کہ اس کو قتل کرنے پر قتل لازم ہے گا، ایک قول یہ بھی ہے کہ اس میں قصاص نہیں ہوگا، اس لئے کہ تمام ابوحنیفہ نے اس کے قتل کو جائز قرار دیا ہے تو اس مسئلہ میں شبہ پیدا ہو گیا^(۲)، اگر قیدی بالغ ہو اور اطاعت قبول کر لے تو اسے آزاد کر دیا جائے گا، اگر اطاعت قبول نہ کرے تو جنگ ختم ہونے تک اسے محبوس رکھا جائے گا^(۳)، اگر تمام یا بچہ ہو تو قید میں یا چاہے گا، اس لئے کہ وہ بیعت کی اہلیت والوں میں نہیں ہے، بعض ثانیہ نے کہا ہے کہ اسے بھی قید میں رکھا جائے گا، اس سے کہ ان کے قید سے بھی باغیوں کی دل شکنی ہوگی^(۴)، یہی رائے حنابلہ کی بھی ہے^(۵)۔

حنفیہ کی رائے ہے کہ اگر قیدی کا کوئی گروہ ہو تو تمام کو اختیار ہوگا، اگر چاہے تو اسے قتل کر دے یا چاہے تو بقدر امکان اس کے شر کے دفع کے لئے قید رکھے، جس اقدام سے باغیوں کی قوت زیادہ نہ ہو، یہ وہی کے مطابق تمام فیصلہ کرے گا^(۶)۔

(۱) بدیع المجتہد ۳۹۸/۲

(۲) لمعرب ۲۲۰

(۳) لمعرب ۲۲۰، کتاب الفتاویٰ ۱۶۵

(۴) لمعرب ۲۲۰، نہایۃ الحاج ۳۸۷

(۵) کتاب الفتاویٰ ۱۶۵

(۶) حاشیہ ابن ماجہ ۳۱۱

قیدیوں کا فدیہ:

۲۱- فقہاء نے تصرحت کی ہے کہ اہل عدل قیدیوں کے فدیہ یہ ہیں بائیں قیدیوں کو دینا جائز ہے، فقہاء کہتے ہیں: بائیں اہل عدل قیدیوں کو قتل کر دیں تو اہل عدل کے لئے جائز نہیں ہوگا کہ بائیں قیدیوں کو قتل کریں، اس سے کہ بائیں قیدی دوسروں کے فدیہ میں قتل نہیں لے جائیں گے، اور اگر بائیں قیدیوں کو فدیہ میں چھوڑنا قبول نہ کریں اور نہیں قید رکھیں تو فدیہ نہ کہتے ہیں، اہل عدل کے لئے اس جو رکی بھی گنجائش ہے کہ بائیں قیدیوں کو قیدی رکھیں جب تک ان کے عوض اپنے قیدیوں کی رہائی کی صورت نہ نکل آئے، اور یہ بھی محتمل ہے کہ بائیں قیدیوں کو قید رکھا جائے نہ ہو، اور انہیں رہا کر دیا جائے، اس لئے کہ اہل عدل قیدیوں کو قید رکھے گا تاہم بائیں قیدیوں کے نہیں ہے (۱)۔

بائیں قیدیوں سے متعلق تفصیل کے لئے اصطلاح ”اسری“ دیکھی جائے۔

باغیوں سے مصالحت:

۲۲- فقہاء کا اتفاق ہے کہ باغیوں سے صلح کر لینا جائز نہیں ہے، مگر امام مالک پر مصالحت کر لے تو مصالحت باطل ہوگی (۲)۔ اور بائیں بغیر مال کے جنگ بندی پر صلح کا مطالبہ کریں تو یہ پیشکش اسی وقت قبول کی جائے گی جب اس میں فدیہ ہو، اور امام یہ دیکھتے کہ ان کا ارادہ رجوع فی الیحدت اور معرفت حق کا ہے تو انہیں مہلت دے گا، بن لہذا کہتے ہیں: ان امور پر ان تمام اہل علم کا اتفاق ہے جن کی رائے میں سے محفو ظ رکھی ہیں، عین اُمر باغیوں کا مقصود یہ ہو کہ مقابلہ کے سے وہ کچھ ہوئیں، مکمل آجائے یا اچانک امام پر حملہ آور

ہو جائیں، ایسی صورت میں امام فوری کارروائی کرے گا، ورنہیں صلت نہیں، گ (۱)۔

اور مصالحت ہو جائے اور ہر فریق دوسرے فریق کے پاس رہن رکھے، کہ اگر کوئی فریق اندر نہ گئے گا تو دوسرے فریق رہن میں رکھے گے، قتل کو قتل نہ کرے گا پھر بائیں اندر کریں اور رہن کو بھی قتل کر دیں تو اہل عدل کے لئے جائز نہیں ہوگا کہ دوسرے رہن کو قتل کر دیں بلکہ اہل عدل رہن کو قید رکھیں گے تا آنکہ بائیں مالک ہو جائیں یا توبہ کر لیں، اس لئے کہ رہن کے لوگ مصالحت کی وجہ سے ماموں ہو چکے ہیں، نیز اُنیں رہن کے طور پر لیتے وقت مال دیا جاتا ہے، دوسروں کے اندر پر ان سے معاوضہ نہیں یا جاتا، اس میں قید رکھا جائے گا تا کہ اپنے گروہ میں لوٹ کر شامل نہ ہو جائیں (۲)، اور اس کی قوت میں نہ ملے، بن کر جنگ کی آگ کہ یہ بڑا کائنات کا سبب ہیں۔

۲۳- اور بائیں اہل عدل کو رہن دیں کہ ان کو مہلت دی جائے تو اس غرض کے لئے یہ رہن بجا جائیں ہوگا، اس سے کہ رہن کو قتل کرنا ان کے اصحاب کے اندر کی وجہ سے جائز نہیں ہوتا ہے، اور اگر باغیوں کے قبضہ میں کچھ اہل عدل قیدی ہوں، اور ان کے عوض وہ کچھ لوگوں کو بطور رہن پیش کریں تو امام انہیں قبول کرے گا، اور اہل عدل کے سے مدد کا ذریعہ بنائے گا، اور اگر وہ اہل عدل قیدیوں کو رہا کریں تو امام ان کے رہن کو رہا کر دے گا، اور اگر وہ ان کو قتل کر دیں تو امام ان کے رہن کو قتل نہیں کرے گا، اس لئے کہ رہن کے لوگ دوسروں کے قتل کرنے کی وجہ سے قتل نہیں کئے جائیں گے، کیونکہ وہ مسلمان پانچے ہیں، اور جنگ ختم ہو جائے تو رہن کو چھوڑ دیا جائے گا جس طرح

(۱) النسخ ۳۱۵، حاشیہ ابن ماجہ ۱۱/۳، شرح الکبیر، جامعہ الدینی

۳۱۹، ج ۱، ص ۱۶۸، ۲۷۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱،

اس کے قیدیوں کو چھوڑ دیا جاتا ہے^(۱)۔

کن باغیوں کا قتل جائز نہیں:

۲۴- فقہاء اس قاعدہ کی اصل پر اتفاق ہے کہ اہل حرب میں سے ان لوگوں جیسے عورتوں، بچوں، بوڑھوں، اور امدہوں کو قتل کرنا جائز نہیں ہے۔ باغیوں میں سے بھی اس لوگوں کو قتل کرنا جائز نہیں ہے بشرطیکہ وہ جنگ میں شریک نہ ہوں، اس لئے کہ باغیوں کا قتل ان کے قتال کے شر کو دفع کرنے کے لئے ہے لہذا قتل کا جواز اہل قتال کے ساتھ مخصوص رہے گا۔ اور یہ مذکورہ لوگ عادی قتال کر رہے ہوں، لے نہیں ہوئے۔ لہذا قتل نہیں کیا جائے گا سوائے اس کے کہ وہ جو قتال میں حصہ لیں^(۲)، خود تخریب یا ترمیم کے لئے کی صورت میں حصہ ہو کہ یہ بھی معنوی اعتبار سے قتال ہے، ایسی صورت میں بچہ اور مستودہ (کم عقل) کے علاوہ لوگوں کو قتل کرنا مباح ہوگا، بچہ اور مستودہ کے سلسلہ میں اصل یہ ہے کہ ان دونوں کا قتل قصد نہیں کیا جائے گا، لیکن اگر یہ حقیقتاً یا معنوی جنگ میں حصہ لیں تو دوران جنگ ان کا قتل جائز ہوگا^(۳)۔

مغنیہ کے نزدیک عام کو اختیار ہے کہ باغی قیدیوں کو قتل کرے یا ان میں قید رکھے ان کے رہنے کو چھوڑ دے۔ غیہ و قتال کریں یا تخریب یا ترمیم کے لئے لا میں اس کا قتل جائز ہے، ایسے لوگ جنگ کے دوران یہ جنگ سے فراریت کے بعد قتل کے جائز ہیں، لیکن بچہ اور مستودہ کو جنگ ختم ہونے کے بعد قتل نہیں کیا جائے گا، اس لئے کہ جنگ بند ہونے کے بعد قتل یا گرفتاری بطور رعبوتی ہے، اور یہ

انہوں سزا کے اہل نہیں ہیں، جہاں تک دوران جنگ اس کے قتل کا تعلق ہے تو یہ ان کے شر کے دفع کے لئے ہے جس طرح حملہ آور کا دفاع کیا جاتا ہے^(۱)۔

مثال کے تحت یہ: اگر باغیوں کے ساتھ عام عورتیں رہنے لگیں ہیں تو سامنے آنے پر ان سے مقصد کیا جائے گا لیکن پیچھے ہٹ کر ہنگامہ نہ بنے ہوں تو نہیں بھی اور اگر ان لوگوں کو دفع مردوں کی طرح چھوڑ دیا جائے گا، اس لئے کہ اس سے جنگ دفع شر کے لئے ہے، اگر اس میں سے کوئی کسی انسان کو قتل کرنا چاہے تو اس سے مقابلہ اور قتال جائز ہوگا۔

مالکیہ نے صراحت کی ہے کہ اگر باغی چھوٹے بچوں کو حاصل بنالیں تو انہیں چھوڑ دیا جائے گا، والا یہ کہ ان کو چھوڑ دینے میں کفر مسلمانوں کی بجائے لازم آتی ہو^(۲)۔

قدرت کے باوجود جنگ نہ کرنے والوں کا باغیوں کے ساتھ شریک ہونا:

۲۵- اگر باغیوں کے ساتھ ایسے لوگ بھی میدان میں ہوں جو جنگ نہ کریں، حالانکہ وہ جنگ کی قدرت رکھتے ہوں تو مقصد انہیں قتل کرنا جائز نہیں ہوگا، اس لئے کہ باغیوں سے قتال کا مقصد انہیں روکنا ہے، اور ایسے لوگوں نے خود ہی اپنے آپ کو روک لیا ہے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَدِّيًا فَجَزَاءُ حَبْشَہٗ" (۳) (اور جو کوئی کسی مؤمن کو مقصد قتل کرے تو اس کی سزا جہنم ہے)، یہ آیت بتاتی ہے کہ عام حالات میں مؤمن کا عمد قتل حرام

(۱) البدیع ۷/۱۰۱، ابن ماجہ ۳۰/۳۰، مسند ۲/۳۲۰، حاشیہ

الدسوقی ۳/۲۹۹، مجمع الاکلیل ۱/۲۷۸۔

(۲) کتاب القصاص ۱۳۳، المغنی ۸/۱۰۱، الدسوقی ۳/۹۹۔

(۳) سورہ بقرہ ۹۳۔

(۱) البدیع ۷/۱۰۱، البدیع ۳/۱۵۵، المغنی ۳/۱۹۹، المغنی ۸/۱۰۱۔

(۲) حاشیہ ابن ماجہ ۳/۱۱۳، البدیع ۷/۱۰۱، حاشیہ الدسوقی ۳/۲۹۹،

المغنی ۳/۲۹۹، المغنی ۸/۱۰۱۔

(۳) البدیع ۷/۱۰۱۔

ہے، باغی و رخصتہ اور کے وفات کی خیریت کے حالات اس حکم سے ملادیتے ہیں، اہل و عیال و اقارب کے لوگوں کے ملاوہ صورت میں حرمت کا حکم پر عموم پر مبنی رہے گا پس اگر کوئی شخص قتال نہیں کر رہا ہے اس سے بچنا چاہتا ہے، جب کہ وہ قتال کی قدرت رکھتا ہے، اور اس شخص کی طرف سے جنگ کے بعد بھی قتال کا اندیشہ نہیں ہے اور وہ مسلمان ہے تو چونکہ اس کے وفات کی خیریت نہیں ہے۔ اس لیے اس کا خوب مہنت نہیں ہوگا۔

ثنا فیدہ کے نزدیک ایک قول میں، یہ شخص قاتل حارب ہے اس سے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے محمد بن حنفیہ بن حذافہ کے قتل سے منع فرمایا تھا۔ وہ قتال نہیں کر رہا تھا صرف اپنے باپ کا قصد اٹھا رہے ہوئے تھا۔ میں ایک شخص سے اسے قتل نہ کیا۔ ایک شعر پر تھا، تو حضرت علیؑ اس کے قتل پر تئیں فرمائی، اس قاتل اس سے بھی حارب ہے کہ وہ ساتھیوں کے لئے معاون بنا ہوا ہے (۲)۔

بغیوں میں سے محرم سے قتال کا حکم:

۲۶- فقہاء کا فی جہد اتفاق ہے کسی عامل کے لئے جائز نہیں ہے کہ باغیوں میں سے اپنے دیہتمذہب (ترجیحی مذہب) کو قتل کرے مالمکہ نے اس حکم کو والدین تک محدود رکھا ہے، بلکہ بعض مالکیہ نے اپنے والدین کا قتل بھی جائز بتلایا ہے، حنا بلہ کے نزدیک ایک روایت میں بھی ایسا ہی حکم ہے، اس روایت کو قاضی نے رد فرمایا ہے، اور بعض فقہاء نے صرف کراہت کی تصریح کی ہے یہی رائے زیادہ صحیح ہے، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”وَإِنْ جَاهِلَاكَ عَلَى أَنْ تُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطْعِمَهُمَا“

(۱) بعضی از اینها

220-219/2-44 (P)

وَصَاحِبُهَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوفٌ (۱) اور دونوں تجھ پر اس کا
 زور نہیں کہ تو میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرے جس کی تیرے
 پاس کوئی دلیل نہیں۔ تو تو اس کا کتنا نہ مانتا اور دنیا میں اس کے ساتھ خوبی
 سے نہ کرے جانا، اور اس لئے بھی کہ امام شافعی نے روایت کی ہے:
 "ان السیئۃ کف باحدیقة بن عبیدۃ عن قس أبیہ" (۲)
 (نبی ﷺ نے حبیب کے بیٹے ابو حذیفہ کو اپنے والد کے قتل سے منع
 کیا)۔ اور بعض فقہاء نے والدین کا قتل حلال نہ ہونے کی ہر امت کی
 ہے۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے ساتھ جس صحت کا حکم دیا ہے
 اور حکم وجوب کا متقاضی ہے (۳) اس مسئلہ میں فقہاء کی آراء میں
 تفصیل ہے۔ (۴) لامل میں۔

خسبہ کہتے ہیں: معاملہ کے لئے چار زمیں ہیں۔ اہل حق میں سے
بہ اور راست اپنے دی رحم محرم کے قتل سے منع فرمے، اس سے کہ اس
میں وہ حرمتیں جمع ہو جاتی ہیں، سلام کی حرمت، درت بہت و شہادت کی
حرمت، یمن باغی اگر معاملہ کے قتل کا رد فرمے تو اسے نافع کا حق
ہے، اور اگر نافع قتل کے پھر ممکن نہ ہو تو چار ہے کہ وہ کسی صورت
پیدا کرے کہ وہ اٹھیں اس باغی کو قتل کرے، اس سے کہ سلام
در اصل خون کو محفوظ نہ دیتا ہے، اللہ کے نبی ﷺ کا ارشاد ہے:

(۱) سورہ طہمان ۵۱۔

(۲) حدیث: ”ان النبی ﷺ کف لہا حلیۃ۔“ کو امام شافعی نے (وام ۲۲۲/۳ طبع دار المعرفہ) اور نکاتی نے بی سنن (۱۸۶/۸ طبع دار المعارف افغانستان) میں روایت کیا ہے ان کی سند میں محمد بن عمر ابو نعیم دیلمی ہے جو جنم بلا کذب ہے ابو عبد اللہ لا من عمر (۳۶۳/۳ طبع دار المعارف افغانستان)۔

(۳) البدیع ۱۲۱۰، حاشیہ ابن علی بن سیر ۱۱۱۰، نسخ ۱۱۰۰، تفسیر و تعلق
۱۱۰۰، حاشیہ المدنی ۱۱۰۰، ج ۱، طبع ۱۱۰۰، شرح البصیر
۱۱۰۰، الطب ۱۲۰۰، نہایت الکلی ۱۱۰۰، کشف القناع
۱۱۰۰، البصیر ۱۱۰۰

”إِذَا قَالُوا عَصَمُوا مِنِّي دَمَاءَهُمْ وَنَسُوا آلَهُمْ“ (۱) اگر وہ (کلمہ اسلام) کو کہہ لیں تو وہ مجھ سے اپنے خون اور مال کو محفوظ کر لیں گے) اور باغی مسلمان ہے، غیر ذی رحم مہربانی کا قتل ان کے دفع ثمر کے ہے، اس لئے نہیں کہ اس میں شک ہے، اور دفع ثمر کی تکمیل صرف دفاع اور دوسرے کی طرف سے باغی کو قتل کرنا، بے سبب بن جانے سے ہو جاتی ہے (۲)۔

مالکیہ نے کہا انسان کے لئے مکروہ ہے کہ اپنے باغی باپ کو قتل کرے، ماں کا حکم بھی باپ کی طرح ہے، بلکہ ماں کے قتل کی رات پرچہ اولیٰ ہے کہ اس کی فطرت میں شفقت و محبت رچی ہوئی ہے، چنے و دانہ بھٹی اور بیٹے کا قتل مکروہ نہیں ہے (۳)، ابن حنبل نے فرمایا: کوئی حرت نہیں کہ انسان باغیوں سے مقابلہ میں اپنے بھائی اور بہن کو قتل کرے، جہاں تک صرف ولد کا حلق ہے تو میں والد کا قتل پسند نہیں کرتا، ابن عبد السلام نے باغی بیٹے کے قتل کا جو ز قتل کیا ہے، میں یہ رے غیہ مشہور ہے (۴)۔

اور ثانیہ سے کہا: ذی رحم نحریم کے قتل کا قصد مکروہ ہے، جیسا کہ کفار سے قتال میں ان کا قتل مکروہ ہے، اگر وہ قتال کرے تو اس کا قتل مکروہ نہیں ہے، نابہ سے کہا: ذی رحم نحریم باغی کا قتل صحیح قول کی رو سے مکروہ ہے، اس قدر اس سے قاضی سے غل یا ہے کہ مکروہ نہیں ہے، اس سے کہ یہ حق کی بنیاد پر قتل ہے، لہذا یہ اس پر نہ جاری کرنے کے مستحق ہے (۵)۔

(۱) حدیث ”إِذَا قَالُوا عَصَمُوا مِنِّي دَمَاءَهُمْ وَنَسُوا آلَهُمْ“ کی روایت بخاری (صحیح ۱۱۲/۱ طبع انتقادی) اور مسلم (۱/۳۵۷ طبع کتب) نے کی ہے۔

(۲) المدنی ۷/۳۱۸، حاشیہ ابن ملبین ۳۱۱/۳۱۲، فتح ۱۱/۳۸۷، تبیین الحقائق ۳۷۶/۳۷۷۔

(۳) حاشیہ الدسوقی ۳۰۰/۳۰۱، شرح البیہقی ۳۲۹/۳۳۰۔

(۴) فتاویٰ لاکیں ۴۷۹/۴۸۰۔

(۵) لکھنؤ ۳۲۰، نہایت المحتاج ۷۷/۷۸، کتاب الفتاویٰ ۱۳/۱۴، انہی ۸/۸۔

مقتول باغی سے عادل کی مرثیہ وراثت اس کے برعکس:

۲۷- حنفیہ اور مالکیہ کی رائے ہے کہ یہی کتابد میں سے ابو بکر کی رائے ہے کہ عادل اپنے باغی رشتہ رکا، رشتہ ہوگا جسے اس نے قتل کیا ہے، اس لئے کہ یہ حق کی بنیاد پر قتل ہے لہذا یہ مرثیہ اس سے مانع نہیں ہوگا جیسے کہ قصاص کا قتل (باغی میراث میں مانع نہیں ہوتا)، اور اس نے بھی کہ ماتی کا قتل واجب ہے اور اس کے قاتل پر کوئی سزا نہیں ہے اور نہ ضمان واجب ہوتا ہے، تو اسی طرح وہ قاتل وراثت سے بھی محروم نہیں کیا جائے گا، اور اسی طرح اگر باغی اپنے والد رشتہ دار کو قتل کرے تو مالکیہ نیز کتابد میں سے ابو بکر کے ایک یہی حکم ہوگا (۱) کہ س قاتل، قاتل ہے کہ اس کے درمیان باہم یہ مرثیہ قائم رہے گی (۲)۔

لیکن حنفیہ کہتے ہیں کہ اگر باغی اپنے ماں رشتہ دار کو قتل کر دے اور عورتی کرے کہ میں حق پر ہوں تو وہ باغی امام ابو حنیفہ اور امام محمد کے نزدیک مرثیہ وارث ہوگا، امام ابو یوسف کے نزدیک نہیں، اور اگر باغی یہ کہے کہ میں نے اسے قتل کیا اور میں باطل پر ہوں تو اس صورت میں امام ابو حنیفہ اور صاحبین کے نزدیک بالاتفاق وہ مرثیہ وارث ہوگا، امام ابو حنیفہ کا استدلال یہ ہے کہ اس نے جو کچھ بھی تلف کیا تاویل فاسد کا سارا لے کر یا ہے، اور فاسد تاویل کے ساتھ اگر قوت بھی شامل ہو جائے تو وہ صحیح سے ملحق ہو جاتی ہے، اس تاویل پر چہلی سہ فاسد ہے لیکن اس کی وجہ سے ضمان ساقط ہو جاتا ہے تو اسی طرح اس کی وجہ سے مرثیہ سے محرومی نہیں لازم آئے گی، جیسا کہ اس کے متقارن میں وی تاویل صحیح ہے (۳)۔

ثانیہ کی رائے ہے کہ یہی کتابد میں سے ابن حامد قاتل ہے

(۱) انہی ۸/۱۱۸، کتاب الفتاویٰ ۱۳/۱۴۔

(۲) الفتاویٰ لاکیں ۴۷۹/۴۸۰، حاشیہ الدسوقی ۳۰۰/۳۰۱، شرح البیہقی ۳۲۹/۳۳۰۔

(۳) فتح ۱۱/۳۸۷، تبیین الحقائق ۳۷۶/۳۷۷۔

کہ مندرجہ ذیل حدیث کے عموم کی بنیاد پر ہر شخص وارث نہیں ہوگا، حدیث ہے: "لیس لقاتل مٹی" ^(۱) (قاتل کے لئے کوئی مٹی نہیں ہے)، یہی حکم اس باغی کا ہوگا جس نے عادل کو قتل کیا ہو ^(۲)، اور شافعیہ نے صراحت کی ہے کہ قاتل اپنے مقتول کا مطلقاً وارث نہیں ہوگا ^(۳)۔

سے قتال جائز نہیں ہے۔ «زندہ کسی سے ہتھیار کا استعمال جائز ہے جس کا نقصان عام ہو جیسے زونا، زبردست بیمار، کس یا بچھوڑا، نہ ہی ان کا محاصرہ کرنا «رکھنا پانی کی سپلائی کا قطع کر دینا جائز ہے، والا یہ کہ کوئی ضرورت ہو مثلاً خود انہوں نے یہ رائج اختیار رکھے ہوں یا ہمارے محاصرہ کرنا ہو» رہیں، رائج کے بغیر ایمان بخش نہیں ہو تو یہی صورت میں یہ عمل اس سے گلو خلاصی کی نیت سے انجام دیا جائے گا نہ کہ اس کے قتل کے مقصد سے (۱)۔ اس لئے کہ جو قتال نہ کرے اس کا قتل جائز نہیں ہے، امر بین جنس میں کا نقصان عمومی ہوتا ہے اس کی رو میں قتال کرنے والے امر نہ کرنے والے دونوں آتے ہیں۔

باغیوں سے قتال کے لئے کن اسلحوں کا استعمال جائز ہے:

۲۸- حنبلہ اور مالکیہ کے نزدیک باغیوں سے قتال میں اگر وہ قلعہ بند ہو گئے ہوں، پھر اس اسلحہ کا استعمال درست ہے جس سے اہل حرب سے جنگ کی جاتی ہے جیسے کھوار، تیر اندازی، منجیق (توپ)، گنگا، ڈیوینا، رسد اور پانی کی سپلائی کاٹ دینا وغیرہ۔ کسی حکم اس صورت میں بھی ہے جب باغی تو اہل بیعتوں کا استعمال کریں۔ اس لئے کہ باغیوں سے قتال سب کے شر کے دفع اور اہل قوت و شوکت کو توڑنے کے لئے ہوتا ہے، لہذا جن ذرائع سے یہ مقاصد حاصل ہوں ان کا استعمال ان سے قتال میں یا جائے گا^(۴)، مالکیہ سے کہا: اگر ان میں عورتیں، بچے بھی ہوں تو ان پر آگ نہیں چھینکی جائے گی^(۵)۔

ما فعیہ ورنابہ سے بہک آگے سرخچیق (توپ) کے ذریعہ ان

() حدیث: ”بہس لقاتل شیء۔“ کو امام مالک نے موطا (۸۶۷ طبع
 انیسویں) میں مرسل روایت کیا ہے اور بخاری نے لفظ ”القاتل لایہون“ کے
 ساتھ اسی کی روایت کی ہے اس کی سند میں کلام ہے بخاری نے کہا اس کے
 شاہد سے اس کو قبول ہے ہو جاتی ہے (سخن ترمذی ۲۲۰/۱ طبع ۱۹۷۳ء
 دار الفکر بیروت)

(N) ۱۸۸۰

(٣٠) منهج الخسيس وحاشيته القمصان ١٣٨٨.

(۴) المدخل ۱۲: ۴، حاشیہ ابن ماجہ ص ۱۱۱، فتح ص ۱۱۱۔

(٥) اشرح الكبير وحاشيته الدرر السنية ١٣٩٩ هـ، الطبعة الأولى ١٤٢٨ هـ.

باغیوں کا ان سے مقبوضہ ہتھیار سے مقابلہ:

۲۹- حنیہ اور مالکیہ کے نزدیک جائز ہے اور یہی حنا بلہ کی ایک رائے ہے کہ باغیوں کا مقابلہ اہل حق کے تلخوں، گھوڑوں، دران سامان جنگ سے کیا جائے جن پر قبضہ کر لیا گیا ہو، اگر اہل عدل کو اس کی نہ مروت پیش آئے، اس سے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے باغیوں سے مقبوضہ ہتھیار کو اپنے اصحاب میں بصرہ میں تقسیم فرمایا تھا اور یہ تقسیم نہ مروت کی بنیاد پر تھی، کیس میں تلخوں کا مالک کیس میں دلاؤ گیا تھا، اور اس لئے بھی کہ امام بوقت نہ مروت اہل عدل کے ماں میں بھی ایسا تصرف درست ہے تو باغیوں کے ماں میں بدرفتہ ولی درست ہوگا (۲)۔

ابن قدس نے چنانچہ سے عقل یہ ہے کہ امام احمد نے دور ن
جنگ ان اٹلوں سے اتفاق کے جوڑ کا شمار یہ ہے، ن سے

(۱) نمایه کتاب: ۷۸۵.۴۲۸ / ۳۰۳، بهدب ۳۳۰۳، یعنی ۸۰۸ شرف
کتابخانه ۶۳-۱

(۲) الفتح والهدایہ ص ۳۳۴ حاشیہ ابن ماجہ بن ص ۱۱۳، تفسیر کفای ص ۴۹۴،
المنی ۸/۱۶۸، المعجم الاکلیل ۱/۲۷۸، جامعہ المصنوع ص ۳۰۰.

قتل کے علاوہ میں استعمال کو منع کیا ہے، اس لئے کہ وہ ان جنگ
میں جانوں کا تلف و اس کے اسخوں و جانوروں پر قبضہ جائز
ہے تو اس سے تعاقب بھی جائز ہوگا جیسا کہ اہل حرب کے اسخوں
سے تعاقب جائز ہے، ابو خطاب نے کہا: اس مسئلہ میں وہ نہیں
ہیں (۱)۔

ثانیہ کی رائے اور یہی حنبلیہ کے نزدیک بھی رائے ہے جس کا ذکر
ابو خطاب نے کیا ہے، یہ ہے کہ باغیوں کے ہتھیاروں پر قبضہ
کرنا گناہ ہے کی کے اس میں سے کچھ بھی استعمال ہار نہیں ہے، الا یہ
کہ ضرورت ہو تو اس صورت میں نہیں حرجت مثل (۲) اسلام نکلا جیسے کہ
ایک مفصل شخص و ہر ایک کا کھانا استعمال کر لے تو کھانے کی قیمت اس سے (۳)
کرنی لازم ہوتی ہے (۴) اور اس لئے کہ نبی ﷺ کا ارشاد ہے: "لا
یحل مال امرئ مسلم الا بطوب نفس منہ" (۵) (کسی مسلمان کا
مال صرف اس کی رضامندی سے ہی استعمال کرنا جائز ہے)۔ اور اس
لئے بھی کہ جس کا مال لینا جائز نہیں ہے اس کے مال سے اتنا بھی
بغیر اس کی جائز اور بغیر ضرورت جائز نہیں ہے، اور اس لئے بھی کہ
اسلام نے ان کا مال مہوم کر دیا ہے، اور ان سے قتال تو صرف اس
لئے مباح ہے کہ انہیں اطاعت کی طرف لوٹایا جائے، لہذا مال مہوم
ہی رہے گا، ورجب جنگ ختم ہو جائے گی، تو اس کا اسلحہ و تمام مہوم
کی طرح اس کو لوٹانا واجب ہوگا، جنگ ختم ہوئے سے قبل اس لئے نہیں
لوٹایا جائے گا کہ وہ ہم سے قتال میں اس کا استعمال کریں گے (۶)۔

(۱) المغنی ۱/۱۱۶۔

(۲) نہایۃ المحتاج ۷/۳۸۷، المہذب ۲/۲۲۱۔

(۳) حدیث: "یحل مال امرئ مسلم"۔ بحوالہ امام احمد (۲۲۵/۵) طبع
المکہ (۱) نے ابو حنیفہ راجع سے روایت کیا ہے، غشی نے مجمع میں اسے
روایت کیا ہے اور کہا اس کو امام احمد اور یزید نے روایت کیا ہے، سہوں کے
رجحان صحیح کے رجال ہیں (مجمع فروغ ۳/۱۷۷ طبع تہذیبی)۔

(۴) نہایۃ المحتاج ۷/۳۸۷، المہذب ۲/۲۲۱، کشاف المحتاج ۷/۱۶۳۔

باغیوں سے قتال میں شرکین سے مدد:

۳۰- مالکیہ، ثانیہ اور حنبلیہ کا اتفاق ہے کہ باغیوں سے قتال میں
کنار سے استعانت و مدد حرام ہے، اس سے کہ قتل کا مقصد باغیوں
کا قتل نہیں بلکہ انہیں باز رکھنا ہے، ورنہ اگر مقصد اس کا قتل
نہیں گے، اور اگر کنار سے تعاون کی ضرورت جائے تو گرجان کنار
سے مدد لی جائی ہے انہیں قتل میں رہنے کی قدرت ہو تو جائز ہوگا،
اور ایسی قدرت نہ ہو تو جائز نہیں ہوگا۔

جیسا کہ ثانیہ اور حنبلیہ نے یہ بھی صراحت کی ہے کہ باغیوں
سے قتال میں ایسے اہل مدد کا تعاون بھی جائز نہیں ہے جو پیچہ
بھی نہ لیں باغیوں کے قتل کی رائے رکھتے ہوں (یہ رائے فقہاء و
حنبل کی ہے) جیسا کہ تفسیر بیچہ یا ہوتی۔

حنبلہ جمہور کے ساتھ اس بات پر متفق ہیں کہ اہل شرک سے
استعانت جائز نہیں ہے اگر اہل شرک ہی کا حکم نافذ ہوتا ہو، لیکن اگر
اہل مدد کا حکم چلتا ہو تو وہ یوں نہ باغیوں کے کسی گروہ سے استعانت
میں کوئی حرج نہیں ہے، خود مدد کی ضرورت نہ ہو، اس لئے کہ اہل مدد
میں کوئی شرارت نہیں کے لئے قتال کرتے ہیں، اور باغیوں کے خلاف
اہل شرک کا تعاون ایسا ہی ہے جیسے جنگی سطوں سے کام لیا جائے (۱)۔

باغیوں سے معرکہ کے مقتولین و مرثیہ کی نماز جنازہ:

۳۱- اہل مدد میں سے جو قتل ہو وہ شہید ہوگا، اس لئے کہ وہ اللہ کے
حکم کے لئے قتال میں مارا گیا ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "لَقَاتِلُوا
الَّذِينَ كَفَرُوا" (۲) (تو اس سے لڑو جو زیادتی کر رہا ہے)، اس شہید کو نہ

(۱) حاشیہ ابن ماجہ ۳/۱۶۳، حاشیہ الدبوتی ۳/۲۹۹، المحتاج و لاطیل
۷/۳۸۷، المہذب ۲/۲۲۱، نہایۃ المحتاج ۷/۳۸۷، المغنی ۱/۱۸۸، کشاف
المحتاج ۷/۱۶۳۔

(۲) سورۃ حجرات ۹۔

جمہور نے غسل و تکفین «رہ نماز جنازہ کے حکم میں باغیوں میں سے خوارق اور غیر خوارق کے درمیان فرق نہیں کیا ہے»۔

باغیوں کی باہمی لڑائی:

۳۴- اگر باغیوں کے ائمہ میں بانہم لڑائی ہو جائے اور امام اس وقتوں کو کاہنوں میں رستہ ہو تو پھر امام کی یکطرفہ فرقہ کی ممانعت نہ کرے گا۔ اس لئے کہ «دونوں فرقہ ملٹی پر ہیں، بین تمام دونوں فرقوں کو کاہنوں میں نہیں رستہ ہوتا» اور اس بات کا اطمینان ہوتا امام سے قتال کے لئے «دونوں فرقہ متحد ہو جائیں گے تو ان دونوں میں سے ہر فرقہ حق سے زیادہ قریب ہو اس فرقہ کو امام اپنے ساتھ لے گا، اگر دونوں فرقہ برابر رہیں تو امام اپنی رائے اختیار کرے گی ایک کو اپنے ساتھ لے گا، اس عمل سے مقصود ایک فرقہ کے مقابلہ میں دوسرے فرقہ کی ممانعت ہو کی بلکہ دوسرے فرقہ کے خلاف اپنے فرقہ سے «لینی مقصد ہوگی، پھر دوسرا فرقہ شکست کھ جائے تو امام اس پہلے فرقہ سے قتال میں نہ لے گا جس کو اپنے ساتھ لے گا، یا تو تا آنکہ اس فرقہ کو اطاعت اختیار کر لینے کی دعوت دے دے اس لئے کہ اس فرقہ سے استغانت کی وجہ سے اسے مان حاصل ہو چکا ہے، منافق اور متاہلہ نے اس کی صراحت کی ہے» (۱)۔

حنفیہ اور مالکیہ کی جن کتابوں سے ہم نے رجوع کیا ہے ان میں اس صورت کا حکم نہیں آیا۔

حنفیہ کی کتابوں میں آیا ہے کہ اگر کوئی باغی اپنے لشکر میں دوسرے باغی کو قتل کر دے پھر باغیوں پر اہل عدل غلبہ جائے تو قتال پر کچھ بھی نہیں ہوگا، چونکہ مقتول کا خون مباح تھا، اگر سے کسی عداوت

غسل دیا جائے گا اور نہ اس پر نماز جنازہ پڑھی جائے گی، اس لئے کہ وہ یہ معرکہ میں شہید ہو ہے جس میں قتال کا حکم تھا لہذا وہ کفار سے معرکہ میں شہید ہونے والے کے شاہد ہو گیا، حنابلہ کی ایک روایت یہ ہے کہ سے غسل دیا جائے گا «رہ نماز جنازہ پڑھی جائے گی، یہی امام ابوحنیفہ اور ابن ابراہیم رحمہما کا قول ہے، اس لئے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "صلوا علی من قال لا إله إلا الله" (۱) (بخاری، لا إله إلا الله سنے)۔ لے پر نماز جنازہ پڑھو، آپ نے معرکہ کے کفار مقتولین کا استثناء فرمایا، تو ان کے علاوہ لوگوں کے لئے اصل حکم ہی باقی رہے گا» (۲)۔

جہاں تک باغی مقتولین کا تعلق ہے تو مالکیہ، شافعیہ اور حنابلہ کا مسلک یہ ہے کہ انہیں غسل دیا جائے گا، کفن دیا جائے گا اور ان پر نماز جنازہ پڑھی جائے گی، حضور ﷺ کے اس ارشاد کے عموم کی وجہ سے کہ "صلوا علی من قال لا إله إلا الله" اور اس لئے بھی کہ وہ مسلم ہیں بینات کے لئے شہادت کا حکم ثابت نہیں ہوا، لہذا انہیں غسل دیا جائے گا اور نہ ان پر نماز جنازہ پڑھی جائے گی، یہی حکم مشیخ کے نزدیک بھی ہے خواہ باغیوں کا اگر وہ ہویا نہ ہو، یہ حنفیہ کی صحیح رائے ہے (۳)، اور مروی ہے کہ حضرت علیؑ نے اہل حرہ، پر نماز جنازہ نہیں پڑھی، بین انہیں غسل دیا گیا، کفن پہنایا گیا اور تدفین کی گئی (۴)۔

(۱) حدیث: "صلوا علی من قال لا إله إلا الله"۔ مکتوبات علی (۵۶۴ طبع دارالکتاب) لے حضرت ابن عمر سے روایت کیا ہے، ابن جریر نے کہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہما - جو اس مسئلہ کے ایک روایت ہیں - کو یحییٰ بن یحییٰ نے جھٹلایا ہے (انہیں ۳۵۴ طبع شرکت المطابع المکیہ)۔

(۲) المد فی ۴۲۷، حاشیہ ابن ماجہ بن ۱۲۳۳ حاشیہ العینی علی تبیین الحقائق ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸۔

(۳) المد فی ۴۲۷، حاشیہ ابن ماجہ بن ۱۲۳۳ حاشیہ العینی علی تبیین الحقائق ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱۔

(۴) المد فی ۴۲۷۔

(۱) المغنی ۸/۱۱۷۔

(۲) المہذب ۳/۲۳۰، المغنی ۸/۱۱۰، ۱۱۱۔

نے قتل کر دیا ہوتا تو قاتل پر کچھ بھی وجہ نہیں ہوتا، لہذا باقی قاتل پر بھی دیت یا قصاص واجب نہیں ہوگا، اور نہ ہی اس پر نادم ہوگا، اور اس نے بھی قتل کے وقت امام عدل کو ولایت حاصل نہیں تھی، لہذا یہ قتل موجب جزا نہیں بنائے گا، اور اگر ب میں قتل موجب جزا نہیں ہوتا۔

مقتبہ حنفیہ کہتے ہیں: اگر باقی کی شہ پر غائب آجائیں، پھر باغیوں کا دوسرا سردار سے جنگ کرے اور شہر والوں کو گرفتار کرنا چاہے تو اہل شہر پر واجب ہوگا کہ اپنے لوگوں کے قاتل کے لئے مقدمہ کریں^(۱)۔

حنفیہ نے یہ بھی کہا ہے کہ اگر باغیوں کے لشکر میں ایک اہل عدل تاجر ہو، اور اہل عدل تاجر کو قتل کر دے یا اہل عدل قیدی ہو، اور قیدی کو قتل کر دے، پھر یہ لوگ قبضہ میں آئیں تو قتل اس وجہ سے ہوگا، اس لئے کہ یہ قتل موجب جزا نہیں بنائے گا، کیونکہ وہ اہل عدل نہیں رہے، اور نہ ہی ولایت پر ولایت بھی حاصل نہیں ہے، جیسا کہ اگر اہل عدل میں ایسی صورت پیش آئے تو سزا واجب نہیں ہوتی، اس لئے کہ باغیوں کے لشکر میں انہوں میں یکساں طور پر ولایت حاصل نہیں ہے^(۲)۔

باغیوں کا شمار سے مدد لینا:

۳۳- حنفیہ، ثانیہ اور حنبلیہ کی رائے ہے کہ باقی اور اہل حرب سے مدد لینا درست نہیں، لیکن اگر ان سے معاملہ درمیان ہو، تو ان سے اہل حرب پر کامیابی حاصل ہو تو ہمارے لئے اس امان کا اعتبار نہیں

(۱) التہذیب والصلح والامان ص ۱۳۸، الدر المختار ۱۲/۳۸۸، تبیین الفتاویٰ ص ۲۹۵
(۲) فتح القدیر ۱۶/۳۸۸
(۳) بدیع الصنائع ۱۳۱/۱۳۲-۱۳۳

ہوگا، اس لئے کہ امان کی صحت کے لئے یہ شرط ہے کہ انہیں لازماً مسلمانوں سے باز رکھا جائے، لیکن یہاں انہوں نے مسلمانوں سے قتال کرنے کی شرط قبول کی ہے، لہذا انہیں امان حاصل نہیں ہو، اہل عدل اس سے قتال کریں گے، اور ان کے جو قیدی اہل عدل کے ہاتھوں گرفتار ہوں گے وہ جنگی قیدی کے حکم میں ہوں گے۔

اور باقی امان یا مدد لوگوں (مستائین) سے مدد طلب کریں تو جو باغی یہ لوگ باغیوں کی اعانت کریں گے عہد شکن قرار پائیں گے اور اہل حرب کے حکم میں ہو جائیں گے، اس لئے کہ انہوں نے مسلمانوں سے عدم تعرض کی شرط توڑ دی، اور ان کا معاملہ وہابیوں کے برخلاف بنتی ہوتا ہے، لیکن اگر انہیں عہد شکنی پر مجبور کیا گیا ہو اور انہیں قوت بھی حاصل ہو تو ان کا عہد برقرار رہے گا^(۱)۔

اور باغیوں نے اہل ذمہ سے مدد لی اور انہوں نے باغیوں کی مدد کی اور ان کے ساتھ مل کر قتال کیا تو ثانیہ اور حنبلیہ کے نزدیک دو را میں ہیں:

ایک رائے یہ ہے کہ ان کا عہد ٹوٹ جائے گا، اس لئے کہ انہوں نے اہل حق سے قتال کیا تو ان کا عہد باقی نہیں رہا، جیسا کہ انہوں نے خود ہی تمنا قتال کیا ہو، اس رائے کے مطابق یہ ذمی اہل حرب قرار پائیں گے، ہر حال میں انہیں قتل کیا جائے گا، ان کے رخصیوں کو بھی مار ڈالا جائے گا، نہیں عام بنایا جائے گا، اور ان پر حربیوں سے قتال کے تمام احکام جاری ہوں گے۔

دوسری رائے یہ ہے کہ ان کا عہد نہیں ٹوٹے گا، اس لئے کہ اہل ذمہ کو ان سے کون حق ہے، ان کو تو اہل حرب پر اہل حرب کا مسئلہ میں

(۱) فتح القدیر ۱۶/۳۸۸، نہایۃ المحتاج ۷/۳۸۸، البیہقی ۱۲/۱۲۱
(۲) نہایۃ المحتاج ۷/۳۸۸، البیہقی ۱۲/۱۲۱، البیہقی ۲۲، مشکوٰۃ
الفتح ۱۶/۱۶۱

لیکن شافعیہ اور حنابلہ نے صراحت کی ہے کہ قوی قتل کے دوران یا اس کے بغیر اہل عدل کا جو کچھ نقصان کریں اس کے وہ ضامن ہوں گے، اس لئے کہ ان کے لئے تاویل نہیں ہے^(۱)۔

باغی کو عادل کی جانب سے امان فراہم کرنا:

۳۴- حنفیہ نے صراحت کی ہے کہ اہل عدل میں سے کوئی شخص اگر باغی کو امان دے تو اس کا مال جائز ہوگا اس سے کہ باغی سے اختلاف کا رخ سے بڑھ کر نہیں ہے، اور اگر کوئی امان دینا چاہے تو باغی کو امان دینا بھی جائز ہوگا بلکہ باغی اس کا مستحق بدرجہ اولیٰ ہوگا، اس لئے کہ وہ مسلمان ہے، اور یہاں اوقات اس سے مناظرہ کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ وہ توبہ کر لے، اور یہ ہی وقت ممکن ہے جب سے فریق باغی کی جانب سے مکمل طمیع ہو، ترکوں باغی مان کے ساتھ لے کر کوئی عادل اسے قتل کرے تو قاتل پر بیت واجب ہوگی^(۲)۔

باغیوں کے مام کے تصرفات

اگر باغی اور مسلمان کے کسی شے پر غلبہ ہو جائے اور وہ مام متصرف نہیں اور یہ مام بحیثیت حاکم تصرفات انجام دے جیسے رفاقہ ہشہارن، رتزیہ کی مصولی، حدود، وغیرہ کا قضا، قاصیوں کی تقرری تو کیا یہ تصرفات ماند ہوں گے، ورنہ ان کے آثار اہل عدل کے حق میں مرتب ہوں گے؟ اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

الف- زکوٰۃ، جزیہ، عشر اور خرچ کی وصولی:

۳۵- فقہاء کی رائے ہے کہ باغی جن علاقوں پر غالب آگئے ہوں،

اس کے سے شہید ہو گیا، اس رائے کی رو سے یہ دینی بھی اس بات میں باغیوں کی طرح ہونے کے ان کے قیدی، میدان سے ہٹ گئے والوں و رزخیوں کو قتل نہیں کیا جائے گا۔

حنفیہ و مالکیہ نے شافعیہ و حنابلہ سے اس مسئلہ میں اتفاق کیا ہے کہ اگر باغیوں کی درخواست پر وہی ان کی مدد کریں تو ان کا عہد فہم نہیں ہوئے گا جیسا کہ باغیوں کی جانب سے یہ فعل شخص مان نہیں ہے جو اہل فہم باغیوں میں شامل ہوئے وہ اس بات سے نہیں ملے ہیں کہ معاملات میں اسلامی احکام کی پابندی کریں گے اور دلائل اسلام والوں میں سے کہنا نہیں گئے^(۱)۔

اگر باغی ان کو اپنی مدد پر مجبور کریں تو اس میں ایک ہی رائے ہے کہ ان کا عہد نہیں ٹوٹے گا، اور ان کا قول قبول کیا جائے گا اس لئے کہ وہ باغیوں کے ماتحت قدرت ہیں^(۲)۔

حنفیہ نے صراحت کی ہے کہ ایسے دینی بھی باغیوں کے حکم میں ہوں گے، فقہاء حنفیہ کے یہاں اس جملہ کے اطلاق سے معلوم ہوتا ہے کہ وہی اور ان قتل اہل عدل کے سامان کا اتفاق کریں تو اس پر اسی طرح صحت نہیں ہوگا جس طرح باغیوں پر نہیں ہوتا ہے^(۳)۔ مالکیہ سے بھی اس کی صراحت کی ہے، چنانچہ انہوں نے ایسے دینی کے بارے میں جو صاحب تاویل باغیوں کے مطالبہ پر ان کے ساتھ تروٹ کریں یہ کہا ہے کہ وہ باغیہ سامان کے ضامن نہیں ہوں گے^(۴)۔

(۱) مجمع البحرین ۱۵/۲۷۶، الاکلیل ۲/۲۷۶، المشرع البحرین ۲۳۰، المشرع الکبیر و صحیحہ الدسوقی ۳/۳۰۰، المہذب ۲/۲۲۱، نہایۃ المحتاج ۷/۱۸۸، معنی ۲/۲۱۸، کتاب المحتاج ۱/۱۶۶۔

(۲) معنی ۲/۲۲۸۔

(۳) معنی القدیر ۳/۱۵۳۔

(۴) المشرع البحرین ۳/۳۰۰، المشرع الکبیر و صحیحہ الدسوقی ۳/۳۰۰، المحتاج و الاکلیل ۲/۲۷۶۔

(۱) المہذب ۲/۲۲۱، نہایۃ المحتاج ۷/۱۸۸، معنی ۲/۲۱۸، کتاب المحتاج ۱/۱۶۶۔

(۲) مجمع البحرین ۱۵/۲۷۶، الاکلیل ۲/۲۷۶، المشرع البحرین ۲۳۰، المشرع الکبیر و صحیحہ الدسوقی ۳/۳۰۰، المہذب ۲/۲۲۱، نہایۃ المحتاج ۷/۱۸۸، معنی ۲/۲۱۸، کتاب المحتاج ۱/۱۶۶۔

وہاں سے جو کچھ رقاۃ، جزئیہ، مشر اور خراج وہ وصول کریں گے ان کا اعتبار شمار ہوگا، اس لئے کہ انہوں نے جو کچھ کیا یا وہ جازا تاویل کے ساتھ ہو، لہذا وہ مانڈ ہوگا، جیسے کہ حاکم کسی ایسے امر کا فیصلہ دے جس میں ذقیہ و غنیہ گنہگار ہو، اور باغیوں کو مشر و زکاۃ وغیرہ دینے میں لوگوں پر کوئی حرج نہیں ہے، چنانچہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس نحدۃ حروری کا نمہ مدتاً تھا تو آپ اسے اپنی رقاۃ دے، یا کرتے تھے کسی طرح حضرت سلمہ بن اکوع کا عمل تھا۔

امام ابو حنیفہ کا موقف یہ تھا کہ اگر غائب آجائے تو جو کچھ باغیوں نے وصول کیا تھا اس میں سے کسی چیز کے مطالبہ کا اسے حق نہیں ہوگا، اور نہ ہی ان لوگوں سے طلب کرے گا جن سے وصول کیا گیا تھا، حضرت ابن عمرؓ اور حضرت سلمہ بن اکوعؓ سے اسی کے مثل مروی ہے، اور اس لئے بھی کہ امام کو وصولی کی ولایت لوگوں کے تحفظ کرنے کی وجہ سے حاصل تھی، یہاں امام کی طرف سے حمایت دینا نہیں پایا گیا، اور اس سے بھی کہ اس کا شمار متبرعہ کرنے میں عظیم نہ رہا، نہ ہی مشقت ہے، ممکن ہے وہ طویل عرصہ تک ان مایوں پر غائب رہیں، اور اگر ان کی وصولی کا متبرعہ نہ کیا جائے تو اس پوری مدت کی رقاۃ لوگوں سے ملتی پر سکی (۱)۔

ابو سعیدؓ نے کہا: باغیوں سے جن لوگوں سے وصولی کی ہے، وہ لوگ دوبارہ اسے نہیں لے سکتے، اس لئے کہ اس سے جسے وصول کیا ہے اسے ولایت صحیحہ حاصل نہیں ہے، لہذا اس کا وصول کرنا عام افراد کے وصول کرنے کی مانند ہوگا (۲)۔

فقہ حنفی کی رائے ہے کہ اصل میں امام کے وصول شدہ مایوں (۱) صحیح مسلم ۴/۳۳۲، تاریخ الخلفاء ۴/۳۳۲، المہذب ۴/۳۳۲، نہلیۃ المساجد ۴/۳۸۵، البیہقی ۸/۱۱۸، کتاب الخراج ۶/۱۶۵، الکافی لابن عبد البر ۶/۳۸۶، صحیح بخاری ۳۳۶۱۔

(۲) البیہقی ۸/۱۱۸۔

کو ان کے معارف میں سرفرد یا ہو تو دینے، لوں کی طرف سے کفایت کرے گا۔ اور انہیں دوبارہ نہیں لے سکتا ہوگا اس سے کہ حق اپنے مستحق تک پہنچ چکا ہے، بینہ و مام نے وہ مایوں اس کے معارف میں سرفرد نہیں کیا ہو تو ان سے وصولی کی گئی ہے اس پر "فیہ بینہ و بینہ" لازم ہے کہ دوبارہ اس سے کہ وہ مایوں اپنے مستحق تک نہیں پہنچے ہیں، حال بن الہمام کہتے ہیں: "وہ مشائخ کہتے ہیں کہ مایوں پر خراج کی دوبارہ لے لی لازم نہیں ہے اس سے کہ مایوں تک کرنے والے ہوتے ہیں، جو خراج کا مصرف میں خود مالدار ہوں، اور باغیوں کو مشر و زکاۃ کا حکم ہوگا، لیکن اگر باغی مالدار ہوں تو مشائخ نے دوبارہ لے کرنے کا حق دیا ہے، تمام مایوں کی رقاۃ میں یہی حکم ہوگا (۱)۔

ثانیہ: "دنانامہ کہتے ہیں: اگر باغیوں کا شہر امام کے قبضہ میں آجائے، اور رقاۃ دے، لے لی ہوئی کریں کہ انہوں نے باغیوں کو لے کر لیا ہے تو ان کی بات قبول کی جائے گی، ان سے قسم پینے کے سلسلہ میں ثانیہ کی روئے ہے، اور امام احمد نے کہا: لوگوں سے ان کی زکاۃ پر خلاف نہیں لیا جائے گا۔

"اور اگر یہ لے کر لے، لے لی ہوئی کریں کہ انہوں نے باغیوں کو لے کر لیا ہے تو ان کی بات قبول نہیں کی جائے گی، اس سے کہ اگر یہ عوض ہے، لہذا لے لی کی بابت ان مایوں قبول نہیں کیا جائے گا، جیسے کہ احمدؓ پر ایسے حالات کی لے لی کا دعویٰ کرے تو قبول نہیں کیا جائے گا، "دنانامہ کے نزدیک اگر سال گزر گیا ہو تو ان مایوں قبول کرنے کی منجاش ہے، اس لئے کہ ظاہر یہی ہے کہ باغی ان سے جزئیہ نہیں چھوڑیں گے، لہذا ان مایوں قبول کیا جائے گا، اس سے کہ ظاہر یہی صورت ان کے حق میں ہے، اور اس لئے بھی کہ اگر اسی طرح بہت

(۱) صحیح فقہ حنفی ۳/۳۳۲۔

مارے میں بیت جا میں تو اپنے بیوی پر بیٹہ پیش کرنا ان کے لئے مشکل ہوگا، اور بیٹہ اس کو دیا جائے یہ اور نے پر مجبور ہو جائے گا۔
جس پر شرط ہے کہ وہ باغیوں کو خراج "آر" دے گا جوئی
رے تو اس میں وہ میں ہیں ایک مارے یہ ہے کہ اس کا قول قبول
یا جائے گا اس کے کہ وہ مسلم ہے پس "انگی کی بابت اس کا قول
قبول یا جائے گا جس طرح زکوٰۃ کی "انگی میں قبول یا جاتا ہے،
وہ کی مارے یہ ہے کہ قبول نہیں یا جائے گا اس لئے کہ شرع میں یا
اہمیت ہے لہذا "انگی کے سلسلہ میں اس کی بات نہیں قبول کی
جائے گی جس طرح بیچ میں شریعت اور حاد میں اہمیت کی بابت قبول
نہیں کی جاتی ہے (۱)۔

شرعی وظیفہ خوروں کا حصہ اپنی فوج پر تقسیم کر دیں تو درست
ہے، اس سے کہ وہ محنت و تامل کا عقائد رکھتے ہیں لہذا یہ اجتہاد کے
ذریعہ فیصلہ کے مستحق ہیں، اور اس لئے بھی کہ اس کا متبادرہ مارے میں
رعیت کو نقصان پہنچا رہا ہے، اور اس لئے بھی کہ ان کی فوج بھی اسلامی
افواج میں سے ہے، اور ان سے بھی کفار پر رعب قائم ہے، یہ حکم منوں
صورتوں میں ہے خواہ زکوٰۃ معین ہو یا نہیں، اور وہ باغیوں کی شوکت
و جوب زکوٰۃ تک برقرار ہو یا نہیں، یک قول یہ ہے کہ ان کی تقسیم کا
عتبار نہیں کیا جائے گا تاکہ وہ اس کے ذریعہ ہمارے خلاف قوت نہ
حاصل کر لیں (۲)، شرط ہے، الا انھیں مئی ہو تو اس کا حکم یہی
طرح ہے، کیونکہ وہ غیر مسلم کی طرف سے غرض ہے (۳)۔

ب۔ باغیوں کا فیصلہ و اس کا نفاذ:

۳۶۔ اگر باغی شہر پر قابض ہو جائے اور وہاں اہل شریعت

کسی کو قاضی مقرر کریں جو باغیوں میں سے نہ ہو تو یہ بالاعتقاد
درست ہے، اور وہ قاضی حلال کا اہل و عاقل ہوگا، اور اگر وہ قاضی
باغیوں میں سے ہو، پھر اہل عدل شہر پر غالب ہو جائے، اس قاضی
کے فیصلے قاضی اہل عدل کے سامنے پیش کئے جائیں تو یہ قاضی اس
فیصلوں کو نافذ کرے گا جو معنی بر عدل ہوں، ان طرح سنیوں کو
بھی نافذ کرے گا جو باغی قاضی نے کسی مجتہد کی رائے کے مطابق
کئے ہوں، اس لئے کہ اجتہاد ہی امور میں قاضی کا فیصلہ نافذ ہوتا ہے،
اور وہ فیصلے قاضی اہل عدل کی مارے کے خلاف ہوں گے۔

مالکیہ نے کہا: اگر باغی تامل پر ہو اور کسی کو قاضی مقرر کرے اور
وہ کسی چیز کا فیصلہ دے تو وہ نافذ ہوگا، اس کے فیصلوں کو نظر انداز نہیں
کیا جائے گا، بلکہ ان میں صحت پر محمول یا جائے گا، اور اس سے اختلاف
رفع ہو جائے گا، مطلق نے کہا: یہ ظاہر مذہب ہے، بین شرعی
تامل و لاد نہ ہو تو اس کے فیصلوں پر نظر ثانی کی جائے گی، ابن القاسم
نے کہا: ان باغیوں کا فیصلہ کرنا جائز نہیں ہے (۲)۔

شافعیہ اور حنابلہ نے کہا: اگر وہ قاضی اہل عدل کے خون و مال
کو مباح سمجھتے، انوں میں ہو تو اس کے احکام نافذ نہیں ہوں گے،
اس لئے کہ فیصلہ کے لئے عدل اور اجتہاد شرط ہے، اور یہ قاضی نہ تو
عادل ہے، اور نہ مجتہد، بین اگر وہ اہل عدل کے خون و مال کو مباح نہ
سمجھتا ہو تو اس کے بھی وہ فیصلے نافذ ہوں گے جو فیصلے اہل عدل کے
نافذ ہوتے ہیں، اس لئے کہ وہی تامل، لے ہیں جس میں
اجتہاد کی گنجائش ہے، لہذا اس کے وہ فیصلے ان میں جتنی کی گنجائش
ہے، انہیں ہوں گے، اور اس لئے بھی کہ یہ جائز تامل کے ساتھ
فرمان میں اختلاف ہے، لہذا یہ فیصلہ کی صحت میں مانع نہیں ہوگا، اور نہ

(۱) فتح ۱۶۸۳، البدیع ۴۳۲، المغنی ۱۱۹/۸۔

(۲) المشرع الکبیر و صلیح المدنی ۳۰۰، التاج و الاکلیل ۹۷/۲، المشرع
المخیر ۳۰۰، فتح البکلیل ۳۶/۸۔

(۱) المہرب ۲۲۱/۸۔

(۲) نہایت المحتاج ۵۸۵/۲، المغنی ۱۱۹/۸۔

(۳) المغنی ۱۱۹/۸، کتاب التاج ۱۶۶/۸۔

وہ قاضی ہوگا جس طرح اختلاف مبالغہ نہیں ہوتا ہے، اگر مائی قاضی یہ فیصلہ دے جو جہت کے خلاف نہ ہو تو اس کا فیصلہ مانڈ ہوگا، اور اگر وہ فیصلہ جہت کے خلاف ہو تو رد کر دیا جائے گا، اور اگر وہ دور ب جگ سے جائے، لے نقصانات کا ضمان باغیوں سے ساتھ ہونے کا فیصلہ دے تو یہ فیصلہ مانڈ ہوگا اس لئے کہ یہ باغی مسئلہ ہے اگر باغیوں نے جگ سے قبل نقصان دیا ہو تو اس کے ضمان کے ساتھ ہونے کا فیصلہ مانڈ نہیں ہوگا اس لئے کہ یہ فیصلہ اجماع کے خلاف ہے، اور اگر مائی قاضی اہل عدل پہ اس نقصانات کے ضمان کا فیصلہ دے جو دور ب جگ انہوں نے کئے تو یہ فیصلہ مخالف اجماع ہونے کی وجہ سے مانڈ نہیں ہوگا، لیکن جگ کے علاوہ کئے جانے والے نقصانات کے ضمان کا فیصلہ دے تو یہ مانڈ ہوگا^(۱)۔

ج۔ باغی قاضی کا خط عادل قاضی کے نام:

۳۷- حنفیہ کے نزدیک قاضی اہل عدل باغیوں کے قاضی کا خط قبول نہیں کرے گا اس لئے کہ وہ قاضی ہیں^(۲)، شافعیہ اور حنابلہ کے نزدیک ہمارے امام ان کی تحریر کی بنیاد پر بیحد ثبوت سننے کے بعد فیصلہ صیح قول کے مطابق جاز ہے، پس اس پر فیصلہ نہ دینا، اس کو مانڈ نہ کرنا، حجب ہے تاکہ اس کا اکتنااف ہو، لیکن فیصلہ کے طریق کا نقصان بھی نہ ہو، اگر قاضی سے قبول کر لے تو جاز ہے اس لئے کہ باغی قاضی کا فیصلہ مانڈ ہوتا ہے تو اس کی تحریر پر فیصلہ بھی جاز ہوگا، جس طرح قاضی اہل عدل کی تحریر پر فیصلہ جاز ہوتا ہے، اس لئے کہ وہ فیصلہ دے، وہ فیصلہ کرے والا اس کا اہل ہے، بلکہ اگر ہمارے کسی شخص کے حق میں ن کے کسی شخص کے خلاف فیصلہ ہو تو بھی فیصلہ کا نفاذ ضروری ہے، ایک قول یہ ہے کہ اس کی تحریر کا اعتبار نہیں لیا جائے گا

(۱) المہذب ۲/۲۲۱، پہلیہ المصاحح ۲/۲۸۳، اشعی ۱۱۹/۸-۱۲۰۔

(۲) صحیح ۱۶/۲۱۹، المدافع ۲/۳۲۲۔

یہ نکتہ اس سے باغی قاضی کے منصب کی ہندی لازم آتی ہے۔ اس مسئلہ میں مالکیہ کی کوئی صراحت نہیں نہیں ملی، لیکن انہوں نے اپنے قاضی کے لئے عدالت کی شرط لگائی ہے جس کی تحریر قبول کی جائے لی، خود اس قاضی کو منصب قضاء کی غائب جانے والے اہل نے دیا ہوا کافر نے مالک لوگوں کے اصلاح کی رعایت ہوئے، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ باغیوں کے قاضی کی تحریر قبول کرنا درست ہے^(۳)۔

د۔ باغیوں کا اجر اے حدود و رت پر حدود کا وجوب:

۳۸- باغیوں کے نام کی جاری کردہ حد صحیح و نفع ہوتی ہے، اور کفایت کرتی ہے، چنانچہ مجرم اگر قتل کا مرتکب نہ ہو تو اس پر دو بارہ حد جاری نہیں کی جائے گی، اور اگر قتل ہو تو اس پر اہمیت نہیں ہے، اس لئے کہ حضرت علیؑ نے اہل بصرہ سے قتال کیا اور انہوں نے جو کچھ اہل بصرہ کے تھے نہیں منسوخ نہیں کیا، اس سے کہ انہوں نے جاری کیا، اہل کے وسیع عمل یا ہے، تو وہ مانڈ ہوں گے، مالکیہ، شافعیہ اور حنابلہ میں سے ایک نے اس کی تصریح کی ہے^(۳)۔

حنفیہ نے کہا ہے: اگر باغیوں کے نام کا منصب اور قاضی اس شہر کے ایمان میں سے ہو جس پر باغیوں نے قبضہ کیا ہے، خود باغیوں میں سے نہ ہو تو اس قاضی پر اہل بصرہ سے حد واجب ہے، اور وہ مانڈ ہوں گے، اور اگر وہ قاضی باغیوں میں سے ہو، اور باغیوں نے اہل شہر سے قوت حاصل کر لی ہو تو حد واجب نہیں ہوگا، اس لئے کہ فعل فیہ، اور ہا امام میں، قطع ہونے کی وجہ سے سرے سے موجب حد بنائی نہیں ہے، یہ نکتہ، فقہ حرم کے وقت قتل کے مقام

(۱) المہذب ۲/۲۲۱، پہلیہ المصاحح ۲/۲۸۳، اشعی ۱۱۹/۸-۱۲۰۔

(۲) صحیح ۱۶/۲۱۹، المدافع ۲/۳۲۲۔

(۳) المشرح المستعبر ۲/۳۰۵، صحیح ۱۶/۲۱۹، المدافع ۲/۳۲۲، اشعی ۱۱۹/۸-۱۲۰۔

المہذب ۲/۲۲۱، اشعی ۱۱۹/۸-۱۲۰۔

بخا ۳۹۳: بغی

مالکیہ کہتے ہیں: باغیوں کی شہادت قبول کی جائے گی شریکۃً و
اہل بدعت نہ ہوں، اگر بدعت و اہل ہوں تو قبول نہیں کی جائے گی،
اور اس میں ۱۱۱-گی شہادت کے وقت کا اعتبار ہوگا۔^(۱)

شافعیہ نے باغیوں کی شہادت ان کی تاویل کی وجہ سے قبول کی
جائے گی۔ و لا یذکر وہاں لوگوں میں سے ہوں جو آپ سوائسین کے حق
میں ان کی تصدیق کی وجہ سے شہادت دیتے ہیں۔ یہی صورت میں اس
میں سے بعض کے حق میں شہادت قبول نہیں کی جائے گی۔^(۲)

حنابلہ نے کہا ہے: باغی اگر اہل بدعت نہ ہوں تو وہ فاسق نہیں
ہیں، وہ شخص اپنی تاویل میں خطا پر ہیں، لہذا وہ مجتہدین کی طرح ہیں،
ان میں سے جو شخص شہادت دے گا اگر وہ عادل ہو تو اس کی شہادت
قبول کی جائے گی۔

امام ابو حنیفہ سے ”قول ہے کہ میں عدالت و ایمان کے خلاف
کفر کی وجہ سے فاسق قرار دیا جائے گا، لیکن ان کی شہادت قبول کی
جائے گی، اس لئے کہ اس کا فسق دین کی جانب سے ہے تو اس کی وجہ
سے شہادت نہیں کی جائے گی۔“^(۳)

بغی

”بغی“ بمعنی ”بغاة“۔

پر ملاہیت حاصل نہیں ہے، اور اگر مجرم دارالاسلام لوٹ آئے تو بھی
اس پر حد جاری نہیں کی جائے گی، اسی طرح اگر ان پر ہمارا غلبہ
ہو جائے تو بھی حد وہ اس پر قائم نہیں لے جائیں گے، اور اگر باغیوں
سے حد وہ قائم کے ہوں تو اس کا عادی نہیں لیا جائے گا۔ اس لئے کہ ان
کا جو بھی حد نہیں ہو ہے۔^(۱)

مالکیہ شافعیہ و حنابلہ نے کہا کہ: اگر انہوں نے بغاوت کے
دور میں یہ قسم کا کتاب لیا جس پر حد واجب ہوتی ہے، پھر ان پر
غلبہ حاصل ہو اور خالیکہ اس پر حد وہ کاغذ نہ ہو تو ایسی صورت میں
اس کے درمیان اللہ کی حد جاری کی جائے گی، ملکوں کے فرق میں
حد وہ ساکت نہیں ہوں گی، یہی من المسلمہ رہا قول ہے، اس لئے کہ
شہادت و رزیات میں حکم عام ہے، اور اس لئے بھی کہ وہ مقام
جہاں بغاوت اپنے اوقات پر واجب ہوتی ہیں، اس حد وہ بھی اپنے
سہاب کے پائے جائے پر واجب ہوں گی جیسے کہ اہل عدل کے ملک
میں ہوتا ہے، اور اس لئے بھی کہ وہ مجرم ایسا زانی یا چور ہے جس کے
زنا و چوری میں کوئی شبہ نہیں ہے تو اس پر حد واجب ہوگی جس طرح
وہ عدل میں ذمی پر حد واجب ہوتی ہے۔^(۲)

باغیوں کی شہادت:

۳۹- اصل یہ ہے کہ باغیوں کی شہادت قبول کی جائے گی، حنفیہ نے
صرحت کی ہے کہ اصحاب ہوتی، خونخوار، اگر اپنی خواہشات میں
عاد ہوں تو ان کی شہادت قبول کی جائے گی، سوائے بعض روافض
جیسے فرقہ خلافت کے، اور یہ لوگ دین کی بدعت کفر کا سبب ہو یا
عصبیت و لہو، لوگ دین میں فسق و فجور ہو، یہ لوگوں کی شہادت
ان کے کفر و فسق کی وجہ سے قبول نہیں کی جائے گی۔^(۳)

(۱) المشرح الکبیر ص ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳

بقرہ

تعریف:

۱- ”بقرہ“ اسم جنس ہے من سید نے کہا: اس لفظ کا اطلاق پالتو اور وحشی بزر ورمادہ (گائے) پر ہوتا ہے اس لفظ کا واحد ”بقرة“ ہے، اور نہ کہ یہ: اس لفظ پر ”ق“ اس لئے آئی ہے کہ وہ اپنی جنس کا ایک فرد ہے، ورجح لفظ ”بقرات“ ہے۔

مفسر نے بھی جنس کو حاشیہ میں گائے کے یہ لفظ رکھا ہے، اور ان دونوں جانوروں کے ساتھ ایک جنس جیسا معاملہ کیا ہے (۱)۔

گائے کی زکاة:

۲- گائے کی زکاة واجب ہے، سنت اور اجتناب سے اس کا ثبوت ہے۔ جہاں تک سنت کا تعلق ہے تو امام بخاری نے حضرت ابوہریرہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”والذي نفسي بيده، أو والذي لا إله غيره - أو كما حلف - ما من رجل تكون له إبل أو بقرة أو غنم لا يؤدي حقها إلا أتى بها يوم القيامة أعظم ما تكون وأسمه، تطوه بأحافها، وتطحنه بقروبها، كلما حارت أخراها ردت عليه أولاهها حتى يقضى بين الناس“ (۲) (قسم اس امت کی جس کے قبضہ میں یہ کی

(۱) المصباح للميرزا محمد بن العربي، القاموس المحيطة متعلقہ مادہ۔

(۲) حدیث: ”والذي نفسي بيده“ کی روایت بخاری (فتح ۳۲۳) طبع مترجم (اور مسلم ۷۸۶/۲ طبع مکتبہ) نے کی ہے۔

جان ہے۔ مایوں فرمایا: قسم اس امت کی جس کے مذکور کوئی معصوم نہیں) یا جیسی آپ ﷺ نے قسم کھائی (جس شخص کے پاس بھی مت یا گائے یا بکری ہو) وہ اس کا حق نہیں کرے تو قیامت کے دن جانور کو اس طرح لایا جائے گا کہ وہ جانور انتہائی فرہ اور بڑا ہوگا۔ پھر اس سے اسے رمدے گا، اپنی سیٹوں سے اسے مارے گا، جب جب آٹری جانور گزر جائے گا تو پورا جانور اس پر لوٹا جائے گا یہ سلسلہ جاری رہے گا یہاں تک کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ نہ ہو جائے گا، یہ نہانی اور مخفی نے حضرت مسرت مدنی سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت معاذ کو یہیں روایت کیا اور میں حکم دیا کہ ہر دوغ سے ایک دینار، گایوں میں ہر تیس گائے میں ایک تنج یا تمیہ (ایک سالہ جس کا دوسرا سال شروع ہو گیا ہو)، اور ہر چالیس گائے میں ایک مسہ (۱۰ سالہ جس کا تیسرا سال شروع ہو گیا ہو) دسوں کریں (۱)۔

صحابہ واران کے بعد علماء کا اجماع ہے کہ پالتو جانوروں (انعام) پر زکاة واجب ہے، اس مسئلہ میں کسی کا اختلاف نہیں ہے، ورنہ بقرہ (گائے) انعام کی ایک قسم ہے، لہذا بقرہ پر بھی ہی طرح زکاة واجب ہوئی جس طرح اونٹ اور بکری پر واجب ہے، محض بعض شرط کے سلسلہ میں اختلاف ہے، جس کی تفصیل ”مذہب“ میں (۲)۔

بقرہ میں: جو بقرہ کی شرط:

۳- بقرہ میں: جو بقرہ کے لئے عمومی شرط ہیں، ان کی تفصیل زکاة کی بحث میں موجود ہے، یہاں اس سے تعلق چند خصوصیات ہیں۔

(۱) حدیث: ”تبع معاذ“ کی روایت سنائی (۲۶/۵ طبع مکتبہ المصباح) اور عام (۳۹۸/۱ طبع دائرة المعارف العثمانیہ) نے کی ہے، وہی اس کی تصحیح اور سخت کی ہے۔

(۲) انہی لابن قدامہ ۵۹۱/۲۔

چرنے کی شرط:

۴- جانور کی زکاة میں ”چرنے“ سے مراد یہ ہے کہ جانور سال کے ایک حصہ میں مباح گھاس میں چرتا ہو، خور و پذیرات خور، چرتا ہو یا کوئی چہرہ سے چرتا ہو، جمہور علماء حنفیہ، شافعیہ اور حنابلہ وغیرہ کا مذہب ہے کہ مویشی جانور کی زکاة میں چرنے کی شرط ہے۔ اور مویشی جانور میں بقرہ داخل ہے، لہذا اس کے لئے بھی چرنے کی شرط ہے۔ بین جو گائے کام میں استعمال ہوتی ہو، اس کو چارہ، ذرا یا گائے یا بکریوں پر زکاة واجب نہیں ہے، اس لئے کہ اس گائے میں چرنے کی شرط نہیں پوری ہوئی ہے۔

۵- مام مالک نے کہا: بقرہ کی زکاة میں چرنے کی شرط نہیں ہے، لہذا کام میں استعمال ہونے والی، ذرا، ذرا یا چارہ کھانے والی گائے پر بھی مام مالک کے نزدیک زکاة واجب ہوگی۔

۶- مام مالک نے اپنی رائے پر استدلال اس بات سے کیا ہے کہ جن حدیث میں بقرہ پر زکاة واجب بتائی گئی ہے وہ احادیث مطلق ہیں۔ نیز اہل حدیث کا عمل بھی اسی پر ہے، اور اہل حدیث کا عمل مالکیہ کے اصولوں میں سے ایک ہے (۱)۔

جانوروں کی زکاة میں چرنے کی شرط لگانے والے علماء حضرت علیؓ سے مروی روایت سے استدلال کرتے ہیں، اس روایت کے راوی کہتے ہیں کہ میں سمجھتا ہوں کہ بقرہ کی زکاة کے سلسلہ میں حضرت علیؓ حضور ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”لیس فی البقر العوامل شیء“ (۲) ”کام کرنے والے جانوروں پر کچھ واجب نہیں ہے“، یہ حضرت عمرؓ بن شعیب کی روایت سے بھی استدلال

(۱) الحدیث، ۳۲/۱، ابن قیم، ۵۷۶ھ۔

(۲) حدیث: ”لیس فی البقر العوامل شیء“ کی روایت ابو داؤد (۲۲۹/۲) طبع عزت عبید (۱) نے حضرت علی بن ابی طالبؓ سے کی ہے، نووی نے اس کو حسن بتایا ہے، ص ۱۲۸/۲، طبع مجلس اعلیٰ، میں ہے۔

ہے جس میں راوی اپنے والد سے ”ارود“ کے ”ارود“ سے ”ارود“ حضور ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”لیس فی البقر العوامل شیء“ (۳) ”کام کرنے والے گایوں پر کچھ واجب نہیں ہے“، جمہور نے بقرہ کے سلسلہ میں رد مطلق نصوص کو اہانت اور بکری کے سلسلہ میں وارواں نصوص پر محمول کیا ہے جن میں چرنے کی قید ہے، نیز جمہور نے چرنے کی شرط کے مسئلہ میں بقرہ کو اس روایت پر قیاس کے رعب استدلال کیا ہے (۴)۔

اور اس طرح بھی کہ زکاة میں صفت ”مموء“، ”مزاہش“ کا اعتبار کیا گیا ہے، جانوروں میں یہ صفت صرف چرنے والے جانوروں میں پائی جاتی ہے، کام کرنے والی گایوں میں ”مموء“، ”مزاہش“ کی صفت مفقود ہے۔ یہی حال چارہ پر چلنے والے جانوروں کا ہے، ان میں بھی ”مزاہش“ کا نصف مفقود ہے، اس لئے کہ چارہ اس کی ”مزاہش“ کے برابر ہو جاتا ہے، لہذا یہ کہ ان جانوروں کو تجارت کے لئے تیار کیا گیا ہو تو ان میں سامان تجارت کی زکاة واجب ہوگی (۵)۔

جنگلی گائے پر زکاة:

۵- اکثر علماء کے نزدیک جنگلی گائے پر زکاة واجب نہیں ہے، حنابلہ کے نزدیک دو روایتیں ہیں، مسلک ان کا یہ ہے کہ اس پر زکاة واجب ہے، اس لئے کہ جس حدیث میں گائے پر زکاة بتائی گئی ہے جو ابھی مذکور ہوئی وہ مطلق ہے اس میں جنگلی گائے بھی شامل ہے، حنابلہ کی

(۱) حدیث: ”لیس فی البقر“۔ کی روایت دارقطنی (۱۰۳/۲) طبع شرکت المطابع (۱) نے کی ہے، دارقطنی نے روایت کے راویوں غائب بن عبید اللہ کی وجہ سے حدیث کو معطل قرار دیا ہے، ابن قیم کہتے ہیں: اس (روای) سے استدلال نہیں کیا جائے گا (ص ۱۲۸/۲، طبع مجلس اعلیٰ)۔
(۲) ابن قیم، ۵۷۶/۲، المجموع، ۳۵۷/۲، طبع مصر، ۵۷۷ھ۔
(۳) ابن قیم، ۵۷۷/۲۔

دوسری روایت یہ ہے کہ اس پر زکاۃ واجب نہیں ہے، لیکن مقدمہ نے فرمایا: یہی زیادہ صحیح ہے اور یہی اکثر اہل علم کا قول ہے کہ جنگلی گائے میں زکاۃ واجب نہیں ہے (۱)، اس لئے کہ مطلقاً بقر میں وہ داخل نہیں اور نہ وہ مفہوم ہوتا ہے اس لئے کہ اس کو صرف ”بقر“ نہیں کہا جاتا ہے، بلکہ اس میں اضافت کر کے ”بقر الوحش“ (جنگلی گائے) کہا جاتا ہے۔ اور اس سے بھی کعموماً جنگلی گائے میں نصاب کا جوہر جس میں پورے سال چرنے کی صفت بھی پائی گئی ہو نہیں ہوتا ہے۔ اور اس لئے بھی کہ قربانی و حج کے جوہر میں جنگلی گائے درست نہیں ہوتی ہے۔ تو اس میں زکاۃ بھی واجب نہیں ہوگی جس طرح۔ توں میں نہیں ہوتی، نیز یہ پالتو جانوروں (بیمۃ الاعام) میں سے بھی نہیں ہے۔ تو اس میں بھی زکاۃ واجب نہیں ہوگی جس طرح۔ اور تمام جنگلی جانوروں میں نہیں ہوتی ہے، اس میں نیز یہ ہے کہ زکاۃ صرف ان جانوروں میں واجب ہوتی ہے جو پالتو ہوں۔ اور جانوروں میں نہیں ہوتی، اس سے کہ پالتو جانوروں میں ۱۰۰ھ اور ۱۰۱ھ میں نسل کی وجہ سے نموی کشتہ ہوتی ہے۔ نیز کشتہ تھوڑے عرصے میں کشتہ ہوئے کی وجہ سے اتمام بھی بہت ہوتا ہے، یہ ساری باتیں صرف پالتو جانوروں میں پائی جاتی ہیں، اس لئے زکاۃ بھی صرف ان میں ہی واجب ہوگی (۲)۔

پالتو و جنگلی سے مل کر پیدا ہونے والے جانوروں کی زکاۃ:

۶۔ ناپید کی رائے یہ ہے کہ اس جانوروں پر زکاۃ واجب ہے جو جنگلی اور پالتو سے مل کر پیدا ہوئے ہوں، خود نر جانور جنگلی ہو یا مادہ جنگلی ہو، ان کا استدلال یہ ہے کہ پالتو اور جنگلی سے مل کر پیدا ہوئے۔

(۱) الاصاب ۳۴۳ انہوں نے الفروع سے بھی نقل کیا ہے انہی ۲/۵۹۵، مجمع ۱/۱۱۸۔

(۲) منہج ۳/۵۹۳، مجمع ۱/۱۱۸۔

جانور ایسا جانور ہے جس کی پیدائش وہ بے جانور سے ہو رہی ہے جن میں ایک پر زکاۃ واجب ہے اور دوسرے پر زکاۃ واجب نہیں ہے، تو وہ بقر زکاۃ کے پلو کو ترجیح دی جائے گی جس طرح ایک چھوٹے والے اور دوسرے چار والے جانوروں سے پیدا ہونے والے جانور پر زکاۃ واجب ہوتی ہے ان پر اس مسئلہ کو قیاس کیا جائے گا اور اشیائے پالتو سے مل کر پیدا ہونے والے جانور پر بھی زکاۃ واجب ہوگی، اس رائے کی رو سے ایسے جانوروں کو زکاۃ کے مسئلہ میں اس جنس کے دوسرے پالتو جانوروں میں شامل کیا جائے گا، اور ان کو نصاب زکاۃ پورا کیا جائے گا، اور یہ بھی پالتو جانوروں کی نوع کا یکسر نظر ار پائے گا (۱)۔

امام ابوحنیفہ اور مالک کہتے ہیں: اگر مادہ جانور پالتو ہو تو زکاۃ واجب ہوگی، مردہ نہیں ہوگی، اس رائے کی دلیل یہ ہے کہ جانور میں مادہ اعتبار ہوتا ہے، اس لئے کہ جانوروں میں مادہ ہی اپنے بچہ کی دیکھ کر پکڑتی ہے (۲)۔

امام شافعی کہتے ہیں: ایسے جانور میں زکاۃ واجب ہی نہیں ہے خواہ اس کی پیدائش جنگلی نر سے ہوئی ہو یا جنگلی مادہ سے (۳)۔

گائے کی زکاۃ میں سال گزرنے کی شرط:

۷۔ علماء کا اتفاق ہے کہ دوسرے پالتو جانوروں کی طرح بقر کی زکاۃ میں بھی سال کا گذر ضروری ہے، سال گزرنے کا مطلب یہ ہے کہ مالک نصاب ہونے کے بعد پورا قمری سال اس پر گزر جائے تب اس پر زکاۃ واجب ہوگی (۴)۔

(۱) انہی ۲/۵۹۵۔

(۲) بدائع الصنائع ۳۰۲/۲ انہی ۲/۵۹۵۔

(۳) منہج ۱/۱۱۸، بدائع الصنائع ۳۰۲/۲ انہی ۲/۵۹۵۔

(۴) منہج ۱/۱۱۸، بدائع الصنائع ۳۰۲/۲ انہی ۲/۵۹۵۔

نصاب مکمل ہونے کی شرط:

جہاں تک نصاب کا تحقق ہے تو اس سال میں فقہاء کے چند اقوال ہیں جن میں دو درجات مشہور ہیں:

۸۔ پہلا درجہ: یہ حضرت علی بن ابی طالب، حضرت معاویہ بن جبلی اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہم کا قول ہے، "میں، شہر بن حوشب، طاہر بن عمر بن عبد اذیر، حسن بصری بھی اسی کے قائل ہیں، زہری نے اہل شام سے یہی نقل کیا ہے، "اور ابو حنیفہ مالک، احمد بن حنبل اور شافعی کی بھی یہی رائے ہے یہ سب فرماتے ہیں کہ تم سے کم گایوں پر کچھ بھی واجب نہیں ہے، اگر گائے کی تعداد میں جو گائے تو اس پر ایک تسبیح واجب ہے (تسبیح وہ حابور ہے جو دو سال کا ہو یا وہ ہے جس کا ایک سال پورا ہو گیا ہو اور دوسرے سال میں داخل ہو یا ہو، اور ایک قول یہ ہے کہ یہ وہ ہے جو تھوڑا سا ہو، تسبیح (یعنی مادہ) کے بارے میں بھی یہی تفصیل ہے) (۱) پھر کچھ واجب نہیں ہے یہاں تک کہ چالیس کی تعداد ہو جائے، چالیس ہونے پر ایک مسہ (دوسرا) گائے واجب ہے (۲)، پھر ساٹھ سے پہلے کچھ واجب نہیں ہے، ساٹھ کی تعداد ہونے پر دو تسبیح یا تسبیح واجب ہے، پھر کچھ واجب نہیں ہے یہاں تک کہ دس گایوں کا اضافہ ہو جائے، اس کا اضافہ ہو جائے تو اس پوری تعداد میں سے تم سے گائے پر ایک تسبیح یا تسبیح واجب چالیس گائے پر ایک مس یا مسہ واجب ہوگا (۳)، پنانچہ ستر گایوں پر ایک تسبیح اور ایک مسہ، اسی گایوں پر مسہ، نو گایوں پر

تین تسبیح، ایک سو گایوں پر ایک مسہ اور تسبیح، ایک سو دس گایوں پر مسہ اور ایک تسبیح واجب ہوگا، ایک سو تیس گایوں پر تین مسہ یا چار تسبیح واجب ہوگا، یعنی مالک کو اختیار ہوگا کہ تین مسہ کا لے یا چار تسبیح کا لے، لیکن بہتر ہوگا کہ فقہاء کی ضرورت اور اس کے فائدہ دکان طریقیہ جائے پھر سب جب اس گایوں کا اضافہ ہوگا واجب زکوٰۃ کی قائل ہوتی رہے گی۔ اس رائے کے قائلین کا استدلال حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے ہے کہ "فی رسول اللہ ﷺ میں بعثتہ الی البقر امرہ ان یأخذ من کل حالہ دیماراً ومن البقر من کل ثلاثین تسبیحاً فو تسبیحہ من کل أربعین مسہاً" (۱) (جب رسول اللہ ﷺ نے انہیں یمن بھیجا تو انہیں حکم دیا کہ ہر بالغ سے ایک دیمار وصول کریں، اور گایوں میں ہر تین کی تعداد میں سے ایک تسبیح یا تسبیح اور ہر چالیس میں سے ایک مسہ وصول کریں)، وراہن ابی لیلیٰ اور حکم بن حمیہ نے حضرت معاویہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ سے "اوکامس" یعنی تین سے چالیس کے درمیان کی تعداد، اور چالیس سے پچاس کے درمیان کی تعداد کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: "لیس فیہا شیء" (اس میں کچھ واجب نہیں ہے) (۲)۔

ان حضرات کا استدلال اس سے بھی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر بن خطاب کو نصاً: "فرائض البقر لیس فیہا دون الثلاثین من البقر صلفۃ، فإذا بلغت ثلاثین فلیہا عجل رافع جذع، إلی أن تبلغ أربعین، فإذا بلغت أربعین فلیہا بقرۃ مسہ، إلی أن تبلغ سبعین، فإن فیہا بقرۃ وعجلا

(۱) حدیث حضرت سہاد کی کتب صحیح بخاری ج ۲ میں مذکور ہے۔

(۲) حدیث حضرت سہاد کا "اللہ سل علیہ وسلم" کی روایت درستی

(۳) طبع مکتبہ المدینہ (تقریباً) نے کی ہے، یہی نے عمر کی وجہ سے

اس کو مغلوط قرار دیا ہے (نصاب الماریہ ۲/۳۲۸ طبع انیس اٹھ)۔

(۱) مجموعہ مسودہ ۱۶/۵ حاشیہ المدینہ علی الشرح الکبیر ۳۵/۱ لکھی ۲۹۰/۵

(۲) مجموعہ مسودہ ۱۶/۵ حاشیہ المدینہ علی الشرح الکبیر ۳۵/۱ لکھی ۲۹۰/۵

(۳) حاشیہ المدینہ ۳۵/۱ لام ۸۲، فتح القدیر ۳/۳۳، انیس ۵۹۲، لکھی ۲۹۰/۵

اس گایوں میں دو ہریاں اور پندرہ گایوں میں تیس ہریاں اور تیس گایوں میں چار ہریاں واجب ہیں۔

زمری کہتے ہیں: گائے کی زکاة اونت کی زکاة کی طرح ہے، لیکن گائے میں عمر میں کاٹاؤ نہیں ہے۔ جس گر بچیس گائے میں ہوں تو اس میں ایک گائے واجب ہے پچھتر کی تعداد ہونے تک، پچھتر سے زائد ہونے پر دو گائے میں ایک سو نہیں تک واجب ہیں، ایک سو نہیں سے زائد ہو تو چالیس میں ایک گائے واجب ہے، زہری کہتے ہیں: ہمیں معلوم ہوا کہ صحابہ کا یہ قول کہ ہمیں میں ایک تہی و ہر چاہیں میں ایک گائے ہے یہ اصل میں کے لئے تخفیف تھی، پھر اس کے بعد کی تفصیل مرئی نہیں ہے۔

حضرت کرمہ بن خالد سے بھی مرئی ہے، کہتے ہیں کہ جب مجھے مقام "نک" کی زکاة کی مصولی پر مامور یا یا تو یہی، ثقات ہندو ایک شبیہ سے ہونی جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کے عہد میں زکاة "انکی تھی، اسوں نے محمد سے باہم مختلف باتیں بتائیں، بعض نے کہا: میں اونت کی طرح گائے کی زکاة کاٹاؤ تھا، کسی نے کہا: تیس گایوں پر ایک تہی ہے، کسی نے کہا: چالیس گایوں پر ایک مسہ گائے ہے، بن ترم نے بھی اپنی سند سے ابن المسیب اور ابو قتادہ اور دوسروں سے اسی طرح ذکر کیا ہے جس طرح زہری سے نقل کیا ہے، اور حضرت عمر بن عبد الرحمن بن خالد انصاری سے مرئی ہے کہ گائے کی زکاة اس کی زکاة کی طرح ہے لیکن گائے میں عمر میں کاٹاؤ نہیں ہے (۱)۔

قربانی میں کافی ہونے والے چار نور:

۱۰۔ قربانی میں صرف اُنعام کافی ہوں گے یعنی اونت، گائے، اور بکری، برخلاف ان حضرات کے جنہوں نے کہا: نعام و غیر نعام

جدعاء، لاداء بنت ثعلابہ، ثعلابہ، ثم علی ہذا الحساب (۱) گائے کی زکاة یہ ہے کہ تیس سے کم گایوں پر کچھ واجب نہیں ہے، تیس کی تعداد ہونے پر چھوٹا اچھا بچہ واجب ہے یہاں تک کہ چالیس کو پہنچ جائے چالیس ہونے پر ایک مسہ گائے واجب ہے، یہاں تک کہ ستر کی تعداد کو پہنچ جائے، ستر پر ایک بقرہ اور چھوٹا بچہ واجب ہے، پھر جب اُن کی تعداد ہو جائے تو اس میں دو مسہ واجب ہے، پھر اسی حساب سے واجب ہے۔

دو مقررہ تعداد کے درمیان کے لئے جسے "بعض" کہا جاتا ہے احکام کی تفصیل حضرت "قاس" میں دیکھی جائے۔

۹۔ دوسرے روایت: حمید بن مسیب زمری اور ابو قتادہ یہ نہی و اقول ہے کہ گائے کا حساب اس ہے جو اس کا حساب ہے، گائے میں سے وہی لیا جائے گا جو اس میں یا جاتا ہے، لیکن اس میں عمر کی جو شرط ہے یعنی ہشت مناض، ہشت ہون، ہفت، ہند، یہ شرط گائے میں نہیں ہوتی، یہی زکاة کے سلسلہ میں حضرت عمر بن خطاب کی تحریر میں بھی مرئی ہے۔ حضرت جابر بن عبد اللہ اور عہد نبوت میں زکاة ادا کرنے والے شبیہ سے بھی یہی مرئی ہے، ابو عبید نے روایت کیا ہے کہ زکاة کے سلسلہ میں حضرت عمر بن خطاب کی تحریر میں ہے کہ گائے میں سے اسی طرح یا جائے گا جس طرح اس میں سے یا جاتا ہے، وہ کہتے ہیں: اس سلسلہ میں، صحیح ہے، دریافت یا یا تو انہوں نے بقرہ گائے میں وہی واجب ہے جو اس میں واجب ہے، اس ترم نے اپنی سند سے مرقیہ سے نقل کیا ہے، ان دونوں نے حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری سے روایت کیا ہے، انہوں نے کہا: ہر پانچ گایوں میں ایک بکری، اور

(۱) حدیث: "کتاب رسول اللہ ﷺ" کو امام ابو ذر نے اپنے مراسل میں روایت کیا ہے، سنائی نے کہا: سلیمان بن بلال جو اس روایت کے ایک روی ہیں، متروک کلمہ میں ہیں (ص ۲۰۲، طبع مجلس اعلیٰ)۔

(۱) جلیہ الحجۃ ۱۴۱۱ھ، ۱۲ مئی ۱۹۹۲ء، کتب ۱۔

ہر ماکول اللحم کی قربانی درست ہوگی (۱)۔

تفصیل اصطلاح ”اضحیہ“ میں دیکھی جائے۔

مدا کا اتفاق ہے کہ اگر کوئی شخص صرف اپنی جانب سے ایک گائے کی قربانی کرے تو اس کی طرف سے قربانی ہو جائے گی، خواہ واجب قربانی ہو یا نفلی۔

۱۱- ایک گائے کی قربانی میں کئی افراد کی شرکت کے مسئلہ میں علماء کا اختلاف ہے۔

مذہب شامیہ مناجدہ و شافعیہ علم کی رائے ہے کہ ایک گائے سات آدمیوں کی طرف سے کافی ہوگی، سات افراد ایک گائے کی قربانی میں شریک ہو سکتے ہیں، خواہ وہ سات افراد ایک گھر کے ہوں یا دو گھر کے یا محدود و محدود گھروں کے ہوں، یہ جو قربانی واجب ہو یا نفلی، وہ خواہ کسی نے قربان کر دیا ہو یا صرف گوشت کی نیت کی ہو، ہر شخص کی طرف سے اس کی نیت کے مطابق درست ہوگی، لیکن مذہب کے دیگر ایک صریح ہے کہ تمام شکار، بے قربان کی نیت کی ہو، اگر کسی ایک بے گوشت کی نیت کی ہو تو کسی کی طرف سے قربانی درست نہیں ہوگی۔

ہام مالک کہتے ہیں: گائے، سب اور بکری میں سے ایک رأس ایک شخص کی طرف سے اور ایک گھر والوں کی طرف سے کافی ہوگا خواہ ان کی تعداد ”سات افراد“ سے زیادہ ہو، بشرطیکہ ان میں اس کے قطعاً شریک کیا ہو، میں اگر سب سے باہم مل کر ریہا ہو تو درست نہیں ہوگا، مرنہ ہی زیادہ سے زیادہ ان کی قربانی کی جانب سے درست ہوگا (۲)۔

(۱) الحلی ۷/۳۳۳

(۲) المجموع مملوکی ۸/۸۸۸، انہی ۱۰ بن قدسہ ۶۱۹/۸، حاشیہ الرسول ۱۱/۹۲، حاشیہ قلیوبی وغیرہ ۲۵۰/۲، مجمع فتح القدیر ۲۹۸/۲، الحلی ۷/۳۳۸، نیل الاوطار مشکوٰۃ کی ۵/۱۳۱۔

پہلے قول والوں نے حضرت جابر کی روایت سے استدلال کیا ہے، و فرماتے ہیں: ”محمدا مع رسول اللہ ﷺ البذیۃ عن سبعة، والبقرة عن سبعة“ (۱) (ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک بدنہ سات افراد کی جانب سے، اور ایک گائے سات افراد کی جانب سے قربانی کی)، ان ہی سے مروی ہے کہ ”محمدا مع رسول اللہ ﷺ مہلب، فامروا فی مشترک فی الابل والبقرة۔ کل سبعة منا فی بذیۃ“ (۲) (ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مہلب کہتے ہوئے تھے، آپ ﷺ نے حکم دیا کہ ہم اہل بیت اور گائے میں شریک ہوں، ہم میں سے ہر سات آدمی ایک بدنہ میں شریک ہو)۔

ہام مالک نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی روایت کو اپنایا ہے، و فرماتے تھے: بدنہ ایک شخص کی طرف سے دو گائے ایک شخص کی طرف سے اور بکری ایک شخص کی طرف سے ہے، اشتراک کا مجھے علم نہیں، حضرت ابن عمر کے علاوہ محمد بن یحییٰ بن یزید سے بھی ایسا ہی مروی ہے، چنانچہ ان کی رائے ہے کہ ایک جان صرف ایک ہی جان (فرد) کی طرف سے درست ہوگی (۳)۔

بدی میں گائے:

۱۲- حج کی قربانی میں گائے کا حکم یہی ہے جو اضحیٰ میں ہے، اس سے وہ تفصیل مستثنیٰ ہے جو آدمی اور اس کے گھر والوں کی طرف سے درست ہونے کی بابت ہے، اس کی تفصیل اصطلاح ”حج“ اور ”بدی“ میں

(۱) حدیث حضرت جابرؓ مع رسول اللہ ﷺ، کی روایت مسلم (۵۵۵/۲ طبع الحلی) نے کی ہے۔

(۲) حدیث حضرت جابرؓ مع رسول اللہ ﷺ، کی روایت مسلم (۵۵۵/۲ طبع الحلی) نے کی ہے۔

(۳) حاشیہ الرسول ۱۱/۹۲، انہی ۱۰، ۲۳۰/۲، الحلی ۷/۳۳۸۔

دیکھی جاوے۔

گائے کا ذبح:

۱۳- گائے کا ذبح اسی طرح ہے جس طرح بکری کا ذبح ہے، لہذا اگر گائے ذبح کرنے کا ارادہ ہو تو اسے بائیں پہلو پر ٹٹا دیا جائے، اس کے تینوں پاؤں باندھ دئے جائیں، آگے والے دونوں پاؤں اور مایاں پاؤں، یا پاؤں باندھا جائے تاکہ ذبح کے وقت وہ حرکت نہ کرے، ذبح کرنے والا اپنے بائیں ہاتھ سے گائے کا سر پکڑے اور دائیں ہاتھ میں چھری پکڑے، پھر "بسم اللہ" کہہ کر ذبح شروع کرے، جانور ذبح کرنے والے کا رخ قبلہ کی طرف ہو جہاں تک اس کا تعلق ہے تو اس کو پہنچائی کر اس کے پیچھے حصہ میں اس طرح نیزہ مار کر کھنکھایا جائے کہ اس کا سر ہو اور ہڈیاں ٹھٹھنا بندھا ہوا ہو^(۱)۔

سواری کے لئے گائے کا استعمال:

۱۵- قحطی کا اتفاق ہے کہ پانچ جانوروں میں سے سواری اور باربرداری کے لئے اونٹ ہے، جہاں تک گائے کا تعلق ہے تو وہ سواری کے لئے نہیں پیدا کی گئی ہے، بلکہ سواری کے علاوہ دیگر منافع جیسے شیتی وغیرہ میں کام لینے کے لئے پیدا کی گئی ہے، بکریاں دودھ، نسل اور گوشت کے لئے پیدا کی گئی ہیں، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "وَأَن لَّكُمْ فِي الْأَنْعَامِ لَعِبْرَةٌ لِّسْفِيكُمْ مِمَّا فِي بُطُونِهَا وَلَكُمْ فِيهَا مَنَافِعُ كَثِيرَةٌ وَمِنْهَا تَأْكُلُونَ وَعِندَهَا وَعْثَى الْمَلَائِكَةُ حَامِلُونَ"^(۲) (اور تمہارے سے چوپایوں میں سہاں عبرت ہے، ہم تم کو ان کے پیٹ سے (دودھ) پلاتے ہیں، اور تمہارے لئے ان میں بہت سے فائدے ہیں اور ان میں سے

بدی میں گائے کے اشعار نے کہا جہاں تک تعلق ہے تو ۱۶- امام ابو حنیفہ کے تمام علماء کا اتفاق ہے کہ اشعار (شان کا) سنت ہے اور مستحب ہے، نبی ﷺ نے ایسا کیا ہے اور آپ ﷺ کے بعد صحابہ نے ایسا ہے، اس پر بھی اتفاق ہے کہ اشعار سنت میں سنت ہے خواہ اس کا کوہاں ہو یا نہ ہو اگر کوہاں نہیں ہو تو کوہاں کی جگہ پر اشعار کیا جائے گا۔

جب تک گائے کا تعلق ہے تو شافعیہ کا مسلک یہ ہے کہ اس میں مطلقاً اشعار ہے، خواہ اس کا کوہاں ہو یا نہیں ہو، گائے ان کے نزدیک اونٹ کی طرح ہے، امام مالک کے نزدیک اگر گائے کو کوہاں ہو تو اشعار کیا جائے گا، اگر کوہاں نہیں ہو تو اشعار نہیں کیا جائے گا^(۱)۔

تقلید (قدودہ ڈلے) کا حکم:

۱۳- تقلید: گلے میں قلاوہ (پنہ) ڈالنا ہے، مدی کی تقلید کا مطلب ہے اس کے گلے میں کھل کا پنہ ڈالا جائے تاکہ پہچان یا جائے کہ یہ جانور بانی کا ہے تو اس کو قلاوہ نہ پہنچایا جائے۔

مدی کا اتفاق ہے کہ اس کا قلاوہ دو ڈالنا مستحب ہے۔ جب تک بکری کا تعلق ہے تو شافعیہ کے نزدیک اونٹ اور گائے کی طرح بکری کو بھی قلاوہ ڈالنا مستحب ہے، امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے نزدیک بکری کو قلاوہ ڈالنا مستحب نہیں ہے۔

ونت اور گائے کو جوتوں وغیرہ کا قلاوہ ڈالا جائے گا جس سے معلوم ہو جائے کہ یہ بانی کا جانور ہے^(۲)۔

(۱) طہیہ اقلیولی وغیرہ ۲۲۳-۲۲۴۔

(۲) سورہ سونون ۲۱-۲۲۔

(۱) المجموع ۶۰/۸ ص

(۲) المجموع ۶۰/۸ ص

رہتے ہیں۔

گائے کا پیشاب اور گوبر:

۱۶- غیر ماکول اللحم خواہ وہ انسان ہو یا غیر انسان، اس کے بول ویر ز کے غصے ہونے پر فتنہ ماء کا اتفاق ہے۔

ماکول اللحم جیسے ہونٹ، گائے، بکری کے بول ویر ز کے سلسلہ میں اختلاف ہے۔

امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام شافعی کے نزدیک تمام بول ویر ز نجس ہیں خواہ ماکول اللحم کے ہوں یا غیر ماکول اللحم کے، امام مالک، امام احمد اور سلف کی ایک جماعت کی رائے ہے، شافعیہ میں سے ابن تیمیہ، ابن امیر، ابن احمد، ابن اسطری اور روی نے، اور حنفیہ میں سے محمد بن حسن نے بھی اس سے اتفاق کیا ہے کہ ماکول اللحم کا بول (پیشاب) پاک ہے (۱)؛ تفصیل اور استدلال کے لئے اصطلاح "نجاست" دیکھی جائے۔

دیت میں گائے کا حکم:

۱۷- دیت میں گائے کا اعتبار ہے یا نہیں، اس مسئلہ میں علماء کے اقلیت ہیں:

امام ابو حنیفہ، امام مالک، امام شافعی نے توں قدیم میں اس طرف گئے ہیں کہ دیت میں تین چیزیں صل ہیں، سب، سونا، چاندی، گائے اس میں نہیں ہے (۲)۔

صحابیہ (امام ابو یوسف، امام محمد)، ثوری، اور امام احمد بن حنبل کے نزدیک دیت میں پانچ اشیاء اصل ہیں: سب، سونا، چاندی،

(غصہ کو) تم کھا تے بھی ہو، وہ ان پر اور شقی پر سوار ہوتے ہو، اور رشاء ہے: "اللہ الذی جعل لکم الانعام لتزکبوا مہا ومنہا ما کسبون" (اللہ ہی وہ ہے جس نے تمہارے لئے سواری بنائے تاکہ تم میں سے بعض پر سوار ہو، اور تم ان میں سے بعض کو کھا تے بھی ہو)، اور رشاء ہے: "وجعل لکم من الطلک والانعام ما تزکبون" (۳) (اور تمہارے لئے وہ شیتیاں اور چوپائے بنائے جن پر تم سوار ہوتے ہو)۔

جن آدمیت میں پتہ کرہ ہے کہ انعام (پانچ جانوروں) پر سواری کی جائے گی، علماء کے نزدیک اس سے مراد بعض انعام یعنی ہونٹ ہیں، اس میں عام لفظ بول کر خاص مراد لیا گیا ہے (۴)۔

سواری کے سے گائے کا استعمال مناسب نہ ہوئے کی دلیل صحیح موسم میں حضرت ابومرہ کی روایت ہے: "وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "یسما رجل یسوق بقرة له فہد حمل عیہا، التمت إلیہ البقرة فقلت: إني لم أخلق لہدا، ولکي إنما خلقت للحرث، فقال الناس: سبحان اللہ - تعجبا وفرعا - بقرة تکلم" فقال رسول اللہ: إني لؤمن بہ وایوبکر وعمر" (۵) (ایک شخص نے ایک گائے پر سامان بٹھ کر لے جا رہا تھا کہ گائے اس کی طرف بکھینچا، رسولی: میں اس کام کے سے نہیں پیدا کی گئی ہوں، میں تو بھیقتی کے لئے پیدا کی گئی ہوں، لوگوں نے تعجب اور کھربہٹ میں کہا: سبحان اللہ، کیا گائے بولتی ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں، ابوبکر اور عمر اس پر ایمان

(۱) سورہ غافر ۷۹۔

(۲) سورہ غفرہ ۱۴۔

(۳) تفسیر القرطبی ۲/۱۰۷، روح المعانی ۲۳/۱۸۸۔

(۴) حدیث: "یسما رجل یسوق بقرة" کی روایت مسلم (۱۸۵۷۳) سے کی ہے۔

(۱) تیل و اوطار ۶۰-۶۱۔

(۲) المغنی ۵/۵۹۷، المجموع للعلوی ۵/۱۹۵، بیوہ فی الصحیح ۵/۵۳۳۔

گائے ورنہ مری، صاحبیں سے کپڑوں کا بھی مصافحہ کیا ہے۔ یہی عمر، عطاء، طہاں و مدینہ کے ساتوں مشاء کا قول ہے، اس قول کے مطابق گائے ویت کی خرید و بیچ میں سے ایک ہے، ویت والوں کے سے جائز ہے جیسا کہ صاحبیں کے نزدیک ہے کہ گائے کی ویت میں ابتدا و دیں، انہیں دوسرے سامان کے دینے کا مکلف نہیں بنایا جائے گا۔

بکاء

تعریف:

۱- البکاء: ”بکی بکی بکی وبکاء“ کا مصدر ہے (۱)۔

لسان العرب میں ہے: لفظ ”بکاء“ بغیر کے بھی ہے، اورہ کے ساتھ بھی ہے، یعنی وہ کہتے ہیں: ”اورہ کے ساتھ بکاء ہے تو وہ“، زمرہ ہوتی ہے جو بکاء (رونے) کے ساتھ ہوتی ہے، رجمیرہ کے بکاء جائے تو آسوا اور ان کا نقصان مراد ہوتا ہے۔

حضرت کعب بن مالکؓ حضرت خزہ کے مرثیہ میں کہتے ہیں:

بکت عیسیٰ وحق لها بکاءھا

وما بغی البکاء ولا العویل

(میرنی آنکھ رہی اور اس کو رونے کا حق ہے، نہ لاکھ نہ بکاء، کچھ قائم نہیں پہنچا سکتے)۔

خلیل کہتے ہیں: تمہ کے ساتھ پڑھنے والے سے ”لم یثرن“ کے معنی میں لیتے ہیں، اورہ کے ساتھ پڑھنے والے ”آوڑ“ کے معنی میں لیتے ہیں، اور لفظ ”بکاء“ کا مطلب ہے پر تکلف رہنا، جیسا کہ حدیث میں ہے: ”فان لم تبکو فتبکوا“ (۲) (اگر نہ رو مانا آئے تو رونا کی صورت بنالو)۔

(۱) القاموس المحیط، لمصباح المیزان: بارہ کی۔

(۲) حدیث: ”فان لم تبکو“۔ کی روایت ابن ماجہ (۲۲۳۲ طبع جمع)۔

نے کی ہے پھر کی نے کہ اس کی سند میں اور مانع ہے اس کا ۲۱۸۱ مائل من رافع ہے وہ ضعیف و متروک ہے۔



فقہاء کا استعمال بھی اس سے الگ نہیں ہے۔

کے محاسن شمار کرنے کے لئے بھی بولتے ہیں، سم "ندبہ" ہے۔

متحدہ غلط:

د- نخب یا نخب:

غ- صیاح و صرخ:

۵- "نخب" لغت میں خوب رونے کو کہتے ہیں، شبیب بھی اسی معنی میں ہے (۲)۔

۲- صیاح اور صراخ لغت میں پوری طاقت کے ساتھ آواز لگانا ہے، کبھی ان کے ساتھ رونا بھی ہو سکتا ہے اور کبھی نہیں، "صراخ" کا استعمال مدد کے سے "رنگانے" پر بھی ہوتا ہے (۱)۔

ح- عویل:

۶- عویل بلند آواز سے رونے کو کہتے ہیں، کہا جاتا ہے: "نعولت المرأة لعوالاً وعويلاً" (۳) (عورت نے زور سے آواز بکا کی)۔

ب- نیاب:

۳- نباح اور نباحہ لغت میں میت پر آواز کے ساتھ رونے کو کہتے ہیں (۲)۔

اس تفصیل سے واضح ہوتا ہے کہ "نخبیب" اور "عویل" دونوں کا معنی "خوب رونا" ہے، اور "صراخ" اور "صیاح" معنی میں قریب قریب ہیں، "نواح" میت پر رونے کو کہتے ہیں، "ندب" میت کے محاسن شمار کرنے کو کہتے ہیں، اور "بکاء" آواز کے ساتھ رونے کو کہا جاتا ہے، اور "بکی" بغیر آواز رونے کو کہتے ہیں یعنی صرف آنسو بانے پر اکتفا کیا جائے۔

المصباح میں ہے: یہ اس سے قریب ہے جو کلموں میں آیا ہے کہ: "ناحت المرأة على الميت نوحاً" (عورت نے میت پر نوحہ کیا)، باب "قال" سے ہے، اس سے اسم "نواح" بروزن غراب ہے، بسا اوقات "نباح" نون کے زیر کے ساتھ کہا جاتا ہے، مکی عورت کو "مانحة" کہتے ہیں، "نباحہ" نون کے زیر کے ساتھ اسی سے اسم ہے، اور نوحہ کی جگہ کو "مباحہ" نیم کے زیر کے ساتھ بولتے ہیں (۳)۔

بکاء کے اسباب:

۷- بکاء (رونے) کے متعدد اسباب ہیں: اللہ تعالیٰ کا خوف، خشیت، ترن، شدت مسرت۔

ج- ندب:

۴- "ندب" لغت میں کسی کام کی طرف بلانے اور اس پر آمادہ کرنے کے لئے استعمال ہوتا ہے، ندب: میت پر رونے اور اس

مصیبت میں رونے کا شرعی حکم:

۸- رونا کبھی تو بغیر آواز کے صرف آنسو بہانے تک ہوتا ہے، کبھی اپنی ملکی آواز بولتی ہے جس سے احترام مٹس ہو، کبھی تیز آواز کے

(۱) القاموس المحیط، المصباح المہیر۔

(۱) القاموس المحیط، المصباح المہیر۔

(۲) القاموس المحیط۔

(۲) القاموس المحیط، المصباح المہیر۔

۳ المصباح المہیر۔

(۳) المصباح المہیر۔

ساتھ ہوتا ہے جیسے سرخ، نوج، مدب، وغیرہ، یہ رونے والے کے فرق سے مختلف ہوتا ہے، کچھ لوگ غم چھپانے پر تیار ہوتے ہیں، کچھ جذبات پر قابو پاتے ہیں، اور کچھ لوگ ایسا نہیں کر پاتے۔
 ”برکاء“ (رونے) میں ماتھ کا عمل شامل نہ ہو جیسے ”ریان چاک کرنا“ چہرہ دھونا، اور ربوب کا عمل بھی شامل نہ ہو جیسے ”سراخ“، ”تج“، ملاکت، ”ہر ہوی کو دعوت دینا“ وغیرہ تو ایسا رہا مباح ہے (۱)۔ اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: ”إنہ مہما کان من العین والقلب فمن اللہ عز وجل ومن الرحمة، وما کان من اللہ واللسان فمن الشیطان“ (۲) (جب تک رونا آنکھ، اور دل سے ہوتا ہے وہ اللہ کی طرف سے اور رحمت کی وجہ سے ہوتا ہے، اور جب ماتھ و زبان سے ہونے لگے تو وہ شیطان کی جانب سے ہوتا ہے) اور آپ ﷺ کا ارشاد ہے: ”إن اللہ لا یعذب بدمع العین ولا بحرور القلب، ولكن یعذب بہما“ (۳) (اگر کسی نے اشارہ الی لسانہ۔ او یوحہم) (۴) (آنکھ کے آنسو اور قلب کے حزن کی وجہ سے اللہ عذاب نہیں دیتا، بلکہ اس کی وجہ سے) (۵) (اور آپ ﷺ نے اپنی زبان کی طرف اشارہ فرمایا) اللہ عذاب دیتا ہے یا جسم کرتا ہے۔
 اس حالت کے علاوہ میں روئے کے حکم کی تفصیل آئندہ آئے گی۔

اللہ کے خوف سے رہنا:

۹۔ مومن زندگی بھر اپنے نفس کے ساتھ جہاد کرتا ہے، اپنے تمام

اعمال اور تصرفات میں اللہ کا تصور رکھتا ہے، پس وہ اللہ سے ڈرتا ہے، اللہ بے پناہ بڑائی کے مالک کے وقت رونا ہے ایسا مومن اس برائے فائدہ لوگوں میں شامل ہے جن کے بارے میں اللہ نے بتا دیا ہے، جیسے ہوئے فرمایا: ”وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِينَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجِلَّتْ قُلُوبُهُمْ وَالضَّاهِرِينَ عَلَىٰ مَا نَصَابُهُمْ وَالْمُقِيمِينَ الصَّلَاةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ“ (۱) (اور آپ خوش خبری سناتے ہیں ان جہاد کرنے والوں کو جن کے دل ڈرتے ہیں جب اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے، اور جو عیسیتیں اس پر پڑتی ہیں اس پر صبر کرنے والوں کو اور ماری کی پابندی کرنے والوں کو اور) (اس کو) جو شرفی کرتے رہتے ہیں اس میں سے جو ہم نے تمہیں عطا رکھا ہے) (۲) اور ان ہی کے بارے میں اللہ نے فرمایا ہے: ”إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجِلَّتْ قُلُوبُهُمْ وَإِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ آيَاتُ اللَّهِ زَادَتْهُمْ إِيمَانًا وَعَلَىٰ ذُرِّيَّتِهِمْ يَتَوَكَّلُونَ“ (۳) (یہاں والے تو ہیں وہ ہوتے ہیں کہ جب) (ان کے سامنے) اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل سہم جاتے ہیں اور جب انہیں اس کی آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو وہ ان کا ایمان بڑھاتا ہے) (۴) (یہاں والے تو ہیں کہ وہ اپنے پروردگار پر توکل رکھتے ہیں)۔

قرطبی نے اس آیت کی تفسیر میں اس کے قریب اسی معنی میں روایت کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا ہے: اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مومنین کا وصف بتایا ہے کہ وہ ہر لمحے کے وقت خوف مر ڈر محسوس کرتے ہیں، اس لئے کہ ان کا ایمان قوی ہوتا ہے، وہ اپنے پروردگار کا خیال کرتے ہیں، ”وہا“ وحدہ کے سامنے ہیں، اس آیت کی تفسیر یہ آیت ہے جس میں اللہ فرماتا ہے: ”وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِينَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجِلَّتْ قُلُوبُهُمْ“ (۵) (اور آپ خوش خبری سناتے ہیں ان کے دل سہم جاتے ہیں اور جب انہیں اس کی آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو وہ ان کا ایمان بڑھاتا ہے) (۶) (یہاں والے تو ہیں کہ وہ اپنے پروردگار پر توکل رکھتے ہیں)۔

(۱) سورۃ الحج ۳۳

(۲) سورۃ انفال ۲

(۱) نیل الاوطار مشکوٰۃ فی سہ ۳۹۹۔ ۵۰ طبع دار الفکر۔

(۲) حدیث: ”اللہ مہما کان من العین والقلب“ کی روایت احمد (۱/۲۳ طبع البیروت) نے کی ہے اس کی سند میں علی بن زید بن جعدان ہے جو ضعیف ہے، تہذیب احمد، ابی بن حجر ۳۲۳/۸ طبع دار الفکر (۱/۲۳ طبع البیروت) نے کی ہے۔

(۳) حدیث: ”إن اللہ لا یعذب بدمع العین ولا بحرور القلب“ کی روایت بخاری (۱/۲۳ طبع البیروت) نے کی ہے۔

جہاد اپنے والوں کو جن کے دل ڈرتے ہیں، اور فرماتا ہے: "اللہیں
اصوٰر تظلمن قلوبہم بدکر اللہ" (۱) (یعنی) وہ لوگ جو ایمان
لائے اور اللہ کے ذریعے سے نہیں طمیناں ہوئیں، اس آیت کا حلق مال
معرفت اور طمیناں قسم سے ہے، "چل اللہ کے مذاہب سے
گھبراہٹ کو کہتے ہیں، البتہ اس میں تقاضا نہیں ہے، اللہ نے ہماری
آیت میں دونوں معنوں کو جمع فرمایا ہے: "اللہ نزل احسن
الحدیث کتابا متشابہا ثانی تفسر عنہ جلود اللہین
یحسنون ربہم نہ یس حبودہم وقلوبہم الی ذکر اللہ" (۲)
(اللہ نے بہت کلام نازل کیا ہے ایک کتاب باہم ملتی جلتی ہوئی اور بار بار
ہم ان ہی سے اس سے اس لوگوں کی جلد جو آپ پر درگاہ سے ڈرتے ہیں،
کانپ اٹھتی ہے پھر ان کی جلد اور ان کے قلب اللہ کے ذکر کے لئے نرم
ہو جاتے ہیں) یعنی اللہ کے ساتھ ان کے نفس کو یقین کے اعتبار سے
سکون حاصل ہوتا ہے، اگرچہ وہ اللہ سے خوف کھاتے رہتے ہیں۔

۱۰۔ یہ ان لوگوں کے "صاف ہیں جو اللہ کی معرفت رکھنے والے اور اس
کی معرفت اور مذہب سے ڈرے، لے ہوتے ہیں، ان جاہل عوام پر
بدعت پرست گنہگار کی چٹا پیچ کی طرح نہیں جو گمراہوں کی طرح چلاتے
ہیں، ایسا کرے، لے اُڑ جاتی کرتے ہیں کہ یہ خشوع اور مجاہدہ و ذوق
سے کہا جائے گا کہ تمہاری جگہ تو رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کے
اصحاب کے مقام تک، اللہ کی معرفت اور خوف و تعظیم میں نہیں ہوسکتی
ہے، حالانکہ اس مقام کے باوجود ان حضرات کی حالت یہ تھی کہ مواعد
کے وقت اللہ کو جانتے تھے اور اللہ کے خوف سے آدمی یہ مرتے تھے،
اسی سے اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ اللہ کے دربار اس کی کتاب کی تمامت
سنتے وقت اہل معرفت کی حالت یہ ہوتی ہے کہ: "واذا سمعوا ما
اتوا الی الرسول قرأ عنہم نفیس من اللہ معاً عرفوا

(۱) سورہ بقرہ ۲۸

(۲) سورہ بقرہ ۲۳

من الحق یقولون ربنا انما فلا کما مع الشاہدین" (۱) اور جب
وہ اس (کلام) کو سنتے ہیں جو پیغمبر پر اتار دیا ہے تو آپ اس کی تکلیفیں
نہیں لے کر اس سے آنسو بہا رہے ہیں، اس سے کہ انہوں نے حق کو
بچاؤ یا۔ جو کہتے ہیں کہ اللہ مارے پروردگار ہم ایسا لے لے سوتو
ہم کو بھی تصدیق کرنے والوں میں لکھ لے، یہاں حضرت کا مطلب اور
ان کا جواب ہوتا ہے، جو لوگ ایسے نہیں ہیں وہ اس کی راہ پر نہیں ہیں البتہ
جسے طریقہ اپنا ہوا وہ اس لوگوں کا طریقہ پنا ہے، یہی جو لوگ پٹلوں کا
رہنما حجاز رجال کا صحنہ رچاتے ہیں وہ سب سے بد حال لوگ ہیں،
اور پاگل پن کی تو مختلف قسمیں ہیں، امام مسلم نے حضرت انس بن
مالک سے روایت کیا ہے کہ لوگوں نے نبی ﷺ سے سوالات کئے اور
بار بار سوالات کئے تو ایک دن آپ ﷺ تشریف لائے، منبر پر
چڑھے اور فرمایا: "سلونی، لا تسألونی عن شیء إلا ینتہ لکم،
عادت فی مقامی هذا، فلما سمع ذلك القوم ارموا" (۲)
وردھوا ان یکنون بین یدی نمر قد حضر، قال انس: فجعلت
الکف بعمیما وشمالا فاذا کل اسال لاف راسہ فی ثوبہ
بیکمی... (۳) (مجھ سے پوچھو، تم مجھ سے جس چیز کے بارے میں
پوچھو گے میں اس کا جواب دوں گا جب تک میں اس جگہ پر ہوں، لوگوں
نے جب یہ سنا تو خاموش رہے، اور اللہ بیش محسوس کیا کہ آپ ﷺ ہی
ہونے والے بڑے حادثہ کے سامنے ہوں، حضرت انس کہتے ہیں: میں
نے اس میں بائیں ہاتھ رو دیکھا تو یہ دیکھا کہ ہر شخص اپنے سر کو اپنے کپڑے
میں لپیٹے رہ رہا ہے۔) اور ان سے پوری حدیث ذکر کی، امام ترمذی نے
حضرت عرابی بن ساریہ سے روایت کیا ہے، وہ روایت کو صحیح بتاوا ہے،
اسی کہتے ہیں: "وعظا رسول اللہ ﷺ موعظة سبغة درفت

(۱) سورہ مائدہ ۸۳

(۲) لوم الرجل وعلما کا حق ہے صفاوش ہو گیا، وہ اپنے نفس کو موم کہتے ہیں۔

(۳) حدیث مسلم، اس کی روایت سے مسلم (۳۳۳ طبع اکیس) سے کی ہے۔

رست میں نماز پڑھتے تھے اور آپ ﷺ کے رونے کی آواز مانڈی کے مٹنے کی طرح مٹتی تھی۔

امام ابو یوسف سے مروی ہے کہ یہ تفصیل اس صورت میں ہے جب رونے کی آواز حرف سے زیادہ ہو یا، حرف صلیہ ہوں، اگر حرف ز مد میں سے وہ حرف سے زیادہ ہو یا ایک حرف زائد ہو، ہر حرف اصلی ہو تو اس وہیں صورتوں میں نماز قائم نہیں ہوتی۔ حرف ز مدوں میں جن کا مجموعہ ”کمان“ کہیں کے حرف ہیں^(۱)۔

اس مسئلہ میں مابعد کے مسلک کا حاصل یہ ہے کہ نماز میں رونایا تو ”ر“ کے ساتھ ہو گا یا بغیر ”ر“ کے ہو گا۔ اگر رونایا بغیر آواز کے ہو تو اس سے نماز باطل نہیں ہوگی خواہ بد اختیار رونایا ہو یا یہ طور کہ خشوع یا مصیبت کی وجہ سے رونے ہو یا اختیار کی رونایا ہو بشرطیکہ اختیاری رونایا نہ ہو ورنہ ہو۔

”ر“ رونایا ”ر“ کے ساتھ ہو تو بلا اختیار رونے میں نماز ٹوٹ جائے گی خواہ کسی مصیبت کی وجہ سے ہو یا خشوع کی وجہ سے، اگر بغیر اختیار رونایا ہو، خشوع کی وجہ سے رونے ہو تو نماز نہیں ٹوٹے گی خواہ ماضی ہو، اگر بغیر خشوع کے رونایا ہو تو نماز باطل ہو جائے گی^(۲)۔

اس تفصیل کے علاوہ، سوتی سے ”ر“ یا بے ”ر“ کے ساتھ رونایا اگر کسی مصیبت یا تکلیف کی وجہ سے بغیر غلبہ کے ہو یا خشوع کی وجہ سے ہو تو یہی صورت میں یہ رونایا خشوع کی طرح ہے، عدا اور سہواً رونے کے درمیان فرق یہاں کیا جائے گا، یعنی عدا رونایا تو مطلقاً نماز کو باطل کر دے گا خواہ کم ہو یا زیادہ، سہواً رونایا اگر زیادہ ہو تو نماز باطل

عبدالحکیم اور ابن جریر ۱۳ طبع المکتبۃ النجدیہ (بیروت) کی ہے۔

(۱) تمیمی، الحقائق، ۵۵-۵۶ طبع دار المعرفۃ، فتح القدیر، ۲۸۱-۲۸۲ طبع دار صادر۔

(۲) حاشیہ شیخ علی الحدادی علی مختصر خليل، جو حاشیہ قرطبی پر مبنی ہے، ۳۲۵ طبع دار صادر، جوہر للخلیل، ۶۳، جواب الجلیل، ۳۳۔

ہو جائے گی، کم ہو تو مجدد ہو یا جانے کا ”ر“۔

ثانیہ کا مسلک یہ ہے کہ نماز میں رونایا صحیح قول کے مطابق اگر ایسا ہو کہ، وہ حرف ظاہر ہو جائے تو نماز باطل ہو جائے گی، اس لئے کہ یہ نماز کے ممانی ہے، خواہ یہ دو اثرات کے خوف سے ہو، صحابہ کے بالتامل قول یہ ہے کہ اس سے نماز باطل نہیں ہوگی، اس سے کاعت میں اس کو شکو نہیں کہتے اور نہ اس رونے سے کچھ سمجھ میں آتا ہے، لہذا یہ دماغس آواز کے شائبہ ہو^(۳)۔

حاصل یہ کہ تامل کا تعلق ہے تو اس کی رائے یہ ہے کہ نماز کے اندر اگر رونے میں دو حرف ظاہر ہو جائیں یا خشیت میں اور ذکر وہ ظاہر ہو جائے تو نماز باطل نہیں ہوگی، اس سے کہ یہ رونایا ذکر کے قائم مقام ہے، اور کہا گیا ہے کہ اگر رونایا غالب آجائے گا تب یہ حکم ہے ورنہ نماز باطل ہو جائے گی، جیسے کہ رونایا خشیت کے طور پر نہ ہو، اس لئے کہ رونے میں حرف بھی ہوتے ہیں، اور وہ بذات خود کلام کی طرح معنی پر دلالت کرتا ہے، کہ وہ کے سلسلہ میں امام احمد کہتے ہیں: ”اگر رونایا غالب آجائے تو میں اسے مکروہ سمجھتا ہوں یعنی تکلیف کی وجہ سے، اگر خواہ سے رونے تو مکروہ ہو گا جیسے کہ فہمی، ورنہ مکروہ نہیں ہو گا“^(۴)۔

قرآن پڑھتے وقت رونایا:

۱۳ قرآن کی آیات کے وقت رونایا مستحب ہے، سورہ ہمزہ کی اس آیت سے یہی مفہوم ہوتا ہے: ”وَيَخْرُؤُنَ لِلْأَذْفَانِ يَشْكُونَ وَيَرْبُلُهُمُ خُشُوعًا“^(۵) (اور غصروں کے مل رہے ہیں روتے

(۱) حاشیہ الحدادی علی شرح الکبیر، ۲۸۳ طبع دار الفکر۔

(۲) نہایہ الکناج، ۳۳ حاشیہ القلیوبی وغیرہ، ۸۷، مفتی الکناج، ۹۵۔

(۳) الفروع، ۳۷۰-۳۷۱۔

(۴) سورہ ہمزہ، ۱۰۹۔

موت کے وقت اور اس کے بعد رونا:

۱۴- فتیاء کا اتفاق ہے کہ رو مانا بغیر تہذیب کے صرف تہذیب کی حد تک جو یہ سوچ سے قتل اور اس کے بعد جائز ہے، یہی حکم ہے جب آواز کے ساتھ رونا غائب آجائے اور دوسرے پر قادر نہ ہو سکے، اور یہی حکم ہے دل کے غم کا بھی۔

فتا، کا اس پر بھی اتفاق ہے کہ بلند آواز سے میت کے محسن شمار کر کے ولولہ کرنا حرام ہے، بلا یہ کہ بعض حنابلہ سے نزوع میں منقول کچھ اس سے مستثنیٰ ہیں۔

فقہاء کا اتفاق ہے کہ نوحہ نہ کرنا، کچھ سے دُریا ہوں چاک کرنا، منہ نوچنا، غیہ دینے سے کام حرام ہیں، حنفیہ نے اس کے سے تربت کا لفظ استعمال کیا ہے، جس سے اس کی مراد تربت تحریمی ہے، اس طرح فقہاء کے مابین اس مسئلہ میں اختلاف باقی نہیں رہتا۔

لیکن اگر رما آؤ، در کے ساتھ ہو، البتہ توحہ و پاریہ چاک گریہ کی
مغیر دہ ہو تو خفیہ مالکیہ، در کتابہ کی رے میں چار ہے، مالکیہ نے
رونے کے لئے اکھا نہ ہونے کی شرط لگائی ہے، اگر رونے کے لئے
اکھا ہوں تو مالکیہ کے نزدیک مکروہ ہے (۱)۔

ثانیہ کے ر ایک تفصیل ہے، تقلید پانی نے اس کا ذکر کیا ہے،
پنہاچہ مود کہتے ہیں: میت پر ر ماقیامت کے دن کی ہونہ کی کے خوب
غیر دکی وہہ سے ہو تو کون حرت میں ہے، یہ محبت یا رقت کی وہہ سے،
مثلاً! بچہ پر ہو تو بھی یہی حکم ہے، سین صبر رما زید و بہتر ہے، یہ نیکی
مصلحت، بہرست، شجاعت، علم جیسی شئی کے مفقود ہو جانے کی وہہ سے ہو

ہوئے اور یہ (قرآن) ان کا خشوع اور بے حیا ہونا ہے۔ قرطبی فرماتے ہیں: یہ ان حضرات کی مدح ہے اور علم کی پہچان، اور علم کا حصہ رکھنے والے ہر شخص کی ذمہ داری ہے کہ اس مقام تک پہنچے، چنانچہ قرآن کی سماعت کے وقت خشوع ہو واضح اور انگلیہ اختیار کرے (۱)۔

رجسٹری "لکشف" میں "وہیدہم حشوعا" کی تفسیر میں کہتے ہیں: یعنی دل کی مری ورنہ نگہ کی تفسیر جو حقیقی ہے (۲)۔

کی قیمت پر منگوا کرتے ہوئے طبعی کہتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: **وَنَزَّلْنَا قُرْآنًا سَاحِقًا** سے قبل یہ وہ نساوی کے علماء جو ایمان لائے جب اس کے سامنے قرآن کی حرمت کی حاکمیت ہے تو وہ خود یوں کے مل رہتے ہوئے رپرتے ہیں، اور قرآن کے مواضع و جہر سے ان کے خشوع میں اضافہ ہوتا ہے، یعنی اللہ کے حکم اور اس کی اطاعت کے سے سرنگد کی متدلل میں اضافہ ہوتا ہے (۳)۔

تراویح قرآن کے وقت رونے کا انتخاب اس روایت سے بھی سمجھا جاتا ہے جسے ابن ماجہ نے اور اسحاق بن راہویہ نے اسے اپنے مسندوں میں حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے مرفوعاً نقل کیا ہے: "ہذا القرآن نزل بحزن، فاذا قرأتموه فابکوا، فان لم تبکوا فاجسروا" (۴) (یہ قرآن حزن کے ساتھ مارا گیا ہے، تو جب تم اس کی تلاوت کرو تو رونا نہ آئے تو رے لی صورت بنا لو)۔

() المقرضي ١٠/١٢٢١

(۳) کتب ۳۹۸، ۴۰۰ طبع در ایران۔

(۳) اس سے مراد سورۃ اسراء کی دو آیات ۱۰۷ اور ۱۰۹ ہیں طبری ۵/۸۳-۸۴ طبع مجلس، روح المعانی ۱۵/۱۹۰ طبع المیزان

(۳) ہمیشہ ”ہی جی“ لقرآن ”کتر“ فقرہ غمرا میں گزریگی۔

(۱) فتویٰ قاضی خان ولایت اریہ مع فتاویٰ الہدیہ ۹۰، حاشیہ المصطلحات علی
الدر المختار، ۸۳۳ حاشیہ ابن عابدین، ۶۰، حاشیہ الدہلوی، ۳۳۰، حاشیہ
الکلیلی، ۱۲، مواہب الجلیل مع الدج و التلخیص، ۲۳۵، الخرشنی مع حاشیہ
الدهلوی، ۳۳۲۔

تو مندوب ہے، یہ رشتہ و صدقہ و فاداری، ہر مصلحت پذیری کے منفقہ، ہو جانے کی وجہ سے ہو تو مکروہ ہے یا تصدقہ و ہدیہ پر تسلیم و رضا کے نہ ہونے کی وجہ سے ہو تو رونا حرام ہے (۱)۔

امام شافعی کہتے ہیں: موت سے قبل رونا جائز ہے، سب موت ہو جائے تو رک جائیں، انہوں نے استدلال نسانی میں حضرت جابر بن عتیق کی حدیث سے کیا ہے جو منقریب آ رہی ہے (۲)۔

فقہاء نے اس مسئلہ میں جو رائے دی ہے اس پر استدلال حدیث سے کیا ہے، چنانچہ ترمذی نے حضرت جابرؓ سے روایت کیا ہے، وہ فرماتے ہیں: "أحد النبی ﷺ بیّد عبد الرحمن بن عوف رصي الله عنه فإطلق به إلى ابنه إبراهيم، فوجدته يجود بنفسه، فأنحله النبي ﷺ فوضع في حجره فبكى، فقال له عبد الرحمن: أبكى؟ أو لم تكن بهيت عن البكاء؟ قال: لا، ولكن بهيت عن صوتين أحققين لأجربين صوت عند مصيبة، خمش وجوه وشفق جيوب وروية شيطان" (۳) (یہ کرم ﷺ نے حضرت عبد الرحمن بن عوفؓ کا ہاتھ پکڑ کر انہیں لے کر اپنے صاحب زادہ ابراہیم کے پاس تشریف لائے، دیکھا کہ وہ جاں نثی کے عام میں ہیں، نبی ﷺ نے انہیں لے کر پی کوہ میں رکھا، وہ رہ پڑے، حضرت عبد الرحمن نے پوچھا: آپ ﷺ رو رہے ہیں؟ یا آپ ﷺ روتے رہے سے منع نہیں فرمایا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، میں نے اس قسم کی اہتمام و فائز نہ کر کے روکا تھا، یک مصیبت کے وقت آدمی، چہ و نہ چہ،

گریباں بھارنا اور شیطان کی بیخ (۱)۔

امام بخاری نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ليس منا من لطم الحدود وشفق الجيوب ودعى بدعوى الجاهلية" (۱) (وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو منہ پر تھپتھپ مارے، پٹے پھاڑے اور جاہلیت کا نعرہ لگائے)۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تھپتھپ مارنا، گریب چاک کرنا اور جاہلیت کا نعرہ لگانا جائز نہیں ہے۔

نسانی نے حضرت جابر بن عتیقؓ سے روایت کیا ہے: "أن رسول الله ﷺ جاء بعبد الله بن ثابت فوجدته قد غلب، فصاح النسوة وبكبن، فجعل ابن عتيق يسكتهن، فقال رسول الله ﷺ: دعهن، فإذا وجب فلا تبكين باكية، فالوا، وما الوجوب يا رسول الله؟ قال: الموت" (۲) (رسول اللہ ﷺ حضرت عبداللہ بن ثابت کی زیارت کے لئے تشریف لائے، دیکھا کہ بکری حالت ہے، تو عورتیں چیخ کر رہ گئیں، حضرت بن عتیقؓ انہیں خاموش کرنے گئے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انہیں چھوڑ دو، جب واجب ہو جائے تو کوئی نہ کرنے، ابلیس گزندہ رہے، لوگوں نے دریافت کیا: واجب ہونا کیا ہے یا رسول اللہ؟ آپ ﷺ نے فرمایا: موت)۔

قبر کی زیارت کے وقت رونا:

۱۵۔ قبر کی زیارت کے وقت رونا جائز ہے، اس کی دلیل صحیح مسلم میں

(۱) حدیث: "ليس منا من لطم الحدود..." کی روایت بخاری (طبع انتقادی) نے کی ہے۔
(۲) حدیث: جابر بن عتیقؓ "أن رسول الله ﷺ جاء بعبد الله بن ثابت فوجدته قد غلب..." کی روایت بیہودہ (۳۸۲) طبع عزت عید عباس نے کی ہے اس کی سند میں عتیقؓ کی حالت کی جمالت ہے (ابن ماجہ میں حجرہ ۵۰ طبع دار الفکر للطباعة والنشر)۔

(۱) تلمیذی ۱۱۳۳ م مرقی کتاب ۱/ ۳۵۵-۳۵۶ نہلیہ کتاب ۳/ ۱۲-۱۵، ابن ماجہ بشری ۱/ ۱۲۶-۱۲۷۔
(۲) مجموعہ دعویٰ ۵/ ۳۰۔
(۳) حدیث: "بھیبت عن صوتین أحققین لأجربین..." کی روایت حاکم (۳۰۴) طبع درۃ المعارف اعمانیہ نے کی ہے۔

حضرت ابو یوسف سے مروی روایت ہے کہ مائے ماتے میں کہ: "وَأَدَّ السَّبِيحَةَ قَبْرَ امِّهِ فَبَكَى، وَابْكَى مِنْ حَوْلِهِ" (الحج^(۱)) (بنی علیہ السلام) نے اپنی والدہ کی قبر کی ریاست کی تو رہ پڑے اور اپنے ساتھ والوں کو بھی رلایا۔

رونے کے لئے عورتوں کا جمع ہونا:

۱۶- رونے کے لئے عورتوں کا جمع ہونا مالکیہ کے نزدیک اگر بغیر "توڑ کے ہو تو مکروہ ہے اور "توڑ کے ساتھ ہو تو حرام ہے" (۲)۔

شافعیہ کے نزدیک رونے کے لئے اسباب خارج نہیں ہے۔

حنفیہ و حنابلہ نے رونے کے لئے عورتوں کے جمع ہونے کے مسئلہ پر تنگنہ نہیں کی ہے، لیکن فقہاء حنفیہ کہتے ہیں کہ بغیر "توڑ" کے ساتھ رونا حرام ہے، اگر استیذان یا تحریم اس وقت ہوتی ہے جب اسی کے ارادہ سے جمع ہونا پایا گیا ہو۔

اور جب رونے کے لئے عورتوں کا جمع ہونا مکروہ یا حرام ہے تو رونے کے لئے مردوں کا جمع ہونا مکروہ یا حرام ہوگا، فقہاء حنفیہ صرف عورتوں کا مسئلہ اس لئے بیان کیا کہ ان میں اس کا رواج ہوتا ہے (۳)۔

وائد کے وقت بچے کے رونے کا اثر:

۱۷- ولادت کے وقت اگر بچہ رونے لگا تو بیچ لی اور سنائی دے تو یہ اس کے رمدہ ہونے کی دلیل ہے، خواہ بچہ چڑھنے کی طرح حلاوت ہو گیا ہو جیسا کہ شافعیہ کے نزدیک ہے، یا حلاوت نہ ہو جیسا کہ حنفیہ کے

(۱) حدیث: "وَأَدَّ السَّبِيحَةَ قَبْرَ امِّهِ" کی روایت مسلم (۲/۱۷۱) طبع انجمن اہل کتب کے ہے۔

(۲) حوالہ الاکلیل ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳

کر پاتے۔ اور کہا گیا ہے: مسنونہ سوچ و شیدائش رجا، جیسے کہ کی
خلیم نے کہا ہے:

اذا اشبکت دموع في حدود

نيس من بكي من نياكي

(سب آنسو رخساروں سے آمیز ہو جائیں تو حقیقی اور بنائی
رونے والے واضح ہو جائیں گے) (۱)۔



حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
”تستامر الیمة فإدا بکت او سکت فهو دصاھا وای ابت
فلا جوار علیھا“ (۲) (ناری سے اجازت لی جائے لی، اگر وہ
رہ پڑے یا خاموش رہے تو یہ اس کی رضا مندی ہے، اور اگر اتکار کرے
تو اس پر جو نہیں ہے)، اور اس لئے بھی کہ اجازت طلب کن رہو بیخ
نہیں کرتی ہے تو یہ اجازت بھیجی جائے لی جیسے کہ خاموشی، اور رہا فرط
حیا کی دلیل ہے مابعد یقین کی نہیں، یونکہ اگر وہ مابعد یقینی تو مار
رتی، یونکہ وہ در رنے سے نہیں شرماتی (۳)۔

آدمی کا رہنا کیا اس کے صدق گفتاری کی علامت ہے؟

۱۹- انسان کا رہنا اس کے صدق گفتاری کی علامت نہیں ہے، اس کی
دلیل سورہ یوسف کی آیت ہے: ”وحاء وایاھم عشاء
یتکون“ (۳) (وہ یہ لوگ اپنے باپ کے پاس شرم رات میں
رہتے ہوئے پہنچے)، اور درن یوسف نے رہے کا صوبک یا تاک
ان کے با ان کی بات کی سمجھ میں حالانکہ ان کی بات جھوٹ
تھی، انہوں نے ہی سار شرم رتی تھی، اور اس پر عمل یا تھا۔

قرطبی فرماتے ہیں: ہمارے علماء نے کہا ہے کہ یہ آیت دلیل ہے
کہ رہنا انسان کی صداقت قول کی دلیل نہیں ہے، اس لئے کہ ممکن ہے
رہنا بنائی ہو، کچھ لوگ ایسا کرے پر قائم رہتے ہیں اور کچھ لوگ نہیں

(۱) حدیث، ”تستامر الیمة فإدا بکت او سکت“ کی روایت
ابوداؤد (۳/ ۵۷۳، ۵۷۵ طبع عزت میددعاس) نے کی ہے امام
ابوداؤد نے کہا حدیث کا لفظ ”بکت“ محفوظ نہیں ہے بلکہ حدیث میں وہم
ہے یہ وہم اور یس یا محمد بن علاء روی سے ہوا ہے اصل حدیث لفظ
”بکت“ کے بغیر ہے، جس کو امام بخاری (صحیح ۱۹/ ۱۹۱ طبع المنقیر) نے
روایت کیا ہے۔

(۲) مطابق اولیٰ انیس ۵/ ۵۶۱ طبع المکتبہ اسلامی۔

(۳) سورہ یوسف ۱۶۔

(۱) القرطبی ۱۳۵۹۔

کے ساتھ عقد صحیح یا صحیح کے قائم مقام عقد فاسد میں جماع نہ کیا گیا ہو، اور نہ بایا ہے: یہ دو عورت ہے جس کا پردہ بکارت زائل ہی نہ ہو (۱)۔

بکارتہ

متعلقہ الفاظ:

الف - عذراء:

۲- عذراء لغت میں مقام مخصوص پر ہونے والی کھال کو کہتے ہیں (۲)۔ اسی سے "عذراء" ہے یعنی دو عورت جس کی بکارت کسی طرح نہ رائل ہوئی ہو (۳)۔

ہیں "عذراء" لغت اور عرف میں "بکر" کے مرادف ہے، بسا اوقات فقہاء ان دونوں میں فرق کرتے ہیں، چنانچہ عذراء ایسی خاتون کو کہتے ہیں جس کی بکارت سرے سے زائل ہی نہ ہوئی ہو، اور یہ کہتے ہیں: اگر عرف میں دونوں کو برابر سمجھا جاتا ہو تو اعتبار کیا جائے گا (۴)۔

ب - شیبہ:

۳- شیبہ: بت: بتی کے، ریو خواد حرم طریقہ پر ہو، بکارت رائل ہوے نام ہے۔

شیبہ: لغت میں بکر کی ضد ہے، یہ دو خاتون ہے جس نے ثادی لی "رشیبہ ہوئی ہو" رشوم سے راء بتی تعلق کے بعد کسی بھی وجہ سے اس سے علاحدہ ہوئی ہو، اصمعی سے منقول ہے کہ انہوں کے بعد مرد ہو یا عورت، شیبہ ہے۔

شیب اصطلاح میں دو عورت ہے جس کی بکارت جلی کی وجہ سے

تعریف:

۱- ہکارتہ (ب پر زبر کے ساتھ) لغت میں وہ کھال ہے جو عورت کی شرمگاہ پر ہوتی ہے (۱)۔

بکرہ وہ عورت جس کی بکارت زائل نہ کی گئی ہو، اور مرد کو "ہکر" اس وقت کہا جاتا ہے جب اس نے (شرعی طور پر) کسی عورت سے مباشرت نہ کی ہو، اسی مفہوم میں حدیث ہے: "البکر بالبکر جلد مائة و مئیس مسہ" (۲) (کنو اور الا کا کنواری لڑکی کے ساتھ ناجائز جنسی تعلق قائم کرے تو اس کی سزا سو کوڑے اور ایک سال کی شہرہ دہری ہے)۔

بکر اصطلاح میں حنفیہ کے نزدیک ایسی عورت کا نام ہے جس سے نکاح یا بغیر نکاح کے جماع نہ کیا گیا ہو، پس جس کی بکارت بغیر جماع کے کوڑے یا مسلسل حیض یا زخم ہو جانے یا دیر تک بلا ثادی کے رو جانے کی وجہ سے رائل ہوئی ہو، یا طور کہ اپنے گھر والوں میں بلوغ کے بعد طویل مدت تک بیٹھی رہی ہو، یہاں تک کہ کنواریوں کے شمار سے نکل گئی ہو، تو ایسی عورت حقیقتاً "ارحما بکر" (بارد) ہے (۳)۔

مالکیہ نے اس کی تعریف یہ کی ہے کہ باکرہ وہ عورت ہے جس

(۱) لمصباح لمیر لسان العرب، مادة "بکر"۔

(۲) حدیث: "البکر بالبکر" کی روایت مسلم (۳۱۶/۳ طبع مجلس) نے

عبودہ بن حاتم سے کی ہے۔

(۳) رد المحتار علی مدر الفقہار ۳/۳۰۳ اور انبیاء الفرائض العربیہ۔

(۱) حنفیہ المدسوق علی اشرح الکبیر ۲/۲۸۱ طبع عیسیٰ الخلیس مصر۔

(۲) لسان العرب، مادة "عذراء"۔

(۳) رد المحتار علی مدر الفقہار ۳/۳۰۲ حنفیہ المدسوق علی اشرح الکبیر ۲/۲۸۱۔

(۴) نہایۃ النکاح ۲/۲۳۳ طبع المکتبۃ الاسلامیہ المدسوق علی ۲/۲۸۱۔

بکارت ۴-۵

خود حرام طریقہ پر ہونا اہل ہوئی ہو (۱)۔

شعبہ ۱۰۰۰ ایک دوسرے کی ضد میں۔

ختم ۴ کے وقت بکارت کا ثبوت:

۴- جمہور فقہاء نے بکارت اور حیو بت کے سلسلہ میں عورتوں کی شہادت کو قبول کیا ہے، ان کی تعداد کے سلسلہ میں فقہاء میں اختلاف ہے۔

حصبہ و حنا بلہ کے نزدیک ایک ثقہ عورت کی شہادت سے بکارت ثابت ہو جائے گی، وہ عورتوں میں زیادہ اعتبار اور زیادہ اطمینان ہے، حنا بلہ میں سے ابو الخطاب نے اس مسئلہ میں مرد کی شہادت کو بھی درست قرار دیا ہے۔

مالک کا مذہب جیسے کہ غیل "مرد و عورتوں کی شہادت سے بکارت ثابت ہوگی۔"

میں ہوتی ہے بکارت کا حکم میں لکھا ہے کہ اگر مرد ۱۰۰ عورتوں کو یا ایک عورت کو لائے جو اس کے حق میں ۱۰۰۰ عورتوں کے مقابلہ میں کوئی عورت قبول کی جائے گی۔

مثالیہ نے کہا: ۱۰۰ مرد یا ایک مرد ۱۰۰۰ عورتوں یا چار عورتوں کی شہادت سے بکارت ثابت ہوگی (۲)۔

ثبوت بکارت میں عورت کی شہادت قبول کرنے کی علت یہ ہے کہ خاتون کا وہ مقام شرم گاہ ہے جسے مرد صرف نہارت کے وقت دیکھ سکتے ہیں، مگر مالک سے روای سے نقل کیا ہے کہ "سنت یہی ہے

(۱) لسان العرب، المصباح المہیر، مادۃ "حیب" بکشاف القناع ۵/۲۶۷ طبع المریض۔

(۲) حاشیہ ابن ماجہ ۵۹۶/۳، ۳۷۱/۸۹۳ طبع در احیاء التراث العربیہ حاشیہ المدنی علی المشرح الکبیر ۲/۵۸۵، ۴۸۸/۳، شرح المہاج ۳۵۳/۵ طبع المکتبۃ الشریعیہ ۱۹۲/۲، بکشاف القناع ۵/۱۳ طبع المریض، المصباح المہیر ۵۵۵/۱۵۷۔

کے عورتوں کی شہادت ان امور میں درست قرار دی جاتی ہے جن سے صرف عورتیں ثابت ہوتی ہیں، جیسے عورتوں کی ولادت وراثت کے حیب (۱)، "وراثت پر بکارت اور حیو بت کو قیاس کیا گیا ہے۔" ان طرح بکارت یحییٰ سے بھی ثابت ہوتی ہے جس کی تفصیل آگے آرہی ہے۔

عقد نکاح میں بکارت کا اثر:

کنواری عورت کی اجازت کس طرح ہوگی:

۵- فقہاء کا اتفاق ہے کہ نکاح کی اجازت طلہ کے وقت کنواری یا بالغ عورت کی خاموشی اس کی جانب سے اجازت ہے، اس لئے کہ حدیث میں ہے: "البکر تستأذن فی نفسها واذبها صماتها" (۲) (کنواری سے اس کی ذات کے بارے میں اجازت لی جائے گی، اور اس کی خاموشی اس کی طرف سے اجازت ہے)۔

نیز حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "الأنتم أحق بنفسها من وليها، والبكر تستأذن فی نفسها، واذبها صماتها" (۳) (شوہر و بالغہ عورت اپنے نفس کے بارے میں اپنے ولی سے زیادہ حق دار ہے، اور کنواری سے اجازت لی جائے گی، اس کی خاموشی اس کی اجازت ہے)۔

خاموشی کی مانند بغیر اشتہاء کے ہنسی بھی ہے، اس لئے کہ یہ ہنسی بہت قلیل خاموشی رضامندی کی وضوح دیکھتی ہے، اسی طرح قسم

(۱) دیمری کے مژکون ابی شہر سے معنی "معنف" میں روایت کیا ہے جیسا کہ نصب الرایۃ (۸۰۳/۲) طبع المکتبۃ الشریعیہ میں ہے اور عند المدنی سے ہے "معنف" (۲۲۳/۸) طبع المکتبۃ الشریعیہ میں سے تصیلاً و ہمت کیا ہے۔

(۲) حدیث ۳۱۱۰ "البکر تستأذن" کی روایت مسلم (۱۰۳/۲) طبع المکتبۃ الشریعیہ حضرت ابن عباسؓ سے ہے۔

(۳) حدیث ۳۱۱۱ "الأنتم أحق بنفسها من وليها" کی روایت مسلم (۱۰۳/۲) طبع المکتبۃ الشریعیہ حضرت ابن عباسؓ سے ہے۔

بکارتہ ۶-۷

ہمسکراہٹ، وغیرہ کے روئے، اس لئے کہ روئے بھی ضمناً رضامندی کی دلیل ہے۔

اس مسئلہ میں وہ روئے نے ہر منہ سے اہل حق و باطل کے اعتبار پر ہے، اگر قرآن متعارض ہوں یا واضح نہ ہوں، احتیاط یہ ہے کہ جائے گی (۱)۔

کنواری بالغہ خاتون سے اجازت و مشورہ لے کر جمہور کے نزدیک مستحب ہے، اس لئے کہ اس کے ولی کو اس کے نکاح میں اس پر اجازت کا حق حاصل ہے، حنفیہ کے نزدیک اجازت لے کر نکاح ہے، اس لئے کہ اس کے ولی کو حق اجبار حاصل نہیں ہے (۲)۔ اس کی تفصیل اصطلاح "نکاح" میں دیکھی جائے۔

۶- مالک یہ لے کر یہ ہے کہ پند قسم کی کنواری عورتوں کی خاموشی پر کتنا نہیں کیا جائے گا بلکہ نکاح کی حارت ظنی کے وقت ان کے لئے بون کر جائز، یعنی صوری ہے، یہ مندرجہ ذیل میں:

الف۔ ایسی کنواری لڑکی جس کو بعد بلوغت اس کے باپ یا باپ کے بھی سے رشید پدر یا پدر ہو، اس لئے کہ ایسی خاتون پہ اس کے والد کو جبر حاصل نہیں ہے، کیونکہ اس کے والد نے اس کے ساتھ حسن تصرف کا معاملہ رکھا ہے، مذہب میں معروف قول یہی ہے۔

ب۔ ایسی مجبور رہا کر عورت جس کو اس کے والد نے نکاح کرے سے روک دیا ہو، ورنہ روکنے کا مقصد خاتون کا ممانعت نہیں ہو بلکہ اس کو نقصان پہنچانا ہو، یہ عورت اپنا معاملہ حاکم کے سامنے لے جائے اور

حاکم خود اس کا نکاح اس لئے کرنا چاہے کہ اس کے والد نے گریز کر لیا ہے، اور اس کا نکاح پڑ جائے۔

ج۔ ایسی یتیم غفلت کی شمار نہ کی جائے جس کا نہ باپ ہو نہ بھی، اور جس پر فقیر یا زنا کا یا کسی شرم پرست نہ ہونے کی وجہ سے بکارت کا اندیشہ ہو، ایک قول کے مطابق، بین معتدقوں کی رو سے یہی عورت پر جبر کا حق ہے۔

د۔ ایسی مادر و جس پر جبر نہ ہو، جس کے ساتھ نہیں ہو ہو یعنی اس کے حقیقی ولی کے علاوہ کسی اور نے اس کی اجازت کے بغیر شادی کر دی ہو جو باپ، اس کے متغیر تر والد بھی کے علاوہ کوئی ہو، پھر اس تک ختم پہنچانی جائے اور مورد رضی ہو جائے۔

ح۔ ایسی کنواری لڑکی جس کی شادی کسی معیوب شخص سے کی جا رہی ہو جس کا عیب عورت کے سے باعث خیر ہو جیسے بنون، جذام اور بے بس کے عیوب (۱)، انہیں اصطلاح "نکاح" میں دیکھی جائے۔

ولی کی شرط یا عدم شرط:

۷- کنواری خاتون اگر صغیرہ ہو تو بالاتفاق وہ نکاح خود سے نہیں کر سکتی، بلکہ اس کا ولی اس کی شادی کرے گا۔

کنواری اگر کبیرہ ہو تو جمہور فقہاء سلف و خلف کے نزدیک یہ بھی اپنا نکاح بذات خود نہیں کر سکتی، صرف ولی اس کا نکاح کرے گا، مالک یہ کے مشہور مذہب کی رو سے اگرچہ وہ غیر شادی شدہ ہونے کی حالت میں ساٹھ سال کی ہی کیوں نہ ہوئی ہو یہی حکم ہے (۲)۔

(۱) حاشیہ الدسوقی علی المشرح الکبیر ۲/ ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۸، المشرح الصغیر مع حاشیہ الصاوی ۲/ ۳۶۷، ۳۶۸ طبع دار المعارف مصر۔

(۲) ابن ماجہ ۲/ ۴۶۹، حاشیہ الدسوقی علی المشرح الکبیر ۲/ ۲۲۳، ۲۲۴، نہیہ الحجاج ۲/ ۲۲۳ طبع مصطفیٰ اعلیٰ مصر، انہی لابن قدامہ ۲/ ۲۲۳ طبع اریس۔

(۱) حاشیہ ابن ماجہ ۲/ ۴۶۹، حاشیہ الدسوقی علی المشرح الکبیر ۲/ ۲۲۳، ۲۲۴ طبع دار الفکر قلیوبی علی شرح المصباح ۲/ ۲۲۳ طبع عیسیٰ اعلیٰ مصر، انہی ۲/ ۴۶۹ طبع اریس، کتاب القناع ۲/ ۲۶۳ طبع اریس۔

(۲) حاشیہ الدسوقی علی المشرح الکبیر ۲/ ۲۲۳، ۲۲۴، نہیہ الحجاج ۲/ ۲۲۳، کتاب القناع ۲/ ۴۶۹ طبع ابن قدامہ ۲/ ۲۶۳ طبع ابن ماجہ ۲/ ۴۶۹، اور اس کے بعد کے صفحات، فتح القدیر ۲/ ۱۷۳۔

حنفی کا مذہب ہے کہ ایک خاتون کے ولی کو حق ایہا ر حاصل نہیں ہے، وہ خود پنا نکاح کر سکتی ہے، اگر وہ غیر کفو میں یا مہر مثل سے کم میں پنا نکاح کرتی ہے تو اس کے ولی کو فتح نکاح کے مطالبہ کا حق اس کے حامد ہونے سے پہلے پہلے حاصل ہے^(۱)۔

امام ابو یوسف سے مروی ہے کہ آزاد، عاتقہ، مائتہ اور شادی ہوئے اس کا نکاح ولی کے بغیر منعقد نہیں ہوگا، امام محمد سے مروی ہے کہ موقوف رہے گا، تفصیل اصطلاح ”نکاح“ میں دیکھی جائے۔

بکارت کے دو وجود ایہا ر کب ختم ہوگا؟

۸- الف۔ مالک کی رائے ہے کہ والد ایسی باکرہ پر ایہا ر نہیں کرے گا جس کو اس نے رشیدہ بنایا ہو، اگر وہ بالغ ہوگئی ہو، مثلاً اس نے لڑکی سے کہا ہوا میں نے تم کو رشیدہ قرار دیا یا میں تمہارا ماتھہ چھوڑا یا یا میں نے تم سے پابندی اٹھالی یا اسی جیسے الفاظ عورت کا رشیدہ ہونا اس کے والد کے تکرار سے ثابت ہوگا یا اگر وہ انکار کرے تو بیہ سے ثابت ہوگا۔ اور جب اس پر ایہا ر نہیں ہوگا۔ ماں اس کی بکارت، ربان سے اظہار ضروری ہوگا، بیگ مذہب میں معروف ہے۔

اس عبد پر کہتے ہیں: والد کو اس پر تہ نکاح حاصل ہے۔

ب۔ باکرہ محرمہ کا باپ اگر اس سے اپنی پسند کے شخص سے نکاح کرنے سے روک دے، اور وہ اپنا معاملہ قضا میں لے جائے اور اس کی پسند کے شخص کا اس کا کفو ہونا ثابت ہو جائے تو حاکم باپ کو حکم دے گا کہ اس کی شادی کرے، اگر باپ پھر بھی گریہ کرے تو اس کا حق جہا ر ختم ہو جائے گا اور حاکم خود اس کی شادی کر دے گا، اس صورت میں عورت کے لئے شادی اور مہر پر ربان سے اظہار

رضامندی ضروری ہوگا^(۱)۔

ثانیہ اور حاتلہ کا مسلک اس مسئلہ میں سوائے بعض تفصیلات کے زیادہ مختلف نہیں ہے۔ جیسے ولی ماضل (شادی سے روکنے والا) کا بار بار ثانی سے گریہ کرنا^(۲)۔

ج۔ یتیم صغیرہ یا مرد پر اگر رشیدہ بکاڑ ہو تو اس کا ولی اسے شادی کرنے پر مجبور کرے گا، مالکیہ کے معتقد قول کے مطابق قاضی سے مشورہ کرنا ضروری ہوگا^(۳)۔

حنفی کے نزدیک اس صورت حال کو کوئی خصوصیت حاصل نہیں، اس لئے کہ مطلق صغیرہ خواہ وہ کنواری ہو یا شوہر ویدہ، اس پر اس کے ولی کو حق ایہا ر حاصل ہے، پھر جب وہ بالغ ہوگی اور ولی مجبر باپ پر ۱۰۰ کے حدام کوئی، مہر ایہا ر عورت کو نیا ریہاٹ حاصل ہوگا۔

حاتلہ کا مذہب ایک روایت کے مطابق یہ ہے کہ ولی محرم صرف باپ ہے، صغیرہ کی ثانی اس کے حدام، مہر میں کرے گا خود ۱۰۰ ہو، مذہب حاتلہ کی مہری روایت مذہب حنفی کی مانند ہے۔

ثانیہ کے نزدیک باکرہ کی ثانی میں ولایت جہا ر صرف باپ اور ۱۰۰ کو حاصل ہے، اگر ”یا“ کو میں، یتیم باکرہ پر ولایت جہا ر صرف ۱۰۰ کو حاصل ہے۔

شوہر کی جانب سے زہ چہ کی بکارت کی شرط:

۹- حنفی کا مذہب یہ ہے کہ اگر کسی شخص نے ایک خاتون سے اس شرط پر شادی لی ہو کہ وہ باکرہ ہے، پھر خول کے بعد، صبح ہو کہ وہ شادی

(۱) حلیۃ الدسوقی ۲۳۱/۲، شرح لثرقانی ۸/۲۔

(۲) منہاج الطالبین و حلیۃ القلوب ۲۲۵/۳، کتاب النکاح ۵/۲۳، ۵۵، ۵۲ طبع المباحث۔

(۳) شرح الدرر مع حلیۃ الدسوقی ۲۲۳/۲، حاشیہ ابن ماجہ ۲/۲۹۶، یعنی ۸۹/۱، ۲۲۳/۳ طبع سیاحی۔

(۴) رد المحتار ۲۹۶/۲، ۲۹۸، طبع دار احیاء التراث العربیہ، فتح القدیر و المختار ۶۳، ۵۷۔

نہیں ہے تو اس شخص پر پورا مہر لازم ہوگا، اس لئے کہ مہر استعنا و لطف ندوزی کی وجہ سے واجب ہوتا ہے، بکارت کی وجہ سے نہیں، اور اس کے معادہ کو نیکی پر محمول کیا جائے گا، مہر سمجھا جائے گا کہ اس کی بکارت کو نہ وغیرہ کی وجہ سے رائل ہوئی ہوگی۔

گر اس نے مہر مثل سے زائد رقم پر اس سے ثانی اس شرط کی ہو کہ وہ نہواری ہے، بین وہ غیر کنواری نکلتی ہے تو مہر مثل سے زائد رقم واجب نہیں ہوگی اس لئے کہ زیادتی اپنی پسند و رغبت کے بالمقابل اس نے رکھی تھی جو پائی نہیں گئی تو اس کے بالمقابل رقم بھی واجب نہیں ہوگی۔

شرط بکارت کے خلاف پائے جانے کی وجہ سے فسخ نکاح کا حق ثابت نہیں ہوگا (۱)۔

مالکیہ کے نزدیک اگر کسی نے ایک خاتون سے یہ سمجھ کر نکاح کیا ہو کہ وہ کنواری ہے، پھر، فسخ ہو کہ وہ شومہ دید ہے، لیکن اس عورت کے والد کو اس کا سلم نہ ہو تو اس بنیا، پر شومہ کو، کا حق نہیں ہوگا، والا یہ کہ اس شخص سے یہ بہا ہو کہ میں اس عورت سے اس شرط پر ثانی کرتا ہوں کہ وہ عذر ہو (عذر، وہ ہے جس کی بکارت سی رائل کرے) اس لئے سے رائل نہ ہوئی ہو (پھر وہ شیبہ ظاہر ہوتی ہے تو شومہ کو، سے زائد رقم کا حق ہوگا، خواہ اس کے مالی کو اس کا سلم ہو یا نہ ہو، اور شومہ بہت سی نکاح کی وجہ سے ہوتی ہو یا بغیر نکاح کے۔

میلن اگر اس نے شرط لگائی ہو کہ عورت باکرہ ہو، پھر، سے بغیر دہلی نکاح کے شیبہ پاتا ہے اور باپ کو اس کا سلم نہیں ہے تو اس صورت میں تردید ہے، یک قول یہ ہے کہ شومہ کو اختیار حاصل ہوگا، مگر دوسرا قول یہ ہے کہ اسے اختیار حاصل نہیں ہوگا، یہی قول زیادہ صحیح ہے کہ ایسی عورت پر بکارت کا لفظ صادق آتا ہے، اور اس لئے بھی کہ بکارت نسبی

کو، نے اچھلنے وغیرہ کی وجہ سے بھی زائل ہو جاتی ہے، اور اگر والد کو معلوم ہو کہ باہمی وہ شیبہ ہوئی ہے، لیکن اس نے پوشیدہ رکھا تو صحیح قول کے مطابق شومہ کو فسخ و رد کا حق ہوگا، اور اگر وہی کی وجہ سے بکارت زائل ہوئی ہو تو بدرجہ اولیٰ فسخ ہوگا۔

اگر اس نے بکارت کی شرط لگائی پھر پایا کہ نکاح کی وجہ سے وہ شیبہ ہو چکی ہے تو شومہ کو مطابق فسخ حاصل ہے خواہ والد کو علم ہو یا نہیں ہو (۱)۔

شافعیہ کے نزدیک اگر کسی نے ایک خاتون سے اس کی بکارت کی شرط پر نکاح یا، پھر معلوم ہو کہ شرط مہر جو نہیں ہے تو ظہر قوں کے مطابق نکاح صحیح ہوگا، اس لئے کہ معقودہ عدیہ (جس پر عقد ہو ہے) متعین ہے، اس کی ایک شرط صفت کے نہ ہونے سے وہ بدل نہیں آیا ہے، شافعیہ کا دوسرا قول یہ ہے کہ یہ نکاح باطل ہوگا، اس لئے کہ نکاح کی بنیاد تعین اور مشاہدہ نہیں بلکہ اسما و اور صفات پر ہوتی ہے، لہذا نکاح میں صفت کا بدل جانا اصل صفت کے بدل جانے کی مانند ہے (۲)۔

حنابلہ سے مروی ہے کہ اگر ثانی میں شرط لگائی کہ عورت باکرہ ہو، پھر، اسے رائل کی وجہ سے شیبہ پاتا ہے تو شومہ کو فسخ حاصل ہوگا، اور اگر شرط لگائی کہ وہ باکرہ ہو، لیکن اسے شیبہ پاتا ہے تو شومہ کو فسخ حاصل ہوگا، میں: امام احمد سے مروی کام میں، احتمالات ہیں:

ایک احتمال یہ ہے کہ شومہ کو اختیار حاصل نہیں ہوگا، اس سے کہ نکاح کو صرف آنحضرت کی وجہ سے فسخ ہو جاتا ہے، لہذا نکاح کی شرط کی مخالفت کی وجہ سے فسخ نہیں کیا جائے گا۔

دوسرا احتمال یہ ہے کہ شومہ کو صرف حائضہ حاصل ہوگا، اس سے کہ

(۱) الخرش علی مختصر طیل ۳۳۹/۳ طبع دار احادیث

(۲) شرح منہاج الطالبین ۲۶۵/۳ طبع مکتبہ المصنف

(۳) حاشیہ ابن ماجہ ج ۱ ص ۲۶۱/۳

اس نے ایک پسندیدہ دھن کی شرط لگائی، لیکن عورت اس شرط کے خلاف نکلی (۱)۔

حکمی بکارت، نیز جبراً عورت کی اجازت کی معرفت میں اس کا اثر:

۱۰۔ جس خاتون کی بکارت بغیر بلی کے مثلاً، چھلنے کی وجہ سے یا انگلی ڈالنے سے یا حیض کی حدت سے یا اس جیسی دوسری چیز سے زائل ہو جائے تو وہ حقیقتاً برحماً واکروہ ہے، اس مذکورہ امور کی وجہ سے زائل بکارت کا اثر جبراً اجازت طہی اور مجازت کی معرفت پر نہیں ہوگا، اس لئے کہ اس عورت نے محل بکارت میں وٹلی کا تجربہ ہی مرہ سے نہیں کیا ہے، اور اس لئے بھی کہ اس صورت میں زائل ہونے والی مٹی صرف وہ پردہ یعنی کھل ہے جو مقام بکارت پر ہوتی ہے، یہ منہ، باللیہ، ورنالہ کے نزدیک ہے، ثانویہ کے نزدیک بھی صحیح قول یہی ہے، ثانویہ کا دوسرا قول، ورمام ووجہ فہام محمد کا قول یہ ہے کہ ایسی عورت ثیبہ کے حکم میں ہے، یعنی اس کی حاملہ پر اکتفا نہیں کیا جائے گا، یہ نکتہ عذرۃ (پردہ بکارت) رائل ہوئی ہے، اس لئے وہ حقیقتاً ثیبہ ہے۔

ثانیہ سے کہا: جس عورت کی بکارت رما کی وجہ سے رائل ہوئی ہو۔ گریہ ورنہ ہو، ورنہ رما کی وجہ سے اس پر حد جاری نہ ہوتی ہو۔ تو وہ حکماً پاکرہ ہے (۲)۔

تفصیل اصطلاح ”نکاح“ میں ہے۔

(۱) ابن ابی قدامہ ۵۶۱ھ/۵۶۱ء طبع المریضہ، کتاب النکاح ۵/۴۹، ۴۹۹، طبع المریضہ۔

(۲) حاشیہ المدنی علی المشرح الکبیر ۲/۲۲۳، ابن قدامہ ۵۶۱ھ/۵۶۱ء، کتاب النکاح ۵/۴۹، طبع المریضہ، شرح منہاج الطالبین ۳/۲۲۳، حاشیہ ابن ماجہ ۲/۳۰۲، فتح القدیر ۳/۶۹، تبیین الحقائق مع حاشیہ الاتقانی ۳/۱۲۰۔

بغیر جماع کے بالقصد پردہ بکارت زائل کرنا اور اس کا اثر:

۱۱۔ خفیہ، مثالہ، ورنثانیہ اپنے صحیح قول میں اس بات پر متفق ہیں کہ اگر شوہر اپنی زوجہ کا پردہ بکارت بغیر جماع کے انگلی وغیرہ سے بالقصد زائل کرے تو اس پر کچھ لازم نہیں ہے، خفیہ کے نزدیک اس کی وجہ یہ ہے کہ اس ازلیہ میں ایک آئندہ اور دوسرے کے درمیان فرق نہیں ہے، ماب دنیات میں بچوں کے احکام میں واروہ ہے کہ شوہر اگر عورت کا پردہ بکارت انگلی سے زائل کر دے تو وہ ضامن نہیں ہوگا، اس کو نہ ای جائے گی، اس کا تقاضا یہ ہے کہ یہ عمل صرف مکروہ قرار پائے (۱)۔

مثالہ نے کہا: اس نے ایسی چیز تلف کی جس کے اتمام کا عقد کی وجہ سے مستحق تھا تو کسی دوسری چیز کی وجہ سے اس کا تاوان نہیں ہے (۲)۔

جہاں تک ثانویہ کا تعلق ہے تو وہ کہتے ہیں: ازلیہ شوہر کا اشتقاق ہے۔

ثانویہ کا دوسرا قول یہ ہے کہ اگرچہ عضو تامل کے بجائے دوسرے عضو سے زائل کرے تو تاوان دے گا (۳)۔

مالیہ نے کہا: اگر شوہر نے اپنی بیوی کی بکارت پٹی انگلی سے قصد رائل کر لی تو اس پر تاوان (حکومت مدلل) واجب ہوگا جس کی تعیین کا منہ کرے گا، اور انگلی سے بکارت زائل کرنا حرام ہے، ایسے عمل پر شوہر کی تادیب کی جائے گی (۴)۔

اس کی تفصیل اصطلاح ”نکاح“ اور ”دیت“ میں ملے گی۔

(۱) حاشیہ ابن ماجہ ۲/۳۳۱۔
(۲) کتاب النکاح ۵/۱۳۔
(۳) شرح المنہاج ۳/۱۳۲-۱۳۳۔
(۴) حاشیہ المدنی ۳/۲۷۷-۲۷۸، طبع دار الفکر، المشرح المدنی علی حاشیہ ابن ماجہ ۳/۳۹۳۔

جماع کے بغیر نگلی سے بکارت دور کر دینے کی صورت میں
مہر کی مقدار:

۱۲- حنفی روئے ہے کہ اگر شوہر نے اپنی زوجہ کی بکارت بغیر
جماعت کے زائل کر دی پھر وہ بھی تعلق کے بغیر طلاق دے دی تو
عورت کا پورا مہر شوہر پر واجب ہوگا اگرچہ متعین ہو اور "انہ یأثموا
ہو اگرچہ مہر او کر دیا گیا ہو تو بقیہ واجب ہوگا۔ اس لئے کہ انگلی وغیرہ
سے بکارت کا زائل کرنا صرف خلوت میں ہی ہوتا ہے (۱)۔

اور لکھتے ہیں: "اگر شوہر نے مذکورہ عمل کیا تو اس پر اپنی انگلی سے
زائل کرنے والی بکارت کا تاوان اور ساتھ میں آدھا مہر واجب
ہوگا (۲)۔"

شافعیہ اور حنابلہ نے کہا: ایسی خاتون کے لئے اس کے نصف مہر کا
فیصلہ کیا جائے گا، اس لئے کہ قرآن کریم میں ہے: "وَأَنْ
طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَمْسُوهُنَّ وَقَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيضَةً
فَصُفِّ مَا فَرَضْتُمْ" (۳) (اور اگر تم نے انہیں طلاق دے دی ہے
قبل اس کے کہ انہیں ہاتھ لگایا ہو، لیکن ان کے لئے کچھ مہر مقرر کر چکے
ہو، تو جتنا مہر تم نے مقرر کیا ہے اس کا آدھا واجب ہے)، اس آیت
میں "مس" سے مراد جماع ہے، اور صرف استمتاع، بغیر آنکھ کے
ازالہ بکارت سے مہر کا وجوب نہیں ہوتا ہے، پس اگر طلاق دے دی تو
نصف مہر واجب ہوگا، بکارت کا تاوان نہیں۔

حنابلہ نے آیت سے استدلال کے علاوہ یہ علت بھی تانی ہے کہ
اس خاتون کو جماع اور خلوت سے قبل طلاق دی گئی ہے، لہذا اس سے
صرف متعین مہر کا نصف ہی ملے گا، اور اس لئے کہ اس نے وہی کف

کی جس کے خلاف کاہنہ کی وجہ سے مستحق تھا، تو دوسری چیز کی وجہ
سے اس کا تاوان نہیں ملے گا (۱)۔

بکارت کا دعویٰ اور قسم لینے پر اس کا اثر:

۱۳- مالکیہ کہتے ہیں کہ جس شخص نے کسی خاتون سے یہ سمجھ کر ثاوی
کی کہ وہ بکارت ہے اور بکارت میں نہ سے شبہ پیدا نہیں خاتون کہتی
ہے کہ میں اس نے مجھے بکارت دیا تو یہی صورت میں عورت کا توں
بیمین کے ساتھ مستحب ہوگا اور ورثہ دہو، خواہ وہ یہ دعویٰ کرتی ہو کہ ب
بھی وہاں کر دے یا یہ دعویٰ کرتی ہو کہ اس وقت بکارت تھی اور شوہر نے
اس کی بکارت زائل کر دی، مذہب کا مشہور قول یہی ہے، تحقیق کے لئے
اس کو ایکٹ میں جائے گا، لیکن اگر ورثہ دہیں ہو اور صحیح تصرفات
انجام نہ دیتی ہو یا صفیہ نہ ہو تو اس کے باپ کو قسم دلائی جائے گی، عورتیں
اس کو مستحب دیکھیں گی اور یہ امتداد، شوہر و خواہش ہو تو عورتیں، کچھ کر
تحقیق کریں گی، اگر شوہر دعویٰ کو لائے جو شوہر کے حق میں اس چیز
کے خلاف دہی، اس میں اس کی تصدیق کی جاتی ہے تو یہی
صورت میں من دعویٰ کی شہادت پر عمل کیا جائے گا، یہی حکم یک
عورت کی دہی کا بھی ہے، لہذا اس وقت عورت کی تصدیق میں کی
جائے گی، غلاب خواہ یہ شہادت عورت کے دعویٰ پر اس سے حلف پینے
کے بعد آئے، اور اگر باپ یا دوسرے، حلف ہو کہ عورت نکاح کے
درمیان میں سے نہیں بلکہ پہلے وغیرہ کی وجہ سے بکارت کی وجہ سے شبہ
ہوئی ہے، اور اس نے شوہر سے یہ بات چھپائی ہو تو صحیح توں کے
مطابق شوہر کو حق فسخ حاصل ہوگا اگر شوہر نے بکارت کی شرط لگائی
ہو، اور شوہر باپ سے یا دوسرے والی سے جس نے ثاوی کرائی ہے

(۱) حاشیہ ابن ماجہ ج ۲ ص ۳۳۰، ۳۳۱

(۲) حاشیہ الدرر ج ۲ ص ۲۷۷-۲۷۸ طبع دار الفکر

(۳) سورہ بقرہ ص ۲۳

(۱) نہایہ المحتاج مع حاشیہ ابوہیاء نور الدین ج ۱ ص ۳۵۶، ۳۵۷

بلاغ

خیا حاصل نہیں ہوگا (۱)۔

تفصیل اصطلاح ”نکاح“، ”صدق“، ”شرط“ میں دیکھی جائے۔

مہر کی رقم واپس لے گا۔

گر نکاح کی وجہ سے شہہ ہوئی ہے تو لٹا دی جائے لیٰ خود اوپ کو علم نہ ہو (۲)۔

تفصیل اصطلاح ”نکاح“، ”صدق“ اور ”عیب“ میں دیکھی جائے۔

بلاغ

”بلاغ“

ثانفیعہ نے کہا: اپنی بکارت کے دعویٰ میں بغیر عین عورت کی تصدیق کی جائے گی کسی طرح ثبوت کے دعویٰ میں بھی۔ والا یہ کہ وہ عقد نکاح کے بعد دعویٰ کرے کہ وہ نکاح سے قبل شہہ تھی تو یہی صورت میں اس سے لازماً قسم لی جائے گی۔ خطیب شریفی کہتے ہیں: اس صورت میں وہ لی سے قسم لے کر تصدیق کی جائے گی تاکہ عقد کا بطلان لازم نہ آئے۔ اور عورت سے زوال بکارت کا سبب نہیں پوچھا جائے گا۔

گر وہ لی نے عقد سے پہلے اس کے باکرہ ہونے کا بیہ پیش کیا تاکہ اسے اس پر حق اجار حاصل ہو تو یہ بیہ قبول یا جائے گا۔ اور اگر عورت سے تو عقد کے بعد بیہ پیش کیا کہ عقد سے قبل اس کی بکارت زائل ہوئی تھی تو عقد بطل نہیں ہوگا (۳)۔

دناہد نے کہا: جس نے کسی عورت سے اس شرط پر شادی کی ہو کہ وہ کنواری ہے اور دخول کے بعد دعویٰ کرے کہ اس نے اس کو شہہ پلا اور وہ انکار کرے تو اس کی وطنی کے بعد عدم بکارت کے سلسلہ میں اس کا قول قبول نہیں کیا جائے گا۔ اس لئے کہ یہاں بیہ میں سے ہے جو محمی رزقی میں ابہد محض شہہ کے دعویٰ پر اس کا قول قبول نہیں کیا جائے گا۔

گر کوئی عامل خاتون کو ہی لے کر وہ عورت دخول سے پہلے شہہ تھی تو اس کا قول قبول کیا جائے گا، اور شہہ کو خیار حاصل ہوگا، ورنہ



(۱) حاشیہ الدرر فی علل بشرح کلیر ۲۸۶، ۲۸۳ طبع دار الفکر

(۲) حاشیہ القیم علی مساجد النبیین ۲۳۳ طبع عیسیٰ الخلی مصر۔

(۱) مطالب ولی امی ۵/ ۱۳ طبع انکب و طبعی دمشق۔

بعض متنباء کے نزدیک روزہ ٹوٹ جائے گا^(۱)، اس میں اختلاف اور تفصیل ہے جو اصطلاح ”صوم“ میں دیکھی جاسکتی ہے۔

ب- تذکرہ ذبح سے متعلق احکام:

۳- خنیفہ، ثنائیہ اور تالہ متعلق میں کٹنے کے دوران مذبح کی متعینہ رکوں کے ساتھ بلعوم کا کان بھی ضروری ہے یہ رگیں ہیں؛ حلقوم یعنی سانس کی مانی، وہیں یعنی راس کی اونٹوں یا بک کی رگیں جن کے درمیان حلقوم اور مری ہوتے ہیں، وہیں سے ہی جسم کی نثر رگیں نکلتی ہوتی ہیں، اور وہ دونوں دماغ سے ملتی ہیں، ان کے ساتھ مری (بلعوم) کا کاننا بھی ضروری ہے۔

جہاں تک مالکیہ کا تعلق ہے تو انہوں نے بلعوم کاٹنے کی شرط نہیں لگائی ہے، بلکہ انہوں نے پورے حلقوم اور پورے وہیں کے کاٹنے کی شرط لگائی ہے^(۲)۔

۴- میں سنیہ کا کاننا کافی ہوتا ہے، اس مسئلہ میں اختلاف ہے جس کا دہالی دائرہ اہل ہے:

خنیفہ مذہب ہے کہ اگر ذابح نے تمام رگیں مکمل کاٹ دیں تو کھانا حلال رہے گا، اس لئے کہ ذبح پالیا گیا، یہی حکم اس صورت میں ہے جب کوئی یقین رکھیں کہ کٹائی جائے گی، امام ابو یوسف کہتے ہیں: حلقوم اور مری کو اور وہیں میں سے ایک رگ کاٹنا ضروری ہے، امام محمد کہتے ہیں: ہر رگ کاٹنا ضروری ہے۔ کئے کا اعتبار ہوگا، قدوری نے

(۱) الاختیار شرح الفقار ۱/۳۱، ۳۳ طبع دار المعرفہ، بیروت، شرح الکبیر و جامعہ الدوسری ۱/۵۲۳، ۵۲۴، المہذب ۱/۸۹، ۹۰، نیل المصاب شرح دیکل الطالب ۱/۹۹، ۱۰۰ طبع مکتبہ الخلاص۔

(۲) رد المحتار علی الدر المختار ۵/۱۸۶، ۱۸۷، اختصار شرح الفقار ۳/۳۲، ۳۳، رد المحتار علی الدر المختار ۱/۵۲۳، ۵۲۴، المہذب ۱/۸۹، ۹۰، نیل المصاب شرح دیکل الطالب ۱/۹۹، ۱۰۰ طبع مکتبہ الخلاص۔

بلعوم

تعریف:

۱- بلعوم لغت اور اصطلاح میں کھانے اور پینے کی مانی اور حلق میں نکلنے کے مقام کو کہتے ہیں^(۱)۔

بلعوم سے متعلق احکام:

بلعوم۔ اس متبر سے دوسرے کے آری حصہ (یعنی بلی) اور معدہ کے درمیان کھانے پینے کی مانی کا نام ہے۔ اس سے کچھ احکام متعلق ہیں، کچھ حرام روزہ ڈالنے سے متعلق ہیں، کچھ احکام متعلق ذبح اور اس میں قطع بلعوم سے ہے اور کچھ احکام کا تعلق بلعوم پر جناہت و زیادتہ اور اس پر وہیت سے ہے۔

نہ- روزہ و ریس کو توڑنے سے متعلق احکام:

۲- متبر کا اتفاق ہے کہ روزہ کے دوران بلعوم (طلق) کے اندر جو بھی کھانا پانی یا دوسرا داخل ہو وہ روزہ کو توڑ دیتی ہے، اس کی تفصیلات اصطلاح ”صوم“ میں دیکھی جائیں۔

گرتی کرنے کی کوشش کرے اور قی بلعوم سے آگے بڑھ جائے تو

(۱) المصباح للمیر، بحار المصباح، لسان العرب، العرب فی ترتیب العرب، شرح الکبیر ۲/۹۹، المصباح ۲/۵۹۱، رد المحتار علی الدر المختار ۵/۱۸۶، ۱۸۷، مختار السبیل فی شرح الدلیل ۲/۳۲، ۳۳ طبع مکتبہ الاسلامی، نیل المصاب شرح دیکل الطالب ۱/۹۹، ۱۰۰ طبع مکتبہ الخلاص۔

ج- جنائیت سے متعلق احکام:

۴- قتل کا اتفاق ہے کہ مرد اور چار کے درود حصوں میں ہونے والے زخموں کی قسمیں ہیں: جانہ اور غیر جانہ۔

ثانیہ اور ثانیہ نے فرمایا: جانہ وہ زخم ہے جو پیٹ یا پشت یا سر یا سینہ کے پری حصہ یا حلق یا مثانہ کے اندر روئی حصہ تک پہنچ جائے۔ حنفیہ نے کہا: اگر گردن کے ایسے مقام تک زخم پہنچ جائے کہ اس مقام تک پانی کا قطرہ پہنچنے سے روڑہ ٹوٹ جاتا ہو تو یہ جانہ ہے۔ اس لئے کہ روڑہ اسی وقت ٹوٹ جاتا ہے جب جوف تک پہنچ جائے۔

جانہ زخم میں دیت کا تہائی حصہ واجب ہوتا ہے، اگر وہ بالکل آر پار ہو جائے تو جانہ کے حکم میں ہے (۱)، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "فی الجائفة ثلث الدية" (۲) (جانہ میں دیت کا تہائی حصہ ہے)، اور حضرت ابو بکر سے مروی ہے کہ انہوں نے بالکل آر پار ہو جانے والے جانہ میں دیت کا فیصد (۳) اس نے جانہ آر پار ہو جائے تو جانہ ہو جاتے ہیں، یہ حنفیہ، ثانیہ اور حنبلیہ کے نزدیک ہے۔

مالیہ کہتے ہیں: جانہ ہیٹ اور پشت کے ساتھ مخصوص ہوتا ہے اور اس میں خمس دیت کا تہائی واجب ہے، اگر وہ آر پار ہو جائے تو دو

امام محمد کا قول امام ابو یوسف کے ساتھ نقل کیا ہے، رثی نے امام ابو حنیفہ کے قول: "ان رکوں کا شکت جائے تو حال ہوگا" کو امام محمد کے قول کے مفہوم پر محمول کیا ہے، صحیح یہ ہے کہ یہ بھی تین رکوں کا شکت جانا کافی ہوگا۔

ثانیہ کے نزدیک مطلق مری، مریچین کا کانا شکت ہے، اس لئے کہ اس میں روح جلد نکل جاتی ہے اور ذبیحہ کے لئے آرام دہ ہے، اگر مریچین کے کانٹے پر کتسا کرے تو بھی کافی ہے۔ اس لئے کہ مریچین کی ماری ہے، مریچین کمانے کی ماری ہے، اور ان دونوں کے شکت جانے کے بعد روح باقی نہیں رہتی (۱)۔

مالکیہ نے مکمل مریچین اور یہ وہ ماری ہے جس سے سانس گذرتی ہے، اور مکمل مریچین ہانے کی شرط کافی ہے، مریچین کٹنے کی شرط انہوں نے نہیں رکھی ہے (۲)۔

حنابلہ نے مریچین مریچین کٹنے کی شرط کافی ہے، اور ان دونوں میں سے بعض حصہ کا شکت جانا کافی قرار دیا ہے، دونوں کو بالکل جدا کر دینے کی شرط نہیں رکھی ہے، اس لئے کہ ایسی صورت میں محل ذبح میں سے حصہ کا کٹنا یا بچا ہوا ہے جس کے ساتھ مریچین باقی نہیں رہتی، حنبلیہ نے مریچین کٹنے کی شرط کافی ہے، اس تیہیہ کے ایک قول یہ ذکر کیا ہے کہ چار رکوں میں سے تین کا کانا کافی ہے، اور کہا: یہ رے زیادہ قوی ہے، ان سے دریافت کیا گیا کہ جو شخص مریچین اور مریچین کو کاٹے میں رے کی بھری ہوئی بدی کے پیر سے اس کا یا حکم ہے؟ کہا: اس میں اختلاف ہے، صحیح قول یہ ہے کہ ایسا جانور حال ہے (۳) تفصیل کے لئے اصطلاح "تذکیہ" دیکھی جائے۔

(۱) الاختیار شرح الخوارزمی ۲۲۵ طبع دار المعرفۃ بدائع لمصالح فی ترتیب المشرع ۲۹۶، مجمع فتح القدر ۸۱۳، المہذب فی فقہ الامام ابو حنیفہ ۲۰۰-۲۰۱، مدار السبیل فی شرح الدیلم ۲۵۲-۲۵۳ طبع مکتب الاسلامی، میل المآب بشرح میل المآب ۳۵۴ طبع المذبح۔

(۲) حرمۃ علی الجائفة قلت، نواس ابی شہر (۹-۲۰۰) طبع ۲۰۰۰، الدر الاختیار (میں مریچین دیت کیا ہے اس کے دیگر طریق ہیں جن سے بچوی ہو جاتی ہے) (میں المریچین ۲۵۴ طبع مجلس اعلیٰ)۔

(۳) حضرت ابو بکر کے ارکانہ المرقا ۷۱۰، مصنف (۹-۲۶۹ طبع مجلس اعلیٰ) میں دیت کیا ہے۔

(۱) الاختیار شرح الخوارزمی ۲۲۵، المہذب ۲۵۹۔
(۲) المشرع الکبیر ۹۹۲۔
(۳) مدار السبیل فی شرح الدیلم ۲۵۲-۲۵۳، مکتب الاسلامی، میل المآب بشرح میل المآب ۳۵۴ طبع المذبح۔

بلغم، بلوغ ۱-۲

جائزہ ہوں گے^(۱)۔

تفصیل کے لئے اصطلاح ”جنایات“ اور ”ویات“ دیکھیں جائے۔

بلوغ

بلغم

تعریف:

۱- بلوغ لغت میں بچپن کو کہتے ہیں کہ جاتا ہے: ”بلغ الشيء وبلغ بلوغاً وبلاغاً“ ہوئی یا۔

دیکھئے ”تخمة“۔

”بلغ الصبی“ کا مطلب ہے کہ بچہ بالغ ہو گیا اور حرام شرت کی پابندی کا وقت پایا، اسی طرح ہے: ”بلغت الفتاة“ بڑی بالغ ہوئی^(۱)۔

اصطلاح میں انسان کے بچپن کی حد ختم ہو جانا کہ وہ شرعی احکام کا تکلف قرار پائے، بلوغ ہے، یا بچہ کے اندر ایسی قوت کا پیدا ہو جانا جس سے وہ بچپن کی حالت سے نکل کر، مہری حالت میں پہنچ جائے^(۲)۔

مختلقة النماط:

الف- کبیر:

۲- کبیر اور صغیر دونوں نسبتی الفاظ ہیں، ایک مہری مہری کی نسبت بھی کبیر مہری ہوتی ہے اور کسی اور کی بہ نسبت، موصوفہ چھوٹی ہے، میں مقابلاً کبیر بنی کو، معنوں کے لئے استعمال کرتے ہیں۔

۱- انسان انسانیت کے مرحلہ سے گذر کر ضعف و پیری کے مقام

(۱) لسان العرب لکھنؤ، المصباح لکھنؤ: ۵، ”بلغ“، رد المحتار علی الدر المنثور، ۵/۱۷۷۔

(۲) شرح الفرقانی، ۲۹۰/۵، المشرح المصنف علی اقرب المسالك، ۱۳۳/۵، مجمع

دار لطائف مصر۔

المشرح الکبیر، ۲۷۰/۲، شرح الفرقانی علی مختصر فلیل، ۱۸/۳۳-۳۵۔

بلوغ ۳-۶

تک پہنچ جائے (۱)۔

شارع نے ان دونوں میں فرق یہ ہے "ربو" کا لفظ چھ خوب کے لئے استعمال کیا ہے، اور "علم" کا لفظ اس کے برعکس کے لئے مخصوص کیا ہے۔

دوم: بچپن کی حد سے نکل کر جو اپنی کے مرحلہ میں داخل ہوا مراد لیا جائے، تو یہ اصطلاحی بلوغ کے مفہوم میں ہوگا۔

بچہ احتلام اور علم کا استعمال اس سے خاص معنی میں کیا گیا، یعنی خود بیدار شخص کا یہ دیکھنا کہ وہ جمائ کر رہا ہے خود اس کے ساتھ انزال ہوا نہ ہو۔

ب- وراک:

۳- وراک لغت میں لفظ "ادرک" کا مصدر ہے، "ادرک النصبي والعتاة" اس وقت کہتے ہیں جب لڑکا اور لڑکی مانع ہو جائیں، لغت میں وراک مطلق بول "عل مانا" لیتے ہیں۔ کہا جاتا ہے: "مشیت حتی ادرکتہ" (میں چلا یہاں تک کہ اس سے جا ملا)، اس لفظ سے حیوان اور پہلوں میں بلوغ بھی مراد لیا جاتا ہے، جیسا کہ یہ لفظ روایت کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے، چنانچہ کہا جاتا ہے: "ادرکتہ ببصری" میں نے اسے دیکھ لیا۔

پھر اس لفظ کا استعمال بلوغ کے معنی میں کیا گیا ہے۔ اس طرح علم، احتلام اور بلوغ اس معنی میں مترادف الفاظ قرار پاتے ہیں۔

فقہاء نے لفظ وراک کا استعمال بلوغت کو پہنچنے کے معنی میں یا ہے، اس طرح یہ لفظ اس اطلاق کی رو سے "بلوغ" کے مساوی ہو جاتا ہے۔

دوسرا بہت:

۵- مروتات قریب ابتداء یونے کو کہتے ہیں، "راہق العدم والعتاة" کا مطلب ہوا کہ لڑکی اور لڑکا بلوغ کے قریب پہنچ گئے لیکن ابھی بالغ نہیں ہوئے۔

بعض فقہاء لفظ وراک مطلق بول کر چلتی کا وقت آنا مراد لیتے ہیں (۲)۔

اس لفظ کا اصطلاحی معنی بھی وہی ہے جو نفوی معنی ہے۔ اس طرح مروتات اور بلوغ، متنفس، الفاظ قرار پائے (۱)۔

ج- کھنڈ:

ج- صمم، احتلام:

۶- اشد لغت میں تجربہ و علم کے مقام تک انسان کے لئے پہنچنے کو کہتے ہیں، "اشد" ایسا مرحلہ ہے جو بچپن کی حد تک ہونے کے بعد شروع ہوتا ہے، یعنی انسان کامروں کے مقام تک پہنچنے سے لے کر چالیس سال کی عمر تک، کبھی لفظ "اشد" کا اطلاق وراک اور بلوغ پر ہوتا ہے، اور کہا گیا ہے کہ بلوغ کے ساتھ رشد و چنگی محسوس کی جائے تو

۴- احتلام لفظ "احتلم" کا مصدر ہے، علم اسم مصدر ہے، لغت میں خود بیدار شخص کے خواب کو کہتے ہیں خود خواب اچھا ہو یا برا، ابدیت

(۱) القاموس المحیط، المصباح الحیر، انحرافات للجر جانی، ۱۰۷، الاشارة لفظ لسان النحیم ص ۱۳۲۔

(۲) لسان العرب المحیط، المصباح الحیر، طبع المطبع، انحرافات للجر جانی، الکتاب فی لفظ العرب فی ترتیب العرب، العلم بالمعرب ۱۳۹، طبع مجلس، حاشیہ القلم فی ۳۳، ۳۴ طبع مجلس۔

(۱) لسان العرب المحیط، المصباح الحیر، انحرافات للجر جانی، ۱۰۷، "حق"، ابن ماجہ ص ۳۱/۵۔

یلوغ ۷-۱۱

سے ”اشد“ کہیں گے۔ پس لفظ ”اشد“ بعض اطلاعات میں بلوٹ کے معنی ہے (۱)۔

اختتام:

۹- اتنا امیر یا غورت سے نیدریا۔ یہ رکی میں فروج منی کے مکان کے وقت میں ثنا بخنے کو کہتے ہیں ^(۱) اللہ تعالیٰ کا ثواب ہے "و بذا بلغ الأطفال منكم الحلم فليستادوا" ^(۲) (اور جب تم میں سے لڑکے کے بلوغ کو پہنچ جائیں تو انہیں بھی جازت عطا دینا ہے) اور رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: "حد من کل حالہ دینار" ^(۳) (میراث سے ایک دینار)۔

— 15 —

۷۔ ”رشد لغت میں ”مثال“ کا عکس ہے، ”رشد و رشد و رشد و رشد“ ”مثال“ کی ضد ہیں۔ یعنی صحیح و جبہ پائیا، ”رشد و رشد و رشد و رشد“ کی ضد ہیں۔

رشدِ نقیب کی صراح میں، علماء کے نزدیک صرف مال میں
صراح کو کہتے ہیں۔ ۳ میں امام ابو حنیفہ، امام مالک، امام احمد ہیں۔
حضرت حسن، امام شافعی، ورنہ احمد کہتے ہیں۔ ۴ میں
صراح کو کہتے ہیں (۴)۔

تفصیل مطابقت ”رشد“ ”ولایت علی لہال“ میں دیکھی جائے۔
 رشد کے سے متعین عمر نہیں ہے، کبھی بلوغ سے پہلے بھی رشد آجاتا
 ہے، عین یتیم و یتیم و یتیم ہے جس پر حکم نہیں ہے، کبھی بلوغ کے ساتھ یا
 اس کے بعد ہوتا ہے، فقہاء کے استعمال میں ہر رشد بالغ ہوتا
 ہے، میں ہر بالغ رشد میں ہوتا۔

مرد، محورت و رمنٹ میں بلوغ کی فاضل ملا تھیں:

۸- ہونٹ کی چند ظہری طہ کی علاماتیں ہیں، کچھ علامات ذمہ اور عورت کے درمیان مشتہک ہیں، کچھ علامات صرف سی ایک کے ساتھ مخصوص ہوتی ہیں، ذیل میں مشتہک علامات سرلی جاتی ہیں:

النبات:

۱۰- انبات: زیر ناف بال خیم ہونے کو کہتے ہیں، جس کے رالہ کے لئے موٹر نے غیہ کی ضرورت ہوتی ہے، مگر مردہ میں جو بچوں کو نکل آتے ہیں وہ ”انبات“ کہیں ہیں بعض مالکیہ و رہنابہ کے کھام میں ہم پاتے ہیں کہ انبات جب دوا وغیرہ مصنوعی وسائل کا استعمال کر کے نکالا جائے تو اس سے بلوٹ ثابت نہیں ہوگا، وہ کہتے ہیں: اس لئے کہ کبھی دوا وغیرہ کے ذریعہ انبات میں عجلت کی جاتی ہے تاکہ باغیوں کے حقوق اور ملایت حاصل کی جائے (۴)۔

انبات کو بلوغ کی علامت قرار دینے میں فقہاء کے تین مختلف
 اہل حق:

۱۱- اول: انبات بلوغ کی علامت مطلقاً نہیں ہے، نہ اللہ کے حق میں اور نہ بندوں کے حق میں، یہی امام ابوحنیفہ کا قول ہے اور امام مالک کی

(۱) شرح منہاج الاسلامین و جامعہ اقلیہ ص ۲۰۰

உதாரணம் (௨)

(۳) حدیث شریفہ میں کمال... کی روایت ترمذی (۱۱/۳) شیعہ ائمہ اور حاکم

(۱) طبع درۃ المعارف (احسان) نے کی ہے۔ ص ۱۸۱ نے اس کی تصحیح کی

بے باور و بھڑے اس سے اتفاق کیا ہے۔

(۲) نقل علی الحج ۳۸، کتاب التبتاع ۷۵۳

() لسان العرب المحيط، العرب في ترتيب العرب، الكليات (أ) إلى (ب) نختار

امروز دیا حکام الملک و راجا ۲۳۵ طبع طبعی و تقویم القری ۱۶/ ۱۴۳ طبع

در کتب المصنف

(٢) لسان العرب، المعرب في ترتيب العربية لمصباح المير، الكليات لأبي إسماعيل.

مارت "رشد"، انجی و اشرف الکبیر ۱۵۴۱ تا ۱۶۰۷ء بمقامہ جامعہ اسلامیہ

۳۵۳، شرح منہاج الطالبین مع حواشی ۱/۳، ۵۰۴، ۵۰۵

میرے بال نکل آئے ہیں، چنانچہ لوگوں نے میرے زیر ناف کو ہولا تو
، یکھا کہ بال نہیں اٹھے ہیں تو مجھے قیدیوں میں شامل کر دیا۔
جہاں تک آثار صحابہ کا تعلق ہے، تو ایک اثر یہ ہے کہ حضرت عمرؓ
نے اپنے عامل کو نیکار "سرف" سے لوگوں کو قتل یا جائے (ن) کے
زیر ناف) پر استے چل چکے ہوں، اور نیز صرف س عی لوگوں
سے یا جائے (ن) پر استے چل چکے ہوں، نیز ایک النباریؒ کے
نے اپنے اشعار میں ایک خاتون کی تھیب سزا دی تو اس کے کو
حضرت عمرؓ کے پاس لایا، وہاں ایک ایک اس کے زیر ناف ہوں
نہیں اٹھے ہیں، تو حضرت عمرؓ نے فرمایا: "اگر ہوں نکل گئے ہوتے
تو میں تم پر لارہا نہ جاری کرتا" (۲)۔

۱۳- تیسرے قول: احادیث بعض صورتوں میں بلوغ کی علامت ہے اور
بعض صورتوں میں نہیں، یہ ثنائیہ، بعض مالکیہ کا قول ہے۔
چنانچہ ثنائیہ کی رائے ہے کہ اثبات کافر کی "ولا" اور جس کا
مسلمان ہونا معلوم نہ ہوں ان کے بلوغ کا حکم لگانے کا متقاضی ہے،
مسلمان مرد، عورت کے لئے نہیں، نہت ثنائیہ کے راہیک عمریہ
اور اہل کے درمید بلوغ کی علامت ہے، خود بخوبی ہوں نہیں، ثنائیہ
کہتے ہیں: اسی لئے اہل اہتمام نہ، مرد، عورت اشخاص کو ایسے
اس کی عمر پندرہ سال سے کم ہے تو شخص بہت کی وجہ سے اس کے
بلوغ کا حکم نہیں، یا جائے گا۔

مقام ثنائیہ نے مسلم، مرغیہ مسلم کے درمید فرق اس سے یہ
ہے کہ مسلم کے والدین اور اس کے مسلمان رشتہ داروں کے مرغیہ

- (۱) علیہ قرع کے قول: "حکمت معہم یوم قریظہ" کو ابوہریرہؓ (۳۷/۵۶) ص ۵۶
عزت عید دھاس) اور خزنی (۱۳۵/۳) طبع انگلی نے روایت کیا ہے
خزنی نے کہا حدیث حسن صحیح ہے
(۲) دونوں روایتیں کو صاحب النہی (۵۰۹/۳) نے ذکر کیا ہے
دیکھئے المشرع الکبیر والہدوی ۳۷۳، ص ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹۔

ایک روایت ہے جیسا کہ المودتہ کے "باب القذف" میں ہے، ایسا
عی قوں اس القاسم کا "باب القطف علی السرف" میں ہے، سو قی کہتے
ہیں: اور اس کا ظاہر یہ ہے کہ اللہ کے حق "و رابوہوں کے حق میں فرق
نہیں"۔

۱۴- دوم: بات مطلقاً ہونے کی علامت ہے، یہ مالکیہ اور حنابلہ کا
مسک ہے، اور امام ابو یوسف کی ایک روایت ہے جسے ابن عابدین
اور صاحب جوم نے نقل کیا ہے، بین ابن حجر نے نقل کیا ہے کہ
امام مالک اس شخص پر حد قائم نہیں کرتے جس کا بلوغ اثبات کے
مذہب کے ذریعہ ثابت نہ ہوا ہو، اس لئے کہ بلوغ میں شبہ اقامت حد
سے مانع ہے۔

اس قول کے اختیار کرنے والوں نے ایک حدیث بھی "اور پھر
"دار صحابہ سے استدلال کیا ہے، حدیث یہ ہے کہ نبی ﷺ نے
حضرت سعد بن معاذ کو اپنی قریش کے حق میں حکم فیصلہ بتایا تو
انہوں نے ان کے جنگجوؤں کو قتل "و ان کے بچوں کو گرفتار کرے گا
فیصلہ دیا، حکم دیا کہ ان کے زیر ناف کو کھول کر، یکھا جائے، جس کے
ہوں نکل گئے ہوں وہ جنگجوؤں میں، اٹھل ہے، اور جس کے بال نہیں
اٹھے وہ بچوں میں، اٹھل ہیں، یہ فیصلہ نبی ﷺ کو پہنچا تو آپ ﷺ
نے فرمایا: "لقد حکمت فیہم بحکم اللہ من فوق سبعۃ
ارقۃ" (۳) (یقیناً تم نے ان کے سلسلہ میں سات آمان کے "پہ
سے نازل اللہ کے حکم کے مطابق فیصلہ دیا ہے)۔

اس واقعہ کے سلسلہ میں عطیہ بن عبید قرظی کہتے ہیں: قریش کے
دن میں ان کے ساتھ تھا، انہوں نے حکم دیا کہ مجھے یکھا جائے کہ یا

- (۱) المشرع الکبیر و ما فیہ الہدوی ۳۷۳، ص ۲۷۷۔
(۲) حدیث "لقد حکمت فیہم" کو امام شافعی نے مختصر اصولہ میں
درج کیا، مکتب اسلامی میں روایت کیا ہے اس کی اصل بخاری (الفتح
۳۷۱، طبع انتہیہ) اور مسلم (۳۸۹، طبع انگلی) میں ہے۔

شافعیہ نے اس کے حکم کو اس کے خزانہ تک محدود رکھا ہے، مگر
قریظہ کاغز تھے (تو یہ حکم کاغز ہی کے سے رکھا)۔ ابن رشد وغیرہ مالکیہ
نے اس حکم کو اس موقع سے عام رکھا ہے، یعنی احکام ظاہرہ کے مدار
ایک نوٹ کا قیاس کرتے ہوئے اسے عام کیا ہے^(۱)۔

عورت کی مخصوص علامات بلوغ:

۱۵- عورت کے لئے دو علامتیں مزید درآئیں: منوس میں: یک
حیض کہ دو عورت کے بلوغ کی علامت ہے، حدیث نبوی ہے: "لا
يقبل الله صلاة حائض الا بحمار"^(۲) (اللہ تعالیٰ کسی حیض والی
(بائند) ناکتوں کی ساری میں قبول کرنا مگر حمار (دوپٹہ) کے ساتھ)۔

مالکیہ نے حیض کا علامت ہونا اس صورت کے ساتھ مخصوص کیا
ہے کہ حیض کے لانے میں کوئی ذریعہ اختیار نہ کیا گیا ہو، ورنہ (مگر
حیض کسی سبب سے لے آیا گیا ہو) تو علامت نہیں ہوگا۔

عورت کے بلوغ کی دوسری علامت حمل ہے، اس لئے کہ اللہ
تعالیٰ نے طریقہ یہ جاری فرمایا ہے کہ بچہ کی تخلیق مرد کے منی اور عورت
کے مادہ مسیہ سے ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "فليستظر الانسان
منه خلق، خلق من ماء دافئ يخرج من بين الصلب
والنراب"^(۳) (سو انسان کو، یمن پڑا ہے کہ وہ کسی چیز سے پیدا
کیا ہے، وہ ایک اچھلتے پانی سے پیدا کیا گیا ہے جو پشت در پسلیوں
کے درمیان سے نکلتا ہے)، اس امر سبب علامت میں سے کوئی

واقفیت حاصل نہ آسکتی ہے، اور اس لئے بھی کہ مسمیہ انبات کے
معاہدہ میں مہتمم ہے، چونکہ وہ ساتوات ۱۰ کے درمیان قبل از وقت
انبات اس مقصد سے رہتا ہے کہ اس کی وابت پر سے پابندی بہت
جائے اور ولایت حاصل ہو جائے، یہ خلاف کاغز کے کہ وہ ایسی غفلت
نہیں کرتا ہے^(۴)۔

۱۴- بعض مالکیہ کی رائے ہے کہ انبات کو بطور علامت قبول کرنے کا
دائرہ اس سے وسیع ہے جہاں تک شافعیہ گئے ہیں۔ چنانچہ ابن رشد
کہتے ہیں: "آوی اور آوی کے درمیان کے امور جیسے فذف قطع و قتل
میں انبات علامت ہے۔"

لیکن جو امور انسان اور اللہ کے درمیان ہیں تو ان امور میں
انبات علامت نہیں ہے، اس میں فقہاء مالکیہ کے درمیان اختلاف
نہیں ہے۔

بعض مالکیہ سے اسی قول پر اس مسئلہ کی بنیاد رکھی ہے کہ جس کے
موئے زیر ناف نکل گئے ہیں لیکن اس کو احتلام نہیں ہوا ہے، انبات
کے ترک و عمرات کے رکناب کی وجہ سے اس شخص پر ناک نہیں
ہے، ورنہ وہ من میں اس پر حق و آراوی لازم آتی ہے، ورنہ حد لازم
آتی ہے، خواہ حاکم نے وہ چیز اس پر لازم نہ کی ہو، اس لئے کہ اس
شخص کے موئے زیر ناف دیکھے جائیں گے، اور جیسا حالہ ہو اس کے
مطابق فیصد کیا جائے گا^(۵)۔

۱۰ نو سن رقی کی دلیل ہی حدیث ہے جوئی قریظہ سے متعلق ہے،
ذکر ہوئی ہے۔

(۱) اکلہ ۸۹۱، اہسی ۵۰۹/۲۔

(۲) حدیث: "لا يقبل الله صلاة حائض الا بحمار"۔ "کی روایت
ابودود (۲۲۱/۱) طبع عزت حیدر داس) اور حاکم (۲۵۱/۱) طبع دائرۃ
طعارف اشعانیہ) نے اسے حاکم نے اسے صحیح بتایا ہے اور ذہبی نے اس
کی موافقت کی ہے۔

(۳) سورہ طارق ۵۔

(۴) نہایت اکتاج ۳۲۷/۳ شرح المنہج و حاشیہ لکھنؤ ۳۳۸/۳ صاحب
بہمی نے موقع طبار کی میں ابن حجر نے نامہ تفسی کا قول کاغز کے سلسلہ میں
حوصل کیا ہے وہ ہم نے ذکر کیا اور مسلمان کے سلسلہ میں ان کے قول میں
تفاوت بتایا ہے لیکن یہ اختلاف کتب شافعیہ میں نہیں ملتا۔

(۵) المدلول علی الشرح لمکیر ۲۹۳۔

بلوغ ۱۶-۱۸

آئے۔ یا ان دونوں شرم گاہوں سے منی خارج ہو تو سے بالغ قرار دیا جائے گا۔ لیکن اگر صرف منی سے منی خارج ہو یا صرف فرج سے حیض آئے تو بلوغ کا حکم میں ٹکایا جائے گا۔^(۱)

۱۸- کتابہ میں سے ابن قدامہ نے اس قول پر کہ دونوں علامتوں میں سے جو پہلے ظاہر ہو جائے اس پر کفایت کیا جائے گا، استدلال اس بات سے کیا ہے کہ عورت سے مرد کی منی نکالنا محال ہے اور مرد سے حیض آنا محال ہے۔ لہذا ان دونوں میں سے کسی ایک علامت کا ظاہر ہونا اس بات کی دلیل ہوگی کہ محض مرد ہے یا عورت، اور جب اس کا مرد یا عورت ہوا متعین ہو گیا تو لازم ہوا کہ وہ علامت بلوغ کی دلیل قرار پائے، جیسے کہ اس علامت کے ظہور سے قبل جنس کی تعیین ہو جائے (تو جنس کے مطابق علامت بلوغ کی دلیل ہوتی ہے)، اور اس لئے بھی کہ دودھ کر سے نکلنے والی منی ہے، یا فرج سے نکلنے والا حیض ہے۔ لہذا وہ بلوغ کی نشانی ہے جیسے کہ مرد سے نکلنے والی منی اور عورت سے نکلنے والا حیض بلوغ کی نشانی ہوتا ہے، ابن قدامہ کہتے ہیں: اور اس لئے بھی کہ جب فقہاء نے دونوں شرم گاہوں سے ایک ساتھ دونوں چیزوں (منی اور حیض) کا نکالنا بلوغ کی دلیل تسلیم کیا تو ان دونوں میں سے کسی ایک کا نکالنا بدرجہ اولیٰ بلوغ کی دلیل ہوگا، اس لئے کہ دونوں کا ایک ساتھ نکالنا ان دونوں میں تعارض و تضاد علامت کا متقاضی ہے، یہ نہ کہ صحیح حیض و مرد کی منی کا (یک ساتھ نکلنے کا) تصور نہیں کیا جاسکتا، تو لازم ہوگا کہ منی میں سے ایک غیر محل سے نکلنے والا منی خارج کیا جائے، اور ان دونوں میں سے کوئی ایک دوسرے کی بہ نسبت کوئی ترجیح میں رکھتا تو یقیناً دونوں کی دلالت باطل ہو جائے گی، جیسے وہ بیحد جب متعارض ہو جائیں تو دونوں کی دلالت ساتھ ہو جاتی ہے، لیکن اگر کسی ایک سے نکالنا دوسرے کی معارض کے پیر

(۱) فتاویٰ الکلیج ۳۳۹ ص

علامت پائی جائے تو سابقہ طریقہ پر بلوغ کا حکم لگایا جائے گا، اگر ایسی کوئی علامت نہ پائی جائے تو عمر سے بلوغ ثابت ہوگا، اس تفصیل کے مطابق جو متفقہ بحث کے مقامات پر مذکور ہے۔

۱۶- مالکیہ نے مرد و عورت کے لئے علامات بلوغ میں اوپر مذکورہ علامتوں کے علاوہ غسل کا نہ ہونا، نہ ہونا، ماک کے سر سے کاچوڑا پن اور زکام و ناپن بھی شمار کیا ہے۔

شافعیہ نے مرد کے لئے سابقہ علامات کے علاوہ مونچھ کے مونچھوں کا بھرنا، بھری پن اور حلق کے کنارے کا ابھار وغیرہ بھی شمار کیا، اور عورت میں پستان کا ابھار بھی شمار کیا ہے^(۱)۔

منث کی فطری علامات بلوغ:

۱- منث اگر غیر مشکل ہو (جس کا مرد یا عورت کی جانب غلبہ واضح ہو) اور اس سے نہ کریا منث میں شامل کیا یا نہ ہو تو اس کی علامات بلوغ اسی جنس کے اعتبار سے ہوگی جس میں شامل کیا گیا ہے۔

میں منث مشکل ہو (یعنی مرد یا عورت کی جانب اس کے اعضا کا غلبہ واضح نہ) تو اس کے لئے فطری علامات بلوغ وہی ہوں گی جو مرد یا عورتوں کی علامات بلوغ میں، لہذا انزال و انبات وغیرہ مشتبہ علامات یا مخصوص علامات کی بنیاد پر اس کے بلوغ کا حکم لگایا جائے گا، اسی تفصیل کے مطابق جو پیچھے گزر چکی ہے، یہ مالکیہ اور حنابلہ کا قول ہے، اور یہی بعض شافعیہ کا قول ہے۔

دوسرے قول جو شافعیہ کے نزدیک معتقد بھی ہے یہ ہے کہ دونوں شرم گاہوں میں علامت کا وجود ضروری ہے، لہذا اگر منث کے عضو تاسل (مکر) سے منی کا خارج ہو اور اس کی شرم گاہ (فرج) سے حیض

(۱) ابن ماجہ ۵/۵۷، حاشیہ المدلول ۳۳۳ ص، شرح المنیر علی اقرب المسالك ۳۳۳ ص، شرح المسالك مع حاشیہ ۳۳۶ ص، فتاویٰ الکلیج ۳۳۸ ص، اسی و الشرح للکبیر ۵۱۲ ص، ۵۱۳ ص۔

جائے تو ضروری ہوگا کہ اس کا حکم ثابت ہو اور اس کی علامت کے ثبوت میں فیہ و پر فیصد کیا جائے (۱)۔

۱۹- رہے حنفیہ تو جہاں تک ہم دیکھ سکتے ہیں اس کے مطابق اس مسئلہ پر اس کی تصریح غلغلہ میں نہیں ملی، لیکن ظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ حنفیہ کا قول مالکیہ اور حنابلہ کے مطابق ہے، شرح اشباہ میں باب حکام اطفال کے تحت جو مذکور ہے اس کے ظاہر سے یہی واضح ہوتا ہے، اس میں ہے کہ اگر غلغلہ بالغ ہو جائے، مثلاً عمر کے درمیان بلوغ کو پہنچ جائے، یمن مردوں یا عورتوں کی کوئی علامت ظاہر نہ ہو تو اس کی نماز بغیر وہ پہنے کے نہیں ہوگی اس لئے کہ اگر عورت کا بھی سہ میں شامل ہے (۲)۔

عمر کے ذریعہ بلوغ:

۲۰- شارح نے بلوغ کو ہتدائے کمال عقل کی علامت مانا ہے، اس لئے کہ "غاز کمال عقل سے واقفیت دشوار ہے تو بلوغ کو اس کے قائم مقام قرار دیا گیا۔"

عمر کے ذریعہ بلوغ تب ہوتا ہے جس سے قبل بلوغ کی کوئی علامت نہ پائی جائے، بلوغ کی عمر میں فقہاء کے درمیان اختلاف ہے۔

شافعیہ، حنابلہ اور حنفیہ میں سے امام ابو یوسف و امام محمد کی رائے ہے (۳) کہ لڑکا اور لڑکی کے لئے عمر کے ذریعہ بلوغ کا معیار پندرہ قمری سال کا مکمل ہو جانا ہے، جیسا کہ شافعیہ نے صراحت کی ہے کہ یہ معیار تحدیدی ہے، حضرت ابن عمر کی اس حدیث کی وجہ سے کہ وہ کہتے ہیں: حد کے دن مجھے بنا علیہ کے سامنے پیش آیا، یا بیہ کی عمر اس وقت

(۱) ابن حجر ۵۱۱/۲، شرح المستدرک ۲/۲۹۰۔

(۲) شرح لا شاہ و افکار ص ۵۰۲، طبع المند۔

(۳) حاشیہ بر نووی ص ۲۳۹، ابن حجر ۵۱۳، ۵۱۴، رد المحتار علی الدر المختار ص ۹۷، ۱۱۳۔

پندرہ برس تھی تو آپ علیہ السلام نے مجھے اجازت نہیں دی اور مجھے بالغ نہیں سمجھا۔ پھر غزوہ خندق کے موقع پر مجھے آپ علیہ السلام کے سامنے پیش کیا، اس وقت میری عمر پندرہ برس تھی تو آپ علیہ السلام نے مجھے اجازت مرحمت فرمائی اور مجھے بالغ قرار دیا (۱)۔

امام شافعی کہتے ہیں: ابنا سریم علیہ السلام نے ستر دس سال پہلے ایک مرد یا جن کی عمر پندرہ برس تھیں، انہیں آپ علیہ السلام نے بالغ تصور نہیں فرمایا، پھر یہی سنا کہ سب پندرہ برس کے ہو گئے تو آپ علیہ السلام نے انہیں مزید ستر برس کی اجازت دے دی، اس سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت زید بن ثابت، حضرت رافع بن خدیج اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم شامل ہیں (۲)۔

مالکیہ کی رائے ہے کہ بلوغ اٹھارہ سال پورا ہونے پر ہوگا، ایک قول کے مطابق اٹھارہ برس میں داخل ہو جانے پر ہوگا، صاحب نے مذہب میں پانچ قول نقل کئے ہیں، چنانچہ ایک روایت میں ہے اٹھارہ برس، اور کہا گیا ہے ستر برس، رسالہ کے بعض شارحین نے اضافہ کیا ہے: سولہ اور انیس برس، اور ابن وہب سے پندرہ برس مروی ہے (۳) حضرت ابن عمر کی سابق حدیث کی وجہ سے۔

(۱) حضرت ابن عمر کی خبر: "عوضت علی النبی -" کی روایت بخاری (المعجم ۲/۶۱۵ طبع الاستیعاب) نے کی ہے، غزوہ خندق ۳ھ میں پیش آیا، اور غزوہ خندق ۵ھ میں ہو، حضرت ابن عمر کے قول میری عمر پندرہ برس تھی، کی تشریح یہ کی گئی ہے کہ میں اس عمر میں داخل ہو گیا تھا، اور ان ہی کے قول "میری عمر پندرہ برس تھی" کی تشریح یہ کی گئی ہے کہ میں نے پندرہ برس مکمل کر لئے تھے، دیکھئے سئل الملام ۳۸/۳ طبع الاستیعاب ۱۳۵۷ھ۔

(۲) مفتی محمد ج ۱۶/۲، شرح المسماح مع حاشیہ فقہی ص ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱

بلوغ ۲۱-۲۲

لڑکی کے لئے بلوغ کی "دینی عمر خفیہ، شافعیہ کے ظہر قوں اور اسی طرح حنبلیہ کے نزدیک" (۱) نوٹھری سال ہے، اس لئے کہ یہ سب سے کم و عمر ہے جس میں لڑکی کو حیض آتا ہے۔ اور اس سے کہ حدیث نبوی ہے: "اذا بلغت العجوبة نسح سنن فہی امرک" (۲) (جب لڑکی نو سال کی ہو جائے تو وہ پوری عورت ہے)، مراد یہ ہے کہ یہی لڑکی کا حکم عورت کا ہے۔ شافعیہ کی دوسری روایت میں نویں سال کا نصف ہے، اور ایک قول ہے کہ نویں سال میں داخل ہو جاتا ہے۔ اور اس لئے کہ یہ سب سے کم و عمر ہے جس میں لڑکی کو حیض آتا ہے (۳)۔
حنث کے لئے بلوغ کی ادنیٰ عمر پورے نوٹھری سال ہیں، اور ایک قول ہے کہ نویں سال کا نصف ہے، اور ایک قول نویں سال میں داخل ہو جانے کا ہے (۴)۔

بلوغ کا ثبوت:

بلوغ دین، دین طریقوں سے ثابت ہوتا ہے:

پہلا طریقہ: اقرار:

۲۲- چاروں مسالک کے فقہاء متفق ہیں کہ بغیر کرم حق ہو، عموماً پوشیدہ رہنے والی عورتوں جیسے انزال، احتلام و حیض میں سے کسی کی بنیاد پر بلوغ کا اقرار کرے تو اس کا اقرار درست ہوگا، اور اس کے حق میں اور اس کے خلاف بالغوں کے احکام جاری ہوں گے،

(۱) رد المحتار ۵/۲۷۵، شرح مشاہد العالمین مع حاشیہ الفیہ فی ۱/۹۹، کشف القناع ۵/۵۳۔

(۲) حدیث "اذا بلغت العجوبة نسح سنن فہی امرک"۔ کنز الدقائق اپنی سنن (۳۲۰/۱) طبع دائرة المعارف العثمانیہ (میں علامہ حضرت علامہ شریک جانب الحق کی مستحکم تفسیر نقل کیا ہے۔

(۳) شرح مشاہد العالمین ۵/۹۹، الاشارة و تھار المسیح فی ۳/۳۳۔

(۴) انصاف لابن قدامہ ۱/۶۵، ۲/۶۱، کشف القناع ۵/۵۳۔

عام ابو حنیفہ کی رائے ہے کہ لڑکے کے لئے عمر کے درمیان بلوغ ٹھہر دینے پر ہے، اور لڑکی کے لئے ستر دینے پر ہے، اس سے کہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے: "ولا تقرنوا مالکم فیہ الا بالنسی" (۱) (اور تم تمہارے مال کے پاس نہ جاؤ گے۔ اس طریق پر کہ جو مستحسن ہو یہاں تک کہ وہ اپنی پٹنگی کو پہنچ جائے) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: "اشد" (میں رو برس کی عمر ہے۔ یہ اس لفظ کے سلسلہ میں کہیں کی مختلف عمر میں سب سے کم ہے، لہذا اس سے ہی احتیاطاً لے لیا گیا، یہ تو بچہ کی اشد (عمر بوخت) ہے، بچی جلد ہی بالغ ہوتی ہے۔ لہذا اس کے لئے ایک سال کم کر دیا گیا (۲)۔

بلوغ کی دینی عمر جس سے قبل دعویٰ بلوغ درست نہیں:

۲۱- لڑکے کے لئے بلوغ کی دینی عمر مالکیہ، شافعیہ کے نزدیک پورے نوٹھری سال مکمل کر لینا ہے، شافعیہ کے ایک اور قول کے مطابق نویں سال کا نصف گذر جانا ہے، اس سے نویں سال "اشد" (۳) میں ذکر کیا ہے (۴)۔

شافعیہ کے نزدیک بلوغ کی ادنیٰ عمر بارہ سال ہے (۵)، حنبلیہ کے نزدیک ہس سال ہے، اور مالکی کا یہ اقرار اس وقت قبول کیا جائے گا کہ لڑکا احتلام کے ذریعہ بالغ ہو چکا ہے جب اس کی عمر ہس سال ہو جائے (۶)۔

(۱) سورۃ امراء ۳۳۔
(۲) رد المحتار علی الدر المختار ۵/۳۲، الاشارة و تھار المسیح فی ۱/۶۶، البحر الرائق شرح کنز الدقائق ۳/۹۶۔
(۳) حاشیہ المدنی علی المشرع الکبیر ۳/۲۴۳، شرح مشاہد العالمین ۱/۳۰۰۔
(۴) ہدایۃ المحتاج ۱/۳۰۶، الاشارة و تھار المسیح فی ۳/۳۳۔
(۵) رد المحتار علی الدر المختار ۵/۹۷۔
(۶) کشف القناع ۵/۵۳۔

بلوغ ۲۳

مالکیہ نے بعض صورتوں کا استثناء یہ ہے جن میں حیض طہیف
لایا جائے گا، اس لئے کہ وہ حقوق میں دھروں کے باعث مل ہے
جیسے کہ وہ مال غنیمت میں جنگجو کا حصہ طلب کرے۔ (ک اس کا یہ مطلبہ
دھروں کے حق پر اثر انداز ہوگا)۔

دوسرا طریقہ ذرا نبات:

۲۳- چاروں مسالک کے فقہاء نے قمر بلوغ کی صحت کے لئے
شرط لگائی ہے کہ وہ مشوک حاست میں نہ ہو یہ امام شافعی کے الفاظ
میں: اس کا قمر قبول کیا جائے گا جب وہ بالغ کے مشابہ ہو، اگر وہ
مشابہ نہ ہو تو قبول نہیں کیا جائے گا، خواہ اس کا باپ اس کی تصدیق
کرے، اور حنفیہ نے اس مفہوم کو پورا ادا کیا ہے کہ ظاہر حال اس کی
تکلیف نہ کرنا ہو، بلکہ ایسی حالت میں ہو کہ اس جیسے شخص کو حلال
ہو سنا ہو، یہ ہے کہ قمر اس کے وقت اس کی جسمانی حالت و لغو
کی طرح ہو، اس کی پہچان پر شک نہ ہوتا ہو۔

مالکیہ کے علاوہ فقہاء مذاہب نے اس کے قول قبول کرنے کا مطلق
ذکر کیا ہے لیکن مالکیہ نے اس میں تفصیل کی ہے، چنانچہ کہا ہے: اگر اس
پر شک ہو تو جنابت اور طلاق سے متعلق امور میں اس کی تصدیق کی
جائے گی، جس شبہ کی وجہ سے حد جاری نہیں کی جائے گی، اصل بچپن کی
حالت کا تسلسل (اصحاب) مانتے ہوئے اس پر طلاق، قلع نہیں ہوتا،
لیکن مالی امور میں اس کی تصدیق میں کی جائے گی، لہذا اس نے
"بیت نسائی" نے قمر اس حال میں کہ وہ بالغ ہے، پھر اس کے
باپ نے کہا کہ وہ بالغ نہیں ہے تو اس پر ضمان نہیں ہوگا^(۱)۔

بعض مالکیہ نے بلوغ کے سلسلہ میں دھروں کا قول اس صورت

مالکیہ نے کہا: اس کا قول بلوغ کے سلسلہ میں قبول کیا جائے گا خواہ وہ
ہو یا شام، اور خواہ وہ واجب ہو یا مطلوب، حاسب ہونے کی مثال یہ
ہے کہ وہ بلوغ کا دعویٰ اس سے کرے تاکہ اسے مال غنیمت میں حصہ
ملے یہ دلوگوں کی ممانعت کرے یا شمار جمعہ میں ضروری تعداد اس
سے پوری ہو، اور مطلوب ہونے کی مثال یہ ہے کہ اس نے جنابت کی
ہو، ورنہ بالغ نہ ہونے کا دعویٰ کرے تاکہ اپنی ذات سے حد یا قساص کو
یہ وصیت و ممانعت ضائع کر دے، پھر اس کو دھروں سے امرایہ
اس نے طلاق دی ہو اور بوقت طلاق عدم بلوغ کا دعویٰ کرے تاکہ
اس پر طلاق لازم نہ ہو۔

قمر بلوغ کا قول اس شرط کے ساتھ ہی قبول کیا جائے گا کہ وہ
بلوغ کی ادنیٰ عمر سے گزر چکا ہو، بلکہ اس سے قبل اس کے بلوغ کا
بیمہ بھی قیوں نہیں کیا جائے گا چنانچہ حنفیہ کے نزدیک بارہویں پرے
ہونے سے قبل نہ کے کا قمر قبول نہیں کیا جائے گا، اور حنابلہ کے
رہنیک ہن برس پورے ہوئے سے پہلے اس کا قمر قبول نہیں کیا
جائے گا، اور حنفیہ حنابلہ دونوں کے نزدیک لڑکی کا قمر نو برس
پورے ہوئے سے پہلے قبول نہیں کیا جائے گا، بلوغ کا قمر اسٹیج ہوئے
کی وجہ یہ ہے کہ وہ ایسا معنی ہے جس کی اطلاع خواہ ہی شخص کے
درمید ہی حاصل ہو سکتی ہے، اور اس کی اطلاع کے حصول کا تکلف کرنا
شد پر تنگی کا باعث ہے۔

اور اس پر بینہ کا بھی تکلف نہیں کیا جائے گا۔

مقدمہ میں جمہور کے نزدیک اسے حلف بھی نہیں لایا جائے گا،
یونکہ اگر وہ فی الواقع بالغ نہ ہو تو اس کی یحیٰ کی کوئی حیثیت نہیں
ہوگی، اس سے تصغیر کی یحیٰ کا اعتبار شمار ہی نہیں ہے، اور اگر وہ بالغ
ہو تو اس کی یحیٰ تحصیل حاصل ہے (ایسی ہی کو حاصل کرنا ہے جو پہلے
سے حاصل ہے)۔

(۱) ابن ماجہ ۵۲۷، المعجم ۱۵۱، السنن ۱۲۱، شرح الکبیر ۲۹۳،
شرح مع الجلیل ۱۷۸، نہایۃ الحاج ۶۶۵-۶۷۷، مشکوٰۃ القصاب
۳۵۶/۶

بلوغ ۲۴

میں قبول کرنے کا دیریا ہے جب وہ دونوں انبات (موئے زیر ناف) کے ذریعہ بلوغ کا دعویٰ کریں، انبات اور اس کے علاوہ دیگر مذکورہ کی علامات کے درمیان فرق یہ ہے کہ انبات کی واقعیت حاصل کرنا سب سے دیرینا کریم ﷺ نے حکم دیا کہ عقیدہ کے لڑکوں میں سے جن کے بلوغ کا شک ہو ان کے موئے زیر ناف کھول کر دیکھے جائیں، لیکن شرم گاہ کھولنا چونکہ اصلاً حرام ہے، اس لئے فقہاء نے کہا کہ انبات و عدم انبات کے سلسلہ میں مشکوک شخص کا قول قبول کیا جائے گا، لیکن ابن العربی نے اس سے اختلاف کیا ہے اور کہا ہے: اس کے انبات کو دیکھا جانا چاہئے، البتہ یہ اور راستہ نہیں بلکہ تینہ کی مدد سے دیکھا جائے، مالکیہ میں سے ابن اھنطان نے ان کی تردید کی ہے، اور کہا ہے کہ اسے نہ تو یہ اور راستہ دیکھا جائے گا اور نہ تینہ کی مدد سے، اور اگر وہ انبات کے ذریعہ بلوغ کا دعویٰ کرے تو اس کی بات قبول کی جائے گی۔

فقہاء کے نزدیک احکام شرعیہ کے لزوم کے لئے بلوغ شرط ہے:

۲۴- فقہاء کی رائے ہے کہ شارع نے واجبات اور محرمات کے احکام اور احکام کے آثار مرتب ہونے کوئی اہل بلوغ کی شرط سے کیا ہے، اور انہوں نے اس پر استدلال چند دلائل سے کیا ہے جو مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ اللہ تعالیٰ کا قول ہے: "وَاِذَا بَلَغَ الْاَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحَمْلَ فَنُيْسِتُوْا كَمَا اسْتَادُوْا اَلْمَعِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ" (۱) اور جب تم میں سے لڑکے بلوغ کو پہنچ جائیں تو انہیں بھی اجازت دینا چاہئے جیسا کہ ان کے اگلے لوگ اجازت لے چکے ہیں) اس آیت

(۱) سورہ نور ۵۹۔

میں بلوغ کی وجہ سے اجازت طلب کرنے کو، جب تر رد کیا گیا۔

ب۔ ارشاد باری ہے: "وَابْسُوا الْيَسَامِي حَتَّىٰ يَدَا بَسْغُوا الْكَاخَ فَاِنْ اسْمَ قَتْلِهِمْ رَشْدًا فَاَدْفَعُوا لِيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ" (۲) (اور قتلہوں کی جانچ کر تھے رہو یہاں تک کہ وہ عمر تکاح کو پہنچ جائیں تو اگر تم ان میں ہوشیاری، یوں تو ان کے خوالہ ان کا مال کر دو، اس آیت میں بھی تکاح کی عمر تک پہنچ جانے کو یتیم سے مالی ولایت ختم ہو جانے کا جب تر ادیا یا بشر طیکہ اور شد (عقل و رشید والا) ہو۔

ج۔ نبی کریم ﷺ نے حضرت عائشہؓ کو یس بھیجے ہوئے فرمایا: "عَلَيْكَ مِنْ كُلِّ حَالَةٍ دِيَارًا فَوَعْدُ لَهٗ مَعَاظِرُهَا" (۳) (ہر بالغ سے ایک دینار یا اس کے برابر معافری (یعنی کپڑا) لو، اس میں بھی اختتام کو جز یہاں سبب بتایا گیا۔

د۔ ایک دلیل واقعہ بطریقہ ہے کہ جن قیدیوں کے ہوش میں شبہ ہو ان کے بارے میں دیکھا گیا کہ اگر ان کے موئے زیر ناف نکل آئے تو انہیں قتل یا یا، اگر ریر ناف میں نکلے تو قتل میں کیا گیا، اس واقعہ میں بھی انبات کو قیدی کے قتل کے جواز کی علامت بتایا گیا۔

و۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ صَلَاةَ حَانِصٍ اِلَّا بِحِمَامٍ" (۴) (اللہ تعالیٰ کسی حیض آنے والی عورت کی نماز بغیر ۱۰۰ پٹے کے قبول نہیں کرتا)، اس میں حیض کو عورت کی نماز کے فاسد ہونے کا سبب بتایا گیا اگر وہ بغیر ۱۰۰ پٹے کا ریر ہوتی ہے۔

و۔ حدیث ہے کہ "عَسَلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَمِّي كُلِّ مُحْتَلِمٍ" (۵) (جمعہ کے دن کا غسل ہر احتلام والے پر واجب ہے)،

(۱) سورہ نساء ۶۱۔

(۲) حدیث مسند احمد میں کل حالہ... کی تخریج (نمبر ۱۹) میں گذر چکی ہے۔

(۳) حدیث مسند احمد میں لا یقبل اللہ... کی تخریج (نمبر ۱۵) میں گذر چکی ہے۔

(۴) حدیث مسند احمد میں یوم الجمعة... کی روایت بخاری (صحیح ۵۷۷۷ طبع

انتقید) اور مسلم (۵۸۱/۲ طبع اعلیٰ) نے کی ہے۔

عام بخاری نے اس حدیث کا عموم قائم کیا ہے: ”بچوں کے بلوغ اور ان کی کوئی قلوب“، جس خبر کہتے ہیں: ”مقصود عموم یعنی بچوں کی کوئی اہلی بقیہ حتام پر قیاس سے مستثناء ہوتی ہے اس کیفیت سے کہ وجوب حتام سے متعلق ہوتا ہے (۱)۔“

ز۔ حدیث ہے: ”رفع القلم عن ثلاثة عن الصغير حتى يكبر“ (۲) (تین اشخاص سے قلم اٹھایا گیا ہے۔ بچہ سے یہاں تک کہ وہ بڑا ہو جائے)، اس حدیث میں بچپن کی حد سے نکل جانے کو ”سناہ کرنے“ پر سناہ کہتے ہیں اس کا سبب بتایا گیا۔

مذہبات ہونے کے سلسلہ میں مرد و عورتوں میں لالہ سے ثابت ہوتا ہے کہ شمارت نے عموم پابندی حتام و رزم حتام کو بلوغ کی شرط سے ثابت کیا ہے، پس جو ہونے کی علامتوں میں سے کسی ملامت کی وجہ سے بالغ قرار پائے وہ مکمل مرد یا مکمل عورت ہے، اور اگر عاقل ہے تو، عورتوں کی طرف سے مکلف پابند حتام ہے، اس پر دوسرے حتام لازم ہوں گے جو ان لوگوں پر ہوتے ہیں، اور اسے وہ حق ملے گا جو دوسروں کو ملتا ہے، بغض فقہاء نے اس پر اجماع نقل کیا ہے، چنانچہ ابن المنذر نے کتب فقہاء کا اجماع ہے کہ فرائض اور احکام حتام والے عاقل پر واجب ہوں گے (۳)، ابن حجر کہتے ہیں: ”عمام کا اجماع ہے کہ مردوں اور عورتوں پر احکام کی وجہ سے عبادت، حد و اور سارے احکام لازم ہوں گے (۴)۔“

(۱) فتح ۵۶۱ طبع المکتبہ۔

(۲) حدیث: ”رفع القلم...“ کی روایت ابو داؤد (۵۵۸/۳) طبع عزت عبید دھاس (اور حاکم (۵۹/۲) طبع دائرة المعارف العلمانیہ) نے کی ہے حاکم کی روایت میں ”الصبي حتى يكمل“ کے الفاظ ہیں حاکم نے اس کو صحیح بتایا ہے اور بھی نے اس کی موافقت کی ہے۔

(۳) کشف القناع ۳۳۳

(۴) فتح ۵۶۱/۲

جن احکام کے لئے بلوغ شرط ہے:

الف۔ جن کے وجوب کے لئے بلوغ شرط ہے:

۲۵۔ فرائض و واجبات کی بجا آوری اور حرمت کے ترک کے احکام کے لئے بلوغ شرط ہے، مبالغہ پر یہ وجہ نہیں ہیں، اس لئے کہ نبی ﷺ کا قول ہے: ”رفع القلم عن ثلاثة عن الصغير حتى يكبر“ (۱) جیسے نماز (۱)، روزہ (۲) اور حج کے احکام (۳)، البتہ زکاة میں اختلاف ہے۔

لیکن اس کے باوجود بچہ کے ولی کو چاہئے کہ سے حرمت سے بچائے اور نماز وغیرہ کا حکم دے تاکہ وہ اس کا عادی ہو جائے، اس لئے کہ نبی ﷺ کا قول ہے: ”امروا أبناءکم بالصلاة لسبع، واصرہوہم علیہا لعشر، ولفرقوا بیہم فی المضامع“ (۴) (اپنی اولاد کو سات برس کی عمر میں نماز کا حکم دو، دس برس کی عمر میں نماز کے لئے انہیں مارو، اور ان کے سونے کے بستر علاحدہ کر دو)۔

اس کے باوجود اگر بچہ مباحات ادا کرے یا مستحبات انجام دے تو وہ اس کی جانب سے صحیح ہوں گے اور اسے ان پر اجر ملے گا، درتصاص اور

(۱) رد المحتار علی الدر المختار ۲/۲۳۳-۲۳۵، بدائع ۱/۱۸۹، حامیہ البدوتی علی شرح الکبیر ۱/۲۰۰، نہایہ المحتاج مع حاشیہ ۱/۳۷۳-۳۷۴، شرح منہاج الطالبین ۱/۱۲۰-۱۲۱، کشف القناع ۱/۱۵۔

(۲) رد المحتار علی الدر المختار ۲/۲۳۵، بدائع الصنائع ۲/۸۷۲، حامیہ البدوتی علی الشرح الکبیر ۱/۵۰۹، شرح المرقاۃ فی ۲/۲۰۸، نہایہ المحتاج ۳/۱۸۰، شرح منہاج الطالبین ۲/۳۳، کشف القناع ۲/۳۰۸۔

(۳) رد المحتار علی الدر المختار ۲/۱۳۱، بدائع الصنائع ۲/۱۲۰، ۱۶۰، مع تجلیں ۱/۳۳۶، حامیہ البدوتی ۲/۵۲، نہایہ المحتاج ۳/۲۳۳، ۲۳۵، شرح منہاج الطالبین ۲/۸۵، کشف القناع ۲/۳۷۴، ۳۷۵۔

(۴) حدیث ”امروا أبناءکم بالصلاة لسبع“ ابن ابی داؤد (۳۳۳) طبع عزت عبید دھاس) نے کی ہے اور ڈووی نے ریاض الصالحین (۱/۱۷۱) میں اس حدیث کو حسن ظاہر ہے۔

بلوغ ۲۶-۲۸

طرح نذر (۱)۔

ان میں سے ہر ایک کی تکمیل اپنے مقام پر اور اصطلاح "صفر" میں دیکھی جائے۔

حد: جیسے چوری و حد (۱) و زانیہ (۲) (تحت لگانے) کی حد و سبب نہیں ہوں، امتہ اس فی تاویب کرنا جائز ہے۔

ب۔ تن حکام کی صحت کے لئے بلوغ شرط ہے:

۲۶۔ بلوغ ہر اس عمل کی صحت کے لئے شرط ہے جس میں مکمل اہلیت کی شرط ہوتی ہے، ان میں ساری مملایات ہیں جیسے عمارت، قنات (۳)، ولایت علی اشتر (۴)، ورش و ست فی جملہ (۵)، اور ان ہی میں دو تصرفات ہیں جن میں صرف ضرری ہے جیسے مہ (۶)، عاریت (۷)، وقف (۸)، و رکنیت (۹)، و ان ہی میں ہے: طلاق، ورجوع کے معنی میں ہے، جیسے تلبر ورجوع (۱۰)، و طلع (۱۱)، و رجن ورائی

بلوغ سے ثابت ہونے والے حکام:

۲۷۔ یہ ایک حد تک دشوار امر ہے کہ ان تمام حکام کا حاطہ کیا جائے جو شخص بلوغ آنے سے ثابت ہوتے ہیں، ذیل میں ان حکام کی بعض مثالیں ہیں جو شخص اس وجہ سے ثابت ہوتے ہیں کہ لڑکا یا لڑکی کو اہتمام آبیایا اسوں نے بلوغ کی حدیثوں میں سے کوئی حدیث بخوبی۔

اہل۔ طہارت کے باب میں:

احادیث: تخم:

۲۸۔ ثانیہ اور ثالثہ کے ہر ایک سرمایہ کی حالت میں تخم یا چھ لکھی بیج سے باغ ہو جو خود یا قرض ہو، میں ہے جیسے عمر کے درمیان بلوغ تو اس پر لازم ہے کہ تخم کا عاودہ کرے، ورنہ اس ماز پر چھنا چاہتا ہے، اس لئے کہ بلوغ سے پہلے تخم نقل نماز کے لئے تھا، کیونکہ اگر اس نے مشا ظہر کے لئے تخم یا قرض تو ظہر کی ماز اس کے حق میں نقل تھی، بلکہ "یہ تخم سے فرض کی" کی درست نہیں ہوگی، اس کے برعکس اگر کسی نے قرض یا یا غسل یا پھر باغ ہو تو قرض غسل کا عاودہ لازم نہیں ہوگا، اس لئے نقل کے لئے قرض غسل بھی ماز کی کوہرے سے تخم روایت میں، جہاں تک تخم کا تعلق ہے تو وہ بااحتیاج جو زکوٰۃ پیدا کرتا ہے، ماز پانی کو رفع نہیں کرنا، مالکیہ کا مشہور قول بھی یہی ہے

(۱) بدائع الصنائع ۱/۱۷۷، حاشیہ الدرستی علی الشرح الکبیر ۳۳۲/۳۳۳، نہایت المحتاج ۲۱۷/۳۳۲ شرح منہاج الطالبین ۱۹۶/۳۳۲، کتاب القناع ۲۹۶۔

(۲) رد المحتار علی الدر المختار ۱۶۸/۳۳۲، حاشیہ الدرستی علی الشرح الکبیر ۳۳۳/۳۳۳، نہایت المحتاج ۲۱۷/۳۳۲، کتاب القناع ۱۰۳۔

(۳) رد المحتار علی الدر المختار ۲۹۹/۳۳۲، بدائع الصنائع ۱۷۳/۳۳۲، حاشیہ الدرستی علی الشرح الکبیر ۳۳۹/۳۳۲، الخرش علی مختصر فلیل ۱۷۳/۳۳۲، فلیل علی شرح الحج ۲۷۵/۳۳۳، نہایت المحتاج ۲۱۶/۳۳۲، کتاب القناع ۲۹۳۔

(۴) رد المحتار علی الدر المختار ۲۹۵/۳۳۲، ۲۹۶/۳۳۲، ۳۱۱/۳۳۲، نہایت المحتاج ۲۱۶/۳۳۲، حاشیہ الدرستی علی الشرح الکبیر ۳۳۰۔

(۵) حاشیہ الدرستی علی الشرح الکبیر ۱۶۵/۳۳۲، ۱۸۳/۳۳۲، رد المحتار علی الدر المختار ۲۹۳/۳۳۲، نہایت المحتاج ۲۷۷/۳۳۲، شرح منہاج الطالبین ۱۸۳/۳۳۲، کتاب القناع ۱۶۶/۳۳۲۔

(۶) کتاب القناع ۳۹۸/۳۳۲۔

(۷) اخصی وشرح الکبیر ۳۵۵/۳۳۲۔

(۸) نہایت المحتاج ۲۱۷/۳۳۲، کتاب القناع ۲۵۱/۳۳۲، رد المحتار ۳۵۷/۳۳۲۔

(۹) بدائع الصنائع ۱۷۳/۳۳۲، الدرستی ۲۲۹/۳۳۲، شرح منہاج الطالبین مع حاشیہ التبعیہ ۲/۳۳۲، کتاب القناع ۳۶۲/۳۳۲۔

(۱۰) رد المحتار علی الدر المختار ۳۳۲/۳۳۲۔

(۱۱) رد المحتار ۵۵۸/۳۳۲، نہایت المحتاج ۸۸/۳۳۲، کتاب القناع ۳۳۲/۳۳۲۔

(۱) بدائع الصنائع ۱۷۳/۳۳۲، حاشیہ الدرستی علی الشرح الکبیر ۳۳۲/۳۳۲، نہایت المحتاج ۲۱۷/۳۳۲، شرح منہاج الطالبین مع حاشیہ التبعیہ ۲/۳۳۲، کتاب القناع ۲۷۷/۳۳۲۔

کہ تیمم باحت پید رہتا ہے رفع پا پا کی نہیں رہتا۔

حنبل کا مسلک اور یہی مالکیہ کا ایک قول ہے کہ تیمم پا پا کی کو اس وقت تک کے لئے رفع کر دیتا ہے جب پانی مل جائے اور اس کے استعمال کی قدرت ہو اس کا تقاضا یہ ہے کہ پچھنے اور تیمم یا پچھنے مانع ہو تو اس پر تیمم با احت نہیں ہے (۱)۔

دوم - نماز کے باب میں:

۲۹- بڑا بڑا ٹکی پر وہ نماز بلا جہاں و سبب ہے جس نماز کے وقت میں وہ باطل ہوے ہوں اور اس نماز کو وہ نہیں کر چکے ہوں حتیٰ کہ مالک پر چنوں نے کہا ہے کہ نماز کو اس کے وقت ضروری یعنی عصر کی نماز اس کے بالکل آخری حصہ تک مؤخر کرنا حرام ہے اور اسی طرح صبح کی نماز بھی بالکل آخری وقت تک مؤخر کرنا حرام ہے، انہوں نے بھی یہ کہا ہے کہ اگر وقت ضروری میں باطل ہوتا ہے تو اس پر واجب ہے کہ نماز دکرے، اور اس کے لئے پینا خیر حرام نہیں ہوگی (۲)۔

۳۰- اگر اس نے وقت کی نماز پڑھ لی، پھر اس نماز کا وقت نکلنے سے پہلے باطل ہو تو اس نماز کا عاود لازم ہوگا، اس لئے کہ بلوغ سے پہلے جو نماز اس نے پڑھی ہے وہ اس کے حق میں نفل ہے، کیونکہ وہ نماز اس پر واجب نہیں ہوئی تھی، لہذا پہلی نماز واجب کی طرف سے کافی نہیں ہوں، یہ حنفیہ، مالکیہ اور حنابلہ کا مسلک ہے، مالکیہ نے یہ بھی صراحت کی ہے کہ اگر ظہر کی نماز پڑھی پھر جمعہ کی نماز سے پہلے باطل ہو گیا تو اس پر لوگوں کے ساتھ جمعہ کی نماز واجب ہوگی۔

اسی طرح اگر جمعہ کی نماز پڑھ لی، پھر باطل ہو اور دوسرا جمعہ اسے

لائے ان لوگوں کے ساتھ دوبارہ جمعہ پڑھنا اس پر واجب ہے، اور اگر جمعہ فوت ہو جائے تو ظہر کی نماز میں گناہ اس سے کہ اس کا پابا عمل ہو تو وہ جمعہ کی نماز میں نفل واقع ہوا ہے تو فرض کی طرف سے ہانی نہیں ہوگا (۱)۔

ثانیہ کا مسلک یہ ہے کہ اگر نماز پڑھ لی اور وقت کے مدد باطل ہو تو اس پر عاود نہیں ہے، وہ کہتے ہیں: اس سے کہ اس نے وقت کی عاوداری اور اسی ہے اور اگر وہ درمیان نماز باطل ہو تو جو نماز وہ پڑھ رہا ہے اسے پورا کرنا لازم ہوگا، اس کا عاودہ جب نہیں ہوگا مگر عاودہ سنا تجب ہے (۲)۔

۳۱- جس نماز کے وقت میں وہ باطل ہوا ہے وہ نماز اس پر واجب ہوگی جیسا کہ مذکور ہوا، اسی کے ساتھ اس پر یہ بھی واجب ہوگا کہ متصل پہلے کی دو نماز بھی پڑھے جو وہ نماز کے ساتھ جمع کی جاتی ہے، مثلاً، اگر غروب شمس سے قبل باطل ہو تو ظہر، عصر، دنوں پڑھے، اور اگر فجر سے پہلے باطل ہو تو مغرب، عشاء، دنوں پڑھے، بن قد امہ کہتے ہیں: یہ قول عبدالرحمن بن عوف، ابن عباس، طاہس، مجاہد، جعفی، زہری اور ربیعہ کا ہے، یہی امام مالک، امام شافعی، لیث، یحییٰ، ابو ثور اور عام ہاشمیں کا ہے، ابویہ امام مالک نے کہا: پہلی نماز اس وقت واجب ہوتی ہے جب اتنا وقت مل جائے جس میں پانچ رکعت پڑھی جاسکتی ہوں، یعنی پہلی نماز مکمل اور دوسری نماز کم سے کم ایک رکعت کا وقت مل جائے، حنابلہ کے نزدیک اگر عکسہ تحریر کے برابر وقت مل جائے تو بھی، دنوں نمازیں واجب ہوں، ثانیہ کے نزدیک ایک رکعت کا وقت پالیسے پر واجب ہوگی۔

اس قول کی دلیل یہ ہے کہ مذکور حالت میں دوسری نماز کا وقت ہی

(۱) ابن ماجہ بن ابی ۱/۱۶۱، رد المحتار ۱۲۰ طبع محمد مصطفیٰ، دار الفکر، دمشق ۱۵۵۵ھ

بہمنی ۲/۵۳، کتاب القضاء ۱/۲۶۱، المجموع للحووی ۱/۲۲۱ طبع

بہمنی ۲/۳۹۷

(۲) جوہر الاکلیل ۱/۳۳

(۱) شرح فتح القدیر ۲/۳۳۲، جوہر الاکلیل ۱/۹۶، کتاب القضاء ۱/۲۲۶

(۲) المجموع ۳/۱۲

پہلی نماز کا بھی وقت ہوتا ہے، یعنی سرفیہ میں خیر کو ہر تک اور مغرب کو عشائے تک موخر کرنا ممکن ہوتا ہے تو اس اعتبار سے عصر کا وقت ہی خیر کا بھی وقت ہے، ورنہ ہی طرح مغرب اور عشاء کا معاملہ ہے۔ تو دوسری نماز کا وقت پانے سے کیا اس نے پہلی نماز کا بھی وقت پایا۔ اس مسئلہ میں حنفیہ، شافعی، حنبلی، حنبلی نے اختلاف کیا ہے، چنانچہ ان حضرات کی رائے ہے کہ وہ صرف وہی نماز پڑھے گا جس کے وقت میں باطل ہو جائے (۱)۔

سوم - روزہ:

۳۲- مگر بچہ نے رمضان میں رات سے روزہ رکھا پھر ان میں وہ باطل ہو گیا جب کہ وہ روزہ سے ہے تو اس پر اس روزہ کی تکمیل بد ختلاف واجب ہے، اس لئے کہ جیسا کہ رٹلی ثانی نے کہا: دوران عبادت وہ باطل و وجوب میں سے ہو گیا تو یہ ایسا ہی ہوا جیسے کوئی باطل شخص نفل روزہ شروع کرے پھر اس کو تکمیل کرنے کی نذر مان لے (تو اس پر اسی روزہ کی تکمیل واجب ہوتی ہے)۔

مگر اس نے اسی حال میں روزہ رکھا تو اس پر تیسرا واجب ہوگا۔ حنا بلہ کے نزدیک ایک قول کے مطابق اس پر تیسرا واجب ہوگا۔

مگر بچہ نے رات سے روزہ نہیں رکھا پھر دن میں باطل ہو گیا تو اس مسئلہ میں، چھوٹوں پر فقہاء کا اختلاف ہے، ان کے بقیہ حصہ میں کھائے پینے سے گریز کرنا "راہوں کے روزہ" کی تیسرا۔

۳۳- مساک (بقیہ حصہ ۱ میں نہ لکھا گیا) کے مسئلہ میں فقہاء کا اختلاف درج ذیل ہے:

حنبلیہ و حنا بلہ کا مذہب و ربی ثانی کا ایک قول ہے کہ ان کے بقیہ حصہ میں اس پر مساک واجب ہے، اس لئے کہ اگرچہ وہ روزہ رکھا

(۱) یعنی ۱۱۷۷ھ جوہر الکلیل ۱۱۳

وقت نہیں پایا لیکن اس کا وقت اس نے پایا ہے۔ ان حضرات نے فرضیت رمضان کے، و ربیہ منسوخ کئے جانے سے پہلے فرض عاشوراء کے سلسلہ میں، روایت سے استدلال کیا ہے، جس میں نبی ﷺ نے فرمایا: "من کان منکم أصبح معطراً فلیمسک بقیۃ یومہ، ومن کان أصبح صائماً فلیتم صومہ" (۱) (تم میں سے جس نے بغیر روزہ کے صبح کی ہو وہ بقیہ ان اساک کرے اور جو روزہ سے ہو وہ پورا روزہ کرے)۔ یہ حضرات کہتے ہیں کہ حکم (امر) وجوب کا متنازعہ ہوتا ہے، اور یہ مہینہ کی خدمت و احترام کے لئے ہے۔

ثانیہ کا مذہب جو ان کے نزدیک صحیح ہے یہ ہے کہ اس حال میں مساک مستحب ہے، واجب نہیں ہے، صرف وقت کی حرمت کی وجہ سے اسوں نے مستحب قرار دیا ہے، مساک اس حال میں واجب نہیں ہوتا ہے، اس لئے کہ عذر یعنی بچپن کی وجہ سے وہ بے روزہ تھا، تو یہ اس مسافر کے مشابہ ہوا جو سفر سے واپس آجائے اور اس مریض کے مشابہ ہوا جو شفا پ ہو جائے۔

مالکیہ کا مذہب ہے کہ اس وقت اساک نہ واجب ہے نہ مستحب، جیسے کہ صاحب عذر کے لئے اگر عذر کی وجہ سے اسے رخصت ہو تو اساک نہ واجب ہوتا ہے اور نہ مستحب (۲)۔

۳۴- روزہ کی قضا کے مسئلہ میں فقہاء کا اختلاف درج ذیل ہے: ثانیہ کا مذہب ایک قول کے مطابق یہ ہے کہ قضا واجب ہے، حنا بلہ نے تفصیل کی ہے کہ جس نے بے روزہ صبح کی پھر دن میں باطل ہو تو اس پر قضا واجب ہے، اس لئے کہ اس نے وقت وجوب کا ایک

(۱) حرمۃ من کان أصبح منکم... کی روایت بخاری (صحیح ۲۰۰) طبع انتقادی اور مسلم (۲/۹۸۲ طبع المجلد) نے کی ہے۔

(۲) شرح فتح القدیر لابن الجہام ۲/۴۸۲، جوہر الکلیل ۱۱۶، الحدائق ۱۱۳، نہایۃ المحتاج ۳/۱۸۳، الفی ۳/۵۳، کتاب القضا ۲/۵۹۔

بلوغ ۳۵

نصاب کا مالک ہو، بین غیر خفیہ کے نزدیک بلوغ سے قبل شروع ہونے والا سال ہی بلوغ کے بعد ورازا رہے گا۔

غیر خفیہ کے نزدیک بچہ اگر رشد کے ساتھ بالغ ہو ہے تو اس پر یہ بھی لازم ہوگا کہ جب سے اس کی طبیعت میں ماں کی جگہ ہے اس کا وہی اس کی طرف سے زکاۃ نہ کا تار ماہ ہو تو گزرے ہوئے تمام سالوں کی بھی زکاۃ اُترے (۱)۔

لیکن اگر لڑکا اس حال میں بالغ ہو کہ دوسری بار اس کے نتیجے میں اس پر حرم پابندی برقرار ہے تو خفیہ کے نزدیک نیت شرط ہونے کی وجہ سے دوجہ سے زکاۃ اُترے گا، اس کی جانب سے ولی انجام نہیں دے گا، فقہاء خفیہ کہتے ہیں: "الایۃ قاضی صرف بقدر زکاۃ ماں اس کے پر اُترے گا تاکہ وہ سے اُترے، بین ساتھ میں ایک امین بھی جیسے گا تاکہ وہ زکاۃ کی رقم غیر مصرف میں نہ صرفی اُترے، یہ سب پر واجب مفکرات ہیستے اس کے رشد، رہاں کا نقد اس کے برعکس ہے، ان مفکرات کی "انگلی کے لئے پندرہ نیت شرط میں ہے، اس سے اس کا ملی اس کی "انگلی اُترے گا (۲)۔

ہماں تک شامیہ فاضل ہے، تو ریلی نے کہا ہے: "سیدہ بنت خویہ زکاۃ اُتیں اُترے گا، بین اُترے گی اس کو بارت دے دے، مستحق زکاۃ خمس کی تعیین اُترے تو اس کے سے "اُترے گا، جیسے کہ انجی کے لئے، دست ہے کہ سیدہ کو "انگلی کا مکمل بناے، "اس کی جانب سے زکاۃ کی "انگلی ملی یا اس کے ماب کی موجود میں ہوئی چاہے، اس لئے کہ اُترے گا، تنہا ہوگا تو خمس ہے ماں ضابطہ ردے یا اس کی "انگلی کا جھوٹا عرونی اُترے، ریلی نے اس مسئلہ پر مشکوٰۃ میں کی کہ ملی آیا زکاۃ اُترے گا یا اس کے رشد تک موثر اُترے گا (۳)۔

جز پالیہ و اس کی انجام دہی ایک مکمل روزہ کے بغیر ممکن ہے، لیکن جس نے رات سے روزہ رکھا اور صبح روزہ کی حالت میں رہا پھر بالغ ہو، تو اس پر قضا نہیں ہے، حنا بلہ میں سے ابو الخطاب کو اس سے اختلاف ہے۔

خفیہ، مالکیہ، شافعیہ نے اپنے صحیح قول میں کہا ہے کہ ایسے شخص پر قضا واجب نہیں ہے اس سے کہ وہ پورا وقت نہیں پاتا، ان حضرات نے روزہ و نماز میں فرق یہ یوں کیا کہ، ایک نماز کے وقت میں بالغ ہونے پر روزہ واجب ہو جاتی ہے، اس لئے کہ نماز میں وجوب کا سبب اس کی "انگلی سے متصل ہوتا ہے، لہذا اس کے حق میں اہمیت پائی گئی، بین روزہ میں وجوب کا سبب ملتا ہے، اس میں اہمیت نہیں پائی گئی ہے، یہ سبب صحیح ہے بتانی ہے۔

معنی میں ہے کہ امام اوزاعی کی رائے یہ ہے کہ لڑکا اگر ماہ رمضان کے دوران بالغ ہو جائے تو بلوغ کے قبل رمضان کے گزرے ہوئے دنوں کی قضا کرنی ہوگی، اگر ان دنوں میں روزہ نہ رکھا ہو، یہ رائے عام اہل علم کی رائے کے خلاف ہے (۱)۔

چہا رم - زکاۃ:

۳۵ - بلوغ پر وجوب زکاۃ کے مسئلہ میں فقہاء میں اختلاف ہے، صہبہ فقہاء کے نزدیک اس پر زکاۃ واجب ہے، اس لئے کہ وجوب زکاۃ کا تعلق مال سے ہے۔

صحیحہ کے نزدیک بلوغ پر زکاۃ واجب نہیں ہے، اس لئے کہ زکاۃ ایک عبادت ہے جو مکلف شخص پر لازم آتی ہے، "بچہ مکلف قوتوں میں شامل نہیں ہے، پس جب بچہ بالغ ہو جائے تو خفیہ کے نزدیک اس کی زکاۃ کا سال اس کے بلوغ کے وقت سے شروع ہوگا اُترے ہو

(۱) - صہبہ مرجع۔

(۱) ابن ماجہ ص ۴۴، مسند احمد ۶۲۲/۲، زکاۃ ص ۴۔

(۲) ابن ماجہ ص ۵/۹۳، فتح القدیر والاحتیاج ص ۱۹۸۔

(۳) نہایۃ المحتاج ص ۳۶۱۔

بلوغ ۳۶-۳۷

مالکیہ و حنابلہ نے جہاں تک دم ان کا حکام، نیچے سے ہیں اس مسئلہ پر گفتگو نہیں کی ہے۔

پنجم- حج:

۳۶- اگر صغیر حج کرے پھر بالغ ہو تو اس پر دم واجب ہوگا۔ جو اس کے حق میں حج لازم ہوگا۔ رطلوث سے پہلے یا یا حج اس کے لئے ہائی نہیں ہوگا اس پر ترمذی ہر ابن الحرمہ نے اجماع نقل کیا ہے۔ اس سے کہ بن کریم رحمہ اللہ کا ارشاد ہے: "اسی اویدہ لی اجلد فی صدور المؤمنین عہذا، لہما مملوک حج بہ اہلہ فمات قبل لی یعنی فقد قصی حجہ، وإن عقی قبل لی بموت لہیع، ولہما غلام حج بہ اہلہ قبل ان یدوکہ فقد قصی حجہ، وإن بلغ للہیع" (۱) (میں چاہتا ہوں کہ مومنین کے سینوں میں عہد کی تجدید کریں، جس غلام کو اس کے گھر والوں نے حج کر دیا اور وہ مرے سے پہلے مر گیا تو اس نے اپنا حج ادا کر لیا، اور اگر مرے سے پہلے مر گیا تو وہ حج کرے، اور جس بچہ کو اس کے گھر والوں نے ہوٹ سے پہلے حج کر دیا اس نے اپنا حج پورا کر دیا، اور اگر بالغ ہو جائے تو چاہے کہ حج کر لے، اور اس لئے بھی کہ حج نہ ہو، بات ہے جسے اس نے جو ب کے وقت سے پہلے انجام دیا تو وقت پر جو ب سے وہ حج بالغ نہیں ہوگا، رٹی کہتے ہیں مطلب یہ ہے کہ حج پوری رہی کا عمل ہے جو تکرر نہیں ہے، تو حاکم مال میں اس کی مائتبی معتبر ہوگی (۲)۔

(۱) حدیث: "لہما مملوک... کو امام شافعی (درائع لہی ۱۲۹۰ طبع دار الانوار) اور امام طحاوی (۲۵۷/۲ طبع مطبعہ الانوار لہی) نے ابن عباس پر مرفوعاً نقل کیا ہے ابن جریر نے فتح الباری (۷۰۳ طبع استغبر) میں سے حج بتایا ہے۔

(۲) مسند احمد ۲۲۸، نہایۃ الحاج ۳۳۳، شرح التہذیب ۲/۲۲۲

۳۷- اگر مرد بالغ لڑکا (یا مرقدہ لڑکی) اس حال میں بالغ ہو کہ وہ میقات کے اندر احرام کی حالت میں ہے، تو اگر اس کا ہوٹ اس وقت ہو اسب و دمیدہ عرفہ میں مقیم ہے یا قوف عرفہ سے قبل بالغ ہو، یا قوف عرفہ کے بعد بالغ ہو، بین سویر کی عید کی فجر سے پہلے لوٹ کر عرفات میں قوف کر لیا اور تا سب حج مکمل کرے تو اس کا فرضہ حج "ابو یا"۔

امام شافعی اور امام احمد کا مسلک یہ ہے کہ اس کا فرضہ حج "ابو یا" ہو جائے گا۔ اس پر دم واجب نہیں ہوگا ورنہ اس حج کے سے احرام کی تجدید کرے گا، اس لئے کہ حضرت بن عباس سے مروی ہے، کہتے ہیں: "اگر امام قوف عرفات میں تیرا ہو، تو اس کا وہ حج کافی ہوگا، لیکن اگر جمع یعنی عرفہ میں آئے ہو تو حج فرض کی طرف سے یہ حج کافی نہیں ہوگا"۔ اور اس مسئلہ پر قیاس یہ کیا ہے کہ غلام کے مدد و ہر اکوئی آئے بالغ شخص عرفات میں احرام باندھے اور حج کے مناسک پورے کر لے تو اس کا حج فرض ادا ہو جائے گا، تو اسی طرح جو لڑکا عرفہ میں بالغ ہو، اس کا فرض حج "ابو یا" ہو چکا ہے۔

حنیہ کا مسلک یہ ہے کہ اگر بلوغ کے بعد قوف عرفہ سے قبل احرام کی تجدید کر لے تو حج فرض ادا ہو جائے گا، اور اگر احرام کی تجدید نہ کرے تو فرض حج "نہیں ہوگا، اس سے کہ اس کا احرام غل منعقد ہو ہے تو یہ احرام فرض میں نہیں بدلے گا، فقہاء حنبلیہ کہتے ہیں: احرام اگرچہ حج کے لئے شرط ہے لیکن وہ رکن کے مشابہ ہے، اس لئے ہم نے عبادت میں احتیاط کے بطور احرام کو شہر کن تھہر دیا۔

امام شافعی سے ایک روایت ہے، جیسا کہ مختصر مزی میں ہے کہ اس صورت میں اس پر دم واجب ہوگا، یعنی اس سے دم واجب ہوگا کہ وہ بغیر احرام میقات سے گزرے، لے لی طرح ہے۔

امام مالک کا مسلک یہ ہے کہ اس سے حج فرض دی نہیں ہوگا، وہ

بلوغ ۳۸-۳۹

ہوئی۔ اس لئے کہ اس کی بنیاد میں ضعف ہے لہذا قاضی و جواب رجوع پر موقوف رہے گا۔

امام ابو یوسف کہتے ہیں: "انوں کو خیار حاصل نہیں ہوگا، جیسے باپ یا "ا" کے لئے ہوئے نکاح میں اختیار نہیں ہوتا ہے، کنہ ریکی لڑکی کو خیار حاصل ہو اور عقد نکاح کا اسے طم ہو تو شخص خاموشی سے خیار ساقط ہو جائے گا۔" ریلوٹ یہ طم نکاح کے "شریک" تک خیار باقی نہیں رہے گا۔ یعنی اگر وہ بالغ ہوئی اس حال میں کہ وہ نکاح سے "انت" ہے۔ یا بلوٹ کے بعد نکاح کا طم ہوتا ہے تو بلوٹ یہ طم ہونے کے وقت فوری "خ" رضامندی ہے، "رقہ" لڑکی یا بھی خاموش رہی تو خیار باطل ہو جائے گا، خواہ وہ مجلس (بلوٹ یہ طم) تہلیل نہ ہوئی ہو، اسی طرح مجلس بلوٹ یا مجلس طم نکاح کے "شریک" بھی اختیار باقی نہیں رہے گا، اگر لڑکی کو مسئلہ یہ معلوم ہو کہ سے خیار بلوٹ حاصل ہے یا یہ نہ معلوم ہو کہ یہ خیار آخر مجلس تک باقی نہیں رہے گا، اور خیار سے لاسمی باطنی مذ نہیں ہوگا، اس لئے کہ اگر لاسم میں جس "لاسنی" کا مذرمیت نہیں ہے، یہ اسے امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف کی ہے۔

امام محمد کہتے ہیں کہ لڑکی کا خیار اس وقت تک باقی رہے گا جب تک وہ جان نہ لے کہ اسے خیار حاصل ہے، بالغ لڑکے کے "شریک" لڑکی - خواہ شیبہ پہلے سے ہو یا دوبارہ رہی ہو، رضامندی سے اس سے زانیہ تحقیق قائم کیا ہو، پھر وہ بالغ ہوئی - ان "انوں" کا خیار خاموشی سے باطل نہیں ہوگا جب تک کہ صریح رضامندی یا دلالت رضامندی جیسے بوسہ، بیاہ، چھو، بھر لاکر نہ پائے جائیں، یہ خیار مجلس سے اٹھ جانے سے بھی باطل نہیں ہوگا، اس لئے کہ اس کے خیار کے استعمال کی مدت پوری عمر ہے، لہذا جب تک رضامندی نہ پائی جائے خیار باقی رہے گا (۱)۔

(۱) رد المحتار علی الدر المختار ۴/۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱، ۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵، ۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸، ۱۶۱۹، ۱۶۲۰، ۱۶۲۱، ۱۶۲۲، ۱۶۲۳، ۱۶۲۴، ۱۶۲۵، ۱۶۲۶، ۱۶۲۷، ۱۶۲۸، ۱۶۲۹، ۱۶۳۰، ۱۶۳۱، ۱۶۳۲، ۱۶۳۳، ۱۶۳۴، ۱۶۳۵، ۱۶۳۶، ۱۶۳۷، ۱۶۳۸، ۱۶۳۹، ۱۶۴۰، ۱۶۴۱، ۱۶۴۲، ۱۶۴۳، ۱۶۴۴، ۱۶۴۵، ۱۶۴۶، ۱۶۴۷، ۱۶۴۸، ۱۶۴۹، ۱۶۵۰، ۱۶۵۱، ۱۶۵۲، ۱۶۵۳، ۱۶۵۴، ۱۶۵۵، ۱۶۵۶، ۱۶۵۷، ۱۶۵۸، ۱۶۵۹، ۱۶۶۰، ۱۶۶۱، ۱۶۶۲، ۱۶۶۳، ۱۶۶۴، ۱۶۶۵، ۱۶۶۶، ۱۶۶۷، ۱۶۶۸، ۱۶۶۹، ۱۶۷۰، ۱۶۷۱، ۱۶۷۲، ۱۶۷۳، ۱۶۷۴، ۱۶۷۵، ۱۶۷۶، ۱۶۷۷، ۱۶۷۸، ۱۶۷۹، ۱۶۸۰، ۱۶۸۱، ۱۶۸۲، ۱۶۸۳، ۱۶۸۴، ۱۶۸۵، ۱۶۸۶، ۱۶۸۷، ۱۶۸۸، ۱۶۸۹، ۱۶۹۰، ۱۶۹۱، ۱۶۹۲، ۱۶۹۳، ۱۶۹۴، ۱۶۹۵، ۱۶۹۶، ۱۶۹۷، ۱۶۹۸، ۱۶۹۹، ۱۷۰۰، ۱۷۰۱، ۱۷۰۲، ۱۷۰۳، ۱۷۰۴، ۱۷۰۵، ۱۷۰۶، ۱۷۰۷، ۱۷۰۸، ۱۷۰۹، ۱۷۱۰، ۱۷۱۱، ۱۷۱۲، ۱۷۱۳، ۱۷۱۴، ۱۷۱۵، ۱۷۱۶، ۱۷۱۷، ۱۷۱۸، ۱۷۱۹، ۱۷۲۰، ۱۷۲۱، ۱۷۲۲، ۱۷۲۳، ۱۷۲۴، ۱۷۲۵، ۱۷۲۶، ۱۷۲۷، ۱۷۲۸، ۱۷۲۹، ۱۷۳۰، ۱۷۳۱، ۱۷۳۲، ۱۷۳۳، ۱۷۳۴، ۱۷۳۵، ۱۷۳۶، ۱۷۳۷، ۱۷۳۸، ۱۷۳۹، ۱۷۴۰، ۱۷۴۱، ۱۷۴۲، ۱۷۴۳، ۱۷۴۴، ۱۷۴۵، ۱۷۴۶، ۱۷۴۷، ۱۷۴۸، ۱۷۴۹، ۱۷۵۰، ۱۷۵۱، ۱۷۵۲، ۱۷۵۳، ۱۷۵۴، ۱۷۵۵، ۱۷۵۶، ۱۷۵۷، ۱۷۵۸، ۱۷۵۹، ۱۷۶۰، ۱۷۶۱، ۱۷۶۲، ۱۷۶۳، ۱۷۶۴، ۱۷۶۵، ۱۷۶۶، ۱۷۶۷، ۱۷۶۸، ۱۷۶۹، ۱۷۷۰، ۱۷۷۱، ۱۷۷۲، ۱۷۷۳، ۱۷۷۴، ۱۷۷۵، ۱۷۷۶، ۱۷۷۷، ۱۷۷۸، ۱۷۷۹، ۱۷۸۰، ۱۷۸۱، ۱۷۸۲، ۱۷۸۳، ۱۷۸۴، ۱۷

گر صغیر دہن شادی تافضی کے کو میں نہ رہی اور اس کا باپ یا ۱۰۰ فاسق ہو تو امام ابو حنیفہ کی نظر روایت میں اسے خیار حاصل ہوگا۔ اور یہی امام محمد کا قول ہے (۱)۔

۴۰- مالکیہ کے نزدیک اگر صغیر کے ولی نے خود وہ باپ ہو یا کوئی اور، اس کا عقد ایسی شرائط پر رد ہے جو عقد میں لگائی گئی ہوں اور وہ شرائط ایسی ہوں کہ مقتف کی جانب سے واقع ہونے پر لازم ہوتی ہوں، مثلاً، بڑی کے سے پیش ط لگائی گئی کہ اگر بڑی کے سے اس بڑی کے رہتے ہوئے دوسری شادی کی تو اس بڑی کو یا اس دوسری بیوی کو طلاق ہوگی۔ یہ صغیر نے اپنا عقد نکاح خود سے شرط کر لیا اور اس کے ولی نے ان شرائط کی اجازت دے دی پھر وہ بالغ ہوا اور بلوغ کے بعد ان شرائط کو پسند کرتا ہے، اور حال یہ ہو کہ اس نے بیوی سے دخول نہ کیا ہو، نہ بلوغ سے پہلے نہ بلوغ کے بعد، شرائط کو جانتے ہوئے، تو صغیر کو اختیار ہوگا کہ یا تو نکاح کو باقی رکھ کر شرائط کی پابندی کرے یا شرائط کی پابندی نہ کرے اور ایک طلاق دے کر نکاح فسخ کر دے، اور اس کی ثوبت اس وقت آئے گی جب شرائط ختم کرنے پر عورت راضی نہ ہو، اس مسئلہ میں صغیر کا حکم وہی ہے جو صغیر کا ہے، تفصیل کتب فقہ کے باب الولایۃ میں دیکھی جائے (۲)۔

اگر صغیر نے ولی کی اجازت کے بغیر اپنا عقد نکاح کر یا تو اس کے ولی کو اختیار ہوگا کہ ایک طلاق سے اس کا عقد فسخ کرے، اس لئے کہ یہ نکاح صحیح ہے، صرف اتنی بات ہے کہ نکاح لازم نہیں ہے، مالکیہ میں سے ہی امور سے کہا ہے کہ اگر ولی نے بچہ کا عقد نکاح نہیں کیا جب کہ فسخ نکاح ہی مفاد مصلحت کا تقاضا تھا، یہاں تک کہ بڑا کا ہو گیا، ولی کی ولایت سے نکل گیا تو نکاح جائز ہو گیا، اب تو بڑے کے

کو غور کا اختیار حاصل ہونا چاہئے کہ نکاح کو باقی رکھے یا رد کر دے، اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ بلوغ کے بعد بڑے کو اختیار کا حق ملے (۱)۔
تفصیل باب "الولایۃ" میں دیکھی جائے۔

۴۱- شافعیہ اپنے ایک قول میں یہ رائے رکھتے ہیں کہ اگر صغیر کی شادی اس کے باپ نے کسی عیب والی عورت سے کیا ہو تو نکاح صحیح ہوگا۔ رافع ہونے پر اس کو خیار حاصل ہوگا لیکن مذہب شافعیہ یہ ہے کہ نکاح صحیح نہیں ہوگا، اس لئے کہ یہ نکاح دہن و خوش حالی کے خلاف ہے (۲)۔

اگر صغیر کی شادی اس کے باپ نے غیر کفو میں کر دی تو صحیح قوں کے مطابق یہ نکاح اس صورت میں درست ہے، اس لئے کہ مرد کو اپنے غیر کفو کو فراش بنانے میں کوئی عار نہیں ہوتا، البتہ اسے خیار حاصل ہوگا، ایک قول یہ ہے کہ عقد صحیح نہیں ہوگا، اس لئے کہ ولایت مصلحت سے وابستہ ہے، اور غیر کفو میں شادی کا مصلحت کے خلاف ہے (۳)۔

اگر باپ یا ۱۰۰ نے صغیر کی شادی غیر کفو میں کر دی تو برفع ہونے پر صغیر کو خیار حاصل ہوگا، اس لئے کہ یہ شادی خلاف نظر قوں کی رو سے صحیح واقع ہوئی ہے، اور عدم کفو کے نقص کی وجہ سے خیار ثابت ہوگا۔

انہر قول کے مطابق یہ شادی باطل ہے (۴)۔
۴۲- حنابلہ کے نزدیک باپ کے علاوہ کسی اور کو صغیر کی شادی کرنے کا جواز نہیں ہے، پس اگر باپ نے صغیر کی شادی کی تو اس صورت میں صغیر کو خیار حاصل نہیں ہوگا، لیکن باپ کے علاوہ کسی اور

(۱) مہدۃ المدسوق علی الشرح الکبیر ۲۳۱/۲۔

(۲) نہایۃ النکاح ۲۵۵/۲ طبع المکتبۃ الاسلامیہ المریض۔

(۳) نہایۃ النکاح ۲۵۶/۲۔

(۴) نہایۃ النکاح ۲۳۹/۲۔

ہفتم۔ بلوغ کی وجہ سے ولایت ملی انفس کا ختم:

۴۳۔ خنیہ کے رب، ایک آزاد عورت پر ولایت نکاح کے تحقق سے ولایت ملی انفس مکلف ہونے (یعنی بلوغ و عقل) سے ختم ہو جاتی ہے، لہذا مکلف آزاد عورت کا نکاح ولی کی رضا مندی کے بغیر درست ہے، اور اس پر طلاق و ورثت وغیرہ حکام مرتب ہوں گے۔

تتواری لڑکی کی پرورش اس کے بالغ ہونے پر ختم ہو جائے گی جس طرح عیسیٰ وغیرہ سے عورتیں بالغ ہوتی ہیں، اگر وہ لڑکی نو عمر ہو تو باپ اسے اپنے ساتھ رکھے گا خود اس پر نسب اکا نہ پیشہ نہ ہو، والد مہجور نہ ہو تو بیٹی اور چچا بھی رکھ سکتے ہیں بشرطیکہ ان دونوں کی جانب سے لڑکی پر اندیشہ نہ ہو، ورنہ قاضی کسی قاطعی اعتماد عورت کو متعین کر کے یہ لڑکی اس کے سپرد کر دیگا، اور عورت پر باپ کی ولایت اس وقت ختم ہوئی جب وہ اچھی عمر والی ہوگئی ہو اور اس کی رائے میں چٹنگی آئی ہو، تو پھر وہ جہاں چاہے رہ سکتی ہے جب کہ اس پر اندیشہ نہ ہو، اور اگر وہ لڑکی شیبہ ہو تو والد اپنے ساتھ نہیں رکھے گا والا یہ کہ اسے اپنے نفس پر اطمینان نہ ہو تو باپ اور دادا ساتھ رکھیں گے، ان دونوں کے علاوہ ہرے لوگ عیسٰی کا ابتدائے میں ہے۔

لڑکے پر باپ کی ولایت اس وقت ختم ہوگی جب وہ بالغ و عاقل اور صاحب رائے ہو جائے، والا یہ کہ اس کے نفس پر اطمینان نہ ہو مثلاً وہ فساد ملامت ہو، اس پر اندیشہ ہو تو والد کو اسے چنے ساتھ رکھنے کی ولایت حاصل ہوگی تاکہ ختمہ و عار کو دور رکھے، اس سے کوئی ایسا عمل سرزد ہو تو اس کی تادیب کر سکے، کنواری، شیبہ اور لڑکے کے حق میں داد کے لئے بھی یہی احکام ہیں جو باپ کے لئے اوپر مذکور ہوئے^(۱)۔

مالکیہ کے نزدیک صحیفہ کے حق میں ولایت ملی انفس اس کے

نے اس کی شادی کی تو نکاح باطل ہوگا، "راکب روایت میں ہے کہ باپ کے علاوہ کسی ورثہ برائی شادی بھی درست ہے، اور بالغ ہونے پر صحیفہ کو اختیار حاصل ہوگا جیسے کہ امام ابوحنیفہ کا مسلک ہے، اور بایا ہے کہ نوہر کی عمر ہونے پر اختیار حاصل ہوگا اس سے پہلے اگر طلاق دے دی تو طلاق واقع ہو جائے گی، "اور اس کا اختیار باطل ہوگا، اسی طرح نرسو سال پورے ہونے پر اس کے شوہر نے بھی لی اور اس نے اختیار استعمال نہیں کیا تو اختیار باطل ہو جائے گا^(۲)۔

صحیفہ کے ولی کو یہ حق نہیں ہے کہ اس کی شادی ہی معیوب خاتون سے کرے جس کے عیب کی وجہ سے نکاح رد کر دیا جاتا ہے، اسی طرح صحیفہ کے ولی کو بھی ایسے معیوب مرد سے اس کی شادی کرے کا اختیار نہیں ہے جس عیب کی وجہ سے نکاح فسخ کر دیا جاتا ہے، اس لئے کہ ولی کی ذمہ داری ہے کہ ان دونوں کے مفاہم و ہمانی کے مطابق کام کرے، اور ایسے نکاح میں ان دونوں کا کوئی مانع نہیں ہے، پس اگر غیر مکلف بڑے یا بڑی کے ولی سے قاطعی رعب و دشمنی سے شادی عیب کو جانتے و جانتے کر دی تو یہ نکاح صحیح نہیں ہوگا، اس لئے کہ ولی سے ان دونوں کے سے ایسا مقدمہ یا ہے جو جاری نہیں ہے، اور اگر ولی کو علم نہ ہو کہ شوہر معیوب ہے تو مقدمہ صحیح ہو جائے گا، عین عیب کا علم ہوے پر مقدمہ کو فسخ کرنا، جب ہوگا، عین "منتہی" میں اس کے برعکس تحریر ہے جس سے ہم ہوتا ہے کہ فسخ مباح ہوگا، مبالغہ میں سے پیش نے کہا کہ نکاح فسخ نہیں کیا جائے گا، اور ان دونوں کے اختیار کے لئے بلوغ کا اتنی رعب جائے گا^(۳)۔

تفصیلات باب النکاح اور ولایت میں دیکھی جائیں۔

(۱) شرح منہجی الامارات ۱۸۵۲ طبع مکتبہ دارالمطرب مطالب ولی النسخ فی شرح غایۃ المستقی ۱۳۹۵ھ

(۲) اسی ۸۹۹ھ ۵۳۶ھ مطالب ولی النسخ فی شرح علیہ النسخ ۱۵۳ھ

(۱) رد المحتار علی الدر المختار ج ۱ ص ۶۳، ۶۴۔

ہشتم۔ ولایت علی المال:

۴۴۔ ولایت علی المال صغیر کے عقل کے ساتھ بالغ ہونے سے ختم ہو جاتی ہے۔ خود ولولہ کا ہونا لڑکی، اور اس پر سے پابندی اٹھ جاتی ہے، لیکن اس کے لئے بائناق فقہاء شرط ہے کہ وہ رشید ہو، اس نے کہ فقہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "وَابْتَغُوا الْيُسْرَىٰ حَتَّىٰ إِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ، فَإِنْ أَتَيْتُمْ فَهْمَ رَشَدًا فَادْعُوا إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ" (۱) "اور قسیموں کی جانچ کرتے رہو یہاں تک کہ وہ عمر نکاح کو پہنچ جائیں تو اگر تم اس میں ہوشیاری اکیجے تو اس کے حوالہ سے مال لے لو۔"

اس مسئلہ میں اختلاف و تکمیل ہے جس کے لئے ابواب حجر کی جانب رجوع کیا جائے (۲)۔



اٹھ کی بلوغ سے ختم ہو جائے گی، یعنی وہ نکاح کی عمر کو پہنچ جائے گا۔ جب چاہے وہ جاہل سہا ہے، لیکن اگر اس کی خوبصورتی وغیرہ کی وجہ سے اس پر لہذا کا مدیشہ ہو یا اس کے دوست اور پیارے لڑکے ہوں اور اس سے اس کو فاسد خلاق و عادت پرانی ہو تو وہ والد کے ساتھ ہی رہے گا جب تک کہ اس کے خلاق تجھے نہ ہو جائیں، "اور اگر لڑکا بلوغ کے وقت پختہ عقل ہو تو جب چاہے جاہل سہا ہے۔ یونکہ اس کی دانت کی نسبت سے پابندی ختم ہو چکی ہے، "اور اگر لڑکا بالغ ہو جائے تو وہ پیار یا محبوب ہو تو مشہور قول کے مطابق اس سے ماں بی بی پرورش ساتھ ہو جائے گی۔

جب تک لڑکی کا تعلق ہے تو ماں باپ کا حق عصانت اور ولایت علی انفس اس وقت تک باقی رہے گی جب تک اس کی ثانی نہ ہو جائے (۱) کہ شافعیہ کے نزدیک صغیر خود لڑکا ہو یا لڑکی محض بالغ ہونے سے اس پر ولایت ختم ہو جائے گی (۲)۔

مناجہ کے رد ایک عصانت صرف بچہ یا معتود یا ثابت ہوتی ہے۔ عاقل بالغ پر عصانت نہیں ہے، اگر وہ مرد ہے تو والدین سے ملنا و تہا رہ سکتا ہے، اگر عورت ہے تو دو تہا نہیں رہ سکتی ہے، اس کا باپ اسے اکیسے رہنے سے روک سکتا ہے، اس لئے کہ اسے اطمینان نہیں ہے کہ لڑکی کے پاس ایسے لوگ آئیں جو اسے بگاڑ دیں اور لڑکی اور اس کے خاندان کو عار لگ جائے، "اور اگر اس کا باپ نہ ہو تو اس کے ولی اور خاندان والوں کو حق ہے کہ اس کو تنہا رہنے سے روک دیں (۳)۔

(۱) سورۃ نسا ۶۔

(۲) رد المحتار علی الدر المختار ۵/۹۵، ۹۶، البحر الرائق شرح کنز الدقائق ۸/۱۹۰-۱۹۱، جامع الدرر الدوق علی المشرع، الکبیر ۳/۲۹۶، شرح الررکانی ۵/۲۹۳، ۲۹۴، الخرش ۵/۲۹۳، ۲۹۴، نہایۃ المحتاج ۴/۳۲۵-۳۲۶، ۳۵۰-۳۵۱، ۳۵۲، شرح منہاج الطالبین ۳/۲۲۹-۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ابن قدامع المشرع، الکبیر ۳/۵۱۲، ۵۱۶-۵۱۷، تکریم الفقہ ۲/۳۲، ۳۳، کتاب النکاح ۳/۱۱۷-۱۱۸۔

(۱) حاشیہ درسول علی المشرع، الکبیر ۳/۲۹۲-۲۹۳، الخرش ۳/۲۰۷-۲۰۸، ۲۹۱/۵، شرح الخروقی ۳/۲۳۳، ۲۹۰۔

(۲) نہایۃ المحتاج ۳/۳۲۵ اور اس کے بعد کے صفحات شرح منہاج الطالبین ۳/۳۰۰۔

(۳) ۲/۱۳۷۔

بجول کر سام پیچہ آیا تو وہ اپنی نماز پر بناء (نی نماز کو مکمل) کرے گا اور تجدد ہو کرے گا۔

اگر نمازی کو نماز میں تلخیر پھوٹ جانے میں خوب کٹریں بدست میں نہ گئے وہ اپنی نماز کی بناء کرے گا (یعنی نماز پوری کرے گا)۔

اگر سوائے نے اذان کے دوران عمدہ یا سہواً بات کر لی تو بناء کرے گا اور مردہ دوبارہ نہیں دے گا۔

اگر خطبہ جمعہ کے دوران مسجد سے لوگ نکل جائیں پھر طویل فصل سے پہلے لوٹ آئیں تو امام اسی خطبہ کو جاری رکھے گا جو اس کی موجودگی میں دے رہا تھا، پھر سے شروع نہیں کرے گا۔

اسی طرح لفظ بناء کا استعمال فقہی تقادد و پرتغری یعنی اس پر مسئلہ کی تخریج کے لئے بھی ہوتا ہے۔

متعلقہ الفاظ:

الف- ترمیم:

۲- ترمیم عمارت کی اصلاح کو کہتے ہیں (۱)۔

ب- عمارۃ:

۳- عمارۃ موغنی ہے جس سے جگہ کو تباہ یا بجا ہے، اس لفظ کا اطلاق گھر کی تعمیر پر بھی ہوتا ہے، عمارۃ کی ضد خراب یعنی میران ہے، شراب اس جگہ کے لئے بولتے ہیں جو تباہ رہنے کے بعد دیرینہ مٹائی ہو جائے (۲)۔

ج- اصل:

۴- ”اصل“ لغت میں کسی چیز کے نچلے حصہ کو کہتے ہیں۔

(۱) أساس بناء، مادة ”بنی“۔

(۲) الصحاح، المصباح، تہذیب اللغہ، مادة ”خرّب“۔

بناء

تعریف:

۱- ”بناء“ لغت میں ایک شئی کو دوسری شئی پر اس طرح رکھنے کو کہتے ہیں جس سے اس کو پائیدار بنا دیا جائے (۱)۔

اس کا اطلاق گھر وغیرہ کے بناء پر ہوتا ہے، اس کی ضد دم (ترسا) اور غرض (توزا) ہے۔

لفظ ”بناء“ کا اطلاق بیوی کے ساتھ ازواجی تعلق پر بھی ہوتا ہے، کہا جاتا ہے: ”ہنسی علی اہلہ“، ”ہنسی باہلہ“ (اپنی زوجہ سے جہاں کیا، ان دونوں میں پہلا جملہ زیادہ فصیح ہے اور اس سے عقد نکاح کے بعد جہاں مراد ہوتا ہے، اس کی اصل یہ ہے کہ مرد جب شادی کرتا ہے تو دلہن کے لئے نیا خیمہ بناتا ہے اور اسے تمام ضروریات سے آراستہ کرتا ہے (۲)۔

فقہاء اس لفظ کا استعمال گھر وغیرہ کے لئے کرتے ہیں، نیز عہد امت میں ایسا خلل آجائے جس سے اس کی تجدید ضروری نہ ہو تو پہلی نیت سے ہی اس عہد کو مکمل کر لینے کے لئے بھی بناء اس لفظ کا استعمال کرتے ہیں۔

اس کی مثال مندرجہ ذیل ہے:

مستوبق (جس کی رکعت چھوٹی ہوئی ہے) نے امام کے ساتھ

(۱) الکلیات ۱/۷۷۱۔

(۲) أساس البناء، مادة ”بنی“۔

کی قیہ واجب ہوتی ہے، جیسے مجبور شخص کے سے گھر کی تعمیر، اگر اس میں واضح طور سے اس کا ایسا مفاد ہو کہ وہ بعد میں حاصل نہ ہو سکتا ہو۔

کبھی مکان بنانا حرام ہوگا جیسے مشہد کی مسافت، لی جنگیوں میں عام راستہ پر مکان بنایا جائے، یا سولہ بک کے سے بنایا جائے یا نقصان پہنچانے کی نیت سے مشہد پر وہی کی ہو بند کرنے کے سے بنایا جائے۔

کبھی کتب ہوتا ہے، جیسے مساجد، مدرس، پتھر، ورم، ینے کام کے لیے قیہ جس میں مسلمانوں کا عمومی فائدہ ہو اور کسی واجب و ممانعت کی تکمیل اس پر منحصر نہ ہو، ورنہ تو اس کی قیہ واجب ہوگی، اس لیے کہ کسی واجب کی تکمیل جس چیز پر منحصر ہو وہ چیز بھی واجب ہو جاتی ہے۔

۱۰۔ کبھی مکان کی قیہ ضروری ہوتی ہے، جیسے بحیرہ ورت اور پانی قمار میں بنی جائے (۱)۔

مکان کی تعمیر کا لیمہ:

۷۔ یہ واجب ہے، جس طرح کسی خوشی کے حصول پر پیشانی کے مالہ پر یہ لیمہ سے جاتے ہیں، "مکان کی قیہ کے لیے یہ لیمہ کو "یہ لیمہ" کہتے ہیں، "اس کی تکمیل کے لیے یہ لیمہ کی طرح تاکید میں ہے (۲)۔

بعض شافعیہ نے اس لیمہ کے وجوب کا یک قول کر لیا ہے، اس لیے کہ امام شافعی نے مختلف قسم کے لیموں کے در کے بعد کہا، انہی میں سے یہ لیمہ ہے، "میں اس کے ترک کی جازت نہیں دیتا۔

اصطلاح میں "صل" وہ ہے جس پر دوسری چیز کی بنیاد رکھی جائے، اس کے با متعلق لفظ "نزل" ہے، نیز اس لفظ کا استعمال "رجح" "بکمل" "یا قاعدہ جو چیز یا ت کو جمع کر لے اور اس پر جس سے کوئی چیز منقرض ہو جیسے باپ جس سے اس کی "لا، منقرض ہوتی ہے، اس سب معافی کے لئے ہوتا ہے (۱)۔

۵۔ عقار:

۵۔ عقار (غیر منقولہ جامد اور زمین) منقولہ کے برعکس ہوتا ہے۔ یہ وہ ٹھوس ملکیت ہے جو زمین میں پائیدار ہوتی ہے (۲)۔

جماد حکم:

۱۔ بناء (بمعنی مکان بنانا)

۶۔ بناء و تعمیر اصلاً مباح ہے، خواہ وہ سات گز سے زائد ہو، جہاں تک حدیث میں وارد ممانعت کا تعلق ہے: "إذا أراد الله بعبد شراً أحصر له اللبن والطين، حتى يبنى" (۳) (جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ کا برا چاہتا ہے تو اس کے لئے اعٹ اور مٹی کو چھوڑ دینا دیتا ہے تاکہ وہ قیہ کرے) تو امام مناوی نے وضاحت کی ہے کہ اس ممانعت کا تعلق اس صورت سے ہے جب تعمیر کے سے بنایا جائے، یا ضرورت سے راند بنایا جائے (۴)۔ مکان پر بھی بقیہ پانچوں احکام مرتب ہوتے ہیں، چنانچہ کبھی مکان

(۱) الکلیت، ۱۸۵/۳، ص ۱۸۵/۳۔

(۲) الکلیت، ۱۸۵/۳، ص ۱۸۵/۳۔

(۳) حدیث "إذا أراد الله بعبد شراً أحصر له اللبن والطين" کو عمرانی نے تحریج الامام (۲۳۱/۳ طبع لکھنؤ) میں اور فز کی طرف حضرت مانسری حدیث کے بطور منسوب کیا ہے اور اس حدیث کو جید علیا ہے۔

(۴) حاشیہ التعلیق، ۱۸۵/۳، فیض التقدیر، ۲۶۳ طبع انجاء پورہ "محرر" تھانوی جس کی طرح ہے۔

(۱) روحہ الطالبین، ۳۳۲/۳، حاشیہ ابن ماجہ، ۵/۳، ص ۵/۳۔

(۲) مواہب الجلیل، ۳۳۲/۳، بیاض المساک، ۳۳۲/۳۔

بعض مالکیہ نے اسے مکروہ بتایا ہے، اور بعض مالکیہ سے مرہی ہے کہ یہ ولیمہ مباح ہے۔
تفصیل اصطلاح ”ولیمہ“ میں دیکھی جائے۔

بناء کے حکام:

نف۔ کیا عمارت منقولہ اشیاء میں ہے؟

۸۔ حنفیہ نے صریحت کی ہے کہ عمارت منقولہ سامانوں میں سے ہے (۱)۔

بقیہ مالک میں عمارت کا شمار غیر منقولہ سامانوں میں ہے (۲)۔
تفصیل کے لئے اصطلاح ”عمارت“ دیکھی جائے۔

ب۔ عمارت پر قبضہ:

۹۔ بیع میں عمارت پر قبضہ اس طرح ہوگا کہ یہ ار کے لئے عمارت کو خالی کر دے، ورنہ یہ رکوس میں تصرف پر قہر سے ہے۔
جیسا کہ حنفیہ اور شافعیہ صریحت کی ہے، یہ متباہر فرماتے ہیں: تصرف پر قہر سے دپے کی ایک طرف یہ ہے کہ مکان کی کچھ اس کے حوالہ کرے، بشرطیکہ فروخت کنندہ نے عمارت کو اپنے سامان سے خالی کر دیا ہو، اور کوئی شری یا حسی رکاوٹ بھی نہ ہو، فقہا فرماتے ہیں: اس سے کہ عمارت سے قبضہ کو مطلق رکھا، اس سے احکام ثابت کئے، میں قبضہ کی کیفیت یہاں نہیں کی، ”رفت میں قبضہ کی تعریف متعین نہیں ہے، اہل عرف کا اعتبار کیا جائے گا،“ و عرفہ میں قبضہ کی وہ فعل ہے جو ہم سے بکر کی (۳) تفصیل کے لئے اصطلاح ”قبضہ“ دیکھی جائے۔

بیع فروخت شدہ مکان میں شفعہ:

۱۰۔ اگر زمین کے ساتھ مکان بھی مسافر منت یا جا رہا ہو تو یہ مکان میں شفعہ جاری ہوگا، بین اگر تہا مکان بی فروخت کیا جائے تو اس میں شفعہ ثابت نہیں ہوگا، یہی جمہور فقہاء کا مسلک ہے۔

امام مالک اور عطاء کے نزدیک اور یہی امام احمد کی ایک روایت ہے کہ مکان میں بھی شفعہ ثابت ہوگا خواہ اسے تہا فروخت کیا جائے (۱)۔
یہی کہئے: اصطلاح ”شفعہ“۔

و۔ مباح زمینوں میں تعمیر:

۱۱۔ جمہور فقہاء کی رائے میں مباح زمین پر تعمیر جائز ہے، خود حاکم سے اجازت نہ لی تھی ہو، صرف شمارت کی اجازت کافی ہے، و اس لئے بھی کہ یہ مباح ہے جس طرح کزی کاٹا اور شکار کرنا مباح ہے، لیکن چند بعض علماء نے اس کے لئے حاکم کی اجازت ضروری قرار دی ہے، اس لئے اختلاف سے بچنے کے لئے اجازت لے لینا مستحب ہے (۲)۔ یہ رائے شافعیہ، مالکیہ، حنبلیہ حنفیہ میں سے امام ابو یوسف و امام محمد کی ہے۔

امام ابو حنیفہ فرماتے ہیں: حاکم کی اجازت کے بغیر تعمیر جائز نہیں ہے (۳)۔ ان کی دلیل وہ حدیث ہے: ”لیس للممرء الا ما طاعت به نفس امارتہ“ (۴) (انسان کو صرف اس چیز کا حق ہے جس پر اس

(۱) روح المعانی ۶/۵، البحر الرائق ۷/۲۱۶، المغنی ۵/۱۵۵، قدیمہ ۵/۳۱۶، جلد ۲۲۸/۲-۲۲۹۔

(۲) مغنی المحتاج ۳/۳۶۱، مشکوٰۃ ۵/۲۲۵۔

(۳) فتح القدیر ۳/۳۳۔

(۴) حدیث ”لیس للممرء الا ما طاعت به نفس امارتہ“ کو طبرانی نے حضرت سحاذ سے روایت کیا ہے جیسا کہ نصب الرایہ (۳/۲۹۰) مع کنز الدقائق (۱) میں ہے، و فی فی فرمایا: اس میں صحت ہے۔

(۱) البحر الرائق ۷/۲۱۶، حاشیہ من جلد ۳۸/۳۔

(۲) مغنی المحتاج ۳/۳۶۱، جلد ۲۲۸/۲-۲۲۹، حاشیہ المدنی ۶/۳۷۶۔

(۳) مغنی المحتاج ۳/۳۶۱، حاشیہ من جلد ۳۳/۳۔

کے حاکم کی رضا مندی ہو۔

دیکھئے اصطلاح ”احیاء الموات“۔

۵- زمین کو تعمیر کے سے قبضہ میں لینا:

۱۲- اگر کسی شخص نے زمین کو تعمیر کے لئے قبضہ کیا اور اس میں اتنی مدت تک تعمیر نہیں کی جس مدت میں تعمیر ممکن ہے، اور نہ ہی کسی اور شکل میں اس زمین کو تودہ یا تو اس زمین پر اس کا حق قائم ہو جائے گا۔ اس سے کہ قبضہ کرنا تعمیر کا درجہ ہے لہذا قبضہ سے تعمیر ہی قدرہ بخیر کی جائے گی جس قدر اس کے اسباب متقاضی ہوں، بعض فقہاء کی رائے ہے کہ یہی صورت میں معاملہ کو قاضی کے پاس لے جایا جائے گا، اور اصول مدت سے اس کا حق باطل نہیں ہوگا، بعض فقہاء نے یہ مدت تین سال بتائی ہے، اس لئے کہ حضرت عمرؓ کا ارشاد ہے: ”قبضہ کرے و لے کے سے تین سال کے بعد حق نہیں ہے“، ثنائیہ لے اس کی صرحت کی ہے، دیگر مالک میں کچھ اختلاف اور تفصیل ہے^(۱) جس کے لئے اصطلاح ”احیاء الموات“ دیکھی جائے۔

۶- غصب کی ہوئی اراضی میں تعمیر:

۱۳- اگر کسی نے غصب شدہ زمین پر مکان بنایا، اور زمین کے مالک سے مکان توڑے کا مطالبہ کیا تو مکان توڑ دیا جائے گا، اس قدر کہ کہتے ہیں: اس مسئلہ میں ہمارے علم کے مطابق فقہاء کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے، اس سے کہ حدیث یہی ہے: ”لیس لعرق ظالم حق“^(۲) (ظالم شخص کی گائی ہوئی چیز کا کوئی حق نہیں ہے)، اور اس

(۱) فتح القدیر ۵/۸۹، معنی المحتاج ۲/۶۷۷، رد المحتار ۵/۲۸۷۔

(۲) حدیث: ”لیس لعرق ظالم حق“ کی روایت ابو داؤد (۳/۲۵۳) طبع عزت عید (ج ۱) نے حضرت سعید بن جبیر سے کی ہے ابن حجر نے فتح الباری ۵/۱۰۷ طبع مستقر میں اسے قوی بتایا ہے۔

لئے بھی کہ اس نے دوسرے کی ملکیت میں اپنی ملکیت شامل کر دی ہے جو اپنی ذات میں دوسرے کی اجازت کے بغیر قابل احترام نہیں ہے تو اس پر لازم ہوگا کہ اس دوسرے شخص کی ملکیت کو خالی و فارغ کرے، اور اگر زمین کا مالک بغیر عوض مکان لینا چاہے تو اسے یہ حق نہیں ہوگا^(۱)۔

غصب کے یہاں اس صورت میں تفصیل ہے جب درخت یا مکان ایسا شری سبب کا ماں کر کے بنایا ہو جس کی وجہ سے بنانے والا معذور قرار پاتا ہو، ایسی صورت میں ایک جاے: ”زمین کی قیمت مکان کی قیمت سے زائد ہو تو غاصب کو مکان توڑنے کا حکم دیا جائے گا، لیکن اگر زمین کی قیمت کم ہو تو توڑنے کا حکم نہیں دیا جائے گا، بلکہ مکان و زمین کے مالک کو اس کی قیمت ادا کرے گا، اگر مکان طعمہ بنایا گیا ہو تو زمین کے مالک کو اختیار ہوگا کہ یا تو مکان بنانے کا حکم دے یا ایسی عمارت کو اپنی ملکیت میں لے لے جس کے توڑے جانے کا حق ثابت ہو یا ہو^(۲)۔

مدت غصب کے دوران زمین کی منفعت کے ضمانت و اس سلسلہ میں فقہاء کی آراء کے لئے اصطلاح ”غصب“ دیکھی جائے۔

۷- کرایہ کی زمین پر تعمیر:

۱۴- اگر کرایہ دہنے والی کی زمین پر مکان تعمیر کر یا تو مدت کرایہ دہی ختم ہونے پر مکان بنانا اور زمین خالی کر کے مالک کو حوالہ کرنا ریدہ پر لازم ہوگا، اس لئے کہ مکان کی کوئی شری چیز نہیں ہوتی، اور مکان باقی رہنے میں زمین کے مالک کا نقصان ہے والا یہ کہ زمین کا مالک اس بات پر راضی ہو کہ توڑی ہوئی حالت میں مکان کی جو قیمت ہو

(۱) انہی لابن قدامہ ۵/۸۹، معنی المحتاج ۲/۲۹۱۔

(۲) حاشیہ ابن ماجہ ۵/۳۱۸۔

کر یہ روک کر دے اور مکان اپنی ملکیت میں لے لے تو صاحب مکان کی رضامندی سے وہ رہا نہ رہتا ہے، بشرطیکہ مکان توڑنے سے زمین کو نقصان نہ ہو، اور اگر مکان توڑنے سے زمین کو نقصان ہو تو مالک زمین ٹوٹی ہوئی حالت میں مکان کی جو قیمت ہو، اس کے مکان کا مالک بن جائے گا، اس میں مالک مکان کی رضامندی ضروری نہیں ہوگی۔

حصبہ کے نزدیک مطلق کر یہ روک کر دے، اور ایسی کر یہ روک کر دے جس میں توڑنے کی شرط لگا دی گئی ہو، وہ دونوں کے درمیان فرق نہیں ہے (۱)۔

مالکیہ کا مسلک یہ ہے کہ اگر کسی نے طویل مدت جیسے توڑے سال (نہ حضرات کے مطابق جو اسے درست سمجھتے ہیں) کے لئے زمین کر یہ پر لی تاکہ اس میں تعمیرات کرے اور ایسا کیا، پھر مدت پوری گذر گئی، اور مالک چاہتا ہے کہ کر یہ روک کر دے اور اس کی تعمیرات کی منہدم شدہ حالت کی قیمت اسے لے کر دے تو اس کی بات قبول نہیں کی جائے گی، بلکہ اس پر وجہ ہوگا کہ اپنی زمین میں تعمیرات کو باقی رہنے دے اور آئندہ کے لئے اجرت مثل وصول کرے، خود یہ کر یہ روک کر دے، اس کی زمین اس کی ملکیت ہو، کسی مصرف پر وقف ہو (۲)۔

شافعیہ و حنابلہ کے نزدیک اگر مدت اجارہ ختم ہوئے کے بعد مکان بنائے کی شرط لگائی گئی ہو تو کر یہ روک کر دے، اور اگر شرط پوری کرتے ہوئے مکان بنالے، تو اسے سے مکان کو بچنے والے نقصان کا تاوان زمین کے مالک پر نہیں ہوگا، اور نہ ہی زمین کو برائیدار درست کرے کی ذمہ داری کر یہ روک کر دے، اس لئے کہ مکان توڑنے پر وہ فوٹو راضی ہوئے ہیں، اور اگر معاملہ میں کوئی شرط نہیں لگائی گئی ہو

بلکہ دونوں نے معاملہ کو مطلق رکھا ہو تو یہی صورت میں کر یہ روک کر دے مکان ٹالنے کا حق ہوگا، یہ تکہ مکان اس کی ملکیت ہے لہذا وہ اس کو حاصل کر سکتا ہے، البتہ مکان توڑنے کے بعد زمین کو برائیدار کرنے کی ذمہ داری اس پر ہوتی، اس لئے کہ زمین کا نقصان اس نے دھڑے کی ملکیت میں مالک کی اجازت کے بغیر پہنچایا ہے، اور اگر کر یہ روک کر دے مکان توڑنے سے انکار کرے، تو اس پر مجبور نہیں کیا جائے گا، البتہ مالک زمین توڑنے کے نقصان کے تاوان کی ضمانت دیتا ہو تو یہی صورت میں کر یہ روک کر دے پر مجبور کیا جائے گا۔

جہاں تک مالک کا تعلق ہے تو اسے جس چیز میں کا اختیار ہے، یہ تو کر یہ روک کر دے مکان کی قیمت اسے لے کر دے اور مکان کا مالک ہو جائے، یہ مکان توڑے اور نقصان کے تاوان کا ضامن ہو، یہ مکان باقی رہنے دے اور کر یہ روک کر دے اسے اجرت مثل وصول کرے، تفہیم اصطلاح "اجارہ" میں دیکھی جائے (۱)۔

ج - عاریتہ لی ہوئی زمین میں تعمیر:

۱۵ - اگر کسی نے عاریتہ کوئی زمین مکان بنانے کے لئے لی تو عاریتہ کی مدت ختم ہونے یا عاریتہ سے رجوع کر لینے کے بعد تعمیر کرنے کا اسے حق نہیں ہے، اگر ایسا کرتا ہے تو اس کا ہٹایا ہوا مکان توڑ دیا جائے گا اور اس کا حکم غاصب کا ہوگا، اور اس پر ضروری ہوگا کہ زمین کو برائیدار کرے اور زمین کے نقصان کا ضمانت لے کرے، اس لئے کہ یہ عمل عداوت میں آتی ہے (۲)۔

اگر اس نے عاریتہ سے رجوع کئے جانے سے قبل تعمیر کی، تو اگر اس پر شرط لگائی گئی ہو کہ رجوع کے وقت بلا معاوضہ مکان توڑ دینا

(۱) فتح القدیر ۲/۵۸، روض الطالب ۲/۲۰۲، انہی ۵/۲۹۰۔

(۲) حاشیہ الدرر فی ۳۳۹۔

(۱) شرح روض الطالب ۲/۲۰۲، انہی ۵/۲۹۰۔

(۲) روض الطالبین ۵/۲۳۷، انہی ۵/۲۲۹۔

عی اہل ہے (۱)۔

ی۔ مساجد کی تعمیر:

۱۔ شہر میں، گاؤں اور محلوں میں حسب ضرورت مساجد کی تعمیر فرض ہے (۲) اور وہ ان بڑے اعمال خیر میں سے ہے جن کی شارح نے زنجبیری ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”فِي تَبْيُوتِ اٰمِنٍ اَنْ يُّوَفَّعَ وَيُكْرَمَ فَيُحْيَا اَمْسَهُ“ (۳) (وہ) یہ گھر میں ہیں جن کے لئے اللہ نے اجازت دی ہے کہ ان میں بندہ یا جائے (بنایا جائے) اور ان میں اس کا امام لیا جائے، اور صحیح حدیث میں ہے: ”مَنْ مَسِيَ مَسْجِدًا يَبْتَغِي بِهِ وَجْهَ اللَّهِ، سَيُؤْتِيهِ اللَّهُ مِنْهُ لِيُخْرِجَهُ مِنْهُ“ (۴) (جس نے اللہ کی خوشنودی کے لئے مسجد کی تعمیر کی اللہ تعالیٰ اس کے لئے اسی جیسا گھر جنت میں تعمیر کرے گا)، مساجد کی تعمیر میں جو امور ملحوظ رکھے جائیں گے ان کے لئے مسجد کی اصطلاح دیکھی جائے۔

ک۔ نجاست آمیز اینٹ سے تعمیر:

۱۸۔ شافعیہ نے صراحت کی ہے کہ نجاست آمیز موم، شی، سے گھر میں بنیدہ کی تعمیر نہ درست کی وجہ سے جائز ہے جس طرح نجاست کو زمین میں بٹا رکھا، نہ نہ درست کی وجہ سے جائز ہے، اور یہی کہتے ہیں: ایسی چیز کے فروخت کرنے کی صحت پر عملی اعتبار ہے (۵)۔

(۱) ابن ماجہ ۵/۵، کتاب الخراج ۱۱/۲۔

(۲) کتاب الخراج ۲/۲۳ طبع عالم الکتاب بیروت۔

(۳) سورہ نور ۳۶۔

(۴) حدیث میں بنی اللہ۔۔۔ کی روایت بخاری (۵۳۲۲ طبع مشکوٰۃ)۔

اور مسلم (۲۲۸۷ طبع المصنوع) نے بھی ہے۔

(۵) اہلبیہ ۵۵/۲، منی الخراج ۱۱/۲، الخراج ۲۵/۲۔

ہوگا تو شرط پر عمل کرتے ہوئے توڑنا ضروری ہوگا۔

گر توڑنے کی شرط نہ لگائی گئی ہو تو مفت نہیں توڑے گا، خواہ عاریت مطلقا ہو یا کسی وقت تک کے لئے مفید ہو، اس لئے کہ مکان قائل احترام مال ہے، لہذا اسے مفت میں توڑا نہیں جائے گا، اس صورت میں عاریت پر دینے والے شخص کو ان تین باتوں میں سے کسی ایک کا اختیار ہوگا جو مطلق اجارہ کے سلسلہ میں مذکور ہوئیں، یہ تفصیل غیر حقیقہ کافی جملہ مسلک ہے (۱)۔

حنفیہ نے مطلق عاریت اور موقت (ی متعین وقت تک کے لئے) عاریت کے درمیان فرق کیا ہے، اگر عاریت موقت ہو اور مالک وقت سے قبل واپس لے لے تو توڑنے کی وجہ سے مکان کو پہنچنے والے نقصان کا وہ ضامن ہوگا، اس لئے کہ عاریت پر لینے والے کو مالک کی طرف سے دھوکا ہوا ہے، لیکن عاریت مطلق ہو تو اس صورت میں مالک پر کوئی ضمانت نہیں ہوگا، اس لئے کہ عاریت پر لینے والے کو دھوکا ہوا ہے، دھوکا یہ نہیں پایا ہے، یہ تو اس کے معاملہ کے مطلق ہونے پر متبادرتے ہوئے یہ نہاں کر یا کہ مالک اسے بدل عرصہ تک چھوڑے ہوئے گا (۲)۔

ط۔ موقوفہ اراضی میں تعمیر:

۱۶۔ اگر کسی نے کر یہ پر لی ہوئی وقف لی زمین میں متولی وقف کی اجازت کے بغیر تعمیر کر لی تو اس کا مکان توڑا جائے گا اور توڑنے سے زمین کو نقصان نہ پہنچتا ہو، اور وہ زمین کے ان منافع کا ضامن ہوگا جو اس کے ماتحتوں تم ہوئی ہیں، اس مسئلہ میں ایسی صراحت فقہیہ کی ہے، غیر حنفیہ کے نزدیک ہر غصب شدہ شئی کی منفعیت میں ضمانت (۱) روض الطالب ۲/۳۳۳-۳۳۴، روح المصنوع ۳۸/۳۳۹، الخراج ۳۳۹، الدر المنثور ۳۳۹، القدر ۶/۷۷۷، حاشیہ ابن ماجہ ۳۳۹، ۵۰۵، ۵۰۲۔

ل-قبروں پر تعمیر:

۱۹- قبر کو چنیدہ کرنا اور اس پر تعمیر کرنا اس صورت میں مکروہ ہے جب قبر کسی زمین میں ہو جو میت کی ملکیت رہی ہو یا غیر آما، زمین میں ہو اور اس عمل سے فخر و مباہلات مقصود نہ ہو، بین اُردو قبر ہی مقفوفہ قبرستان میں ہو تو تعمیر کرنا حرام ہوگا، اور تعمیر روئی نئی ہو (۱) سے منہدم کر دیا جائے گا، اس لئے کہ اس عمل سے دوسرے لوگوں کو تنگی ہو جائے گی، اور اس میں کوئی فرق نہیں کہ وہ قبہ کی شکل میں ہو یا گھر ہو یا مسجد ہو (۲)۔

قبروں پر مساجد تعمیر کرنے کی ممانعت اتنی ہے ایک متعلق علیہ حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے مرض الموت میں فرمایا: "لعل اللہ الیہود والنصارى، اتحدوا، فبور ایہا بہم مساجد" (۳) (اللہ تعالیٰ یہود و نصاریٰ پر لعنت کرے، انہوں نے اپنے مہیا کی قبروں کو مساجد بنالیا، اس کی تفصیل اصطلاح "قبر" میں دیکھیں جائے۔

م-مشترکہ مقامات پر تعمیر:

۲۰- یہ مقامات پر مخصوص شخصی قبہ جار نہیں ہے جن مقامات سے عام لوگوں کے حقوق متعلق ہوں جیسے عام رات، صحراء میں عید گاہ، حج کے مقامات جیسے میدان عرفات، رمزا، اند، اس لئے کہ اس سے لوگوں کو تنگی ہوگی، اور اس لئے بھی کہ یہ مقامات تمام مسلمانوں کے ہیں، لہذا اسی ایک کا انفرادی حق بنالیا درست نہیں ہوگا (۴)۔

ن-حمام کی تعمیر:

۲۱- امام احمد کی رائے ہے کہ حمام کی تعمیر مطلقاً مکروہ ہے، اور عورتوں کے لئے حمام بنانا مزید سخت مکروہ ہے، امام احمد کا قول متفقوں ہے کہ: جس نے عورتوں کے لئے حمام تعمیر کیا، وہ دل نہیں ہے (۱)، بقیہ عمر کے لئے، ایک حمام کی تعمیر جائز ہے (۲)۔

دوم-عبادات میں بناء:

یہاں پر "بناء" سے مراد عبادت "تقصیع" ہو جانے کے بعد اسے نفل کرنا ہے۔

۲۲- اگر کسی نے پاکی کی حالت میں نماز کی نیت با ندھی، پھر اس نے بالتعمد وضو توڑ دیا تو با تفاق فقہاء اس کی نماز باطل ہو جائے گی (۳)، لیکن اس کے ارادہ کے بغیر ہو، بخو، دشوٹ جاتے تو اس صورت میں مقابلاً اختلاف ہے۔

جنبہ کے، ایک اس کی مار باطل نہیں ہوگی، لہذا وہ پاک ہو کر اس مار پر "بناء" (بچی ہوئی مار کی تشکیل) کرے گا، یہی امام شافعی کا قول قدیم ہے (۴)۔

مالیہ کے، ایک نماز میں بناء صرف وہ شخص کرے گا جس کا وضو نکسیر پھونکنے کی وجہ سے ہوا ہو (۵)۔

شافعیہ کے جدید قول میں نماز باطل ہو جائے گی، بناء نہیں کی جائے گی، یہی حنبلیہ کا مسلک ہے (۶)۔

(۱) کشاف الفقہاء، ۱۵۸۔

(۲) جوہر الاکلیل، ۱۹۵/۲، ص ۳۲/۵۔

(۳) روحہ الطالبین، ۲۷۵/۱، البدائع، ۲۲۰/۱، ۲۲۱، ۲۲۳، جامعہ الدوسقی، ۲۰۷۔

(۴) البدائع، ۲۲۰/۱، ۲۲۱، ۲۲۳۔

(۵) جامعہ الدوسقی، ۲۰۷۔

(۶) روحہ الطالبین، ۲۷۵/۱، کشاف الفقہاء، ۱۵۸۔

(۱) مفتی الکناج، ۶۳، ص ۳۲/۱، ۳۲۔

(۲) حدیث: "لعل اللہ الیہود والنصارى، اتحدوا، فبور ایہا بہم مساجد" (۱) ص ۲۰۰/۳ طبع سنہ ۱۳۶۱ھ (۲) طبع ۱۳۶۱ھ (۳) طبع ۱۳۶۱ھ (۴) طبع ۱۳۶۱ھ (۵) طبع ۱۳۶۱ھ (۶) طبع ۱۳۶۱ھ

(۳) ہجری ۱۳۶۱ھ، مفتی الکناج، ۳۶۵/۲، البدائع، ۲۶۵۔

بناء ۲۳-۲۵، بناء بالزوجه، بناء فی العبادات، بنان

تفصیل کے لئے دیکھئے: اصطلاح ”حدیث“ اور ”رعاف“۔ مسئلہ میں فقہاء کا اختلاف ہے، دیکھئے: اصطلاح ”طواف“۔

بناء بالزوجه

دیکھئے: ”ذول“۔

بناء فی العبادات

دیکھئے: ”استئناف“۔

بنان

دیکھئے: ”جمع“۔

نماز میں بھول جانے والے کا اپنے یقین پر بناء کرنا:
۲۳- اگر کوئی شخص نماز میں رعاف فی تعدد یا کسی رکن کی ”انگی
کے بارے میں بھول جائے تو اصل یہ ہے کہ اس نے وہ عمل نہیں کیا۔
لہذا یقین جتنی کم تعدد پر بناء ریاضہ وری ہوگا^(۱)، دیکھئے: اصطلاح
”شک“۔

جمعہ کے خطبہ میں بناء:
۲۴- جمعہ کی نماز پر جسے ۷ لے کر درمیان نماز منتشر ہو جائے اور
طویل اصل سے قبل وہ اس میں تو خطیب اپنے خطبہ پر بناء کرے گا
(یعنی نماز جمعہ کرے گا) ۷ بار وہ خطبہ پڑھنے کی نہ مرت نہیں
ہوگی^(۲)، دیکھئے: اصطلاح ”خطبہ“۔

طواف میں بناء:
۲۵- فقہاء کا اتفاق ہے کہ اگر کسی نے طواف شرم یا چہ فرض
نماز شروع ہوئی تو وہ طواف کو رک رک کر جماعت کی نماز میں شامل
ہو جائے گا، پھر (نماز کے بعد) اپنے طواف پر بناء کرے گا (یعنی
۲ گے طواف جاری رکھے گا)، اس لئے کہ نماز پر حنا ایک شرم
عمل ہے، اس سے طواف منقطع نہیں ہوگا جس طرح معمولی عمل سے
منقطع نہیں ہوتا ہے^(۳)۔

گرنہ زمرہ کے علاوہ ہوتا ہے چھٹے طواف پر بناء کے صحیح ہونے کے

(۱) روضۃ اللہ میں ۱۹۹۵ء، حلیۃ النبوی ۱/۲۵۵، کشاف الفتاویٰ ۱/۳۰۱۔
(۲) روضۃ اللہ میں ۱۸۸، کشاف الفتاویٰ ۲/۳۳۔
(۳) ہمیں ۱۹۹۵ء حلیۃ النبوی ۱/۲۵۸، الدرر ۲/۳۲، کسی الطالب
۲/۷۹۔

حرم ہے^(۱)۔

ثانیہ کے نزدیک اپنے نانا کے قطرہ منی سے پیدا ہونے والی لڑکی اس کے لئے حلال ہے، اس لئے کہ قطعہ زنا قابل احترام نہیں ہے۔ لیکن اختلاف ہے جس کی خاطر ایسا نکاح مکروہ ہے^(۲)۔
تیسرے اصطلاح ”نکاح“۔

بنت

تعریف:

۱- بنت اور امیۃ کے الفاظ ”ابن“ (بیٹا) کی مؤنث ہیں۔ لہذا ”ولدہ“ وہ لڑکی کے لئے بولتے ہیں^(۱)۔

جملہ حکم اور بحث کے مقامات:

بنت (بیٹی) سے تعلق نکاح میں نہیں ہوتا۔
ہیں:

سب- نکاح:

۲- بیٹی کا نکاح: بیٹی بیٹی سے نکاح سراسر کے لئے حرم ہے۔ بیٹی سے کیا یہ عقد باطل ہے^(۲)، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ”حُرِّمْتُ عَلَيْكُمْ اَمْهَاتِكُمْ وَاَبْنَاتِكُمْ“^(۳) (تمہارے) پر حرام کی غی میں تمہاری مائیں اور تمہاری بیٹیاں)۔ اور اس پر پوری امت کا اجماع ہے۔

۳- زنا سے پیدا ہونے والی بیٹی سے نکاح: حنفیہ مالکیہ اور حنبلیہ کا مذہب ہے کہ زنا سے پیدا ہونے والی بیٹی بیٹی سے بھی نکاح حرام ہے، اس لئے کہ وہ طہی (حرام) جڑیت کا سبب ہے، اور اپنے جڑ سے استحصاء

(۱) المصباح المنیر، مادۃ ”ابن“، اور مادۃ ”ولدہ“، المغرب، مادۃ ”ولدہ“، مختار الصحاح، مادۃ ”بنی“۔

(۲) فتح القدیر ۴/۵۷۷، کشاف ۵/۴۸، حطب ۵/۱۶۸، معجم ۱۶۸۔

(۳) سورہ نساء ۳۳۔

نکاح میں ولایت:

۴- فتا کا اتفاق ہے کہ باپ کو بیٹی کی ماویغ بیٹی و ماویغ پگل یا بے قہر بیٹی کا نکاح کرنے کا حق حاصل ہے خواہ بیٹی پر تہر کر کے ہو^(۲)۔

ماویغ ثیبہ بیٹی کے نکاح کے بارے میں فقہاء کا اختلاف ہے۔
تواری ماویغ بیٹی کے نکاح کا تمام تک تعلق ہے تو حضور کے نزدیک باپ کو اس پر اجازت حاصل ہے، حنفیہ کا اس سے اختلاف ہے۔
ماویغ ثیبہ (شوبہ ویدہ) بیٹی کا نکاح باپ غیر اجازت کے کرے گا۔
تفصیل ”نکاح“، ”ولایت“ میں دیکھی جائے۔

ب- بیٹی کی ولایت:

۵- بیٹی اگر تنہا ہو تو میراث کا نصف حصہ سے ملے گا، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”وَلَا يَكُنْ لِلْمَرْثَةِ وَاحِدَةُ فَلَهَا النِّصْفُ“^(۱) (اور اگر ایک عورت ہو تو اس کے لئے نصف (حصہ) ہے)، اگر بیٹیاں دو یا

۶- سے زائد ہوں تو ان میں، تنہائی حصہ ملے گا، ارشاد ہے: ”فَلَا يَكُنْ

(۱) المصباح المنیر، مادۃ ”ابن“، اور مادۃ ”ولدہ“، المغرب، مادۃ ”ولدہ“، مختار الصحاح، مادۃ ”بنی“۔

فتح القدیر ۴/۵۷۷

(۲) فتح القدیر ۴/۵۷۷

(۳) فتح القدیر ۴/۵۷۷

(۴) سورہ نساء ۳۳

بنت الابن

تعریف:

۱- "بنت الابن" وہ بیٹی ہے جو بیٹے کے والد سے متونی سے نسبت رکھتی ہو، خود اس کے باپ کا سلسلہ سب (متونی سے) کتنا ہی دور ہو، اس میں بیٹے کی بیٹی (پوتی) اور بیٹے کے بیٹے کی بیٹی (پاپوتی) اور اس سے نیچے کی بھی آجائیں گی (۱)۔

اجمانی حکم اور بحث کے مقامات:

بنت الابن (پوتی) کے لئے فقہ اسلامی میں مخصوص احکام ہیں، ان میں من میں سے کچھ اہم و اکرم جملہ کرتے ہیں:

نکاح:

۲- اپنی پوتی اور اس سے بیٹے کی پوتیوں سے نکاح کرنا حرام ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ اُمَّهَاتُكُمْ وَبَنَاتُكُمْ (۲) بنت سے مراد موٹ فرغ (ولاد) ہے خواہ وہ دور یا قریب ہو، لہذا اس میں بیٹے کی بیٹی اور بیٹی کی بیٹی دونوں شامل ہیں، اور اس لئے بھی کہ اس پر مجتہدین کا جماع ہے (۳)۔

مساءً فَوْقَ اُنَّسِ بْنِ شَدَّادٍ مَرْكَۃً (۱) (اور انروہ سے زائد عورتیں (بی) ہوں تو ان کے لئے وہ پہلی (حصہ) اس (مال) کا ہے جو مورث چھوڑ گیا ہے)، یہ حکم عام صحابہ کرام کے نزدیک ہے، حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ وہ بیٹیوں کا حکم ہی ہے جو ایک بیٹی کا ہے اگر بیٹی کے ساتھ کوئی بیٹا بھی ہو تو بیٹا کو وہ بیٹیوں کے برابر دے گا، اور بیٹا نہیں عصبہ بنا، گا، ارشاد ہے: "يُوصِيكُمُ اللّٰهُ فِيْ اَوْلَادِكُمْ لِلَّذِيْكَ مَوْلًى مِّثْلُ حَظِّ الَّذِيْضِ" (۲) (لہذا تمہیں تمہاری ولاد (کی میراث) کے بارے میں حکم دیتا ہے مرد کا حصہ دو عورتوں کے حصہ کے برابر ہے)۔
تفصیل اصطلاح "ارث" میں دیکھئے۔

ج- نفقہ:

۶- فقہاء کا اتفاق ہے کہ غیر شادی شدہ غریب بیٹی کا نفقہ اس کے باپ پر واجب ہے اگر وہ مالدار ہو، اگر بیٹی خود ہی مالدار ہو تو اس کے لئے نفقہ واجب نہیں ہوگا۔
اگر بیٹی بالغہ اور غریب ہو تو اس کا نفقہ بھی بعض شرائط کے ساتھ واجب ہوگا (۳)۔
تفصیل کے لئے اصطلاح "نفقہ" دیکھی جائے۔

(۱) سورہ نساء ۶۱۔

(۲) سورہ نساء ۱۱۔

(۳) فتح القدیر ۴/۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰،

بنت، ابن ۳-۴، بنت لبون، بنت مخاض

تفصیل کے لئے اصطلاح ”بکاح“ دیکھی جائے۔

ج۔ صلبی بنیاں ہوں تو عام صحیحہ نرہ نرہ کے نزدیک پوتیاں
و ارث نہیں ہوں گی، والا یہ کہ اس پوتیوں کے ساتھ رشتہ میں س کے
برہہ یا ان سے نیچے کوئی نرہہ والا ہو تو اس وقت وہ پوتیوں کو عصیہ
بنائے گا، اور عورتوں کے برہہ یک مرد کے حساب سے حصہ
ملے گا^(۱)، تفصیل کے لئے اصطلاح ”فرعش“ دیکھی جائے۔

زکاۃ:

۳- حنفیہ اور حنبلیہ کے نزدیک پوتی کو زکاۃ دینا جائز نہیں ہے، اس
لئے کہ س کے درمیان ملاک کے منافع ایک دوسرے سے جڑے
ہیں^(۱)، ثنائیہ کے نزدیک پوتی کو زکاۃ دینا اس حالت میں جائز نہیں
ہے جب پوتی کا نفقہ اوپرہ اسب ہو^(۲)۔
مالکیہ نے پوتی کو زکاۃ دینا جائز قرار دیا ہے اس لئے کہ پوتی کا
نفقہ اس کے اوپرہ جب نہیں ہوتا ہے^(۳)۔

بنت لبون

فرانض:

دیکھئے ”ابن لبون“۔

۴- پوتی کے سے میرے میں چند حالات ہیں جو ایما الامندرچہ میں
ہیں:

ا۔ ایک پوتی کے لئے نصف ہے۔

ب۔ ”ویدو“ سے مرد پوتیوں کے لئے، ”تہانی“ ہے۔

ن۔ انوں حالتوں کے لئے یہ شرط ہے کہ صلبی بنیاں موجود نہ
ہوں، صلبی بنیوں کی عدم موجودگی میں پوتی ان کے کام مقام
ہوتی ہے۔

ج۔ اگر پوتیوں کے ساتھ کوئی ”والا نرہہ“ ہو تو مردانہ عصیہ
بنائے گا، اور اس وقت یک مرد کو عورتوں کے برہہ حصہ ملے گا۔
د۔ یک صلبی بیٹی کے ساتھ ان میں چھ حصہ ملے گا تاکہ صلبی بیٹی کا
نصف اور پوتی کا سب (چھ حصہ) مل کر آٹھ (تہانی)
ہو جائے۔

بنت مخاض

دیکھئے ”ابن مخاض“۔

(۱) الہدیمع فتح القدیر ۲/۲۱۲-۲۲۲، المنی ۲/۳۷۷۔

(۲) المجموع ۲/۲۲۹، المغنی علی المہاج ۳/۳۳۳۔

(۳) المدونۃ المکبری ۲/۳۹۷، ۳۹۸۔

(۱) شرح اسرعیہ ص ۳۵۔

جسم کو نہ سراپے والا ہوتا ہے، سے بے ہوش سرد ہے والا نہیں ہوتا،
پھر اس پر استدلال کرتے ہوئے بڑی نفیس "تنگو فرمانی" ہے جو اس کی
کتاب "الفرق" میں لکھی جاسکتی ہے (۱)۔

بخ

بھنگ استعمال کرنے کا شرعی حکم:

۴- جمہور فقہاء کی رائے ہے کہ تین مقدموں میں بھنگ کا استعمال جس
سے نشہ آجائے حرام ہے، اور بغیر عذر اس سے نشہ لینے پر تعزیر کی
جائے گی (۲)، فقہاء کے نزدیک علاج معالجہ میں اس کا استعمال اور کسی
ماکارو عضو کو کاٹنے کی غرض سے از لہ عقل (بے ہوش) کے لئے اس کا
استعمال جائز ہے (۳)۔

خفیہ کے نزدیک غیر علاج میں بھنگ کے استعمال اور اس سے نشہ
آجانے پر اسے حد کے حکم میں مختلف کرتے ہیں (۴)۔

بھنگ استعمال کرنے کی ہدایت:

۵- جس چیز کا استعمال حرام ہے، اس میں سے استعمال کرنے پر
حد ثابت ہوتی ہے اس کی تعریف فقہاء کے نزدیک یہ ہے: "نشہ پیدا
کرنے والا مشروب"۔ اس تعریف کی بنیاد پر فقہاء کا مذہب
ہے کہ بھنگ اور اس جیسی دیگر جامہ شہاء سے نشہ پینے والے پر حد
جاری نہیں کی جائے گی، خود بھنگ استعمال کے وقت سیاں، کچھلا ہو
ہو، یا تیرا پیسے ٹھیک کو توڑ دے یا نہ ہی جائے گی (۵)۔

تعریف:

۱- بخ (بھنگ) (ب پر زمرہ کے ساتھ) لغت اصطلاح میں ایک
نشہ آور پودہ ہے، یہ شیش کے مادہ ہوتا ہے اور درمیان آرام پہنچاتا
ہے (۱)۔

متعلقہ غلط:

نف- الفون:

۲- ششاش سے کشید کردہ نرم مادہ ہے، یہ تین قسم کے ہیں آمروہ، کا
مجموع ہے جن میں ایک مورفین ہے (۲)۔

ب- شیشہ:

۳- شیشہ آب سردی کا ایک قسم کا پتہ ہے، اس میں سے ایک
درم کے قدر استعمال کیا جائے تو بہت زیادہ شہید آرماتا ہے (۳)،
یہ بوتل میں پییدہ، اس خیریت میں اس عابدین کے تانی ہے، لیکن
قرنی سے نشہ لائے والا اور بے حس کرے والا کے درمیان فرق بیان
کرنے کے بعد کہا ہے کہ اس سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ شیشہ

(۱) القاسمی الحید، ابن ماجہ بن ۵/۲۹۳ طبع بلاق۔

(۲) اصطلاح فی فہمہ وعلوم۔

(۳) ابن ماجہ بن ۵/۲۹۵ طبع بلاق، مفتی لکھنؤ ۲/۱۸۷، مجموع فتاویٰ

میں تیسرے ۳۳/۲۱۳۔

(۱) الفرق لغوی ۱/۲۱۸، ۲۱۷ فرق ۲۰۰۔

(۲) الخرشنی ۱/۸۳، مفتی لکھنؤ ۲/۱۸۷، نحو لکھنؤ ۶۹۔

(۳) الخرشنی ۱/۸۳، جامعہ اسلامیہ ۱۵۶، ابن ماجہ بن ۵/۲۹۳ طبع بلاق،

مجموع فتاویٰ میں تیسرے ۳۳/۲۱۳۔

(۴) ابن ماجہ بن ۵/۲۹۵، مختصر فتاویٰ مصریہ میں ۹۹، فتح القدیر ۳۰۰،

۳۳/۱۸۷، ۱۶۰۔

(۵) الخرشنی ۱/۸۳، مفتی لکھنؤ ۲/۱۸۷، نحو لکھنؤ ۶۹۔

پنج ۶-۷، بندق، بنوۃ، بہتان، بہیمۃ، بول

بھنگ کی طہارت کا حکم:

۶- فقہاء کا اتفاق ہے کہ بھنگ پاک ہے، اس لئے کہ مہلک کے
بروہیک نشہ و رشی کے نہیں ہونے کے لئے شرط ہے کہ وہ سیال
ہو^(۱)۔

بہتان

بحث کے مقامات:

دیکھئے "فقہاء"۔

۷- فقہاء اس کا "ر" کو ب ل ثر سے "نجاسات" اور "خلاق" میں
کرتے ہیں۔

بہیمۃ

بندق

دیکھئے "دیوان"۔

دیکھئے "صید"۔

بول

بنوۃ

دیکھئے "تشاء الخاچ"۔

دیکھئے "بن"۔

(۱) محمد الخاچ ۸۹، مفتی الخاچ ۷۷، الخاچ ۸۳، کسی الطالب ۱۹،
حاشیہ ۱۷۱، الخاچ ۱۹۔

بیات

دیکھئے "بیوتہ"

بیان

تعریف:

۱۔ بیات: لغت میں اظہار اور توضیح کو کہتے ہیں، اور پوشیدہ و مبہم کی وضاحت کو کہتے ہیں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "عَنْمَ الْبَيَانِ" (۱) اس کو کوپائی سکھلائی (یعنی ایسا حکام سکھایا جس سے وہ اپنے مافی الضمیر اور اپنی بیانیہ باتوں کو بیان کرتا ہے، اس صنف بیات کے وسیعہ انسان کو تمام حیوانات پر متیاری حاصل ہے (۲)۔

اہل اصل اور علماء نے "بیات" کی جو تعریف کی ہے وہ اس لغوی مبہم سے واحد میں ہے (۳)۔

چنانچہ اصولیوں کے نزدیک بیان کی تعریف ہے: کسی ایسے شری حکم کی مراد کو بتانے والا کہ وہ حکم بذات خود مراد کو نہ بتاتا ہو، کبھی اس لفظ کو منطق بول رہہ لول (و مفہوم جس کی وضاحت کی جارہی ہے) مراد یا جاتا ہے، اور کبھی اس لفظ کا اطلاق وضاحت کرنے والے کے عمل پر بھی یا جاتا ہے، اس میں معانی میں اس لفظ کے استعمالات کی وجہ سے اس کی تفریق میں فقہاء کا اتفاق ہو ہے، چنانچہ مختلف مسامک آراء نقل کرنے کے بعد عہدہ ری کہتے ہیں: صحیح یہ ہے کہ "بیان" ان



(۱) سورۃ الرحمن ۸۵

(۲) المعردات للراغب ۶۹، المصباح للمبر، ترتیب القاسم الحدید، المعربہ کشف الاسرار عن اصول المعربہ ۱۹۳ طبع دار کتاب العربی، ادبہ دہلی ۱۶۷۱-۱۶۸۰ طبع اٹلی۔

(۳) اعریضات للجر جانی۔

ہو کر مجموعہ کا نام ہے (۱)۔

اصولیین کے نزدیک بیان سے متعلق احکام:

۴- قول اور فعل کے ذریعہ بیان:

فقہاء اور اکثر متکلمین کا مذہب یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے فعل سے بھی بیان اسی طرح حاصل ہوتا ہے جس طرح قول سے حاصل ہوتا ہے۔

فعل سے بیان حاصل ہو جانے کی دلیل یہ ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے بیت اللہ میں وہاں رسول اللہ ﷺ کو نماز پڑھائی، اور اسی طرح نبی ﷺ کے لئے نماز کے اوقات کی وضاحت و بیان عمل سے کی (۱)، اور جب رسول اللہ ﷺ سے نماز کے اوقات دریافت کئے گئے تو آپ ﷺ نے پوچھنے والے سے فرمایا: "صل معاً" (۲) (مارے ساتھ نماز پڑھو)، اور جب آپ ﷺ نے فرمایا: "صلوا کما راہتمونی اہللی" (۳) (نماز پڑھو جس طرح مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو)، پھر آپ ﷺ نے دو دن دو مختلف اوقات میں نماز پڑھی، اور اسی طرح عمل سے اوقات نماز کی وضاحت فرمائی، حج میں آپ ﷺ نے اپنے اصحاب سے فرمایا: "خلوا عینی مناسککم" (۴) (مجھ سے مناسک حج حاصل کرو)، اور اس لئے بھی کہ بیان اطہار "کا نام ہے، تو یہ ظہار سے اوقات قول کے بجائے فعل و عمل سے زیادہ واضح ہوتا ہے، اس سے کہ

متحدہ الفاظ:

غ- تفسیر:

۲- تفسیر لغت میں شرف و فہم کو کہتے ہیں ثن میں تفسیر کا مطلب ہے تہمت کے معنی، اس کے شان نزول، قصہ و واقعہ، اور اس کے مرادوں کے سبب کی وضاحت ایسے اسلوب میں کرنا جس سے اس کا معنی واضح ہو جائے۔

یہ اپنے عموم کے ساتھ تفسیر سے مختلف ہے، اس لئے کہ بیان کبھی بولنے والے کی دلائل حال جیسے خاموشی، سے بھی ہوتا ہے، جب کہ تفسیر ہمیشہ یہ الفاظ سے ہی ہوگی جو معنی پر واضح دلائل کرتے ہوں (۳)۔

ب- تاویل:

۳- تاویل کا مطلب لفظ کو اس کے معنی ظاہر سے کسی اور سے ایسے معنی کی طرف پھیرنا ہے جس کا احتمال ہو بشرطیکہ دو احتمال قرآن اور حدیث کے مطابق ہو (دیکھئے: تاویل)، تاویل اور بیان کے درمیان فرق یہ ہے کہ تاویل ایسے کلام میں ہوتی ہے جس سے اول جملہ میں معنی مراد سمجھ میں نہیں آتا، اور بیان ایسے کلام میں ہوتا ہے جس سے اس کا معنی مراد اس کے بعض حصہ کی نسبت سے ایک نوع کے الفاظ کے ساتھ سمجھ میں آتا ہے (۴)، لہذا بیان تاویل سے زیادہ عام ہے۔

(۱) حدیث "امامت جبریل" کو ترمذی نے حضرت ابن عباس سے مصلح نقل کیا ہے اور کہا ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے (سنن ترمذی ۱/۲۸۰، ۲۸۱ طبع انگلی، نصب الراية ۲۲۱)۔

(۲) حدیث "صل معاً" کی روایت مسلم (۴/۳۲۸) طبع انیس، مصلح کی ہے۔

(۳) حدیث "صلوا کما راہتمونی" کی روایت بخاری (صحیح ۱/۲۸) طبع انتقادی، نے کی ہے۔

(۴) حدیث "خلوا عینی مناسککم" کی روایت مسلم (۴/۳۳۳) طبع انیس، وراحمہ (۳/۳۱۸) طبع میریہ کے لئے کی ہے الفاظ امام احمد کے ہیں۔

(۱) ارشاد راجس ۶۸۔

(۲) دستور العلماء ۱/۲۵۹، ۲۵۹، ۲۳۰، تاریخ کردہ مؤسسہ لاطینی مکتوبات۔

(۳) دستور العلماء ۱/۲۵۹، تحریکات للخرجانی، مادة "البيان"۔

بیان تقریر:

۶- بیان تقریر: حقیقت ہے جو مجاز کا احتمال رکھتی ہو وہ عام جو
شخص کا احتمال رکھتا ہو اس کے ساتھ کوئی شے اس احتمال کو
متم کرے وہ بیان تقریر ہے جیسے اللہ تعالیٰ کا قول ہے: "لَسَجَدَ
الْمَلَائِكَةُ كُلُّهُمْ أَجْمَعُونَ" (۱) (پناچی سارے کے سارے
فرشتوں نے سجدہ کیا)، اس آیت میں جمع کا صیغہ تمام، مگر کو عام
ہے مگر اس میں یہ احتمال ہے کہ بعض ملائکہ مراد ہوں، لیکن "كُلُّهُمْ
أَجْمَعُونَ" کے الفاظ نے اس احتمال شخص کو متم کر دیا، یہ بیان
تقریر ہے (۲)۔

بیان تفسیر:

۷- بیان تفسیر: ایسی چیز کا بیان ہے جس میں خدا ہو جیسے شتک در
جمل۔ غیرہ، مثلاً اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "أَقْبِلُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا
الزَّكَاةَ" (۳) (اور مارتا مارتا زکوٰۃ دو کر)، یہ آیت مجمل ہے،
اس لئے کہ اس کے ظاہر کی حکم پر عمل ناممکن ہے، اس پر عمل کرنے کے
لئے م "سے" اقصیت بیان سے ہوئی، پھر اس آیت کا بیان حدیث
میں ملتا ہے، رسول اللہ ﷺ نے اپنے قول "عمل سے نماز کی
وضاحت کی اور راقۃ کی وضاحت کے لئے فرمایا: "هَاتُوا رُبْعَ
الْعَشُورِ" (۴) (چالیسواں حصہ) کر، تو یہ بیان تفسیر ہو (۵)۔

حدیث ہے: "أَمْرُ أَصْحَابِهِ بِالْحَلْقِ عَامٌ الْحَلِيَّةُ، فَلَمَّا
يَفْعَلُوا ثُمَّ لَمَّا رَأَوْهُ حَلَقَ بِنَفْسِهِ حَلَقُوا فِي الْحَالِ" (۱)
(نبی ﷺ نے حدیبیہ کے سال اپنے اصحاب کو حلق (سر منڈوانے)
کا حکم دیا تو کسی نے نہیں کیا پھر سب صحابہ نے دیکھا کہ آپ ﷺ
نے خود حلق فرمایا ہے تو انہوں نے بھی فوراً حلق کر لیا)، اس واقعہ سے
معصوم ہو کہ ظہر امر و فعل سے بھی ان طرح حاصل ہوتا ہے جس طرح
قول سے حاصل ہوتا ہے۔

کرنی ابو حنیفہ مری، بعض تکلمین کہتے ہیں بیان صرف
قول سے ہوتا ہے، ان حضرات کے نزدیک اصول یہ ہے کہ مجمل کا
بیان متصل ہی ہوگا، اور فعل قول سے متصل نہیں ہوتا ہے (۲)۔
تفصیل کے لئے اصولی ضمیمہ دیکھئے۔

بیان کے انواع

۵- ہر وہی کہتے ہیں: بیان کی چند قسمیں ہیں: بیان تقریر،
بیان تفسیر، بیان تبدیلی، بیضا مرمت، یہ پانچ قسمیں ہیں (۳)۔
یہ امارہ مناسب ہے کہ بیان کی مناسبت تقریر، تفسیر، تبدیلی کی
طرف جنس کی مناسبت اپنے نوع کی طرف کی قبیل سے ہے جیسے علم
طب، یعنی یہاں جو تقریر ہے، اسی طرح، مگر میں، مرضہ مرمت کی
جانب بیان کی مناسبت تھی کی اپنے سب کی جانب مناسبت کی قبیل
سے ہے۔

(۱) سورہ حج ۳۰۔

(۲) کشف الاستر ۳/۱۰۵، ۱۰۷، اصول السنن ۲۸/۲۔

(۳) سورہ نور ۵۶۔

(۴) حدیث: "هَاتُوا رُبْعَ الْعَشُورِ" کی روایت ابو داؤد (۳/۲۲۸) شیخ عزت علیہ
رحمہ اللہ (۵) نے حضرت علی سے کی ہے بخاری نے اس کو صحیح قرار دیا ہے جیسا کہ
ابن حجر کی التلخیص (۳/۲۲۷) طبع شرک الحدیث وغیرہ میں ہے۔

(۵) کشف الاستر ۳/۱۰۷، اصول السنن ۲۸/۲۔

(۱) حدیث: "أَمْرُ نَبِيِّ ﷺ" کی روایت بخاری (صحیح ۲۳۲/۵) طبع
الترغیب (۱) نے کی ہے۔

(۲) اصول السنن ۳/۱۰۷، ارشاد مولیٰ ص ۱۷۳۔

(۳) اصول السنن ۳/۱۰۵۔

بیان تفسیر:

۸- بیان تفسیر و بیانات جس میں موجب کلام کی تبدیلی ہو، اس کی وہ قسمیں ہیں:

۱- تخیل بشرطہ: جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "فَاِنْ اَرَصْتُمْ لَكُمْ فَاتَّوَهْنُ اُجُودُهُنَّ" (۱) (پھر وہ اگر تمہارے لئے دودھ پلا میں تو تم نہیں اس کی اجمت دے دو) اس آیت سے واضح ہو رہا ہے کہ مرضعہ (دودھ پلانے والی عورت) سے اجمت کا معاملہ کرنے کے بعد اس کی اجمت کی ہوائیگی اس وقت تک جب تک کہ وہ دودھ پلانے پالا جائے، وجوب اجمت کا آثار دودھ پلانے کے وقت سے ہوگا، تو یہ بیانات اس حکم کی تبدیلی ہے جس کی رو سے نفس عقد ورمحاطہ سے ہی بدل و اجمت واجب ہو جاتی ہے (۲)۔

دوم: استثناء اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "فَلَبِثَ لِيَهُمْ اَلْفَ مَسْبَةِ اِلَّا خَمْسِيْنَ عَامًا" (۳) (تو وہ ان کے درمیان پچاس سال کم ایک ہزار برس رہے)، "الف" (ہزار) ایک مقررہ تعداد کو بتاتا ہے، جو تعداد اس سے کم ہو وہ یقیناً "الف" کے علاوہ کچھ اور ہوگا، لہذا اگر استثناء نہ ہوتا تو ہمیں یہی علم ہوتا کہ وہ ایک ہزار برس رہے، لیکن استثناء کے ذریعہ ہمیں معلوم ہو گیا کہ وہ ان میں نو سو پچاس برس رہے، اس طرح یہ استثناء اس مفہوم میں تبدیلی کر دیتا ہے جو لفظ "الف" (ہزار) سے وضع ہو رہا تھا (۴)۔

بیان تبدیلی:

۹- بیان تبدیلی کلام ہے، یعنی کسی حکم شرعی کو جحد کی نئی شکل میں

سے ختم کر دینا (۱)، مثلاً رات کے حق میں محض بیانات ہے اس بات کا کہ پالا حکم ختم ہو گیا ہے، اس میں منسوخی کا مفہوم نہیں ہے، اس لئے کہ اللہ کو تو یہ معلوم تھا کہ فلاں وقت میں وہ حکم دوسرے حکم سے ختم ہو جائے گا، لہذا اللہ تعالیٰ کی نسبت سے وہ مانع محض بیان ہے، منسوخ کرنے والا نہیں (۲)۔

اصولیں کے ایک رائج یہ ہے کہ یہ امر غیبی میں شائبہ ہے، جو ثابت بھی ہوتا ہے اور نہیں بھی، بعض اصولیں نے فرمایا: شائبہ نہیں ہے، یہاں تک کہ یہ بھی کہا: کسی میں شائبہ ہو ہی نہیں ہے (۳)۔
تفسیرات اصطلاح "شائبہ" اور اصولی ضمیر میں لکھی جا میں۔

بیان ضرورت:

۱۰- بیان ضرورت کیا بیان ہے جو میر لفظ کے معنی حاصل ہوتا ہے، اس کی چار قسمیں ہیں:

۱- پہلی قسم: وہ بیان جو منطوق کے حکم (الفاظ میں بیان کئے گئے حکم) میں ہوتا ہے، جیسے مذکور حکم کی خاموش حکم پر لاوت کرے، اس کی مثال میں قراء نے قرآن کریم کی یہ آیت پیش کی ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "اِنَّ لَكُمْ بِهٰذَا دِيْنًا وَلَكِنْ وَرَقَةُ اَبُو اَدَّ فَلَامَهُ الشُّكُّ" (۴) (اور اگر مورث کے کوئی املا دیتا ہو اور اس کے والدین ہی اس کے وارث ہوں تو اس کی ماں کا ایک تہائی ہے)، اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اہل عہد کلام میں میراث کی اضافت ماں اور باپ دونوں کی جانب فرمائی، پھر ماں کے حصہ کا بیان کیا، تو یہ اس بات کا بیان ہو کہ اقیہ حصہ باپ کا ہے، یہ باپ کے حصہ کی صراحت کے ترک کا بیان نہیں ہے بلکہ

(۱) اخرجہ فی البحر جالی۔

(۲) کشف الاستر ۳/ ۱۵۷۔

(۳) احوال المستر ۳/ ۵۳۔

(۴) سورۃ بقرہ ۱۱۱۔

(۱) سورۃ طلاق ۶۔

(۲) احوال المستر ۳/ ۳۵۴۔

(۳) سورۃ نکوۃ ۱۳۔

(۴) احوال المستر ۳/ ۳۵۴۔

بیان ۱۱

ایک سو اور ایک دینار ہے تو اس میں عطف کو پہلے لفظ (یعنی "یک سو") کے لئے یاں بنایا گیا اور اسے بھی معطوف کی جنس سے قرآن ر دیا گیا (یعنی "ایک سو" کے لفظ کی وضاحت حرف عطف "و" کے بعد والے لفظ "ایک سو" سے کرتے ہوئے "یک سو" کو جنس درم سے تسلیم کیا گیا۔ اور ایک سو درم اور ایک درم یا ایک سو دینار اور ایک دینار کا قرآن مائیا) یہ دے خفیہ کی ہے۔

نام ثانی کہتے ہیں: ایسی صورت میں قرآن کرنے والے پر صرف معطوف (حرف عطف کے بعد کا لفظ یعنی یک درم یا یک دینار) مہم ہوگا، اور "ایک سو" کی جنس کی وضاحت میں قرآن کرنے والے کا قول مجتہد ہوگا، اس لئے کہ وہ لفظ مبہم ہے تو اسی شخص سے اس کا بیان طلب کیا جائے گا اور عطف بیان کے لئے لائق نہیں ہوتا، اس لئے کہ عطف کو یاں کے لئے میں بنایا ہے (۱)۔

ضرورت کے وقت سے بیان کی تاخیر:

۱۔ دو لفظ جس میں بیان کی ضرورت ہو جیسے محمل اور عام، مجوز اور مشقہ کے محمل متعلق، اور مطلق، اگر اس کا بیان مؤخر ہو جائے تو اس کی ہدایتیں ہیں:

۱۱۔ پہلی صورت: ضرورت کے وقت سے مؤخر ہو جائے، یہ وقت ہے کہ اگر اس وقت بیان نہ ہو تو تکلف کے سے حکم کے مقصد کی معرفت ممکن نہ ہو، یہ صورت فوری اجابات میں ہوتی ہے، تو ایسی تاخیر جائز نہیں ہے، اس لئے کہ کسی کو جانے بغیر انجام دینا ان تمام لوگوں کے نزدیک ممتنع ہے جو تکلیف مالا یطاق (ضرورت سے بالاحکام) کی ممانعت کے قائل ہیں، لیکن ان علماء نے ضرورت سے بالاتر کام کا تکلف بنانے کو درست قرار دیا ہے، وہ مذکورہ صورت کے

بند سے کلام میں باپ کی ورشت کے ذکر کی وجہ سے باپ کا حصہ منصوص (الفاظ میں مذکور) کی مانند ہو گیا (۱)۔

دوسری قسم: ایسا سکوت جو منکظم کی ولایت حال سے بیان ہوتا ہو، جیسے صاحب ثمر کسی وعدہ کو دیکھ کر خاموش رہیں، اسے بدلنے کا حکم نہ دیں تو یہ باعتبار حال اس کے حق ہونے کا بیان ہوگا، مثال کے طور پر بنی علیؑ نے لوگوں کو مختلف قسم کے معاملات اور شریعہ فرہمیت کرتے دیکھ کر بین پر تیسہ نہیں فرمائی انہیں وہ عمل کرتے رہنے دیا تو یہ اس وقت کی دلیل ہوتی کہ وہ سارے معاملات شریعت میں مباح ہیں کیونکہ بنی علیؑ کے لئے جائز نہیں ہے کہ لوگوں کو کسی غلط ہمنوع عمل پر دقتی رہے، یہ (۲)۔

تیسری قسم: وہ کلمات جیسے جھوٹ قسم کرنے کی ضرورت کی وجہ سے بیان دیا گیا ہے، جیسے باپ اپنے باپ کو تیرہ مرتبہ کرتے دیکھتا ہے لیکن ممتنع نہیں کرتا ہے تو اس کی خاموشی بیٹے کے لئے تجارت کی جائزت ہوگی تاکہ معاملہ کے بعد فریق کو جھوٹ سے محفوظ رکھا جاسکے، اس سے کہ جھوٹ سے نہیں بچتا، وہاں نقصان نہ رہے، دفع کرنے کا حکم ہے، یہ بات مضیغے کی ہے، نام ثانی نے فرمایا: خاموشی جائز تصور نہیں کی جائے گی، اس لئے کہ باپ کے منع نہ کرنے میں ہی احتمالات ہیں، کبھی خاموشی بیٹے کے تصرف پر رضامندی کی وجہ سے ہوتی ہے، کبھی سخت غصہ کی وجہ سے ہوتی ہے یا لاپرواہی کی وجہ سے ہوتی ہے، مرقاٹل قتال ہر حجت نہیں ہی سنا (۳)۔

چوتھی قسم: ایسا سکوت جسے ضرورت کلام کی وجہ سے بیان قرار دیا گیا ہو، جیسے کوئی شخص کہنے لڑے گا مجھ پر ایک سو اور ایک درم ہے، یا

(۱) کشف الاسترار ۳/۱۳۷، حوالہ سرخسی ۵۰/۲۔

(۲) کشف الاسترار ۱/۱۳۸، حوالہ سرخسی ۵۰/۲۔

(۳) کشف الاسترار ۳/۱۵۱، حوالہ سرخسی ۵۱/۲۔

(۱) کشف الاسترار ۳/۱۵۲، حوالہ سرخسی ۵۲/۲۔

احکام کے مراتب بیان اور دیگر متعلقہ تفصیلات کے لیے اصولی
ضمیمہ دیکھا جائے۔

فقہاء کے نزدیک بیان سے متعلق حکام

اقرار کردہ مجہول فی کابیان:

۱۳- اگر کسی شخص نے کسی مجہول فی کاترکیب اور سے مطلق رکھا،
مثلاً کہا: مجھ پر ایک مٹی ہے، یا ایک حق ہے، تو اقرار کرنے والے پر وہ
لازم ہوگا، اس لئے کہ حق مجہول صورت میں بھی لازم ہوتا ہے جیسے کوئی
ایسا مل ضائع کر دے جس کی قیمت وہ نہ جانتا ہو یا ایسا زخم لگا دے
جس کے تاوان کی معرفت اسے نہ ہو، یا اس پر کسی حساب کا کچھ باقی
رہ گیا ہو جس کی مقدار اسے نہ معلوم ہو، اور وہ "اقرار کے پورا راضی کر کے
اپنا مدعا ثابت کرنے کا جتن ہے، تو اقرار کردہ مٹی کی جہالت اقرار
کے نتیجے ہونے میں مانع نہیں ہوتی، اور اقرار کرنے والے سے
کہا جائے گا کہ مجہول مٹی کی وضاحت کرو، اگر وہ وضاحت نہ کرے تو
حاکم اسے وضاحت پر مجبور کرے گا، اس سے کہ اس کے نتیجے اقرار کے
نتیجے میں اس پر لازم جو چیز واجب ہوتی ہے اس سے عہدہ رہتا ہوتا
ضروری ہے، اور یہ بیان وضاحت کے ذریعہ ہی ہوگا، پس وضاحت
میں مدعی کی چیز بتائے گا جو وہ میں ثابت ہوتی ہو خواہ کم ہو یا زیادہ،
اور وہ وضاحت میں مدعی کی چیز کا نام لے جو وہ میں ثابت نہیں ہوتی تو
اس کی بات قبول نہیں کی جائے گی، جیسے وہ یہ کہے کہ میری مراد اسدہم
حاصل یا ایک منھی مٹی وغیرہ ہے، یہ رائے خفیہ، مالکیہ اور حنبلیہ کی ہے،
اور یہی ثنائیہ کا ایک قول ہے۔

ثنائہ کا قول یہ ہے کہ اگر مسمیٰ تر جواب دعویٰ میں، قیاس
ہو اور وہ وضاحت نہ کرے تو یہ اس کی جانب سے نکار مانا جائے گا، اور
اس پر یحکم پیش لی جائے گی، اگر پھر بھی تر پر مصر رہا تو اس کو یحکم

عقد جو ز کے قائل ہیں، اس کے قیاس پر پیش آنے کے قائل نہیں
ہیں، تو مدعی قیاس و انوں کو وہ علماء کے نزدیک مستفہ ہے، ان لئے
ابوبکر قذافی نے مذکورہ صورت کے ممتنع ہونے پر تمام ارباب شریعت
کا جہالت قائل کیا ہے۔

۱۲- دوسری صورت: حکم دے جانے کے وقت سے پہلے جو عمل کی
ضرورت کے وقت بیان ہے یہ صورت اس وجوہات میں ہوتی ہے
جو فوری نہیں ہوتیں جس حکم کا کوئی خلاف نہیں ہوتا جیسے متاعی اور
مشترک، اور یہ حکم کا خلاف تو ہو بین خلاف خلاف میں اس کا استعمال ہوا
ہو جیسے جمعیوں کے ذریعہ بیس کی تائید، اور اسی طرح سب کی تائید
وغیرہ، اس صورت کے سلسلہ میں یہ رہنمائی ہیں، جن میں انہم
رہنمائی مندرجہ ذیل ہیں:

الف- مطلقاً جو ز کا رہت، جن نہ مان کہتے ہیں: اسی کے قائل
ہمارے عام علماء و فقہاء و متکلمین ہیں، تافضی نے یہی رائے امام شافعی
سے نقل کی ہے، اسی کو رازی نے "المحصل" میں اور ابن المنجب سے
اقتبہ کیا ہے، اباجی نے کہا: اسی پر ہمارے ائمہ اصحاب ہیں، اور تافضی
نے یہی رائے امام مالک کی بتائی ہے۔

ب- مطلقاً ممانعت کا رہت، یہ رائے ابو اسحاق مروزی، ابوبکر
سیرفی، ابو حامد مروزی، ابوبکر قزاق، واؤد ظہری اور ابہری سے نقل کی
گئی ہے، تافضی نے کہا: یہی معتزلیہ اور ائمہ حنفیہ کا قول ہے۔

ج- تیسرے رہت، یہ ہے کہ اگر مجلس کا بیان نہ تبدیل ہو مگر تفسیر تو
مقارن (ساتھ ہوگا) طاری (بعد میں آنے والا ہوگا)، انوں درست ہیں،
اور اگر یہ یہاں تفسیر ہو تو مقارن درست ہے، طاری کسی حال میں درست
نہیں ہے، سمعانی نے حنفیہ میں سے ابو زید سے یہ رائے نقل کی ہے (۱)۔

(۱) دلائل جرح و دفاع، ص ۲۵، ۲۶، طبع مجلس، تفسیر فی اصول فقہ الشریعہ تحقیق
محمد صالح المنجد، طبع دار الفکر، ص ۲۸، ۲۹، طبع دار الفکر، ص ۲۸، ۲۹، طبع دار الفکر، ص ۲۸، ۲۹

» بیان تک دونوں بیویوں کے نفقہ لازم ہونے کے مسئلہ میں،
بیان کے الفاظ »رودہ الحال من سے بیان ثابت ہوتا ہے جیسے مٹی
اور اس کے باقی، اس معاملہ میں فقہاء کے رد ایک تفصیلات میں جو
اصطلاح »طلاق« میں دیکھی جا میں۔

غلام کی مہم آزادی کا بیان:

۱۵- اگر کوئی شخص اپنے غلاموں سے کہے تم میں سے ایک آزاد
ہے، یا تم میں سے ایک کو میں نے آزاد کیا، اور کسی ایک متعین غلام کی
نیت کرتا ہے تو واجب ہے کہ اس کی وضاحت کرے، اور اگر ان
غلاموں میں سے کوئی حاکم کے سامنے معاملہ پیش کرے تو حاکم آزاد کو
وضاحت پر مجبور کرے گا، اور وہ غلاموں میں سے ایک غلام کی
آزادی کی وضاحت کرے تو ہر غلام کو حق ہوگا کہ آزاد سے حلف
اٹھوائے کہ اس نے اس دوسرے غلام کی آزادی کا ارادہ نہیں کیا تھا،
اور اگر آگاہیوں کہنے میں نے اس کا ارادہ کیا تھا بلکہ اس کا ارادہ کیا تھا،
تو اس کے اقرار پر اس کی گرفت کرتے ہوئے دونوں آزاد
ہو جائیں گے (۱) تفصیل کے لئے دیکھئے اصطلاح »حق«۔

سے نکول کر دیا جائے گا، اور وہی سے حلف یا جائے گا (۱)۔
اگر اس نے کسی مجہول شخص کا اقرار کیا اور سب کی وصاست کرے،
دیکھا جائے گا، اگر سب یہ ہو کہ جماعت اس کے لئے مضرت ہو جیسے
غصب و رعبیت، مثلاً اس نے کبرہ میں نے فلاں کامل غصب کیا یا
میرے پاس ملک کی امانت ہے تو اس کا اقرار صحیح ہوگا، اور اسے
مصب شدہ سہ ماہ یا مجہول امانت کے بیان اور ان دونوں کی تعیین پر
مجبور کیا جائے گا مگر اگر سب ایسا ہو جس کے لئے جماعت مضرت ہو
جیسے نفع و ہرجاء تو اقرار صحیح نہیں ہوگا، اور اسے پتہ ہوئی یا کرایہ پر لی
ہوئی مٹی کے یہ پتہ پر مجبور نہیں کیا جائے گا (۲)۔

مہم طلاق میں بیان:

۱۴- اگر شوہر نے اپنی بیویوں سے کہا: تم دونوں میں سے ایک
کو طلاق ہے، ورنہ میں سے ایک متعین بیوی کا ارادہ کیا تو اس پر
طلاق پر جائے گی، اگر شوہر پر بیان لازم ہوگا اور اس کی تصدیق کی
جائے گی، اس لئے کہ شوہر اس پر طلاق واقع کرے گا ملک ہے وہ اس
کا بیان بھی درست ہوگا، اور جو کچھ اس کے دل میں ہے اس سے
»گاہی خود اسی کے ذریعہ سے ہو سکتی ہے تو اس بابت اس کا قول قبول
کیا جائے گا، اور اس کے بیان کے وقت تک دونوں بیویاں اس سے
محدود رہیں گی، کیونکہ حرام و مباح بیوی متعین نہیں ہے۔

اگر شوہر پر فوراً یہ لازم ہوگا، اگر وہ دائیہ کرے گا، اور اگر
بیان سے کرے گا تو قید کیا جائے گا، اگر وہ یہی بیانی جائے گی (۳)۔

(۱) فتح القدیر ۳۸۵/۱-۳۸۶ طبع الامیر بن النبی شرح الہدایہ ۵۳۹/۷۔
۵۳۰، المصنف ۵/۳۵۱، الفی لابن قدامہ ۵/۷۸، طبع المریضہ المصنف
۴/۳۳ طبع المجلد، جوہر الاکلیل ۲/۱۳۷، المصنف الاکلیل ۲/۲۳۱۔

(۲) المصنف ۵/۳۵۷، رد المحتار ۴/۸۲۔

(۳) نہایت المحتاج ۱/۳۳۴، شرح المجلد علی المحتاج ۳/۳۳۴-۳۳۵، رد المحتار

= الفہم ۸۸/۱۰۳، المصنف المصنف ۱۲۲/۱-۱۲۳، الاشیاء والظاہر لابن قیم
۱۶۹، طبع المصنف المصنف، اختیار ۳/۳۵۳، ابن ماجہ ۳/۲۲، ۲۳،
فتح القدیر ۳/۱۵۹، طبع الامیر بن النبی شرح الہدایہ ۵۳۹/۷، الفی لابن قدامہ
۲/۵۱۷۔

(۱) کسی الطالب ۳/۵۳۳-۵۳۴، الفتاویٰ الہدیہ ۲/۷۸-۷۹، الفتاویٰ
النجفیہ ۱/۵۳۳، الاشیاء والظاہر لابن قیم ۱/۱۶۹، المصنف
لابن قدامہ ۲/۵۱۷، طبع المریضہ۔

ہوتا ہے جیسے مکان کا ایک کمرہ^(۱)۔

گھر خواہی سے بنا ہو یا اینٹ اور گار اور پتھر سے یا لکڑی سے
بنایا یا اہل سے یا پوشین یا بدل سے یا کھال سے بنایا ہو، اور
مختلف نوٹ کے ٹیموں سے گھر، گھوٹ کے سے "بیت" کا لفظ
بولا جاتا ہے^(۲)۔

اس کا اصطلاحی معنی لغوی معنی سے الگ نہیں ہے۔

بیت

تعریف:

۱- لغت میں "بیت" کا ایک معنی گھر ہے، گھر وہ ہے جس کی دیوار اور
چھت ہو خواہ اس میں کوئی رہنے والا نہ ہو اس لفظ کا اطلاق غایت کے
گھر پر بھی ہوتا ہے، "بیت" کی جمع "بیات" اور "بیوت" آتی ہے۔

"بیت" کا اطلاق محل پر بھی ہوتا ہے، اسی معنی میں حضرت تہرکیل
عید السلام نے رسول اللہ ﷺ سے فرمایا: "بشروا علیہ بیت
فی البیت من لصب"^(۱) (حضرت خدیجہؓ کو بخت میں موتی کے
ایک محل کی خوش خبری، سہ دینے) (اسان العرب میں ہے: یعنی انہیں
ایک جوہر موتی سے ہے گھر کی خوش خبری دینے)۔

لفظ "بیت" مسجد کے لئے بھی بولتے ہیں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:
"فی بیوت ادن اللہ ان ترفع"^(۲) ((و))، یہ گھر میں ہیں
جن کے لئے اللہ نے اجازت دی ہے کہ انہیں بلند کیا جائے۔

زجاج نے کہا: اس سے مراد مساجد ہیں^(۳)۔

"بیت" کبھی مستقل ہوتا ہے، "کبھی کسی مستقل مسکن کا ایک حصہ۔

(۱) حدیث: "السرو علیہ بیت" کی روایت بخاری (صحیح ۶۱۵) طبع
مستطیع (اور مسلم ۸۸۳) طبع عینی (مابلی) نے کی ہے الفاظ بخاری
کے ہیں۔

(۲) سورہ نور ۳۶۔

(۳) لسان العرب، المصباح الممیر، العربی فی ترتیب العربیہ الکلیات لابن ابقاء
۱۳۳۳ھ ۲۱۴ھ مؤرخہ تصوف کے ساتھ۔

متعلقہ الفاظ:

الف- دار:

۲- دار لغت میں اس کا نام ہے جو بیوت، منازل اور غیر مستطیع محن
پر مشتمل ہو، "دار" کا لفظ مکان اور خالی حصہ دونوں کو شامل ہوتا ہے۔
بیت اور دار کے درمیان فرق یہ ہے کہ "دار" بیوت اور منازل پر
مشتمل ہوتا ہے^(۳)۔

ب- منزل:

۳- منزل لغت میں نزول (اترنے) کی جگہ کا نام ہے، کچھ جگہوں کا
عرف یہ ہے کہ منزل وہ ہے جس میں بیوت، چھت، محن اور مطیع ہو
ہاں آدمی اپنے بال بچوں کے ساتھ رہتا ہے^(۴)۔

"منزل" دار سے چھٹا اور بیت سے بڑا ہوتا ہے، منزل میں کم از
کم دو یا تین بیت ہوتے ہیں۔

ان الفاظ کے معانی کے سلسلہ میں لگ بگ عاقوبہ اور زما نوب

(۱) الموطا للسرخی ۱۶۰-۱۶۱ طبع الحادہ۔

(۲) روح المعانی ۳۰۷ طبع المکتب الاسلامی۔

(۳) الکلیات لابن ابقاء ۱۳۳۳ھ لسان العرب، المصباح الممیر، ۱۶۰-۱۶۱۔

(۴) الکلیات لابن ابقاء ۱۳۳۳ھ لسان العرب، المصباح الممیر، ۱۶۰-۱۶۱۔

میں علاحدہ علاحدہ عرف رہا ہے^(۱)۔

گھر کفر و خست سما جائز ہے^(۱)، اور زمین کفر و خستگی میں گھر ضم و داخل ہوتا ہے، امام مالک نے ببلہ گھر کی کفر و خستگی میں ووز میں بھی شامل ہوئی جس پر گھر بنا ہے، «وادی طرح زمین کفر و خستگی میں عمارت بھی شامل ہوئی»۔ «وعمارت کے معاملہ میں زمین کی شمولیت اور زمین کے معاملہ میں اس زمین پر موجود عمارت وغیرہ کی شمولیت» خود یہ معاملہ شریعہ کفر و خست کی شکل میں ہوا یا کسی اور شکل میں۔ اس وقت ہوگی جب کہ اس کے برعکس کی شرط نہ لگائی گئی ہو اور نہ اس کا عرف ہو، ورنہ شرط یہ عرف کے مطابق عمل ہوگا۔

چنانچہ اگر باقی نے زمین سے عمارت کی علاحدگی کی شرط لگا دی، یہ عرف دیا ہو کہ بیخ و بنہ و زمین عمارت کو زمین سے علاحدہ سمجھا جاتا ہو تو ایسی صورت میں عمارت کے معاملہ میں زمین داخل نہیں ہوگی۔ اسی طرح اگر باقی عمارت سے زمین کی علاحدگی کی شرط لگا دی یہ ایسا عرف جاری ہو تو زمین کا معاملہ کرنے میں عمارت اس میں داخل نہیں ہوگی^(۲)۔

تفصیل کے لئے اصطلاح "بیخ و بن" دیکھی جائے۔

ب- خیاری رویت:

۶- گھر کی شریاری میں شریار کو خیاری رویت اس وقت حاصل ہوگا جب اس نے گھر کا محایہ نہیں کیا ہو اور گھر کی رویت حاصل نہیں ہوئی ہو، اس لئے کہ گھر ان اشیاء میں سے ہے جن کی تعیین ضروری ہے، یہ رائے تنفیذی ہے «وثرثا فیم» تا بلکہ ایک قول ہے^(۳)، یہ فقہاء کہتے

(۱) حاشیہ ابن ماجہ ص ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵

فِي كُلِّ شُرْكَاءٍ لَمْ تَقْسِمْ، وَبَعْدَ، لَوْ حَانَتْ (۱) (نبی ﷺ) نے یہ اس شرکت میں شفعہ کا فیصلہ فرمایا جس کی تقسیم نہ ہوئی ہو، دو زمین ہو یا باغ، اور اس میں عمارت بھی داخل ہوگی، یہ جمہور متا کا مسلک ہے (۲)۔

خفیہ ہے، ایک شریک اور پڑوسی کو ملک زمین کے ضمن میں
 شفعہ حاصل ہوگا، اور یہ اس وقت ہوگا جب شفعہ کی شرطیں پائی
 جائیں (۳)؛ تیسری اصطلاح ”شفعہ“ میں ہے۔

و- جاری:

۸۔ گھر کے کرایہ کے معاملہ کا مقصد چونکہ گھر کی منفعت کو یک متعین مدت کے لئے فروخت کر دینا ہے، تو منفعت کے اندر بھی وہ شرط ہوگی جو عقد بیع کے اندر بیع کے لئے شرط ہے، اور وہ یہ ہے کہ اس منفعت سے انتفاع میں کوئی شرعی رکاوٹ نہ ہو، مثلاً یہ کہ وہ حرام ہو جسے شارب، آلات سوا، خنزیر کا دشت۔

جس جمہور نے اس کے رونا جانا جائز مقصد کے لئے گھر کو آکر یہ پر رونا جائز نہیں ہے، مثلاً اگر یہ پر لے لے، الا اس کو اب خوشی یا جو کھینے کی جگہ بنانا چاہتا ہو یا اس کو ٹھیک سا یا مندر وغیرہ بنانا چاہتا ہو، اور کسی صورت میں اس سے بے حرام ہوگا جس طرح اس سے رونا بھی حرام ہوگا، اس لئے کہ اس میں معصیت پر عات ہے (۴)۔

(۱) حدیث "مُصَاوَدَہ" سے صوابیوں کی کلیہ عیسائی لابی (مصلحتی) کے لیے ہے۔

[illegible]

(۳) روحانی علی المرتضیٰ قادری، ص ۹۳، ۹۴۔

(۲) روحه الطائیفین ۵/ ۱۹۳، اشرح المغیر ۳۳/ ۱۰، کشاف القناع ۳۳/ ۵۵۹، الاختیار ۳/ ۶۰، حاشیہ من طبعین ۵/ ۲۵۱۔

ہیں: غائب کی بیخ و رست ہے، اور یہ ایسی بیخ ہے جس کو معاملہ کے فریقین یا ال میں سے ایک نے نہیں دیکھا ہو، اور نہ یہ ار کو، نہ جتنے بہت خیر حاصل ہوگا، اور گنہگار کی رہنمائی میں حجت، پوراہوں، سطح، حمام و ر - تہ و تہا معتہ ہوگا۔

ثامعہ کا ٹکڑا قول ورجا بلکہ راجح قول یہ ہے کہ اُس کی مسان
نے کسی چیز خریدی ہے اس نے نہیں دیکھا اور نہ اس کا وصف اسے
بتایا گیا تو یہ عقد درست نہیں ہے (۱) تفصیل کے لئے ”بی“ اور ”حیار
روایت“ کی اصطلاحات دیکھئے۔

ج- ششمنه:

کے سفر وخت کی جانے والی زمین کے تابع ہو کر فروخت شدہ گھر میں اس شریک کو حق شفعہ ہوگا جس نے اپنا حصہ علاحدہ نہیں کیا ہو۔ پابندی کو شفعہ حاصل نہیں ہوگا، کیونکہ حضرت جابرؓ کی حدیث ہے فرماتے ہیں:

”قضى النبي ﷺ بالشفعة في كل عالم يقسم، فإذا وقعت الحدود وصرفت الطرق فلا شفعة“ (۲) (نبی کریم ﷺ نے ہر اس چیز میں شفعہ کا فیصلہ فرمایا جس کی تقسیم نہ ہوئی ہو، مگر حد بندی کر دی جائے اور راستے علاحدہ ہو جائیں تو شفعہ نہیں ہے)، زمین سے علاحدہ عمارت میں شفعہ نہیں ہے، اس لئے کہ شفعہ کی شرط میں سے ایک شرط یہ ہے کہ فروخت کی جائے۔ بل شیخ ربیع بن ہو، اس لئے کہ زمین عیوانی طور پر باقی رہتی ہے۔ اس کا منہ بھی نہ لگتی رہتا ہے، عمارت زمین کے ضمن میں لی جاتی ہے، اس لئے کہ حضرت جابرؓ کی حدیث ہے: ”قضى رسول الله ﷺ بالشفعة“

(۶) مفتی الحاج محمد کشف القناع ۱۳۴۱ھ، اسی قدرہ ۵۸۰ھ۔

(۴) حوالہ: "القضی البی" ج ۱ ص ۱۰۰ کی روایت بخاری (تصحیح ۲۳۶) طبع
مستقیم (۱۰۰) کے لیے

گھر کی چیزوں میں پڑوسی کے حق کی رعایت:

۹- حدیث شریف میں پڑوسی کے حق کی بڑی تاکید آئی ہے، اس کے حق کی رعایت اور حفاظت کا حکم دیا گیا ہے، چنانچہ نبی ﷺ کا ارشاد ہے: "عمارال جبریل یوصی بالجار حتی طست آتہ سیورثہ" (مجھے حضرت جبریل علیہ السلام نے پڑوسی کے بارے میں وصیت کرتے رہے یہاں تک کہ مجھے خیال ہوا کہ پڑوسی کو وارث بنادیا جائے گا)۔

اور ارشاد ہے: "واللہ لا یؤمن واللہ لا یؤمن واللہ لا یؤمن قیل: من یا رسول اللہ؟ قال: الذی لا یامن جارہ بوائفہ" (۴) (خدا کی قسم وہ مومن نہیں ہو سکتا، خدا کی قسم وہ مومن نہیں ہو سکتا، خدا کی قسم وہ مومن نہیں ہو سکتا، پوچھا گیا: کون یا رسول اللہ؟ فرمایا: جس کے شر سے اس کے پڑوسی محفوظ نہ ہوں)۔

اسی لئے جائز نہیں ہے کہ گھر کا مالک گھر میں کوئی ایسا قدم اٹھائے جس سے اس کے پڑوسی کو نقص ہو، جیسے پڑوسی کی دیوار کے پہلو میں بیت لٹا، کے سے زحمت دے، یا ملاں پہ تمام بنائے یا در بنائے یا لوماری کی دیوار میں جیسا کوئی ایسا پیشہ شروع کرے جس سے گھر کے پڑوسی کو اذیت ہو۔

یسے مور جو، دنوں گھر میں کے رمیان انجام دے جائیں، جیسے دنوں کے رمیان تیار کریں، یا رقام کسے، تو اس کی دو حالتیں ہیں: یا تو وہ پڑوسی ایک کی ملک میں مخصوص ہو، اور دوسرے کے لئے صرف پرہیز جائے، تو ایسی حالت میں دوسرے کو اس دیوار میں ضرور سب تصرف کا حق مطلقاً نہیں ہوگا، چنانچہ دوسرے کے لئے

(۱) حدیث: "عمارال جبریل"۔ "کی روایت بخاری (صحیح ۲۳۱/۱۰ طبع انتخب) اور مسلم (۲۰۲۵/۴ طبع مکتبۃ المدینہ) نے کی ہے۔
(۲) حدیث: "واللہ لا یؤمن"۔ "کی روایت بخاری (صحیح ۲۲۳/۱۰ طبع انتخب) نے کی ہے۔

حرام ہوگا کہ اس پر ٹکریاں رکھے یا اس پر پل بنائے یا مخراب بنائے یا ایسے تصرفات کرے جو پڑوسی کو نقص پہنچیں، اس کی مضبوطی کو متاثر کریں، اس مسئلہ میں اہل علم کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے (۱)، اس لئے کہ فقہی قاعدہ بالکل عام ہے کہ "لا ضرر ولا ضرار" (نہ دتداء، نقصان پہنچانا ہے اور نہ بدلہ میں نقصان پہنچانا ہے)، اور اس لئے کہ نبی ﷺ کا قول عام ہے: "لا یجوز مال امرئی مسلم الا بطیب نفس منہ" (۲) (کسی مسلمان کا مال اس کی خوش دلی کے بغیر حائل نہیں ہے)۔

۱۰- تصرف ایسا ہو جو پڑوسی کو نقصان پہنچائے اور نہ غمزہ کرے تو جائز ہے، بلکہ مالک کے لئے مستحب بہتر ہے کہ پڑوسی کو دیوار کے استعمال اور اس میں تصرف کی اجازت دے، اس لئے کہ اس میں پڑوسی کو آرام اور قاعدہ پہنچانا ہے۔

تفصیل کے لئے دیکھئے: اصطلاح "ارتفاق" اور "جوار"۔

گھروں میں داخل ہونا:

۱۰- فقہاء کا اتفاق ہے کہ دوسرے کے گھر میں بغیر اجازت داخل ہونا جائز نہیں ہے، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے لوگوں پر حرام فرمایا ہے کہ دوسرے کے گھروں میں باہر سے جھانکیں، یا ان میں ان کے مالک کی اجازت کے بغیر داخل ہوں، تاکہ کوئی شخص کسی کی پوشیدہ چیز نہ دیکھے، یہ حرمت ایک حد تک ہے اور وہ حد اجازت طلبی ہے، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے گھروں کو لوگوں کی رہائش کے لئے خاص فرمایا ہے، اور

(۱) الحنفی ۳۶۵/۵، روایت طحاوی ۲۱۱/۴۔

(۲) حدیث: "لا یجوز مال"۔ "کی روایت احمد (۲۰۵/۵ طبع مکتب الاسلامی) ورنیکی (۱۰۰/۱ طبع در المعرفہ) نے کی ہے، عینی نے اس کو دارقطنی کی طرف منسوب کیا ہے اور کہا ہے کہ اس کی سند جدید ہے (دیکھئے نصب الرایۃ ۱۶۹/۳ طبع در المصنوع)۔

گھروں کے اندر جھانکنا بھی حرام ہے، نبی ﷺ کا ارشاد ہے: "لو أن امرؤاً اطلع عليك بغير إذن، فحدفته بحصاة لفساد عيہ لم یکن عليك حرج" (۱) (اگر کوئی شخص تمہارے گھر میں بغیر اجازت جھانکے، تو تم اسے تھوڑے سے مار کر اس کی سنگھ پھوڑو، تو تم پر کوئی باز پرس نہیں ہے)۔

گھر میں داخل ہونے کی باحت:

۱۱- اللہ تعالیٰ نے یہ آیت گھر میں بغیر اجازت داخل ہونا مباح قرار دیا ہے جس میں کوئی نہیں رہتا ہو، ارشاد ہے: "لیس علیکم حرج أن تدخلوا بیوتا غیر مسکونہ لعلھا مناع لکم واللہ یغفر ما قبلون وما یتکفون" (۲) (تم پر کوئی گناہ اس میں نہیں ہے کہ تم ان مکانات میں داخل ہو جاؤ (جن میں) کوئی رہتا نہ ہو) اور ان میں تمہارا کچھ سامان ہو، اللہ جانتا ہے جو کچھ تم ظاہر کرتے ہو اور جو کچھ تم چھپاتے ہو، کیونکہ اجازت طلب کرنے کی طاعت یہ تھی کہ حرمت پر نظر پڑ جانے کا اندیشہ تھا، تو جب یہ طاعت نہیں رہی تو حکم بھی نہیں رہا (۳)۔

تفصیل کے لئے دیکھئے: "مسند ان"۔

عورت کے لئے جائز نہیں ہے کہ اپنے گھر میں کسی کو گھسنے کی اجازت دے جب تک شوہر سے اجازت نہ لے لے، یہاں سے ظن

(۱) حدیث ۳۳۰۰، ان امرؤ... کی روایت بخاری (طبع ۱۲/۳۳۳ طبع انتقد) اور مسلم (۱۶۹۹/۳ طبع عیسیٰ المابلی) نے کی ہے، لفظ بخاری کے ہیں۔

(۲) سورہ نور ۲۹۔

(۳) آیت میں وارد لفظ مناع سے مراد تمام قسم کا اشغال ہے اس لئے کہ داخل ہونے والا اپنے کسی اشغال کے لئے داخل ہوگا، بہت غیر مسکونہ سے مراد ظہر کے لئے مدرسہ، محل، دکان، اشغال خانہ اور وہ جگہ ہے جہاں اس سے میل منہد کے لئے چلایا جاتا ہے (تفسیر القرطبی ۱۲/۲۲۱)۔

لوگوں کو گھروں سے لطف و آرام حاصل کرنے کا انفرادی طور پر مالک بنایا ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "یا ایہا النبی امنوا لا تدخلوا بیوتا غیر یتوکم حتی تستأمنوا، وامنوا علی اہلبا، دنکم حیرو لکم لعلکم مدشکرون" (۱) (اے ایمان والو تم اپنے (خاص) گھروں کے سوا دوسرے گھروں میں داخل مت ہو جب تک کہ اجازت حاصل نہ کرو اور ان کے رہنے والوں کو سلام نہ کر لو تمہارے حق میں یہی بہتر ہے تاکہ تم خیال رکھو)۔

فقہاء نے جنگ کی حالت کو اس حکم سے مستثنیٰ رکھا ہے، لہذا ایسے گھر میں داخل ہونا جائز ہے جہاں سے دشمن سامنے ہو جاتا ہو، مجاہدین ایسے گھر میں داخل ہو سکتے ہیں تاکہ وہ دشمن سے مقابلہ کریں (۲)۔ یہی حکم اس صورت میں بھی ہے جب ظلم یا ظن غائب ہو کہ اس گھر میں فساد ہو رہا ہو، چنانچہ امام یا اس کے نائب کے لئے جائز ہے کہ فساد یوں کے گھر پر چھاپہ ماریں، حضرت عمرؓ نے ایک لوحہ کرنے والی عورت کے گھر پر چھاپہ مارا اور اس کو درود سے مارا یہاں تک کہ اس کا وہ بڑا بڑا، حضرت عمرؓ سے اس سلسلہ میں پوچھا گیا تو کہا کہ یہی عورت کے لئے حرمت نہیں ہے، یعنی اس لئے کہ وہ حرام کام میں مشغول ہے (۳) اور وہ باندیوں کے حکم میں ہوگئی، حضرت عمرؓ نے گھر کی حرمتوں کو توڑنے پر تعزیری سزا جاری فرمائی، یہ تھا ایسے شخص کے ساتھ ہو، جو رات کی تاریکی کے بعد دوسرے کے گھر میں کپڑے میں لپیٹا لپیٹا پایا گیا تو حضرت عمرؓ نے سو کوڑے مارے (۴)۔

جس طرح بغیر اجازت گھروں میں داخل ہونا حرام ہے اسی طرح

(۱) سورہ نور ۲۹، تفسیر القرطبی ۱۲/۲۱۳-۲۱۴۔

(۲) حاشیہ ابن ماجہ ۱۲/۵، اسئل المداک ۳۵۳-۳۵۵ طبع عیسیٰ بحلی مصر۔

(۳) حاشیہ ابن ماجہ ۱۲/۵-۱۸۱۔

(۴) مصنف مدارق ۱/۷۶-۷۷۔

غالب ہو کر جائزہ و رت کی وجہ سے شوہر اس بات سے راضی ہوگا^(۱)، رسول اللہ ﷺ کا رٹا ہے: "لا یحل للمراہ ان تصوم وروجھا شاهد إلا یدہ، ولا تلدن فی بیتہ إلا یدہ"^(۲) (کسی عورت کے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ روزہ رکھے اور اس کا شوہر موجود ہو جب تک کہ اس سے اجازت نہ لے لے، اور نہ شوہر کی جارت کے بغیر اس کے گھر میں ہی کوآنے کی اجازت دے)۔

اپنے گھر میں داخل ہونے سے اس سے نکلنے کی دیا:

۱۲- رسول اللہ ﷺ کے بتائے ہوئے آداب میں سے گھر میں داخل ہوتے وقت، گھر سے نکلنے وقت، عا ر ہے۔

چنانچہ حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنے گھر سے باہر نکلتے تو یہ دعا پڑھتے: "باسم اللہ ونوکلک علی اللہ اللہم انی اعوذ بک ان اصل، او اصل او اول او اول او اظلم او اظلم او اجہل او یجہل علی"^(۳) (شروع اللہ کے نام سے، میں سے اللہ پر بھروسہ کیا، اے اللہ میں آپ کی پادشاهیت میں ہوں اس سے کہ میں گمراہ ہو جاؤں یا گمراہ کیا جاؤں، یا پھسل جاؤں یا پھسل دیا جاؤں، یا ظلم کروں یا مجھ پر ظلم کیا جائے یا جہالت کا کام کروں یا میرے ساتھ جہالت مانا، فی کا معاملہ کیا جائے)۔

گھر میں داخل ہونے کی دعا حضرت ابو مالک اشعرؓ نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی شخص اپنے گھر میں داخل

ہو تو یہ دعا پڑھے: "اللہم انی اسألك خیر المولج وخیر المخرج باسم اللہ ولجاء، وباسم اللہ خوجاء، وعسی اللہ ربنا توکلنا"^(۱) (اے اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں بہتر داخل ہونا اور بہتر نکلنا، اللہ کے نام سے ہم داخل ہوئے اور اللہ کے نام سے ہم نکلے، اے اپنے رب اللہ پر ہم نے بھروسہ کیا) پھر اپنے گھر والوں کو سلام کرے۔

گھر میں مرد اور عورت کی فرض نماز:

۱۳- فقہاء کا اتفاق ہے کہ گھر میں مرد اور عورت کے لئے فرض نماز کی ادائیگی درست ہے، اور حنابلہ کا مذہب یہ ہے کہ مرد فرض نماز تہہ گھر میں پڑھے تو اس کی نماز ہو جائے گی، لیکن وہ گنہ گار ہوگا، اس نے کہ حنابلہ کے نزدیک جماعت کی نماز مرد، مرد رت رکھنے والے لوگوں پر واجب ہے۔

ثانیہ کی رائے ہے کہ جماعت فرض کنایہ ہے، مالکیہ و حنبلیہ کے نزدیک جماعت سنت مؤکدہ ہے، لیکن فقہائے مذہب کا اتفاق ہے کہ جماعت نماز کی صحت کے لئے شرط نہیں ہے، صرف حنابلہ میں سے ان میں داخل اس سے مستثنیٰ ہے۔

فقہاء کا اتفاق ہے کہ مسجد میں جماعت سے باہر گھر میں تہہ نماز سے افضل ہے، اس لئے کہ حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "صلاۃ الجماعة افضل من صلاۃ احدکم وحده بخمیس وعشورین درجۃ"^(۲) (جماعت کی نماز

(۱) حدیث: "مدا ولج"۔ کی روایت ابو داؤد (۳۲۸/۵ طبع عید دہلی) نے کی ہے اس کی سند میں شرح ابن عیاض و دررہوی حدیث ابو مالک کے درمیان اختلاف ہے لہذا حدیث ضعیف ہے دیکھئے تہذیب العیال (۳۲۹/۳۲۸/۳ طبع دار صادر)۔

(۲) حدیث: "صلاۃ الجماعة" کی روایت بخاری (۱/۲۱۲ طبع استنباط) اور مسلم (۳۲۹/۱ طبع مجلس) نے کی ہے الفاظ مسلم کے ہیں۔

(۱) مطابق ابی ایسی ۲۵۸/۵ شرح فتح القدیر ۳۰۷/۳۔
(۲) حدیث: "لا یحل للمراہ"۔ کی روایت بخاری (۱/۲۱۲ طبع استنباط) نے کی ہے۔
(۳) حدیث: "کان ادا عرج"۔ کی روایت ابو داؤد (۳۲۸/۵ طبع عزت عید دہلی) اور ترمذی (۳۹۰/۵ طبع مصطفیٰ لیبائی) نے کی ہے ورنہ مذکور ہے کہ حدیث حسن صحیح ہے۔

تہ نماز سے پچیس گنا افضل ہے) اور ایک روایت ہے: ”سبع وعشرین درجة“ (ساتتیس درجہ افضل ہے)۔

عورتوں کے حق میں گھر ہی میں نماز افضل ہے، اس لئے کہ حضرت ام سلمہ کی مرفوع حدیث ہے: ”حیر مساجد النساء فھر بیوتھن“^(۱) (عورتوں کی سب سے بہتر مسجد ان کے گھروں کا اندرون ہے) اور حضرت عبداللہ بن مسعود کی حدیث ہے: ”ما تے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”صلاة المرأة في بيتها افضل من صلاتها في حورتها، وصلاتها في محرابها افضل من صلاتها في بيتها“^(۲) (گھر میں عورت کی نماز گھر میں نماز سے افضل ہے، اور گوشہ میں نماز گھر میں نماز سے افضل ہے)۔ اور حضرت ام حمید ساعدیہ سے مروی ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں ”پ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھنا چاہتی ہوں، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قد علمت وصلاتك في بيتك خير لك من صلاتك في حورتك وصلاة في حورتك خير لك من صلاتك في دارك، وصلاتك في دارك خير لك من صلاتك في مسجد قومك وصلاتك في مسجد قومك خير لك من صلاتك في جماعة“^(۳) (مجھے معلوم

ہے کہ خوابگاہ میں تمہاری نماز گھر میں نماز سے بہتر ہے، اور گھر میں تمہاری نماز مکان میں تمہاری نماز سے بہتر ہے، اور مکان میں تمہاری نماز اپنی قوم کی مسجد میں تمہاری نماز سے بہتر ہے، اور اپنی قوم کی مسجد میں تمہاری نماز جامع مسجد میں تمہاری نماز سے بہتر ہے)۔

نام نہادی کہتے ہیں: شہر کے لئے منتخب ہے کہ پٹی بڑی کو مسجد کی جماعت میں شرکت کی اجازت ہے اس سے کہ حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”لا تسمعوا اماء اللہ مساجد اللہ، ولكن ليحرجن وھن تفلات“^(۴) (اللہ کی بندہ یوں کو اللہ کے گھروں سے مت روکو، لیکن وہ اس طرح باہر نہیں کہ وہ خوشبو ترک کئے ہوئی ہوں)، اور حضرت ابن عمر کی مرفوع حدیث ہے: ”اذا استاذنکم نساؤکم بالبعيل الى المسجد فاذنوا لھن“^(۵) (جب تم سے تمہاری عورتیں رات میں مسجد جانے کی اجازت چاہیں تو انہیں اجازت دے دو)۔

لیکن اگر عورت کے گھر سے باہر نکلنے اور جماعت میں شامل ہونے سے قہر پیدا ہوتا ہو تو مسجد کی جماعت میں شامل ہونا عورت کے لئے حرام ہوگا، اور شوہر کو اس سے روکنے کا اختیار ہوگا اور اس پر اسے گناہ نہیں ہوگا، حدیث میں ”اور عورت کو روکنے کی ممانعت کوئی چیز بھی پر محمول نہیں آیا ہے، اس لئے کہ گھر میں رہنے کا عورت پر شوہر کا حق واجب ہے وہ اس واجب کو وہ فضیلت کے لئے ترک نہیں کرے گی“^(۶)۔

(۱) حدیث حضرت ام سلمہ ”حیر مساجد النساء“۔ کی روایت احمد (۲۹۷/۱) طبع الہدیہ) کے کی ہے موطائی نے انہیں میں وہی سے نقل کیا ہے انہوں نے فرمایا کہ اس کی سند کو ٹھیک ہے (فیض القدیر ۳/۲۷۲ طبع المکتبۃ البیروتیہ)۔
(۲) حدیث ”صلاة المرأة في بيتها“۔ کی روایت ابو داؤد (۳۸۳/۱) طبع سعید دہاس کے کی ہے نووی نے المجموع میں کہا ابو داؤد نے مسلم کی شرط پر صحیح سند سے اس کو روایت کیا ہے (۱۹۸/۳ طبع دارالاحیاء التراث العربیہ)۔
(۳) حدیث ”ام حمید“۔ کی روایت احمد (۳۷۱/۱) طبع الہدیہ) کے کی ہے اور ابن حجر نے اس کو حسن بتایا ہے جیسا کہ ثل لاوطار (۱۶۱/۳) طبع دارالکتب العلمیہ ہے۔
(۴) حدیث ”لا تسمعوا اماء اللہ“ کی روایت ابو داؤد (۳۸۹/۱) طبع عیسیٰ الخلیلی نے کی ہے اور نووی نے المجموع (۱۹۹/۳) طبع دارالاحیاء التراث العربیہ میں کہا کہ اس کی سند صحیح ہے۔
(۵) حدیث ”اذا استاذنکم نساؤکم بالبعيل الى المسجد“ کی روایت بخاری (۳۳۷/۲) طبع ۳۳۷/۲ طبع انتقدیہ اور مسلم (۳۲۷/۱) طبع عیسیٰ الخلیلی نے کی ہے۔
(۶) روح المعانی ۱/۳۳۱، الشرح المفید ۱/۲۳۳، وقایہ ۱/۵۷، شافعی ۵۵۵/۱، المجموع ۱۸۹/۱۹۹۔

(۱) حدیث ”لا تسمعوا اماء اللہ“ کی روایت ابو داؤد (۳۸۹/۱) طبع عیسیٰ الخلیلی نے کی ہے اور نووی نے المجموع (۱۹۹/۳) طبع دارالاحیاء التراث العربیہ میں کہا کہ اس کی سند صحیح ہے۔
(۲) حدیث ”اذا استاذنکم نساؤکم بالبعيل الى المسجد“ کی روایت بخاری (۳۳۷/۲) طبع ۳۳۷/۲ طبع انتقدیہ اور مسلم (۳۲۷/۱) طبع عیسیٰ الخلیلی نے کی ہے۔
(۳) روح المعانی ۱/۳۳۱، الشرح المفید ۱/۲۳۳، وقایہ ۱/۵۷، شافعی ۵۵۵/۱، المجموع ۱۸۹/۱۹۹۔

گھر میں نفل نماز:

۱۴- گھر میں نفل نمازیں پڑھنا مستنون ہے (۱)۔

حضرت زید بن ثابتؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "صلوا ایہا الناس فی بیوتکم، فإن أفضل صلاة الموء فی بیتہ إلا المكتوبة" (۲) (لوگو! اپنے گھر میں نماز پڑھو، انسان کی سب سے افضل نماز اس کے گھر کے اندر کی ہے، سوائے فرض نمازوں کے)۔

گھر میں نفل نماز کی افضلیت کی وجہ یہ ہے کہ گھر کی نماز اخلاص سے زیادہ قریب اور ریا دکھاوے سے دور ہوتی ہے، اس لئے کہ اس میں عمل صالح کو پوشیدہ رکھا جاتا ہے جو عمل صالح کا اعلان کرنے سے افضل ہے۔

گھر میں نوافل ادا کرنے کی ایک علت ارشاد نبوی ﷺ میں اس طرح آئی ہے: "اجعلوا فی بیوتکم من صلاتکم، ولا تتخلوها قیورا" (۳) (اپنی کچھ نمازیں اپنے گھروں میں پڑھو اور آئیں قبرستان نہ بناؤ) تو جس گھر میں اللہ کا ذکر نہیں ہوتا اور جس میں نماز نہیں پڑھی جاتی وہ گھر دیر ان قبر کی طرح ہے، اس لئے یہ نیکی بات ہے کہ انسان اپنی نماز کا ایک حصہ اپنے گھر میں ادا کرے تاکہ گھر کو اللہ کے ذکر اور تقرب سے آباد رکھے، یہ مفہوم حضرت جابرؓ کی حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "إذا قضی أحدکم الصلاة فی مسجده، فلیجعل لیثہ نصیبا من

صلاته، فإن الله جاعل فی بیتہ من صلاتہ خیرا" (۴) (جب تم میں سے کوئی شخص اپنی مسجد میں نماز پوری کر لے تو اپنی نماز کا ایک حصہ اپنے گھر کے لئے رکھے، اللہ تعالیٰ اس کی نماز کی وجہ سے اس کے گھر میں خیر فرما دے گا)۔

گھر میں اعتکاف:

۱۵- اعتکاف کا اتفاق ہے کہ مرد کے لئے اپنے گھر کی مسجد میں اعتکاف کرنا جائز نہیں ہے، یعنی گھر کی وہ جگہ جو نماز کے لئے تیار و عطا شدہ کریمانی ہو۔

مالک، شافعیہ اور حنابلہ کی رائے ہے کہ عورت کے لئے بھی اسی طرح اپنے گھر کی مسجد میں اعتکاف جائز نہیں ہے، ان حضرات کا استدلال حضرت ابن عباسؓ کی حدیث سے ہے: "سئل عن امرأة جعلت علیہا - نئی بذرت - فی تعتكف فی مسجد بیتہا، فقال: بدعة، وأنقص الأعمال إلى الله البدع، فلا اعتکاف إلا فی مسجد تقام فیہ الصلاة" (ان سے یک یک خاتون کے بارے میں پوچھا گیا جس نے اپنے گھر کی مسجد میں اعتکاف کی نہ رہائی تھی تو آپؓ نے فرمایا: یہ بدعت ہے، اور اللہ کو سب سے ریا دو ما پسند یہ عمل بدعات ہیں، لہذا اعتکاف صرف اسی مسجد میں ہونا جس میں مارتقام کی جاتی ہے)، اور اس لئے بھی کہ گھر کی مسجد حقیقتاً رحمتاً مسجد نہیں ہے۔

اور اگر ایسا جائز ہوتا تو امہات المؤمنین سے یوں جواز کے سے ایک باری ہی ایسا یا ہوتا۔

حنفیہ کے نزدیک عورت کے لئے اپنے گھر کی مسجد میں اعتکاف

(۱) المجموع ۴/۳۷۹

(۲) حدیث: "صلوا ایہا الناس..." کی روایت بخاری (صحیح ۲/۲۱۳ طبع مترجم) نے کی ہے دیکھئے: المنی لابن قدامہ ۳/۱۴۱۔

(۳) حدیث: "اجعلوا فی بیوتکم..." کی روایت بخاری (صحیح ۲/۱۲۳ طبع مترجم) اور مسلم (۱/۵۳۸ طبع عیسیٰ الماری الخلیف) کے کی ہے۔

(۱) حدیث: "إذا قضی" کی روایت مسلم (۱/۵۳۸ طبع عیسیٰ الخلیف) کے کی ہے۔

جہاں حکم:

۲- امیت الحرام زمین میں اللہ کی عبادت کے لئے بنائی جانے والی پہلی مسجد ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "إِنَّ أَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِي بِبَكَّةَ مُبَارَكًا وَهُدًى لِّلْعَالَمِينَ" (سب سے پہلا مکان جو لوگوں کے لئے وضع کیا گیا وہ وہ ہے جو مکہ میں ہے) (سب کے لئے) (مکہ) (اللاہ) (سارے جہاں کے لئے) (نما ہے)۔

حضرت ابو ذرؓ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے زمین پر بنائی جانے والی پہلی مسجد کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: "مسجد حرام" (۲)۔

کعبہ اور مسجد حرام کے مقام کے لئے دیکھئے: اصطلاح "کعبہ" اور "مسجد حرام"۔

بیت الزوجیہ

تعریف:

۱- "بیت" لغت میں گھر کو کہتے ہیں، "بیت الزوج" آدمی کا گھر (۱)۔

"بیت الزوجیہ" ایسا متعین افراد کی مقام ہے جو بیوی کے سے مخصوص ہو، جس میں شوہر کے باشعور افراد خانہ میں سے کوئی دوسرا شخص نہ رہتا ہو، گھر کا اپنا مخصوص دروازہ ہو، اور دیگر گھریلو سہولیات ہوں خواہ بیت کے اندر ہوں یا دار کے اندر، اور ان میں کسی دوسرے فرد کی شرکت بیوی کی رضا مندی کے بغیر نہ ہو (۲)، یہ شرط ان غریب لوگوں میں نہیں ہے جو بعض گھریلو سہولیات میں مشغول ہوتے ہیں (۳)۔

بیت الخلاء

بیوی کی رہائش میں ملحوظ امور:

۲- حنفی فقہی پر رے (۴)، حنبلی پر رے (۵)، شافعی پر رے (۶)۔

دیکھئے: "فتاویٰ ابن قیم"۔

(۱) لسان العرب، المصباح المہیر، المغرب، مادۃ: بیت۔

(۲) بیت الزوجیہ، بعض قوانین میں اس کے لئے "بیت الطاف" کا لفظ استعمال ہوا ہے۔

(۳) رد المحتار علی الدر المختار ۲/۶۶۲-۶۶۳ طبع دار حیاء التراث العربی، بیروت۔

المیزان علی قرب المساک ۲/۵۳۳-۵۳۴، ۵۳۵-۵۳۶۔

(۴) رد المحتار علی الدر المختار ۲/۶۶۲، ۶۶۳ طبع دار احیاء التراث العربی، بیروت۔

المیزان علی قرب المساک ۲/۵۳۳-۵۳۴، ۵۳۵-۵۳۶۔

(۵) المغنی لابن قدامہ ۵/۵۶۹ طبع مطبعۃ المدینۃ العلمیۃ، شام۔

(۶) ۲/۶۰۵ طبع مطبعۃ المدینۃ العلمیۃ، شام۔

(۷) سورۃ آل عمران ۹۶۔

(۸) حدیث حضرت ابو ذرؓ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ

مکہ میں پہلی مسجد کونسی ہے؟ (مسلم ۳/۷۰۱ طبع المکتبۃ المدینۃ، بیروت)۔

بيت الزيد

عموماً عورت کی حالت کے نمایاں ہو، اس لئے کہ وہ سماں زندگی ہے
خود مکان ہو یا کمرہ ہو یا کچھ اور^(۱)۔

خبر کی خاطر روایت یہ ہے کہ صرف شوہر کی حیثیت کا اثبات یہ
جائے گا، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے: ”اَسْكُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ
سَكَنْتُمْ مِنْ وُجْدِكُمْ“ (۲) (ان (مطلعات) کو پٹی حیثیت کے
موافق رہنے کا مکان دو جہاں تم رہتے ہو)، اس آیت میں خطاب
شوہروں سے ہے۔ حسیہ میں سے علماء کی بڑی تعداد اسی کی تائید ہے،
اور امام محمد نے اسی کی صراحت کی ہے (۳)۔

ثانیہ کا تیسرا قول بھی یہی ہے کہ بیوی کا گھر شوہر کی مالی وسعت، تعلیمی اور متوسط حالت کے اعتبار سے ہوگا جس طرح نفقہ میں ہوتا ہے۔^(۲)

بیوی کے گھر کے لئے شرائط:

۳- فقہاء کی رائے ہے کہ (۵) بیوی کے گھر میں مندرجہ ذیل امور کی رعایت کی جائے گی:

(۱) شرح منهاج الطالبین و الراغبین تصنیف بی ۳۲ طبع مصطفیٰ الحسن مصر، تہذیب
الکتاب ۱۸۶۷ طبع المکتب الاسلامی ایران۔

— ۱۳۳۳ (۲)

(۳) ابن ماجه ۶۶۲-۶۶۳، فتح ۲۳۳، ۲۰۷.

(۳) المیو ۱۳۳۳ء دارالحرفہ

(۵) رد المحتار علی الدر المختار ۲/۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۶۳۳-۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱،

٢٣/٢، شرح فتح القدير ٢٠٤/٣، حاشية الدبوقي على الشرح الكبير

٢٢٣-٢٢٢-٢٢١-٢٢٠-٢١٩-٢١٨-٢١٧-٢١٦-٢١٥-٢١٤-٢١٣-٢١٢-٢١١-٢١٠-٢٠٩-٢٠٨-٢٠٧-٢٠٦-٢٠٥-٢٠٤-٢٠٣-٢٠٢-٢٠١-٢٠٠-١٩٩-١٩٨-١٩٧-١٩٦-١٩٥-١٩٤-١٩٣-١٩٢-١٩١-١٩٠-١٨٩-١٨٨-١٨٧-١٨٦-١٨٥-١٨٤-١٨٣-١٨٢-١٨١-١٨٠-١٧٩-١٧٨-١٧٧-١٧٦-١٧٥-١٧٤-١٧٣-١٧٢-١٧١-١٧٠-١٦٩-١٦٨-١٦٧-١٦٦-١٦٥-١٦٤-١٦٣-١٦٢-١٦١-١٦٠-١٥٩-١٥٨-١٥٧-١٥٦-١٥٥-١٥٤-١٥٣-١٥٢-١٥١-١٥٠-١٤٩-١٤٨-١٤٧-١٤٦-١٤٥-١٤٤-١٤٣-١٤٢-١٤١-١٤٠-١٣٩-١٣٨-١٣٧-١٣٦-١٣٥-١٣٤-١٣٣-١٣٢-١٣١-١٣٠-١٢٩-١٢٨-١٢٧-١٢٦-١٢٥-١٢٤-١٢٣-١٢٢-١٢١-١٢٠-١١٩-١١٨-١١٧-١١٦-١١٥-١١٤-١١٣-١١٢-١١١-١١٠-١٠٩-١٠٨-١٠٧-١٠٦-١٠٥-١٠٤-١٠٣-١٠٢-١٠١-١٠٠-٩٩-٩٨-٩٧-٩٦-٩٥-٩٤-٩٣-٩٢-٩١-٩٠-٨٩-٨٨-٨٧-٨٦-٨٥-٨٤-٨٣-٨٢-٨١-٨٠-٧٩-٧٨-٧٧-٧٦-٧٥-٧٤-٧٣-٧٢-٧١-٧٠-٦٩-٦٨-٦٧-٦٦-٦٥-٦٤-٦٣-٦٢-٦١-٦٠-٥٩-٥٨-٥٧-٥٦-٥٥-٥٤-٥٣-٥٢-٥١-٥٠-٤٩-٤٨-٤٧-٤٦-٤٥-٤٤-٤٣-٤٢-٤١-٤٠-٣٩-٣٨-٣٧-٣٦-٣٥-٣٤-٣٣-٣٢-٣١-٣٠-٢٩-٢٨-٢٧-٢٦-٢٥-٢٤-٢٣-٢٢-٢١-٢٠-١٩-١٨-١٧-١٦-١٥-١٤-١٣-١٢-١١-١٠-٩-٨-٧-٦-٥-٤-٣-٢-١-٠

۳۴ ج ۵، شرح القرآن فی ۵۹-۶۰ طبع دار الفکر بیروت، کتاب ۱/۳۷۵

۱۸۳، ۱۸۶، ۱۸۹، شرح مشاهیر العالمین ۳۴، ۳۵، ۳۷، ۳۸، ۴۲ طبع

عيسى الهايدي المجلسي، المقيم في: ٢٦/٤، ٣٤، ٤٦، ٥٨، ٦٠، ٦٢، ٦٤، ٦٦، ٦٨، ٧٠، ٧٢، ٧٤، ٧٦، ٧٨، ٨٠، ٨٢، ٨٤، ٨٦، ٨٨، ٩٠، ٩٢، ٩٤، ٩٦، ٩٨، ١٠٠، ١٠٢، ١٠٤، ١٠٦، ١٠٨، ١١٠، ١١٢، ١١٤، ١١٦، ١١٨، ١٢٠، ١٢٢، ١٢٤، ١٢٦، ١٢٨، ١٣٠، ١٣٢، ١٣٤، ١٣٦، ١٣٨، ١٤٠، ١٤٢، ١٤٤، ١٤٦، ١٤٨، ١٥٠، ١٥٢، ١٥٤، ١٥٦، ١٥٨، ١٦٠، ١٦٢، ١٦٤، ١٦٦، ١٦٨، ١٧٠، ١٧٢، ١٧٤، ١٧٦، ١٧٨، ١٨٠، ١٨٢، ١٨٤، ١٨٦، ١٨٨، ١٩٠، ١٩٢، ١٩٤، ١٩٦، ١٩٨، ٢٠٠، ٢٠٢، ٢٠٤، ٢٠٦، ٢٠٨، ٢١٠، ٢١٢، ٢١٤، ٢١٦، ٢١٨، ٢٢٠، ٢٢٢، ٢٢٤، ٢٢٦، ٢٢٨، ٢٣٠، ٢٣٢، ٢٣٤، ٢٣٦، ٢٣٨، ٢٤٠، ٢٤٢، ٢٤٤، ٢٤٦، ٢٤٨، ٢٥٠، ٢٥٢، ٢٥٤، ٢٥٦، ٢٥٨، ٢٦٠، ٢٦٢، ٢٦٤، ٢٦٦، ٢٦٨، ٢٧٠، ٢٧٢، ٢٧٤، ٢٧٦، ٢٧٨، ٢٨٠، ٢٨٢، ٢٨٤، ٢٨٦، ٢٨٨، ٢٩٠، ٢٩٢، ٢٩٤، ٢٩٦، ٢٩٨، ٣٠٠، ٣٠٢، ٣٠٤، ٣٠٦، ٣٠٨، ٣١٠، ٣١٢، ٣١٤، ٣١٦، ٣١٨، ٣٢٠، ٣٢٢، ٣٢٤، ٣٢٦، ٣٢٨، ٣٣٠، ٣٣٢، ٣٣٤، ٣٣٦، ٣٣٨، ٣٤٠، ٣٤٢، ٣٤٤، ٣٤٦، ٣٤٨، ٣٥٠، ٣٥٢، ٣٥٤، ٣٥٦، ٣٥٨، ٣٦٠، ٣٦٢، ٣٦٤، ٣٦٦، ٣٦٨، ٣٧٠، ٣٧٢، ٣٧٤، ٣٧٦، ٣٧٨، ٣٨٠، ٣٨٢، ٣٨٤، ٣٨٦، ٣٨٨، ٣٩٠، ٣٩٢، ٣٩٤، ٣٩٦، ٣٩٨، ٤٠٠، ٤٠٢، ٤٠٤، ٤٠٦، ٤٠٨، ٤١٠، ٤١٢، ٤١٤، ٤١٦، ٤١٨، ٤٢٠، ٤٢٢، ٤٢٤، ٤٢٦، ٤٢٨، ٤٣٠، ٤٣٢، ٤٣٤، ٤٣٦، ٤٣٨، ٤٤٠، ٤٤٢، ٤٤٤، ٤٤٦، ٤٤٨، ٤٥٠، ٤٥٢، ٤٥٤، ٤٥٦، ٤٥٨، ٤٦٠، ٤٦٢، ٤٦٤، ٤٦٦، ٤٦٨، ٤٧٠، ٤٧٢، ٤٧٤، ٤٧٦، ٤٧٨، ٤٨٠، ٤٨٢، ٤٨٤، ٤٨٦، ٤٨٨، ٤٩٠، ٤٩٢، ٤٩٤، ٤٩٦، ٤٩٨، ٥٠٠، ٥٠٢، ٥٠٤، ٥٠٦، ٥٠٨، ٥١٠، ٥١٢، ٥١٤، ٥١٦، ٥١٨، ٥٢٠، ٥٢٢، ٥٢٤، ٥٢٦، ٥٢٨، ٥٣٠، ٥٣٢، ٥٣٤، ٥٣٦، ٥٣٨، ٥٤٠، ٥٤٢، ٥٤٤، ٥٤٦، ٥٤٨، ٥٥٠، ٥٥٢، ٥٥٤، ٥٥٦، ٥٥٨، ٥٦٠، ٥٦٢، ٥٦٤، ٥٦٦، ٥٦٨، ٥٧٠، ٥٧٢، ٥٧٤، ٥٧٦، ٥٧٨، ٥٨٠، ٥٨٢، ٥٨٤، ٥٨٦، ٥٨٨، ٥٩٠، ٥٩٢، ٥٩٤، ٥٩٦، ٥٩٨، ٦٠٠، ٦٠٢، ٦٠٤، ٦٠٦، ٦٠٨، ٦١٠، ٦١٢، ٦١٤، ٦١٦، ٦١٨، ٦٢٠، ٦٢٢، ٦٢٤، ٦٢٦، ٦٢٨، ٦٣٠، ٦٣٢، ٦٣٤، ٦٣٦، ٦٣٨، ٦٤٠، ٦٤٢، ٦٤٤، ٦٤٦، ٦٤٨، ٦٥٠، ٦٥٢، ٦٥٤، ٦٥٦، ٦٥٨، ٦٦٠، ٦٦٢، ٦٦٤، ٦٦٦، ٦٦٨، ٦٧٠، ٦٧٢، ٦٧٤، ٦٧٦، ٦٧٨، ٦٨٠، ٦٨٢، ٦٨٤، ٦٨٦، ٦٨٨، ٦٩٠، ٦٩٢، ٦٩٤، ٦٩٦، ٦٩٨، ٧٠٠، ٧٠٢، ٧٠٤، ٧٠٦، ٧٠٨، ٧١٠، ٧١٢، ٧١٤، ٧١٦، ٧١٨، ٧٢٠، ٧٢٢، ٧٢٤، ٧٢٦، ٧٢٨، ٧٣٠، ٧٣٢، ٧٣٤، ٧٣٦، ٧٣٨، ٧٤٠، ٧٤٢، ٧٤٤، ٧٤٦، ٧٤٨، ٧٥٠، ٧٥٢، ٧٥٤، ٧٥٦، ٧٥٨، ٧٦٠، ٧٦٢، ٧٦٤، ٧٦٦، ٧٦٨، ٧٧٠، ٧٧٢، ٧٧٤، ٧٧٦، ٧٧٨، ٧٨٠، ٧٨٢، ٧٨٤، ٧٨٦، ٧٨٨، ٧٩٠، ٧٩٢، ٧٩٤، ٧٩٦، ٧٩٨، ٨٠٠، ٨٠٢، ٨٠٤، ٨٠٦، ٨٠٨، ٨١٠، ٨١٢، ٨١٤، ٨١٦، ٨١٨، ٨٢٠، ٨٢٢، ٨٢٤، ٨٢٦، ٨٢٨، ٨٣٠، ٨٣٢، ٨٣٤، ٨٣٦، ٨٣٨، ٨٤٠، ٨٤٢، ٨٤٤، ٨٤٦، ٨٤٨، ٨٥٠، ٨٥٢، ٨٥٤، ٨٥٦، ٨٥٨، ٨٦٠، ٨٦٢، ٨٦٤، ٨٦٦، ٨٦٨، ٨٧٠، ٨٧٢، ٨٧٤، ٨٧٦، ٨٧٨، ٨٨٠، ٨٨٢، ٨٨٤، ٨٨٦، ٨٨٨، ٨٩٠، ٨٩٢، ٨٩٤، ٨٩٦، ٨٩٨، ٩٠٠، ٩٠٢، ٩٠٤، ٩٠٦، ٩٠٨، ٩١٠، ٩١٢، ٩١٤، ٩١٦، ٩١٨، ٩٢٠، ٩٢٢، ٩٢٤، ٩٢٦، ٩٢٨، ٩٣٠، ٩٣٢، ٩٣٤، ٩٣٦، ٩٣٨، ٩٤٠، ٩٤٢، ٩٤٤، ٩٤٦، ٩٤٨، ٩٥٠، ٩٥٢، ٩٥٤، ٩٥٦، ٩٥٨، ٩٦٠، ٩٦٢، ٩٦٤، ٩٦٦، ٩٦٨، ٩٧٠، ٩٧٢، ٩٧٤، ٩٧٦، ٩٧٨، ٩٨٠، ٩٨٢، ٩٨٤، ٩٨٦، ٩٨٨، ٩٩٠، ٩٩٢، ٩٩٤، ٩٩٦، ٩٩٨، ١٠٠٠، ١٠٠٢، ١٠٠٤، ١٠٠٦، ١٠٠٨، ١٠١٠، ١٠١٢، ١٠١٤، ١٠١٦، ١٠١٨، ١٠٢٠، ١٠٢٢، ١٠٢٤، ١٠٢٦، ١٠٢٨، ١٠٣٠، ١٠٣٢، ١٠٣٤، ١٠٣٦، ١٠٣٨، ١٠٤٠، ١٠٤٢، ١٠٤٤، ١٠٤٦، ١٠٤٨، ١٠٥٠، ١٠٥٢، ١٠٥٤، ١٠٥٦، ١٠٥٨، ١٠٦٠، ١٠٦٢، ١٠٦٤، ١٠

التجارة ٥/٩٦، ٤/٩٦، ٦٠٦١ والاسم المثلث هو: (٥/٩٦، ٦/٩٦، ٦/٩٦)

طبع و نشر: دار الفکر - بیروت

[illegible]

ایک روایت ہے کہ یوحنا رماش کا معیار زمین کی مالی حالت کے مطابق ہونا چاہئے، اس لئے کہ مالداروں کی رماش فقیروں جیسی نہیں ہونی ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "وَعَلَى الْمَوْلُودِ لَهُ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ" (۲) اور جس کا پیٹ بے اس کے ذمہ ہے۔ (ماور) کا کھانا، ہر کچھ اس وقت، ستور کے، اتفاقاً معروضہ کا شاخص ہے کہ زمین کی حالت کی رعایت کی جائے۔

وہ اس لئے بھی کہ بیوی کا رہائشی گھر دراصل دائمی اور مستحق ملک ہوتا ہے، لہذا یہ بھی نفقہ اور کپڑا کے قائم مقام ہوا۔ اور اختلافات کے وقت حاکم ال دیوبند کی حاکمیت رہے گا۔

مالکیہ کی رائے ہے کہ ”محل حامت“ (بیوی کا راسی مکان) زمین کے اہل شہر میں جاری رواج کے مطابق اور شوم بیوی کی استطاعت کے بقدر ہوگا، پس اگر فقر یا غنا میں دونوں برابر ہوں تو دونوں کی حالت کی رعایت کی جائے گی، اگر شوم غریب ہو صرف معمولی خرچ کی قدرت رکھتا ہو تو صرف شوم کی استطاعت کا اعتبار ہوگا، اگر شوم مالدار صاحب استطاعت اور بیوی غریب ہو تو بیوی کی حیثیت سے برتر اور شوم کی حیثیت سے فرتر حامت نافصل کیا جائے گا، اگر بیوی مالدار صاحب استطاعت ہو۔ شوم غریب ہوگی اپنی حالت سے بہتر کی استطاعت رکھتا ہو، البتہ بیوی کی حالت کے برابر استطاعت نہ ہو تو جس حالت تک کی اس کے اندر استطاعت ہے، اس کے مطابق فیصلہ کیا جائے گا (۳)۔

ثانفیعہ کا معتمد قول یہ ہے کہ بیرونی کارہائشی گھر ایسے معیار کا ہوگا جو

() روحہ اللہ کبیر ملووی ۵۲/۹ طبع مکتبہ اسلامیہ -

(۳) سورۃ یوسف ۲۲۳۔

(۳) حاشیہ الدسوقي علی المشرح الكبير ج ۴، ۵۰۸-۵۰۹، طبع بیروت، مصر.

شرح الخروقات في ٢٢٥ طبع

بیت الزہدیت ۳

لے۔ شوہر کے بے شعور بچے کے علاوہ شوہر کے دوسرے افراد خاندان سے خالی ہو، اس لئے کہ بیوی کو اپنے مخصوص گھر میں دوسرے کی شرکت سے ضرور پہنچے گا، نیز اسے اپنے سامانوں کے تین اطمینان نہیں ہوگا، دوسروں کی شرکت اس کے لئے اپنے شوہر کے ساتھ رہنے رہنے میں رکاوٹ بنے گی، ”بیت الزہدیت“ (بیوی کے خصوصی گھر) کے تحقق سے اس سے پرہیز، بائیکاٹ ہے۔

بیت الزہدیت میں بیوی کا مخصوص گھر بھی واقع ہے۔ اس مکان میں شوہر کے اقارب یا شوہر کی دوسری بیویاں رہتی ہوں اور یہ بیوی ان کے ساتھ رہنے پر راضی نہ ہو تو فقہائے حنفیہ کہتے ہیں کہ اگر مکان کے اندر بیوی کا ایسا علاحدہ گھر ہو جس کو بند کرے اور وہ بیوی اور اس گھر کے ساتھ دیگر سہولیات فراہم ہوں تو ایسا گھر بیوی کے لئے کافی ہوگا، اس کا مطلب یہ ہوا کہ ایسی صورت میں مکان کے بقیہ حصہ میں شوہر کے اقارب کے رہنے پر بیوی کو اعتراض کا حق نہیں ہوگا، بشرطیکہ ان میں سے کوئی فرد بیوی کو اپنے اندر نہ چھوڑتا ہو، فقہاء حنفیہ یہ بھی فرماتے ہیں کہ ایسی صورت میں شوہر اپنی دوسری بیوی کو بھی اس مکان میں رکھ سکتا ہے بشرطیکہ سہولیات (یعنی جن سے استیخانہ غسل خاندان وغیرہ) مشترک نہ ہوں، یہ نکتہ یہ سہولیات ہی بتا کر ہے۔

ما فی مسک بھی فی جہد ہی ہے (۲)۔

بعض حنفیہ کا یہ قول جسے ابن عابدین نے پسند لیا ہے، یہ ہے کہ اگر شوہر اور کم رتبہ بیوی کے درمیان فرق لیا جائے گا، وہی حیثیت اور مالدار بیوی کو تو پورا مکان علاحدہ دینا ہوگا، لیکن متوسط حیثیت کی بیوی کے لئے مکان کا ایک گھر کافی ہوگا (۳)۔

مالکیہ نے اس کی تفصیل ذکر کی ہے، وہ اسی جیسی ہے، جیسا کہ صاحب الشرح المالکیہ نے اس کی صراحت کی ہے، وہ کہتے ہیں: بیوی کو حق ہے کہ شوہر کے اقارب مثلاً شوہر کے والدین کے ساتھ ایک مکان میں رہنے سے انکار کر دے، اس لئے کہ ایک ساتھ رہنے میں شوہر کے اقارب بیوی کی حالت سے آگاہ ہوں گے جس سے بیوی کو ضرر ہوگا، لیکن کم رتبہ بیوی ان کے ساتھ رہنے سے انکار کرنے کا حق نہیں رکھتی ہے، اسی طرح اگر ذی حیثیت بیوی پر شوہر کے گھر والوں نے اپنے ساتھ رہنے کی شرط لگا رکھی ہو تو اسے بھی انکار کا حق نہیں ہوگا، لیکن یہ اس صورت میں ہے جب اس قارب کی نظر بیوی کی پوشیدہ چیزوں (ستر وغیرہ) پر نہیں پڑتی ہو، مالکیہ نے یہ بھی صراحت کی ہے کہ شوہر اس کے ساتھ دوسری بیوی سے پتی چھوٹی اہلاد کو رکھ سکتا ہے، اس صورت میں کہ بیوی کو بوقت دخول اس بچہ کا علم ہو یا اس بچہ کی پرورش کرنے والا اس کے باپ کے علاوہ کوئی نہ ہو تو وہ بیوی کو بوقت دخول بچہ کا علم نہ ہو (۱)۔

حنابلہ کہتے ہیں: اگر شوہر نے اپنی دو بیویوں کو یک مکان میں سمجھ لیا، ہر ایک کو علاحدہ گھر میں، تو یہ درست ہے بشرطیکہ ان میں سے ایک کا گھر اس جیسی عورتوں کی رہائش کے مثل ہو، اس کا مطلب یہ ہوا کہ اگر اس جیسی عورت کی رہائش کے لئے پورا مستقل مکان ہوتا ہو تو شوہر نہ پورا مکان، نہ اٹھارہ گھر ہوگا (۲)۔

شوہر یا بیوی کا خاں خوادو خاں بیوی کی جانب سے ہو یا شوہر کی جانب سے، مکان میں رہتا ہے، اس سے کہ اس کا نفقہ شوہر پر واجب ہے، اور خاں خوادو خاں فرما رہا ہے جس کے سے بیوی کو اچھا جائز ہے جیسے کہ آراء عورت (۳)۔

(۱) الشرح المالکیہ ص ۵۱۲، ۵۱۳۔

(۲) المغنی ۲/۲۶۷-۲۶۸، کتاب النکاح ۵/۱۹۷۔

(۳) حاشیہ ابن عابدین ۲/۶۵۳-۶۵۵، شرح فتح القدر ۳/۱۹۹، ۲۰۱، حاشیہ

(۱) رد المحتار ۳/۶۳۔

(۲) نہایت الح ۱۶/۵۵۷۔

(۳) رد المحتار ۳/۶۳۔

مخصوص گھر میں رکھے (۱)۔

بیوی کے لئے اپنے مخصوص گھر سے نکلنے کی اجازت؟
اصل یہ ہے کہ بیوی کثوب کی اجازت کے بغیر اپنے مخصوص گھر
سے باہر نکلنے کا حق نہیں ہے، بین مخصوص حالات اس حکم سے مستثنیٰ
ہیں، ان حالات کے سلسلہ میں فقہاء کا اختلاف ہے، ایسی ہم جائز
مندرجہ ذیل ہیں:

الف- اپنے گھر والوں سے ملاقات:

۵- حنفیہ کے نزدیک رائج یہ ہے کہ عورت اپنے مخصوص گھر سے
۶- ہفتہ اپنے والدین سے ملاقات کے لئے اور ہر سال اپنے محرم رشتہ
داروں سے ملاقات کے لئے نکل سکتی ہے خواہ اس کا شوہر اجازت نہ
دے (۲)۔

نیز بیوی اپنے والدین یا ان میں سے کسی ایک کی عیادت اور
جنازہ میں شرکت کے لئے نکل سکتی ہے (۳)۔

امام ابو یوسف سے مروی ہے کہ بیوی اپنے والدین سے ملاقات
کے لئے ۴ ہفتہ اپنے گھر سے اس صورت میں نکل سکتی ہے جب
والدین اس سے ملاقات کی قدرت نہ رکھتے ہوں، ورنہ اگر والدین
ملاقات کر سکتے ہوں تو بیوی میں نکلے گی (۴)۔

مالکیہ نے جائز قرار دیا ہے کہ عورت اپنے والدین سے ملاقات
کے لئے اپنے گھر سے نکل سکتی ہے، اور ہفتہ میں یک بار والدین سے

ب- بیوی کا گھر اس کی سوکن کی رہائش سے خالی ہو، اس لئے کہ
وہ ان کے درمیان غیرت ہوئی ہے، اور انھار بننے سے وہ ان میں
اختلاف، تنگنہ پیدا ہوگا، لہذا یہ کہ وہ دونوں ایک ساتھ رہنے پر راضی
ہو جائیں، اس لئے کہ حق انہی دونوں کا ہے (وہ اس پر راضی ہو سکتی
ہیں)، البتہ اس رضامندی کے بعد پھر رجوع (یعنی ملاحدہ رہائش
کے مطالبہ) کا انہیں حق ہوگا۔

ج- بیوی کا گھر تجھے و نیک پڑوسیوں کے درمیان ہو، ایسے
پڑوسی جن کی شہادت قبول کی جاتی ہے تاکہ بیوی کو اپنی جان، مال
کا اطمینان حاصل ہو، اس کا مطلب یہ ہوا کہ بغیر پڑوسیوں کے گھر
شہری رہائش نہیں ہے اگر سے اپنی جان، مال کا اطمینان نہیں۔

د- بیوی کے گھر میں وہ تمام چیزیں ہوں جو ان جیسی عورتوں کی
زندگی کے سے عموماً ضروری ہوتی ہیں، جیسا کہ گذرا، اگر گھر کی تمام
ضروری سہولیات ہوں۔

بیوی کے گھر میں شیر خوار بچہ کی رہائش:

۴- فقہاء کا اتفاق ہے کہ اگر عورت پر اپنے بچہ کو دودھ پلانا متعین
ہو جائے، یا اس سے ثامی سے قبل... پلانے کے لئے خود کو اجازت
پر دیا ہو پھر ثامی کی ہوتو کثوب کو حق نہیں ہے کہ... پلانے کے معاملہ
کو فتح کرے، اسی طرح اگر کثوب نے بیوی کو... پلانے کی
اجازت دے رکھی ہو تو بھی معاملہ فتح کرے کا حق نہیں ہے، ان
دونوں صورتوں میں بیوی کا حق ہے کہ اپنے ساتھ شیر خوار بچہ کو اپنے

(۱) ابن ماجہ ۱۲/۲، جامع الترمذی ۱۳/۱۳، سنن ابی داؤد ۵/۲۷۳،
کشاف القناع ۵/۱۹۱۔

(۲) حاشیہ ابن ماجہ ۲/۳۵۹۔

(۳) البحر الرائق ۳/۲۱۲-۲۱۳ طبع دار المعرفہ۔

(۴) حاشیہ ابن ماجہ ۲/۱۶۳۔

۱۔ الدرر السنی علی الشرح المفید ۲/۵۱۰-۵۱۳، شرح الترمذی ۳/۲۷۳-۲۷۴،
الترغی ۳/۱۸۶-۱۸۷، نہایۃ الحاج ۷/۱۸۶، شرح منہاج الطالبین
۳/۷۲-۷۳، المہذب ۲/۱۶۳، کشاف القناع ۵/۱۹۱، ۳/۶۱۳-۶۱۴،
مطالب الولی ۵/۱۶۰، النہج ۱۰/۲۵۶-۲۵۷۔

صورت میں شوم کے لئے منتخب ہے کہ بیوی کو جانے کی اجازت دے، یہ نیکہ اس میں صدر جمی ہے اور شرمات سے بیوی کو روکنا قطع رجمی ہے۔ نیز شوم کی عدم اجازت یہ اوقات اس کی منقبت پر بیوی کو آمادہ کر سکتی ہے، بسبب کہ اللہ تعالیٰ نے پیچھے طریقہ سے زندگی گزارنے کا حکم دیا ہے لہذا شوم کو جانے کہ بیوی کو نہ روکے۔

مثالہ نے اس صورتوں کے حکم کی سرست میں کی ہے۔

گرمیوں نے شوم کی تجارت سے فکلی حج کا احرام باطل یا تو شوم کو احرام تم رنے کا حق نہیں ہے، اس لئے کہ فکلی حج شروع ہوا ہے کے بعد پورا رہا، جب ہوتا ہے (۱)۔

مناہیہ کے نزدیک عورت شوہر کی اجازت سے حج کے لئے نکل سکتی ہے، اس لئے کہ عورت صرف شوہر کی اجازت سے ہی فرض یا نفل حج کے لئے جاسکتی ہے^(۴)۔

ج- عتکاف:

۷۔ فقہاء کی رائے ہے کہ عورت مطلقاً مسجد میں احتکاف کے لئے اپنے شوہر کی اجازت سے اپنے رہائشی گھر سے نکل سکتی ہے اور احتکاف کی مدت تک مسجد میں ٹھہر سکتی ہے (۳)۔

و۔ می رم کی دیکھ رکھ:

۸ - حنا بھ کے علاوہ جمہور فقہاء کا مذہب ہے کہ عورت اپنے محرم اقارب بیٹے، والدین، مریدوں کی، یکیدہ کیچہ کے لئے اپنے رہائشی گھر سے نکل سکتی ہے، مثلاً، مریض کی تیمار داری، اور عیادت کے لئے نکل سکتی ہے، بشرطیکہ ان کی، یکیدہ کیچہ کرے، ملا کوئی نہ ہو، اور ان میں اس عورت کی ضد ورت ہو، عورت اس کی ضد ورت کے قدر مان کی، یکیدہ کیچہ کرے کی، اسی طرح اگر عورت کے اقارب میں سے کسی کا احتمال ہو جائے تو اس کے جنازہ میں شرکت کے لئے وہ نکلے گی، اور اس

ۛ-خبر ورمات کی تکمیل کے لئے چھنا:

۹۔ مجبور تھا، مگر راتوں میں بیوی کے سے پہنچنے کی اجازت کے بغیر اپنے رہائشی گھر سے نکلتا اس صورت میں جائز ہے جب بیوی کو کوئی اچانک ضرورت پیش آجائے اور قابل اعتماد شوہر یا بیوی کا کوئی حرم اس کو پورا نہ کرے۔

اسی طرح اپنی بعض ملامتی ضروریات پوری کرنے کے سے بھی نکل سکتی ہے جیسے مکان کے کسی حصہ سے یا مکان کے باہر سے پانی۔
۱۸۔ اسی طرح کھانا وغیرہ ایسی ضروریات ہیں جن سے انسان بے نیاز نہیں ہوتا۔ اور شوہر اس ضروریات کی تکمیل نہ کرے، اسی طرح شوہر نے بیوی کو بُری طرح مارا ہو، یا اسے قاضی کے پاس جا کر پناہ حق طلب کرنے کی ضرورت ہو تو بھی نکل سکتی ہے (۴)۔

خفیہ نے صراحت کی ہے کہ اگر عورت کا گھر خصب کردہ ہو تو وہ اس گھر سے نکل سکتی ہے، اس لئے کہ مقصود چھ گھر میں رہائش حرم ہے،

(۱) جامع ابن ماجہ، ج ۲، ص ۶۳، الخواکیر الدیوانی، ۱/۲، ص ۸۷، ۳۸، تخریج
کنز شرح المسباح، ج ۳، ص ۳۰، کشف القناع، ۵، ص ۹، المطالبون الی
۲/۵، ۴۱، المستوفی بن قدامہ، ۲۰۔

(۲) حاشیہ ابن عابدین ۳۵۹/۳، ۶۳۳، البحر الرائق ۳/۲۱۲، ۲۶۳ طبع دارالعرف جامعہ الدوسری علی المشرع الکبیر ۲/۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰،

() حاشیہ ابن عربیہ ۱/۲، ۶۶۲، شرح فتح القدیر ۲/۳۳۲، حاشیہ المدرسی علی المشرع الکبیر ۲/۵۱، کشاف الفتاویٰ ۲/۸۵، انبی لا ابن تہامہ ۳/۵۳۱، فتاویٰ ۱/۵۱۹۔

(۲) نهایة المحتاج ۳۳۳، روحه الطائین الموعود ۱۱۹
(۳) رد المحتار علی الدر المختار ۱۲۹، شرح فتح القدير ۹۹، سمع الدلول
۱/ ۵۳۱-۵۳۲، ۵۳۵، نهایة المحتاج ۳۳۸، روحه الطائین ۹۹، ۳۳،
کشف القناع ۳۸۵، ۳۸۵، انشی ۳۳۱، ۵۳۱، الکافی ۱۹۵-.

بیت الزہدیہ ۱۰

معتی ہے جب گھریا اس کا کچھ حصہ انہدام کے قریب ہو اور اس کا
اشارہ قرینہ پایا جا رہا ہو نیز شوہر کی اجازت سے وہ کسی علمی
مجلس میں شرکت کے لئے جاسکتی ہے شوہر کی اجازت کے بغیر نہیں
جاسکتی ہے۔

رباٹھی گھر میں رہائش سے بیوی کے نکاح کے اثرات:
۱۰۔ فقہاء کی رائے ہے کہ عورت اگر رہائشی گھر میں رہائش سے
ملاوہ نکاح کرے۔ خود گھر سے باہر نکلنے کے بعد وہاں رہائش سے
انکار ہو یا بدلتا رہی اس گھر میں جانے سے انکار کرے۔ جب کہ اس
نے اپنا مہر متخل وصول کر لیا ہو ورنہ رہائش کا منقطع ہو گیا ہو
تو عورت کو عقد اور رہائش کا حق اس وقت تک نہیں ملے گا جب تک کہ
وہ وہاں رہے۔ لہذا اس لئے کہ عورت نے انکار کر کے شوہر کا حق
میں فوت کر دیا جس کی وجہ سے عقد واجب ہوتا ہے، لہذا عورت
ماہر مان قرار پائے گی (۱)۔



اور حرام سے زبرد جب ہے، اور اس صورت میں اس کا عقد ساقط
نہیں ہوگا، یہی حکم اس صورت میں ہے جب عورت اپنے گھر میں
جانے سے انکار کر دے (۲)۔

ثانیہ (۳) اور حجاب (۴) نے صراحت کی ہے کہ عورت اپنے
رباٹھی گھر سے باہر کام کرنے کے لئے نکل سکتی ہے اگر شوہر نے اس
کی اجازت دی ہو، اس لئے کہ یہ حق خود ان دونوں کا ہے۔ اور ان
دونوں سے نہیں نکل رہا ہے۔ عورت نے عقد نکاح سے قبل اپنے کو
وہ دھپانے کے سے شرکت پر دیا ہو پھر اس نے ثانی کی بیعت کر لی
پلہ نے کے لئے وہ باہر نکل سکتی ہے، اس لئے کہ یہ عقد اجارہ صحیح ہے،
اور شوہر اس اجارہ کو فسخ کرنے یا عورت کو رضاعت سے روکنے کا حق
نہیں رکھتا جب تک کہ اجارہ کی مدت ختم نہ ہو جائے، اس لئے کہ عقد
جارہ کے منافع کی ملکیت عورت نے شوہر سے نکاح سے قبل حاصل کی
ہے اور ساتھ ہی شوہر کو اس کا علم تھا۔

ثانیہ نے صراحت کی ہے کہ عورت اپنے رہائشی گھر سے نکل سکتی
ہے اگر سے کسی ناسق دیور سے اپنی جان یا مال کا اندیشہ ہو یا ماریت پر
گھر، اپنے والا شخص عورت کو گھر سے نکال دے، اسی طرح ثانیہ نے
صرحت کی ہے کہ عورت شوہر کی مطلقاً اجازت سے کسی خرم کے
ساتھ باہر اور سفر پر نکل سکتی ہے (۵)۔

حنفیہ (۵) اور ثانیہ (۶) نے صراحت کی ہے کہ عورت اپنے
رباٹھی گھر سے شوہر کی اجازت کے بغیر بھی اس صورت میں نکل

(۱) رد المحتار علی الدر المختار ۲/۶۳۶-۶۳۷، بحر الرائق ۳/۹۵، شرح فتح
الہدیٰ ۳/۱۹۶، بدائع الصنائع ۱۹/۳، حاشیہ الدرر النوری علی شرح
الکبیر ۲/۵۱۳، شرح الترغیب فی ۲/۵۱۳، مواہب الجلیلیں ۳/۱۸، نہایت
الاحتیاج ۱۹۶/۷، منهاج العالمین مع حاشیہ التنبیہ ۳/۸،
روضة العالمین للہوئی ۹/۵۸-۵۹، مطالب ولی اللہ ۵/۶۳۴،
کشاف القناع ۵/۳۶۷، ۳۷۱، انہی و بین قد امر ۷/۶۲، ۶۳۔

(۲) رد المحتار علی الدر المختار ۲/۳۷۷، شرح فتح الہدیٰ ۳/۹۶۔
(۳) تحفہ المحتاج بشرح المنہاج ۳۳۱/۸۔
(۴) کشف القناع ۵/۹۶، مطالب ولی اللہ ۵/۲۷۲، ۲۷۳۔
(۵) نہایت المحتاج ۷/۹۶۔
(۶) بحر الرائق شرح کنز الدقائق ۳/۲۱۲-۲۱۳۔
(۷) نہایت المحتاج ۷/۹۶۔

بیت المال ۱-۲

ملک میں قبضہ و ثابت ہو، لیکن اس کا مالک متعین نہ ہو بلکہ وہ تمام لوگوں کا مال ہو، قاضی ماوردی اور قاضی ابو یعلیٰ کہتے ہیں: یہ وہ مال ہے جس کے مستحق مسلمان ہوں، بین مسلمانوں میں سے کوئی اس کا مالک متعین نہ ہو، ایسا مال بیت المال کے حقوق میں سے ہے۔ پھر کہتے ہیں: ”بیت المال کی جگہ کا میں بلکہ اس شعبہ کا نام ہے“^(۱)۔

بیت المال

تعریف:

۱- بیت المال، لغت میں ایسی جگہ ہے جو مال کی حفاظت کے لئے بنائی گئی ہو خواہ وہ جگہ خاص ہو یا عام۔

جہاں تک اصطلاح کا تعلق ہے تو ”بیت مال المسلمین“ اور ”بیت مال اللہ“ کے لفظ بتدائے اسلام میں ایسے مقام یا مکان کے لئے استعمال ہوتے تھے جن میں اسلامی حکومت کے ”قواعد عمومی“ جیسے بی، خمس، غنائم وغیرہ ان کے مصارف میں صرف کرنے تک حفاظت کے لئے رکھے جاتے تھے، پھر اس مفہوم کو بتانے کے لئے صرف ”بیت المال“ کا لفظ بولا جانے لگا، اور منطق ”بیت المال“ ہونے سے یہی مفہوم مراد ہونے لگا^(۲)۔

بعد کے اسلامی ادوار میں اس لفظ ”بیت المال“ کا مفہوم مزید وسیع ہوا، اور اس جہت و شعبہ کے لئے استعمال ہونے لگا جو مسلمانوں کے عمومی مال جیسے نقود، سامان اور اسلامی اراضی وغیرہ کا مالک ہوتا ہے۔

یہاں پر عمومی مال سے مراد ہر وہ مال ہے جس پر مسلمانوں کے

(۱) کتاب الخراج ص ۲۲ پر قاضی ابو یوسف کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے دور میں ارضی امیر بہ بیت المال کے اموال میں شمار نہیں ہوتی تھیں، لیکن ابن ماجہ بن اور حاکم بن حنفیہ کے کلام میں صراحت ہے کہ یہ ارضی ہے۔ مال کے اموال میں چہہ دیکھتے اصطلاح ”ارض خود“ اور اصطلاح ”ارضاد“۔

خلیفہ وغیرہ کے مخصوص اموال کے خزانے ”بیت مال الخلفہ“ (مخصوص بیت المال) کہلاتے ہیں۔

۲- ”یونان بیت المال“ اور ”بیت المال“ میں فرق ملحوظ رکھنا چاہئے۔ ”یونان بیت المال“ وہ ادارہ ہے جہاں آمد و رفتی و عمومی اموال کا ریکارڈ رکھا جاتا ہے، یہ ماوردی و ابو یعلیٰ کے نزدیک خدمت کا ایک یون (محکمہ) ہے، اس وقتوں حضرت کے عہد میں چار یون ہوا کرتے تھے، ایک قوت کا، یون، دوسرا مال کا، یون، تیسرا دروس کا، یون، اور چوتھا بیت المال کا، یون^(۳)، دوسرا ان کو بیت المال کے اموال میں تصرف کا اختیار نہیں ہوتا، اس کا کام صرف ریکارڈ رکھنے تک محدود رہتا ہے۔

یون، دراصل رفتہ یا رجسٹر کو کہتے ہیں، ہندو سام میں یہ رجسٹر کو کہتے تھے جس میں بیت المال سے خلیفہ پانے والوں کے نام درج

(۱) الاحکام اسلامیہ، لاہوری پبلیشنگس ص ۲۳۵، لکھنؤ ۳۵، الاحکام اسلامیہ لکھنؤ، ابی الحسن ماوردی ص ۲۱۳ طبع لکھنؤ، اس میں یہ ملاحظہ ہے کہ بیت المال کی اعتباری شخصیت ہوتی ہے اور اس کے ساتھ اس کے نمائندوں کے توسط سے طبی شخص کا معاملہ کیا جائے گا، اس کا اپنا مالی ذمہ ہوگا جس کی مدد سے اس کے حق میں اور اس کے ویر حقوق ثابت ہوں گے، اس کی جانب سے اور اس کے خلاف دعویٰ دائر کیا جائے گا، اس کا نمائندہ پہلے امام المسلمین ہونا چاہیے اور پھر انھیں جس کے ذمہ وہ کیا گیا ہو، اور اب اس کا نمائندہ ویر مالیات یا متعلقہ ذمہ دار ہونا چاہیے۔

(۲) ماوردی ص ۲۰۳، ابو یعلیٰ ص ۲۲۲۔

بیت المال ۳

پرنکس یا جانا ہوتا، یوان میں اس کے ساتھ مقدمہ مصدقہ و اس سے لے جانے والے پرنکس کی مقدمہ درکار کرنا۔

اسلام میں بیت المال کا آغاز:

۳۔ بعض مراجع سے معلوم ہوتا ہے کہ سب سے پہلے حضرت عمر بن خطابؓ نے بیت المال قائم کیا، ابن ہاشم نے اس کا ذکر یہ ہے (۲)، لیکن بیشتر مراجع میں مذکور ہے کہ حضرت ابو بکرؓ نے مسلمانوں کے لئے بیت المال قائم کیا تھا۔

چنانچہ ابن عبد البر کی "الاستیعاب" اور ابن حجر کی "تہذیب التہذیب" میں معتبیب بن ابی قحطہ کی سوانح میں مذکور ہے کہ حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے "بیت المال" کا دمہ دیا، یہ بتایا تھا (۳)، بلکہ ابن ہاشم نے ایک دوسرے مقام پر ذکر کیا ہے کہ حضرت ابو بکرؓ کا ایک بیت المال آج کے مقام پر (مدینہ کے شرفات میں) تھا، اور آپؓ میں سکنت رکھتے تھے، یہاں تک کہ جب وہ مدینہ منتقل ہو گئے تو ان سے کہا گیا کہ کیا وہاں اس کی گمرانی کے لئے کسی کو مامور کر دیا جائے، آپؓ نے کہا: نہیں، چنانچہ آپؓ اس کے مہول مسلمانوں پر شرفی کرتے تھے تا کہ اس میں کچھ بھی باقی نہیں رہتا، جب آپؓ مدینہ منتقل ہو گئے تو بیت المال اپنے گھر میں بنایا، جب حضرت ابو بکرؓ انتقال ہو گیا تو حضرت عمرؓ نے امانت و رس کو جمع کیا اور بیت المال کو کھولا تو اس میں ایک دینار کے علاوہ کچھ بھی نہیں تھا جو تیلے سے رزیا تھا تو سبھوں نے حضرت ابو بکرؓ کے سے

ہوتے تھے (پھر اس کے مفہوم میں توثیق پیدا ہوا جیسا کہ مذکور ہوا۔

قائب و یوں کے فرض میں سے یہ ہے کہ بیت المال کے قوانین کی حفاظت کا لائحہ پرنکس کے مطابق کرے، نہ تو زائد ہو نہ رعایا پر ظلم ہو ورنہ کم ہو کہ بیت المال کا حق متاثر ہو (۴)۔

بیت المال سے متعلق امور میں قائب و یوان کی ذمہ داری ہے کہ بیت المال کے قوانین و اس کے ٹیکسوں کی حفاظت کرے، قاضی ماہر کی و قاضی البیعی نے قائب کی ذمہ داریوں میں چھ کام بتائے ہیں جو مختصر ورنہ ذیل میں:

۱۔ کام کی سبکی تیسرے کے دوسرے سے متاثر ہو جائے، اور کام کے گوشوں کی تفصیل جن کے کام مختلف ہوتے ہیں۔

۲۔ ملک کی حالت کا ذکر آیا وہ حالت کے درمیان ہو جائے یا صلح کے ذریعہ، اور ملک کی زمین کے مشری یا خراجی ہونے کی بابت تفصیلی طور پر یا تمام ملے پڑے ہیں۔

۳۔ ملک کے شرف کے تمام کار، ملک کی اراضی کی بابت ملے شدہ امور، یہ و شرف مقدسہ ہے یا شرف طیبہ (رہمن پر متعین و اس کی شکل میں وظیفہ)۔

۴۔ برعلاقہ کے بل و دمہ در مقدمہ یہ میں ان پر جو کچھ متاثر کیا گیا اس کی تفصیل ذکر کرے۔

۵۔ اگر ملک میں معدنی و ساحل میں تو معدنی جہاں اس اور حصہ فی نقدہ کا ذکر تاکہ اس سے نکلنے والے و ساحل پر لی جائے و ملی مقدمہ معلوم ہو۔

۶۔ اگر ملک کی مرحدہ راجہ ب سے ملتا ہو، اور ان کے ساتھ یونی مصدقہ کی رہ سے، والا سلام میں ان کے مہول کے داخل ہونے

(۱) الماوردی ص ۴۰۷، ابو بکر ص ۲۴۸، ۲۴۹۔

(۲) الکامل لابن ہاشم ۲/۲۹۰ دار الفکر المشریہ مقدمہ ابن خلدون: ۱۰۱۔

دیون الاعمال والجنایات ص ۲۲۲ طبع القاہہ۔

(۳) الاستیعاب بمائش ص ۳۵۵ طبع المکتبۃ النجاریہ ص ۱۲۵۔

(۴) حاشیہ التبعی (علی شرح لکھنؤی ص ۱۹۰ طبع مکتبۃ النجلی۔

(۵) مہول ص ۳۳۷۔

بیت المال ۳-۵

رحمت کی دعا کی (۱)

کہتے ہیں: حضرت ابو بکرؓ نے حکم دیا تھا کہ ان کے نقد کے لئے بیت المال سے جو کچھ لیا گیا ہے ان کی وفات کے بعد وہ سب واپس رو دیا جائے (۲)۔

امام ابو یوسفؒ کی ”کتاب الخراج“ میں ہے کہ حضرت ابو بکرؓ کے زمانہ خلافت میں حضرت خالد بن ولیدؓ نے اہل حیرہ کے ساتھ اپنے معاہدہ نامہ میں لکھا: میں نے اس کے لئے طے کیا کہ ہر شخص جو کام کرنے کے قائل نہیں ہو جائے یا وہ کسی مسیبت کا شکار ہو جائے یا جو پٹے تو مالہ رتھ سب فقیر ہو جائے اور اس کے اہل مذہب اس پر صدقہ کرنے لگیں، میں نے اس کا حق یہ معاف کر دیا اور ان کی نیوٹن کے اہل و عیال کی کفالت بیت المال سے کی جائے گی جب تک وہ ویرالاسام اور رالخرقہ میں مقیم ہیں۔ (۳) میں نے اس پر شرط لگائی کہ جن چیزوں پر ان سے صلح ہوئی ہے وہ وصول کی جائیں یہاں تک کہ وہ سے بیت المال میں جمع کرادیں (۴)۔

۴- جس تک وہ زبوی کا قتل ہے تو کتب سنت وغیرہ کے جن مرتب تک ہماری رسائی ہوگی اس میں عہدہ بابت میں اس فقہ بیت المال کے نام کا استعمال نہیں ملتا، لیکن متعدد احادیث سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ بیت المال کے کچھ کام اس وقت موجود تھے، اس سے کہ لی، جس غلام، صدقات کے امول، مدفون کے لئے اطمینان و مسکن وغیرہ عمومی امول و ضابطہ سمجھے جاتے، (۵) صرف خراج کے وقت تک محفوظ رکھے جاتے تھے (۶)۔

(۱) الکامل ۲/۲۹۰

(۲) الکامل ۲/۲۹۰

(۳) کتاب الخراج ص ۳۳-۳۵ طبع المکتبۃ ۱۳۸۲ھ

(۴) مسند احمد ۵/۵۹۹، الخراج لابن یوسف ص ۳۶، الترتیب دارالحدیث

۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰

(۱) جوہر الکلیل ۲/۲۶۰

حضرت عمرؓ کے دور کے بعد سے تمام اسلامی دور میں بیت المال کا عمل جاری رہا، یہاں تک کہ سب سے موجودہ جدید نظام کیا تو موجودہ دور میں بعض اسلامی ممالک میں بیت المال کا کام صرف کشیدہ اور لاوارث امول کی حفاظت تک محدود رہ گیا اور بیت المال کے دور کا کام وزارت مایات اور وزارت خزانہ انجام دینے لگے۔

بیت المال کے اموال میں تصرف کا اختیار:

۵- بیت المال میں تصرف کا اختیار صرف خلیفہ یا اس کے نائب کو ہے (۱)، اس لئے کہ امام ان امور میں مسلمانوں کا نائب ہے جن میں کوئی متعین شخص صاحب تصرف نہیں ہوتا، بیت المال کے حقوق میں تصرف کرنے والا ہر شخص امام کے اختیار سے اپنا اختیار حاصل کرتا ہے، ضروری ہے جیسا کہ رواج بھی ہے کہ خلیفہ کسی مانت در اور قدرت رکھنے والے شخص کو بیت المال کا ذمہ دار متعین کرے، خلیفہ کی نیابت میں بیت المال میں تصرف کرنے والا شخص ”صاحب بیت المال“ کہلاتا ہے، اور وہ خلیفہ کی جانب سے مفوضہ اختیار کے مطابق تصرف کرتا ہے۔

بیت المال کے اموال میں خلیفہ کو تصرف کے اختیار حاصل ہونے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ اپنی مرضی و خواہش سے تصرف کرے گا جس طرح اپنے ذاتی مال میں تصرف کرتا ہے، اگر وہ ایسا کرتا ہے تو کہا جائے گا کہ بیت المال میں فساد آگیا ہے یا اس کا نظام درست نہیں رہا، اور ایسی صورت حال کے لئے مخصوص احکام ہیں جن کی تفصیل آ رہی ہے، ان امول میں خلیفہ کا تصرف اس طرح ہوگا جس طرح خلیفہ کے مال میں بی قیام تصرف کرتا ہے، جیسا کہ حضرت عمرؓ بس خطابؓ نے کہا: اس مال میں میری حیثیت خلیفہ کے مال کی ہے، اگر مجھے ضرورت میں رہی تو

بیت المال ۶

نہیں لوں گا، ورنہ رست ہوئی تو معرفت کے مطابق کھاؤں گا اور جب خوش حالی ہو تو وہ روہں گا^(۱) اس کا مطلب یہ ہے کہ اس مال میں وہ پتی صوبہ کے مطابق ایسا تصرف کرے گا جو مسلمانوں کے لئے بہتر ہو۔ اس کے یہ وہ منافع میں ہو، محض خواہش مرضی اور خود مرضی سے تصرف نہیں کرے گا^(۲)۔

قاضی ابویعلیٰ نے وضاحت کی ہے کہ امت کے امور میں امام کی وہ ذمہ داریاں ہیں، ان میں لینی اور صدقات کی حسب شرع وصولی، وظائف و بیت المال سے دیگر اشراجات کی زمین عرف بکل سے پختہ ہوئے اور تقدیم و تاخیر کے بغیر ان کی اپنے وقت پر وصولی^(۳)، و ہام کو یہ حق ہے کہ بیت المال سے ایسے لوگوں کو خدمات دے جن سے مسلمانوں کو کھانا نامہ دیو اور دشمن کے خلاف قوت حاصل ہو، و اس جیسے دیگر امور جن میں ممانعت ہو۔

ابتداءً اسلامی حکومت میں طریقہ یہ تھا کہ کسی شہر یا صوبہ کا عامل (گورنر) امام کی جانب سے مقرر ہو کر بیت المال کے لئے وصولی اور خرچ میں امام کا نائب ہوتا تھا، اور اس کے لئے ضابطہ دیا جاتا تھا کہ معتبر شرعی طریقہ پر تصرف کرے، یہ اختیار قاضیوں کو حاصل نہیں تھا^(۴)، اور بعض شہروں میں صاحب بیت المال شہر کے گورنر کے بجائے برہمن رست خلیفہ کے ماتحت ہوتا تھا۔

بیت مال کے ذرائع آمدنی:

۶- بیت المال کے ذرائع آمدنی مندرجہ ذیل اصناف میں، ان میں سے ہر ایک پر قبضہ کی نوعیت علاحدہ ہے جس کی تفصیل آ رہی ہے:

(۱) الخراج لابن یوسف دس ص ۱۱ طبع انتقادیہ۔

(۲) الخراج لابن یوسف دس ص ۱۰۔

(۳) الاحکام السلطانیہ لابن یوسف دس ص ۱۲۔

(۴) الاحکام السلطانیہ لابن یوسف دس ص ۵۲۔

الف۔ زکاۃ اور اس کی انوار جسے امام مصلوں کرے گا خود موالیہ عام و کی زکاۃ ہو یا مصل باطلہ، جیسے چھنے والے جانور، پیداوار، نقد اور سامان تجارت، مسلم تاجروں کے شر جب وہ عاشر کے پاس سے پتی تجارت کا سامان لے کر گزریں۔

ب۔ بقول غنائم کاٹنے، و غنیمت راضی و باعد او کے عطا و دہ مال ہے جو قال کے، ریہ کنار سے حاصل ہو، پنانچی اس غنیمت کاٹنے (پانچوں حصہ) بیت المال میں داخل کیا جائے گا تاکہ اس کے مصارف میں خرچ کیا جائے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”وَأَعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَإِنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ“^(۱) (اور جانے رہو کہ جو کچھ تمہیں حاصل ہو موالیہ کا پانچواں حصہ اللہ اور رسول کے لئے اور (رسول کے) قرابت والوں کے لئے یتیموں کے لئے اور مسکینوں کے لئے اور مسافروں کے لئے ہے)۔

ج۔ زمین کے معادن سے نکلنے والے سونا، چاندی و لوہا وغیرہ کا خمس^(۲)، و رہا یا ہے کہ سمندر سے نکالے گئے موتی، غیر وغیرہ میں بھی اس کے مثل لازم ہوگا^(۳)۔

د۔ رکار (خمس) کاٹنے، رکار بیت المال ہے جسے کسی انسان نے زمین میں فنن کر دیا ہو، یہاں اس سے ”مال جاہلیت“ رکھ کر کے وہ خزانے ہیں جو کسی مسلمان کو ملیں، تو اس کا خمس بیت المال کو دیا جائے گا اور خمس کے بعد بقیہ مال پانے والے شخص کا ہوگا۔

هـ۔ لٹی: یہ ہر وہ موقوف مال ہے جو بغیر قتال اور بغیر گھوڑوں و سواروں سے حملہ کے کفار سے حاصل ہو^(۴)۔

(۱) سورۃ انفال ص ۱۔

(۲) ابن ماجہ ص ۳۳۳۔

(۳) الخراج لابن یوسف دس ص ۱۰، الحنفی ص ۲۷۔

(۴) الاحکام السلطانیہ لابن یوسف دس ص ۲۳۵، ابن ماجہ ص ۳۳۸، ح ۲۸ لائیں۔

بیت المال ۶

نی کی چند قسمیں ہیں:

(۱) وہ راضی و جامد^(۱) جو مسلمانوں کے خوف سے غنہ چھوڑ کر آئے ہیں، یہ راضی و جامد ہوتا ہے۔ ہفت ہوں فی جس طرح قتال کے ذریعہ غنیمت میں حاصل راضی ہوتی ہیں، اور ان کے منافع ہر سال تقسیم کئے جائیں گے، شافعیہ نے اس کی صراحت کی ہے^(۲)، اس مسئلہ میں اختلاف بھی ہے (دیکھئے جلد ۱)۔

(۲) وہ منقولہ اشیاء جو وہ چھوڑ کر چلے جائیں، ان اشیاء کو فوری تقسیم کر دیا جائے گا ہفت نہیں کیا جائے گا^(۳)۔

(۳) کفار سے حاصل یا شایع یا ایسی اراضی کی اہل بیت جن کے مالک مسلمان ہوں، ہر نہیں کر دیا، یہی مسلمان یا دینی کو یا کیا ہو، یا ایسی اراضی کی اہل بیت جنہیں ان کے مالک اہل اسلام کے قبضہ میں برقرار رکھا گیا ہو، یا جو واصلی برقرار رکھا گیا ہو یا یہ بر حاکم ان پر قبضہ کرنے کے بعد انہیں مالکان اہل اسلام کو دیا گیا ہو، وہ ہمیں شریعت اور کریں گے۔

(۴) جرینہ جہیز یہ وہ مال ہے جو مسلمانوں کے ملک میں رہائش کی وجہ سے کفار پر لازم ہوتا ہے، یا فسخ اور قنوت رکھنے والے مرد پر ایک متعین مقدمہ مال بطور جہیز واجب ہوتا ہے، یا پھر بے شریعت لازم کیا جاتا ہے کہ ایک متعین مقدمہ راضی دیا جائے، اور ایسا محض جہیز ہے، اگر کسی جس پر جہیز کی ہنگامی وجہ نہیں ہے تو اس کی حیثیت جہیز کی نہیں بلکہ یہ کی ہوگی^(۴)۔

(۵) اہل ذمہ کے شرعی یہ وہ ٹیکس ہے جو اہل ذمہ سے ان کے یہ ممال پر یا جاتا ہے، جن کو تجارت کے لئے وہ دارالحرب لاتے

ہیں یا جنہیں لے کر وہ دارالحرب سے دارالاسلام آتے ہیں، یہ دارالاسلام میں ایک شہر سے دوسرے شہر منتقل کرتے ہیں، ان اہل ذمہ سے یہ ٹیکس سال میں ایک مرتبہ یا جائے گا جب تک کہ دارالاسلام سے نکل کر پھر دارالحرب سے دارالاسلام نہ آئیں۔

ان طرح یہ شرعی حربی ممال وہ سے بھی یا جائے گا جو مال لے کر سامان تجارت ہمارے ملک میں لائیں^(۱)۔

(۶) وہ مال جو حربی صلح کی رو سے مسلمانوں کو ادا کریں۔

(۷) مرتد کا مال اگر قتل کر دیا جائے یا مر جائے، اور زمین کا مال اگر قتل کر دیا جائے یا مر جائے، ان دونوں کا مال وراثت میں نہیں تقسیم ہوگا بلکہ وہی ہوگا، حنفیہ کے نزدیک مرتد کے مال کے مسئلہ میں تفصیل ہے^(۲)۔

(۸) وہی مال اگر مر جائے اور اس کا کوئی وارث نہ ہو، وہی طرح وہی مال اس کے وارث کو دینے کے بعد جو بیچ جائے وہ بھی لینی ہے^(۳)۔

(۹) قتال کے ذریعہ غنیمت میں حاصل اراضی، یہ ذرائع اراضی ہیں، ان حضرات کی رائے کے مطابق جو ان کو مستحقین غنیمت میں تقسیم کئے جانے کے قابل ہیں ہیں^(۴)۔

۱۔ بیت المال فی اراضی اور اس کی مالک کی پیروی و تہارت و معاملہ کے منافع۔

۲۔ یہی تمام مال جو جہیز یا غیر منفعہ عام کی خاطر بیت

(۱) الدر المختار مع حاشیہ ابن عابدین ۳۹۲ اور اس کے بعد کے صفحات۔

(۲) الدر المختار مع حاشیہ ابن عابدین ۳۹۲ شرح لمباج ۳۸۸، جوہر الاکلیل ۲۹۲، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹

بیت المال ۶

لمال کو پیش کئے جائیں^(۱)۔

چوروں وغیرہ کے پاس سے ٹکس اور اس کا دغیرہ کوئی نہ ہو، یہ سے
اموال کو بیت المال میں داخل کر دیا جائے گا^(۱)۔

ک۔ ایسے مسلمان کا ترک جو مر جائے اور اس کا کوئی ورثہ نہ
ہو یا اس کا وارث تو ہو مگر وہ پورے مال کا ورثہ نہ بنتا ہو (ب
اہل علم کے ہر ایک جو "را" کے قائل نہیں ہیں) اسی طرح وہ مقتول
جس کا وارث نہ ہو اس کی اہمیت بیت المال میں داخل کی جائے گی،
اور اسے ٹی کے مصارف میں شریعاً کیا جائے گا۔

اس نوٹ میں بیت المال کا حق شامیہ اور مالکیہ کے ایک طور
میراث ہے، یعنی بیت المال عصبہ بنتا ہے، حنفیہ اور حنبلیہ کہتے ہیں کہ
ایسے مال کو بیت المال میں طوراً داخل کیا جائے گا بطور میراث
نہیں^(۲)، (یعنی وارث)۔

ل۔ مال میں "مربطاً بمال" زکوٰۃ ہے، لے لے سے اس کے مال
کا ایک حصہ بطور مال یا جانا حدیث میں منقول ہے، سہاق بن ربیعہ
اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما کے قائل ہیں، یہ منقول ہے کہ ایک شخص لٹکایا ہو
پھل یا ہر چاہا اس سے اس کی قیمت کا، تاکہ مالان یا ثیاب، پیرنے
مابعدہ اسحاق بن راہویہ کی ہے^(۳)، ظاہر بات ہے کہ اس نوع کے
مال میں جب رسول کے جائیں گے تو اس میں مصالح عامہ پر شرف
کیا جائے گا، اور اس طرح یہ اموال بیت المال کا حق قرار پائے گا۔

منقول ہے کہ حضرت عمرؓ نے بعض گورنروں کے کچھ مالوں پر دیکھ کر
ضبط کر لئے تھے کہ ان کی گورنری کے جب ان کے یہاں خوشحالی آگئی
تھی، اس طرح کے اموال بھی بیت المال میں داخل کرنے جائیں گے۔

ح۔ وہ ہدایا جو ایسے قاصدوں کو پیش کئے گئے ہوں جنہیں منصب
تقاضا کرتے سے پہلے مدینہ پیش کئے جاتے ہوں، یا اس منصب سے
پہلے پیش تو کئے جاتے ہوں مگر مدینہ پیش کرنے والے کا کوئی مقدمہ
اس قاضی کے پاس رہی نہ ہو، اسے ہدایا ارعہ یہ دینے والے کو
واپس نہیں کئے گئے تو بیت المال میں واپس کئے جائیں گے^(۴)، اس
سے کہ نبی کریم ﷺ نے من المصلیہ کو ہدایا یہ واپس لے
لیا^(۵)۔

کی طرح وہ ہدایا جو اہل حرب کی جانب سے امام کو پیش کئے
جائیں، نیز وہ ہدایا جو حکومت کے مال و گورنروں کو پیش کئے جائیں،
یہ حکم اس صورت میں ہے جب اس نے بھی ہدایہ دینے والے کو اپنے
خاص مال سے ہدایہ نہ دیا ہو^(۶)۔

ط۔ وہ ٹیکس جو رعایا پر ان کے مفاد کی خاطر فرض کئے گئے ہوں
نہ وہ وجہ کے سے ہوں یا کسی اور مقصد کے لئے، لیکن ایسا ٹیکس
لوگوں پر ہی وقت لگایا جائے گا جب بیت المال سے مدونہ مدت
پوری نہ ہوتی ہو، اور وہ کام ضروری ہو، ورنہ بصورت دیگر یہ آمدنی
غیر شرعی ہوگی^(۷)۔

ی۔ لا وارث مال، یہ ہر مال ہے جس کا مالک معلوم نہ ہو جیسے
گھر کے پرے سامان، امانت، رہن، ایسی قسم میں وہ مال بھی ہیں جو

(۱) انہی ۸/۵۰۔

(۲) روح المعانی، صفحہ ۳۳۰، شرح المعانی، صفحہ ۳۳۰، سماعی
۸/۵۰۔

(۳) حدیث "ان نسبی احد من لبس اللبید" کی روایت بخاری (فتح
۲۴۰/۵ طبع المکتبہ) اور مسلم (۳۳۳/۳ طبع المکتبہ) کے ہے۔

(۴) الدر المنثور ۳/۳۸۰، الاطاب والمراق ۳/۳۵۸، دیکھئے فتاویٰ امین
۱۵/۳۱۵، مجمع کتبہ فقہی ۱۳۵۶ھ۔

(۵) ابن ماجہ ۱/۵۷۳، الاحکام السلطانیہ، المجلد ۱، ص ۲۳۰۔

(۱) روح المعانی ۵/۲۷۹، متن غلیل، ۶/۱۰۰، الاطاب ۳/۵۹۰، ابن ماجہ
۲۸۲/۳۔

(۲) ابن ماجہ ۵/۸۸، فتح القدیر ۵/۲۷۷، شرح المعانی ۳/۳۶۷، ۱۳۷۰،
انہی ۵/۶۸۳، الاحکام السلطانیہ، المجلد ۱، ص ۲۱۵، وادب القاص ۱/۹۰۔

(۳) انہی ۲/۵۷۳، ۸/۲۵۸، تہذیب الفقہ ۲/۵۶۔

بیت المال ۷-۹

اراضی کے شرع، عاثر کے پاس سے گزرنے والے مسم ناجیوں سے وصول یا یا شرعاً، اموال بائعہ کی زکاۃ اگر عام نے اسے وصول کیا ہو۔
اس کے مصارف وہ آٹھ مصارف ہیں جن کی صریحت قرآن کریم نے فرمائی ہے۔ اس مسئلہ میں اختلاف و تفسیریں ہیں جس کے لئے اصطلاح زکاۃ لکھی جائے۔

مادری نے اس مسئلہ میں فقہاء کا اختلاف نقل کیا ہے کہ اس اموال کی بابت کس نوع کا اختیار حاصل ہوگا، چنانچہ انہوں نے نقل کیا ہے کہ امام ابوحنیفہ کی رائے میں یہ اموال بیت المال کا حق ہیں، یعنی بیت المال کے ایسے ملاک ہیں جن میں امام کو اپنے اختیار و مصلحت سے تصرف کا اختیار حاصل ہے جس طرح فی مال میں سے اختیار تصرف حاصل ہے، اس لئے امام ان اموال کو مال فی کی طرح مصالح عام میں صرف کر سکتا ہے، امام ثمالی کی رائے یہ نقل کی ہے کہ بیت المال میں زکاۃ کا مال مستحقین زکاۃ کے سے حفظ محفوظ رکھا جاتا ہے، جب مستحقین آجائیں گے تو انہیں زکاۃ کا مال دینا ضروری ہے، اگر مستحقین نہیں آجائیں تو مال زکاۃ کو بیت المال میں محفوظ رکھا جائے گا، جب تک قیام کی رہے محفوظ رکھنا واجب ہے، جب کہ حد یہ قول کے مطابق جائز ہے، انہوں نے مذہب میں فرق اس سے ہے کہ زکاۃ امام کو یا فرض ہے یا جائز، اس میں ان کی دو رائے ہیں۔
ابو یعلیٰ حنبلی نے نقل کیا ہے کہ اس مسئلہ میں امام احمد کا قول امام شافعی کے قول کی مانند ہے، انہوں نے اموال ظاہرہ کی زکاۃ میں یک رائے قول امام ابوحنیفہ کی مانند کر لیا ہے^(۱)۔

دوسرا شعبہ: خمس کا شعبہ:

۹- خمس سے مراد مندرجہ ذیل ہیں:

(۱) الاحکام السلطانیہ للامام ابوحنیفہ ۲۱۳ طبع ۱۳۲۷ھ الاحکام السلطانیہ
اولیٰ جلد ۲۳، ۲۴۔

بیت المال کے شعبے اور ہر شعبہ کے مصارف:

۷- بیت المال میں آنے والے اموال کے مصارف مشوع ہیں، اس میں سے بیش از حد اہناف ایسے ہیں کہ ان کو دوسری قسم کے مصارف میں خرچ نہیں کیا جاسکتا، اس لئے ضرورت ہوتی کہ بیت المال کے اموال کو ب کے مصارف کے لحاظ سے مختلف حصوں میں تقسیم کر دیا جائے تاکہ اس مصارف میں خرچ کی ضرورت ہو، امام ابو یوسف نے صریحت کی ہے کہ بیت المال میں خرچ کے اموال زکاۃ سے علاحدہ رکھے جائیں گے، چنانچہ وہ کہتے ہیں: صدقہ (زکاۃ) اور شرع کے اموال کو خرچ کے مال میں نہیں مایا جائے گا، اس لئے کہ بیت المال تمام مسلمانوں کے لئے لپی ہے اور زکاۃ صرف ان لوگوں کا حق ہے جن کی تقسیم اللہ نے قرآن کریم میں فرمادی ہے^(۱)۔

حنفیہ نے صریحت کی ہے کہ امام کی ذمہ داری ہے کہ بیت المال کی مدد کو چارہ دوں میں تقسیم کرے، دوسرے مسالک کے فقہاء بھی فی الجملہ تقسیم اموال کے خلاف نہیں ہیں، حنفیہ نے کہا ہے کہ امام بیت المال کے چارہ دوں میں سے کسی ایک مد سے قرض لے کر دوسرے دوں کے مصارف پر خرچ کر سکتا ہے، لیکن جس مد سے قرض لیا گیا ہے اسے واپس کرنا ضروری ہے بشرطیکہ جس مد سے قرض لے کر دوسرے مد میں خرچ کیا گیا ہے قرض ۱۰ پے ۱۰ لے دے مال اس مد میں خرچ کرنا جائز نہ ہو^(۲)۔

دو چاروں مد (شعبے) ملت ہیں:

پہلا شعبہ: زکاۃ کا شعبہ:

۸- اس مد کے حقوق ہیں: چھ لے والے جانوروں کی زکاۃ، شری

(۱) الخراج ج ۱ ص ۱۰۰

(۲) الدر المنثور ج ۱ ص ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱، ۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵، ۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸، ۱۶۱۹، ۱۶۲۰، ۱۶۲۱، ۱۶۲۲، ۱۶۲۳، ۱۶۲۴، ۱۶۲۵، ۱۶۲۶، ۱۶۲۷، ۱۶۲۸، ۱۶۲۹، ۱۶۳۰، ۱۶۳۱، ۱۶۳۲، ۱۶۳۳، ۱۶۳۴، ۱۶۳۵، ۱۶۳۶، ۱۶۳۷، ۱۶۳۸، ۱۶۳۹، ۱۶۴۰، ۱۶۴۱، ۱۶۴۲، ۱۶۴۳، ۱۶۴۴، ۱۶۴۵، ۱۶۴۶، ۱۶۴۷، ۱۶۴۸، ۱۶۴۹، ۱۶۵۰، ۱۶۵۱، ۱۶۵۲، ۱۶۵۳، ۱۶۵۴، ۱۶۵۵، ۱۶۵۶، ۱۶۵۷، ۱۶۵۸، ۱۶۵۹، ۱۶۶۰، ۱۶۶۱، ۱۶۶۲، ۱۶۶۳، ۱۶۶۴، ۱۶۶۵، ۱۶۶۶، ۱۶۶۷، ۱۶۶۸، ۱۶۶۹، ۱۶۷۰، ۱۶۷۱، ۱۶۷۲، ۱۶۷۳، ۱۶۷۴، ۱۶۷۵، ۱۶۷۶، ۱۶۷۷، ۱۶۷۸، ۱۶۷۹، ۱۶۸۰، ۱۶۸۱، ۱۶۸۲، ۱۶۸۳، ۱۶۸۴، ۱۶۸۵، ۱۶۸۶، ۱۶۸۷، ۱۶۸۸، ۱۶۸۹، ۱۶۹۰، ۱۶۹۱، ۱۶۹۲، ۱۶۹۳، ۱۶۹۴، ۱۶۹۵، ۱۶۹۶، ۱۶۹۷، ۱۶۹۸، ۱۶۹۹، ۱۷۰۰، ۱۷۰۱، ۱۷۰۲، ۱۷۰۳، ۱۷۰۴، ۱۷۰۵، ۱۷۰۶، ۱۷۰۷، ۱۷۰۸، ۱۷۰۹، ۱۷۱۰، ۱۷۱۱، ۱۷۱۲، ۱۷۱۳، ۱۷۱۴، ۱۷۱۵، ۱۷۱۶، ۱۷۱۷، ۱۷۱۸، ۱۷۱۹، ۱۷۲۰، ۱۷۲۱، ۱۷۲۲، ۱۷۲۳، ۱۷۲۴، ۱۷۲۵، ۱۷۲۶، ۱۷۲۷، ۱۷۲۸، ۱۷۲۹، ۱۷۳۰، ۱۷۳۱، ۱۷۳۲، ۱۷۳۳، ۱۷۳۴، ۱۷۳۵، ۱۷۳۶، ۱۷۳

بيت المال ۱۰-۱۱

مالک کا علم نہ ہو۔ یا پوری کا مال جس کا مات معصوم نہ ہو۔ ورنہ جیسے
 ۱۔ ہر مال کا بیچنے والا ہو، یہ سوا مال بیت المال کے اس مال
 میں اس کے مالکان کے لئے محفوظ رکھے جائیں گے، اگر مالکان کے علم کی
 امید ختم ہو جائے تو انہیں ان کے مصرف میں خرچ کر دیا جائے گا۔

اس مد کے موال کا مصروف، جیسا کہ ابن عربی نے زبانی سے نقل کیا ہے: "ربا ہے کہ خلیہ کا مشہور مسلک یہی ہے۔ یہ ہے کہ فقیر (لا وارث فقیر) اور ایسے فتر و جن کے وہیاد نہ ہوں، اس مد سے ان لوگوں کے فقہ، (امیں، ان کے فن کے اثرات و رس کی بنیاد کی اہمیت" انکی جائے بی، ماوردی نے کہا: امام ابوحنیفہ کے نزدیک اس لوگوں پر اصل مکتب کی جانب سے طور صدقہ شرعی یہ چاہے گا۔

غیر حنیفہ کے روایات میں ایک ایسے ہوا کے ہواں کو کسی مخصوص مصرف کے ساتھ خاص کرنے کا ذکر ہمیں نہیں ملا، لہذا ظاہر ہے کہ ان کے روایات میں ان ہواں کو اپنی طرح مصالحو عامہ میں خرچ کیا جائے گا، ابو یعلیٰ اور مادوردی نے لا وارث مرنے والے کے مال کے بارے میں بھی صراحت کی ہے ^(۱)، اس طرح ان حضرات کے نزدیک بیت المال کے مدات تین رو جاتے ہیں، چائیں۔

چوتھا شعبہ: فن کا شعبہ:

۱۱- اس کے نام، رشتہ آمدنی مندرجہ ذیل ہیں:

الحب۔ فی فی قسامان ہاؤر پیچھے مقرر۔

ب۔ خمس میں اللہ اور اس کے رسول کا حصہ۔

ج۔ وہ اراضی جو مسلمانوں کو غنیمت میں حاصل ہوئی ہو، اس
قول کی رو سے کہ انہیں تقسیم نہیں کیا جائے گا، ورنہ وہ صلہ حق
مبتغی ہیں۔

اب: منظور اموال قیمت کا جس، ایک قول یہ ہے کہ قیمت میں
 ملنے والی حائد ہویں کا بھی جس مراد ہے۔

ب۔ پائے جانے والے خزانہ جاہلیت کا جس، اور ایک قول میں
سے رکافہ کہا گیا ہے۔

ج۔ سوال فی الخمس، یہ مام ثانی کا ایک قول اور امام احمد کی ایک روایت ہے، امام احمد کی وجہی روایت اور مسلک حنفیہ و مالکیہ یہ ہے کہ ان میں سے خمس نہیں نکالا جائے گا۔

اس کے مصرف میں پانچ حصے ہوں گے، اللہ اور اس کے رسول کا حصہ، قرابت داروں کا حصہ، یتیموں کا حصہ، مساکین کا حصہ، بن نساء (مسافر) کا حصہ، جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرمایا: "وَأَعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ لَّأَنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَىٰ وَلِلْيَتَامَىٰ وَالْمَسْكِينِ وَهِيَ السَّبِيلُ" (۱) اور جائے رہو کہ جو کچھ تمہیں حاصل ہو سو اس کا پانچواں حصہ اللہ اور رسول کے لئے اور (رسول کے) قرابت داروں کے لئے یتیموں کے لئے اور مسکینوں کے لئے اور مسافروں کے لئے ہے، پھر حصہ نبی کریم ﷺ کی حیات میں لیتے تھے، آپ ﷺ کے بعد یہ حصہ امام بنی رائے کے مطابق مسلمانوں کے مصالح میں خرچ کیا جائے گا، چنانچہ اس حصہ کو زندہ و کرہ ہوئے ۱۰ لے لی کے مد میں متعلق کر دیا جائے گا، نتیجہ چاروں حصے ان کے مستحقین کے لئے بیت المال میں محفوظ رکھے جائیں گے تاکہ ان پر خرچ ہو جائیں، ان حصوں کو امام مصالح عامہ میں خرچ نہیں کر سکتا ہے (۲)۔

تیسرے شعبہ: آرٹس موبل کا شعبہ:

۱۰۔ یہ وقت (ٹریڈی چیز) وغیرہ دلائل ہواں میں جس کے

(سورة الفاتحة ١٢٧)

(۲) ابن ماجہ ۴/۵۷، مشکوٰۃ ۱/۶۰۶، الاحکام السلطانیۃ الیٰ علیٰ رضی اللہ عنہ، ۱۴۱

۵۳۶، ۵۳۷، لاہور دی آرکائیو ۱۲۷۱ء

(١) الإحكام السلطانية للشيخ أبي بكر بن محمد بن علي بن أبي طالب، للماوردي، ص ١٥٣، للماوردي، ص ١٥٣.

بیت المال ۱۲-۱۳

و۔ اس زمیں کا خرچ جو مسلمانوں کو غنیمت میں ملی ہو، خواہ اسے ہفت شمار کیا جائے یا غیر ہفت۔
 ح۔ سب خزانوں کا خمس جن کے مالک کا علم نہ ہو یا جن پر طویل زمانہ گزر گیا ہو۔

و۔ زمین سے نکلنے والے معدنی وسائل یا پٹرول، گیس، اور ایک قول یہ ہے کہ اس نوع سے وصول کی جانے والی فنی زکوٰۃ ہوگی۔ اس کی مقدار چالیس حصہ ہے، اور اس سے زکوٰۃ کے مصارف میں صرف کیا جائے گا۔

ز۔ لا وارث مرنے والے مسلمان کا مال اور اس کی وصیت۔
 ح۔ رعایا پر رکائے گئے ٹیکس جو کسی متعین مقصد کے لئے نہیں رکائے گئے ہوں۔

ط۔ تافسیوں، گورنروں اور امام کو پیش کئے گئے ہدایا۔
 ی۔ غیر حنفی کی رائے کے مطابق سابقہ کے اموال (لا وارث اموال کا مد)۔

مال فی کے مصارف:

۱۲۔ اس کے اموال کا مصرف مسلمانوں کے عمومی مصالح ہیں، یہ اموال امام کے قبضہ میں رہیں گے اور وہ اپنی صواب دہانت پر ان کے مطابق اس میں سے عمومی مصالح میں خرچ کرے گا۔

فقہاء جب علی الاطلاق بولتے ہیں کہ ان نفقہ بیت المال سے لیا جائے گا، تو فقہاء کی مراد یہی چوتھا ہوتی ہے، اس لئے کہ صرف یہی عمومی مصالح کے لئے مخصوص ہے، برخلاف دوسرے مصارف کے، کہ ان میں خرچ کے مصارف متعین ہیں، ان کے علاوہ مصارف میں انہیں خرچ نہیں کیا جائے گا، ذیل میں بعض وہ مصالح ذکر کئے جاتے ہیں جن میں اس کے اموال صرف کئے

جائیں گے جیسا کہ فقہاء کے کلام میں مذکور ہوا ہے، اس میں تمام مصالح کا احاطہ واسطہ نہیں کیا گیا ہے، اس لئے کہ مصالح کی جماعت لا تعدلو ہیں، جو ہر زمانہ میں اور ہر شہر و ملک میں بدلتی رہتی ہیں۔

۱۳۔ چند اہم مصالح جن میں اس کے اموال خرچ کئے جائیں گے مندرجہ ذیل ہیں:

الف۔ عطیہ، یہ بیت المال میں ایک حصہ ہے جو ہر مسلمان کو دیا جائے گا خواہ وہ فوجی خدمت کے قائل ہو یا نہ ہو، یہ نایابہ کا ایک قوت ہے جسے صاحب معنی نے پیش کیا ہے، یہی شافعیہ کا ایک قوت ہے جو ان کے نزدیک خلاف اظہر ہے، امام احمد نے فرمایا کہ فی میں ہفتی فقیر مسلمان کا حق ہے۔

اس قول کی ایک دلیل اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: "مَّا أَكَلَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْ أَهْلِ الْقُرَىٰ فَلَهُ وَآلِهِ وَاللَّذِينَ اسْتَأْذَنُوا مِنَ الْمَدِينَةِ أَهْلُهَا" (جو کچھ اللہ اپنے رسول کو (دوسری) بستیوں والوں سے بطور تحفے دلو، وہ اللہ ہی کا حق ہے اور رسول کا)، پھر فرمایا: "لِلْمُقْرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا، وَيَنْصُرُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ أُولَٰئِكَ لَهُمُ الْقَادِرُونَ" (۲) (ان حاجت مند مہاجرین کا (یہ خاص طور پر) حق ہے جو اپنے گھروں اور اپنے مالوں سے جدا کر دیئے گئے ہیں، اللہ کے فضل اور رضامندی کے طلبکار ہیں، اور اللہ اور اس کے رسول کی مدد کرتے ہیں، یہی لوگ ذائق ہیں)، پھر فرمایا: "وَالَّذِينَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ وَالْإِيمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يَحْتَوُونَ مِنْ هَاجِرٍ لِّيهِمْ" (۳) (اور (ان کا بھی حق ہے) جو درالامام و رہبان میں ان کے

(۱) سورہ ہشر ۷۱

(۲) سورہ ہشر ۷۲

(۳) سورہ ہشر ۷۳

بیت المال ۳۳

کر جائے تو اسے اس سال کا حصہ دیا جائے گا، لیکن جو سال کے آخر میں یا سال مکمل ہونے کے بعد انتقال کر جائے تو اس کا خلیفہ اس کے وارث کو، یا نہ وری ہے^(۱)۔

۱۔ بے س، لا وارث اور قیدی وغیرہ سے محتق مسکنوں کی ضرورت کی تکمیل، جن کے پاس نہ پناہ ہو جس سے اس پر شرف کیا جائے، نہ اس کے رشتہ داروں جن پر اس کا نفقہ واجب ہو تو بیت المال کی جانب سے اس کے نفقہ کی پوری کی جائے گی، اسی طرح وہ محتق کے اہل بیت اور بیت المال سے اس کے جائے کی جس کے مسلمانوں میں عاقلہ نہ ہوں یا اس کے عاقلہ تو ہوں مگر وہ مکمل یا بعض اہل بیت کے عاقل نہ ہوں تو بیت المال فقہ بیت اس کے جائے کی جس کے طرف سے عاقلہ کی ذمہ داری پوری نہیں کی جائے گی، بعض ثانیہ نے وضاحت کی ہے کہ حیثیت کرنے والے کا اثر بیت المال کے خلاف قبول نہیں کیا جائے گا، جس طرح عاقلہ کے خلاف قبول نہیں یا جاتا ہے^(۲)۔

۲۔ بیت المال سے اہل ذمہ پر شرف، ذمی یا غیر ذمی کانفر کا مسلمانوں کے بیت المال میں حق نہیں ہے، لیکن اگر ذمی پنی کمزوری کی وجہ سے محتق ہو گیا ہو تو اسے اس قدر دیا جائے گا جس سے وہ پنی بھوک مٹائے^(۳)، امام ابو یوسفؒ نے "کتاب الخراج" میں ہے کہ حضرت خالد بن ولید نے اہل حیرہ کو معاہدہ دیا کہ ان میں لکھ کر دیا تھا کہ جو بزرگ شخص کام کے عاقل نہ رہے، یا وہ کسی وقت کا شکار ہو جائے، یا وہ

رنے والے لوگ، مفتیاں، بر، مودمین، مدرمین اور اس طرح کے و تمام لوگ جو اپنے آپ کو مسلمانوں کے مصالح کے لئے فارغ کر لیتے ہیں، ان حضرات کی اور ان کے اہل و عیال کی کثرت بیت المال سے کی جائے گی، اور اس کی مقدار میں زمانہ اور مدت کے فرق سے فرق ہوتا رہے گا، اس لئے کہ حالات اور نرخ بدلتے رہتے ہیں^(۴)۔

یہ بخوف میں، زمین کی حفاظت سے اہل بیت نہیں ہوئی، بلکہ یہ اہل بیت کی طرح ہوئی اس سے کہ قضاہ و اس جیسی حاجات پر اہل بیت لگائی سرے سے جا رہیں ہے^(۵)۔

چھر کر، زمین کے لئے مقدار متعین کر دی گئی ہو تو وہ اسی مقدار کا مستحق ہوگا، ورنہ وہ اپنے جیسے، زمین کے زیادہ کا مستحق ہوگا بشرطیکہ اس بیت لوگ صرف اہل بیت کے ساتھ کام کرتے ہوں^(۶)۔

۳۔ لوگوں کے مرنے کے عاقلہ بیت المال میں ہو، ورنہ ہوں تو یہ عاقلہ بیت المال پر قرض ہوں گے، اور بیت المال کو مہبت دی جائے گی جس طرح تک، حتیٰ کی صورت میں قرض میں مہبت دی جاتی ہے، میں، مرنے مصالح کا معاملہ اس سے ماخذ ہے وہ مصالح ای وقت پورے کے جا میں گئے جب ان کی قدرت ہو، و مقدار قدرت کی صورت میں وہ دینی نہیں رہیں گے^(۷)۔

۴۔ خلیفہ کے نزدیک رنج یہ ہے کہ اہل و عاقلہ جیسے کاغذی، متنی، مدرین وغیرہ میں سے کوئی شخص سال تمام ہوئے سے پہلے انتقال

(۱) ابن ماجہ ص ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱، ۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵

بیت المال ۳۳

۱۔ بیت میں، ان سے ان کے موقوفہ کاموں میں غلطی ہو جانے جس کے نتیجے میں جان، عضو یا مال کا نقصان ہو جانے مثلاً تعزیر میں زیادتی کی وجہ سے مجرم کی موت ہو جانے تو اس کی دیت کا ضامن بیت المال سے لایا جائے گا۔

۲۔ موقوفہ نظام امام یا کسی اور سے دہرا رکی خصوصاً ضرورت سے متعلق ہو تو ایسی صورت میں ضمان اس کے عاقلہ پر یا اس کے خاص مال میں جیسی صورت ہو واجب ہوگا، اس لئے کہ ان کی غلطیوں مساوات زیادتیوں میں تو ضرور خود یا ان کے عاقلہ اس کا بوجھ اٹھائیں تو یہ ان کے لئے مہلک ثابت ہوگا۔

یہ رائے حنفیہ اور مالکیہ کی ہے، یہی حنابلہ کی اصح رائے ہے، اور ثانیہ کا قول یہ ظہر ہے، ثانیہ کا ظہر قول اور حنابلہ کے نزدیک صحیح کے بالمقابل قول یہ ہے کہ ضمان اس کے عاقلہ پر ہوگا، لیکن عہد نقصان لایا یا نہ لایا تعلق نقصان کرنے والے پر ضمان ہوگا (۳)۔

۳۔ اس حقوق کی دینی جہتیں شرع سے اس کے مستحقین کے لئے تسلیم یا ہو نہ تو حد شرع کی رو سے ان کی دینی سی متعین نہیں ہو سکتی۔

اس کی مثال یہ ہے کہ اگر خوف کے راجح میں یہ مسجد عام میں یا نہی ثابہ اور کسی شخص کا قتل ہو جائے، موقوفہ کا پتہ نہ چلے تو ایسے مقتول کی دیت بیت المال پر، جب ہوں، اس سے کہ حضرت علیؑ نے کہا: ”اسلام میں کوئی خون رائگاں میں جانے گا“ (۴)۔

غنی رہا ہو پھر فقیر ہو جانے اور اس کے مذہب والے اس پر صدقہ کرنے لگیں تو اس کا جز یہ معاف ہو جائے گا، اور اس کی بیعت اس کے گھر والوں کی کفالت بیت المال سے کی جائے گی سب تک وہ درالجز و درالمدام میں مقیم رہے۔ اسی کے مثل ابو عبید نے ”کتاب الاموال“ میں نقل کیا ہے (۱)۔

۴۔ بیت المال کے لئے کے معارف میں کافروں کے ہاتھوں میں قید مسلمانوں کی رہائی بھی ہے، امام ابو یوسفؒ نے ”کتاب الخراج“ میں حضرت عمر بن خطابؓ کا قول نقل کیا ہے کہ ہر مسمیٰ قیدی جو کافروں کے ہاتھوں میں قید ہو اس کی رہائی کے لئے بیت المال سے خرچ کیا جائے گا، ثانیہ کا یہ قول یہ ہے کہ اس کی رہائی خود اس کے اپنے مال سے کرنی جائے گی، دیکھئے: ”اسری“۔

اسی کے مثل پہلے ثانیہ نے کہا ہے کہ اگر غیر ماکول الہم جانوروں کا مالک جانوروں کو چارہ، نم نہ کرے، اور اس کے فتر کی وجہ سے اس کو بچہ بھی نہیں یا جاسکتا ہو تو ان جانوروں پر بیت المال سے مفت خرچ کیا جائے گا، اسی طرح موقوفہ جانور کا چارہ بیت المال سے دیا جائے گا اگر اس جانور کی آمدنی سے اس کا خرچہ پورا نہ ہو (۲)۔

۵۔ مسمیٰ مالک کے عمومی مصالح جیسے مساجد، راستے، پل، بنیادیں اور دیگر غنیہ کی تعمیر اور نقصانات کی مرمت، اصلاح (۳)۔

۶۔ حکومتی ادارہ کے فرائض کی غلطی سے ہونے والے نقصانات کا صحت:

جیسے سربراہ، قاضی اور اسی طرح وہ تمام فرائض جو عمومی کام انجام

(۱) ابن ماجہ ج ۳ ص ۱۹۰، الحدیث ج ۲ ص ۳۵۵، ۱۰۵۵ الحدیث ج ۲ ص ۳۰۸، یعنی ۳۲۸/۵۱۲/۸

(۲) یہ مسئلہ لا یبطل فی الاسلام دم حضرت علیؑ بن ابی طالب کا قول ہے صاحب المغنی (۷/۹۱) طبع المیراث نے بغیر کسی کی جانب منسوب کئے ذکر کیا ہے اس میں مذکور ہے کہ مکہ میں ازہام میں ایک شخص کا قتل ہو گیا تو حضرت عمرؓ نے حضرت علیؑ سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا: اسلام میں کوئی خون

(۱) الخراج ج ۱ ص ۱۳۲، واسطی ص ۵۵۔
(۲) الخراج لابن یوسف ص ۱۹۶، الخراج ص ۸۷ جوہر الاکلیل ص ۲۶۰، ۲۷۰، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱

بيت المال ١٣-١٥

فقراء اور زیادہ ضرورت مند ہوں تو یہی صورت میں امام کچھ مال تو اس شہر والوں پر ڈیڑھ لکھ روپے لگا جہاں سے جمع کیا گیا ہے اور اسٹرل مال ان اجیرے بھتا ہوں پر ڈیڑھ لکھ روپے لگا (۱)۔

حسابداری کے لئے یہ کہ اگر بیت المال پر حق اٹھا ہو جائے اور بیت المال کی استطاعت، انہوں حق سے کم ہیں اس میں سے ایک حق سے زائد ہو تو انہوں حقوق میں سے یہ حق پر صرف کیا جائے گا جس پر اگر اس وقت صرف نہ کیا جائے تو وہ بیت المال پر قرض ہو جائے گا جیسے فوج کے اخراجات، جنگی سامان اور سلع وغیرہ کی قیمت، اس حق پر صرف نہیں کیا جائے گا جو سبوت اور مصدقہ کے طور پر واجب ہوتا ہے جیسے راستہ وغیرہ (۴)۔

اور نبی کریم ﷺ نے عبداللہ بن مسہل انصاری کی دیت اور فرمائی
جب نہیں خیر میں قتل رویا گیا، ورتاعل کا پتہ نہیں چلے گا تھا، انصار
نے قسمت کا حلف پئے سے انکار رویا تھا اور یہ، یوں کی قسم کو
انہوں نے قبول نہیں کیا تھا تو نبی ﷺ نے اس کی دیت اپنے پاس
سے اور فرمائی اس لئے کہ اس کا خون رائگاں جانا آپ کو پسند نہیں
تھا ()۔

کی قسم میں غلطی کے مدد کی نسبت ہے خاصی اس سامان کے
مدد کی خدمت ہیئت اہمال سے اس طور پر اسرارے گا کہ وہ نسبت
صاحب سامان پر فرض ہوگی (۲)۔

ہیت لہل کے اخراجات میں ترجیحات:

۱۴- مالکہ اور شافعیہ کی رائے ہے کہ آل نبی (سادات) پر سب سے پہلے شرف کرنا مستحب ہے، جن پر صدقہ حرام ہے، اس میں حضرت عمرؓ کی قیادہ ہے، کہ انہوں نے بیت المال سے آل نبی علیہ السلام کو سب سے پہلے دیا، پھر اس کے بعد ان ایمان شیعہ کے عادات پر ترجیح دینا جائز ہے۔ ان سے مال جمع کیا گیا ہے، جیسے اس کی مساجد کی تعمیر، ان کی سرحدوں کی آباد کاری، ان کے قسب و قوموں میں کے وظائف، ان کے قرضوں کی ادائیگی، ان کی جمالیات کی دیت کی ادائیگی، اور ان میں سے بھر کی ضروریات کے قدر پانچا جائے گا۔

جس شہر سے مال جمع کیا گیا ہے، اس کے علاوہ دوسرے شہر کے
 رہائشیوں سے ہے تو حضرت عمرؓ سے بیت المال سے اس کی دقت کو فرمائی، اس
 واقعہ کو مدللہ اقلی نے ”مستط“ (۱۰/۱۵ طبع مجلس اعلیٰ تعلیم) میں نقل کیا
 ہے لیکن یہ حضرت علیؓ کا جملہ نہیں ہے۔

(۱) حدیث ”نَحْمِلُ دِيَّةَ هَيْدِ الْمُدَّةِ“ کی روایت بخاری (۱/۲۷۵) طبع (ترجمہ) اور مسلم (۳/۱۴۹) طبع (الحلی) نے کی ہے دیکھئے: انہی

۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰

(۳) انکشافی معیار شرح ۱۴۱، ۱۴۸، ۱۴۹

ہیت المال میں زائد اموال:

۱۵- میت اہمال پر واجب حقوق کی ادائیگی کے بعد بچے ہوئے زندہ اہوال کے بارے میں علماء کے تین رجحانات ہیں:

بول: شافعیہ کا مسلک ہے کہ زائد امول کو ان لوگوں پر خرچ
تقسیم کر دیا جائے گا جن سے مسلمانوں کو عام فائدہ پہنچتا ہے، زائد
امول کا خیر دینا نہیں کیا جائے گا، اس لئے کہ مسلمانوں کو کوئی ضرورت
پیش آجائے تو اس وقت مسلمانوں پر وہ لازم ہو جاتی ہے، فقہ شافعی کی
”الھبتات“ اور اس کی شرح میں ہے: ہر مملکت میں ان بالغ مردوں پر
تقسیم کر دیا جائے گا جن کے منافع بہت ممال میں مقرر ہیں، ان
کے علاوہ دوسرے ممال پر یا ان کی اولاد پر نہیں خرچ کیا جائے گا۔

قلوبی کہتے ہیں: مقصد یہ ہے کہ بیت "ماں میں کچھ باقی نہ رہے۔"

(۱) جوہر الکلیں ۲۶۰، اقلیوں ۳۹۰، بشرح الکبیر ص ۴۵ ج ۲

(۲) الاحکام السلطانیۃ الیٰ بنی یسٰی ص ۲۳۷۔

بیت المال ۱۶

فوری: ”اگلی ساری جانے کی، جیسے کہ خوش حال شخص پر دیہ کی فوری
”اگلی نہ دہری ہوتی ہے، اور اگر مال موجود نہیں ہے تو ”اگلی کا
”جوب تو ہوگا لیکن ”ملت“ کی جانے کی جس طرح شک و شبہ پر
”یہ کی ”اگلی میں ”ملت“ کی جاتی ہے۔

”دہری نوٹ کے مصرف“ میں جو بدل کے طور پر نہیں بلکہ مصدقہ
اور سہولت کے طور پر مستحق ہوتے ہیں یہ اتحقاق اس وقت ہوگا جب
مال موجود ہو، لہذا جب مال موجود ہو تو یہ مصرف و جب ہوگا، اور اس
موجود نہ ہو تو بیت المال سے اس مصرف کا ”جوب“ ساتھ ہو جائے گا،
پھر اگر اس کا نہ رعایا ہو تو وہ مسلمانوں پر فرض کنیز کی قبیل سے ہوگا
یہاں تک کہ کوئی شخص اسے انجام دے دے جس سے کفایت
ہو جائے، جیسے حنا پر فرض کفایہ ہے، اور اگر اس کا ضرر عام نہ ہو جیسے
قر میں راستہ، شاہ ارگنہ اور ہو لیکن لوگوں کو دوسرا اور کار راستہ چھ مل جاتا
ہو یا کوئی کھانا خرچ ہو گئی ہو لیکن ”دہری گھاٹ“ موجود ہو، تو جب مال
نہ ہونے کی وجہ سے بیت المال سے اس کا ”جوب“ ساتھ ہو جائے گا
تو تمام لوگوں سے بھی اس کا ”جوب“ ساتھ ہو جائے گا، اس سے کہہیں
موجود ہے“ (۱)۔

یہ بھی ملحوظ رہے کہ کبھی کسی حد ثانی بیت المال میں کسی تنگی کی
صورت پیدا ہوتی ہے، یعنی امام کے تحت کسی صوبہ کے بیت المال
میں، تو اگر حلیہ نے اس صوبہ پر کسی کو درمتر رہا ہو، وہاں کے مال
شرائع سے فوج کے وظائف پورے نہ ہو سکیں تو گورنر خیفہ سے
درخواست کرے گا کہ وہ بیت المال سے ”فوج“ کمال کرائے نہیں
اور صدقات کے اموال سے اس کے حلقہ میں ان کے مصرف
پورے نہ ہو میں تو ایسی صورت میں ان کی تکمیل کے لئے خیفہ سے

”ہم: خیفہ کا مسلک ہے کہ زائد اموال کو بیت المال میں آئندہ
مسلمانوں کو پیش آنے والے کسی حادثہ کے لئے محفوظ رکھا جائے گا۔
سوم: امام کی صواب دید پر ہوگا، شافعیہ میں سے قلیو بی نے کہا:
”محققین نے کہا ہے کہ امام کو اختیار ہوگا کہ زائد اموال محفوظ رکھے،
”جوہر الاظہار“ کے مصنف نے ”لہذا نہ“ سے نقل کیا ہے کہ لئی میں
مسلمان فقرہ سے ”غاریہ“ جائے گا پھر جو کچھ باقی بچے اسے لوگوں
میں نہ اندہ نہ اندہ تقسیم کر دیا جائے گا، ”لا یہ کہ امام“ سے مسلمانوں کی
”نہ پیش آنے والے“ و ریات کے لئے محفوظ رکھنا چاہئے“ (۱)۔

”بیت مال سے حقوق کی ”تنگی نہ ہو سکے:

۱۶- ”دہری“ اور ابو یعلیٰ۔ اس صورت حال کی مناسبت کی ہے جس
میں بیت المال سے حقوق کی ”تنگی نہ ہو سکتے، ان دونوں کی ”تنگی“ کا
حاصل یہ ہے کہ بیت المال پر ”تقسیم“ کے استحقاقات ہیں:
”ول: جس میں بیت المال کا رول صرف حفاظت ہے، جیسے خمس
اور زکاۃ، اس مال پر استحقاق اس وقت ہوگا جب مال موجود ہو، لہذا
اگر مال موجود ہے تو اس کے مصرف کو استحقاق ہوگا، اگر موجود نہیں ہے
تو اس کا استحقاق نہیں ہوگا۔

”ہم: جس میں ثواب بیت المال مستحق ہوتا ہے، یعنی ”غیر دہا مال
ہے، اس کے مصرف ”نوٹ“ کے ہیں:

”یک“ وہ مصرف جو بدل کے طور پر مستحق ہوتا ہے، جیسے فوجیوں کی
”تنخواہیں، ”شرایع“ گئے سب سے ”تنگی“ سامان کی قیمت، اس مصرف
کے استحقاق میں مال کی موجودگی کا متنازعہ نہیں ہے، بلکہ یہ بیت المال
پر لاری حق ہے خواہ مال موجود ہو یا نہ ہو، لہذا اگر مال موجود ہوگا تو

(۱) الاحکام السلطانیہ للامور دیہیہ ۲۱۵، لابی یعلیٰ ص ۷۳، دیکھئے شرح
المنہاج و حلیہ اقلیو بی ۱۹۱/۳، ۲۱۵/۳۔

(۲) ”دہری“ ص ۵، طبع معطلی لکھنؤ، ابو یعلیٰ ص ۷۳، شرح المنہاج ص
حاشیہ قلیو بی ۱۹۱/۳، جوہر الاظہار ۲۶۰۔

بیت المال ۱۷-۱۸

(اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک من قرض لی پھر صدقات کے امت سے (جیسا کہ اس فرمایا) یہ بیت المال کے صدقات کی آمدنی پر قرض ہوتا ہے^(۱)۔

مٹا نہیں رہے گا، اس لئے کہ افواج کی تنخواہوں میں اس کی قدر کن بیت ضرورت ملحوظ ہوتی ہے، اور مال صدقات کے حقوق کا تعلق و اعتبار اموال صدقات کی موجودگی سے ہے^(۱)۔

بیت المال کے اموال کا فروغ اور ان میں تصرف:

۱۸- بیت المال میں اخراجات کے مذکورہ بالا اختیار کے علاوہ امام کو بیت المال کے اموال میں تصرف کا اختیار ہے، اس مسئلہ میں فقہی نقطہ یہ ہے کہ بیت المال کے اموال میں امام کی حیثیت یتیم کے مال میں ولی کی ہے، جیسا کہ حضرت عمر بن خطابؓ نے کہا: میں نے اس مال میں اپنی ذات کو ولی یتیم کے مرتبہ میں رکھا ہے^(۲)، لہذا بیت المال میں امام کو وہ تصرفات حاصل ہوں گے جو یتیم کے مال میں اس کے ولی کو حاصل ہیں۔

لیکن یہ فائدہ بالکل مطلق نہیں ہے، لہذا دونوں میں ہر رخ سے مشابہت ضروری نہیں ہے^(۳)، اس کی دلیل یہ ہے کہ امام کو یہ بھی اختیار ہے کہ بیت المال سے عیبت عطا کرے یا اس سے جاگیر

بیت المال پر دیون کے سلسلہ میں امام کے تصرفات: ۱- اگر بیت المال پر دیون آجائیں اور بیت المال میں ادائیگی کے سے مول نہ ہو تو امام کو اختیار ہوگا کہ بیت المال کے ایک حصہ سے دہرے دہرے قرض لے حسب اس کی ضرورت کی ہے، کہتے ہیں: اگر اس مد میں جس کے لئے قرض یا ہے آمدنی آجائے قرض بند ہو مد کو واپس کر دیا جائے گا، لایہ نہ صدقات یا اس غنائم سے اہل بیت پر صرف کیا گیا ہو اور غریب ہوں تو اس صورت میں قرض نہیں نہیں کیا جائے گا، اس سے کہ اہل بیت (نہ بیت) یا یا ہے (اثر کی وجہ سے خود بھی صدقات کے مستحق ہیں، اسی طرح اہل بیت کے علاوہ دہرے لوگ اگر مستحق مصرف ہوں تو ان پر ترقی کی صورت میں بھی قرض، بند ہو مد قرض واپس نہیں کیا جائے گا^(۴)۔

امام کو یہ بھی اختیار ہے کہ رعایا سے بیت المال کے لئے قرض یا عاریت حاصل کرے: "وفد استعار البی منہ دروعا لمحہاد من صفواں بن امیہ"^(۵) (نبی کریم ﷺ نے عمار کے لئے صفواں بن امیہ سے زرین عاریت لی تھیں)، "وامتسلف علیہ انصلاۃ والاسلام بعیر" ورد مثله من اہل الصلفہ"^(۶)

(۱) الاحکام السلطانیہ لابی بٹلی دہلی، ۱۷۷۱ء، ۱۷۷۲ء، ۱۷۷۳ء

(۲) ابن ماجہ ۲/۵۷۳، ۲۸۲/۳

(۳) حدیث: "استعار البی منہ دروعا لمحہاد من صفواں بن امیہ" کی روایت ابو داؤد (۳۲۸/۳) طبع عزت صید دہلی (۳۸/۳) اور حاکم (۳۸/۳) طبع دکرۃ المعارف (۱۷۷۱ء) کی ہے حاکم نے اس کی تصحیح کی ہے اور وہ بھی لے ان کی موافقت کی ہے

(۴) حدیث: "امتسلف علیہ انصلاۃ والاسلام بعیر" کی روایت مسلم (۱۲۲۳/۳) طبع بکری کے حضرت ابو داؤد نے لے کی ہے

(۱) الاحکام السلطانیہ لابی بٹلی دہلی، ۱۷۷۱ء، ۱۷۷۲ء، ۱۷۷۳ء

(۲) طبقات ابن سعد ۱/۱۹۸، اخبار عمر بن الخطاب لابن کثیر ص ۱۳۰

اخبار عمر بن الخطاب للطحاوی وادیر ص ۱۳

(۳) نہایہ الکتاب ج ۵/۱۱۸

بیت المال ۱۹

ج۔ قرض دینا: ابن اثیر نے فرمایا ہے کہ حضرت عمر بن خطابؓ نے بندہ بنت حبیبہ کو چار ہزار قرض دیا تاکہ وہ اس سے تجارت کرے اور اس کی ضمانت ہو^(۱)۔

قرض دینے کے قائم مقام ہی واپس لینے کی نیت سے شرف کرنا بھی ہے۔ ان میں سے لا وارث جانور وغیرہ پر شرف کرنا بھی ہے تاکہ اسے ضائع ہونے سے محفوظ رکھا جائے، پھر جانور کے مالک سے اجازت بیت المال کو واپس دلایا جائے گا، اور اگر مالک معلوم نہ ہو تو جانور کفر و خست کر دیا جائے گا اور اس کی قیمت سے بیت المال کا حق لے لیا جائے گا^(۲)۔

چاہیہ دے کر مالک بنا دینا:

۱۹۔ حنفی کی رائے ہے کہ امام ایسی راضی ہو سکی کی حدیث نہ ہو ورنہ کسی وارث کے قبضہ میں ہو ظلم، ثوب غرضی کے بغیر مناصبت کے پیش نظر ایٹ شخص کو جس سے مسلمانوں کو فتنہ نہ پھیلے ہو بطور جاگیر دے سکتا ہے جس طرح امام کو اختیار ہے کہ بیت المال کے دھرمے موال سے عطا کرے، اس لئے کہ زمین اور مال ایک قسمی ہے، قاضی ابو یوسف نے ایسا ہی کہا ہے، اور دلیل یہ دی ہے کہ حضرت عمر بن خطابؓ نے کسریٰ اور اہل کسریٰ کے موال کو بیت المال کے لئے خاص کر دیا، اور جب اس شخص کا مال جو جنگ میں قتل کیا گیا ہو یا دار الحرب سے جلا ہوا یا غلاب یا جھاڑی میں مر گیا ہو اس کو خاص کر دیا، اس کا شراج ستر لاکھ تھا تو اس میں سے جاگیر کچھ لوگوں کو عطا کی جاتی تھی، ابو یوسف کہتے ہیں: اس کی حیثیت ایسے مال کی ہے جو نہ کسی کا ہو اور نہ کسی وارث کے قبضہ میں ہو، تو امام عادل کو اختیار ہے کہ اس

بیت المال میں مذکور عمل صرف ضرورت کی بنا پر جائز ہے، بخلاف اہل حق میں یہ صاف ہے کہ متاخرین کے معنی بقول کے مطابق اس صورت میں نہ خست کرنا جائز ہے جب جاہلوں کی وہابی قیمت پر خریدنے کی پیشکش نہ کی ہو^(۳)۔

ب۔ جارہ بیت المال کی زمین پر، انگی ہفتہ کے اتمام جاری ہوں گے لہذا نہیں مدت پر دیا جائے گا جس طرح ہفتہ کو اتھرت پر دیا جاتا ہے^(۴)۔

ج۔ مساقات: امام کی طرف سے بیت المال کے باغات پر مساقات (تیل پر درست دینا) درست ہے، جس طرح اپنے زیر ولایت بچہ کے سے تصرف کا اختیار رکھے، لے کی طرف سے درست ہے^(۵)۔

د۔ جارہ اس مسئلہ میں ثانیہ کا قول مختلف ہے کہ امام بیت المال کے موال میں سے کوئی چیز عاریت پر دے سکتا ہے یا نہیں۔ اسنوی نے اس بنیاد پر اس کے جواز کی رائے دی ہے کہ جب امام بیت المال سے کسی کو حدیث دے سکتا ہے تو عاریت پر دینا بدرجہ اولیٰ درست ہوگا، اور اہل سے کہا: امام کے لئے مطلقاً جائز نہیں ہے کہ بیت المال کے موال کو عاریت پر دے جیسے کہ ملی کو اپنے زیر ولایت بچہ کے مال میں یہ اختیار نہیں ہے^(۶)، بقیہ بی بی نے کہا: بچہ اگر کسی سے بیت المال سے کوئی چیز عاریت پر لی ہو وہ اس کے ہاتھ میں ملاک ہوئی تو اس پر عہد نہیں ہوگا، اگر بیت المال میں اس کا حق ہو، اور اس کو عاریت کا نام نہ لیا جا رہے^(۷)۔

(۱) ابن ماجہ میں و در الحقیقہ ۲۵۵، ۲۵۸۔

(۲) ابن ماجہ میں ۳۷۷۔

(۳) حاشیہ القسوس علی شرح المسماح للعلوی ۶۱۔

(۴) نہایت المسماح ۱۸۵۔

(۵) حاشیہ شرح المسماح ۲۰۳۔

(۱) اکال ۲۹۳۔

(۲) جوہر الاکلیل ۲۲۰۔

بیت المال ۲۰

ج۔ وہ اراضی جن کے مالکان فوت ہو گئے ہوں اور کوئی ایسا وارث نہ ہو جو صاحب فرض یا عصبہ ہونے کی حیثیت میں اس اراضی کا مستحق ہوتا ہو، امام شافعی کے اصحاب کی اس مسئلہ میں دو رائیں ہیں:

پہلی رائے یہ ہے کہ ایسی اراضی وقف ہوتی ہے، اس رائے کی رو سے اس اراضی کو بیچنا اور جائیداد بنا کر نہیں ہے اور یہ رائے یہ ہے کہ اس وقت تک وقف نہیں ہوں گی جب تک امام انہیں وقف نہ کرے، اس رائے کے مطابق امام کے لئے جائز ہے کہ انہیں مالکانہ جائیداد سے جس طرح ان کو فروخت کرنا جائز ہے۔

ایک تیسرا قول یہ ہے کہ اس کو بطور جائیداد بنا کر نہیں ہے، اگرچہ اس کو فروخت کرنا جائز ہے، اس لئے کہ فقہ یک معارضہ ہے اور جائیداد بنا کر ایک صلہ و انعام ہے، اور قیمتیں جب نقد ہو جائیں تو ان کا حکم عیال کے سلسلہ میں اصول ثابتہ (غیر منقولہ اشیاء) کے حکم سے ملاحدہ ہوتا ہے، اس طرح دونوں میں فرق ہو گیا، اگرچہ ان دونوں میں فرق بہت معمولی ہے (۱)۔

مالیہ کے ایک یہی حکم اس کو زمین کا ہے جو جبر حاصل کی گئی ہو، ایسی زمین کو مالکانہ جائیداد بنا کر امام کے لئے جائز نہیں ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ اس زمین میں محض قبضہ و غلبہ سے ہی وقف ہوئی (۲) کہ مالکانہ کے لئے ایک ہمیں یہ مسئلہ میں ہے کہ جو اراضی مالکان کے فوت ہو جانے کی وجہ سے بیت المال میں آتی ہو، کیا ان میں مالکانہ جائیداد بنا کر جائز ہے یا نہیں؟

انتفاع استفادہ کے لئے جائیداد بنانا:

۲۰۔ امام کے لئے جائز ہے، اگر وہ مصلحت سمجھتا ہو کہ بیت المال کی

میں سے نعمات و رخصت یہ لوگوں کو دے جن سے امام کو نفع و ہوا ہو، اس عادیہ سے یہ بات غل کی ہے اور کہا ہے: یہ اس بات کی صراحت ہے کہ جائیدادیں بھی تو غیر آباد اراضی سے ہوں گی اور کبھی بیت المال سے، ایسے لوگوں کے لئے جو بیت المال کے مصارف میں سے ہوں، جیسا کہ امام جہاں مصلحت محسوس کرے مال دے سکتا ہے اور جسے جائیداد یعنی ہے وہ زمین کا مالک ہوگا، ان لئے اس زمین سے عشر لیا جائے گا، اس لئے کہ وہ صدقہ کے درجہ میں ہے (۳)۔

ثامنیہ و رخصت کی رائے جیسا کہ ماوردی اور ابو یعلیٰ نے اس کی تفصیل کی ہے یہ ہے کہ اراضی بیت المال کی زمین قسمیں ہیں:

الف۔ ایک وہ اراضی جو امام نے خمس کے طور پر یا اہل نیست کی رضا مندی سے بیت المال کے لئے اپنا یا وہ جیسا کہ حضرت عمرؓ سے کسریٰ اور اس کے اہل کی اراضی خاص کر لیا تھا، اور اس میں کسی کو جائیداد نہیں دی، پھر جب حضرت عثمان غنیؓ ہوئے تو انہوں نے اس میں سے جائیدادیں اور اس میں سے فنی کا حق وصول کیا، ماوردی نے کہا: اس کی حیثیت قطاع اجارہ (بطور کرایہ جائیداد دینے) کی تھی نہ کہ قطاع تصدیک (بطور عینیت جائیداد دینے) کی، اور اس کو بطور عینیت جائیداد میں بنانا جائز نہیں ہے، اس لئے کہ اس سے بیت المال کے سے خاص کے جائے کے جہد و تمام مسلمانوں کی ملیت ہوئی، لہذا اس پر غنی وقف کا حکم جاری ہوگا۔

ب۔ راضی شریعتی کو اس کا مالک بنانا جائز نہیں ہے، اس لئے کہ اراضی خرچ کا کچھ حصہ وقف ہے، جس کا خرچ اہمیت ہے، اور کچھ حصہ ان کے مالکان کی ملیت ہے جس کا خرچ ہزیمیت ہے۔

(۱) الاحکام السلطانیہ لا ماوردی ص ۱۹۳-۱۹۵، والابی یعلیٰ ص ۵۱۳۔

(۲) المشرع الکبیر ص ۶۸۳۔

(۳) المخرج لابن یوسف ص ۵۷، ۵۸۔

۲ رد المحتار ۳۱۵/۳۔

بیت المال ۲۱-۲۳

بیت المال کے حقوق بیت المال میں لائے سے قبل ملکیت میں دے دینا:

۲۲- خلیفہ کا مذہب یہ ہے کہ امام کو اختیار ہے شریعت کو مالک کے لئے چھوڑنا۔ بشرط کو نہیں پھر امام ابو یوسفؒ کے نزدیک وہ شریعت مالک کے لئے حال ہوگا بشرطیکہ مالک اپنے لوگوں میں شامل ہو جو بیت المال سے کچھ بھی استحقاق رکھتے ہیں۔ ورنہ مالک اس کو صدقہ کرے گا۔

۲۳- امام نے مشر و غیرہ اسوا ل زکاۃ چھوڑ دیا ہو اور وصول نہ کیا ہو تو اس کے لئے بالاجتماع جائز نہیں ہوگا، اور مالک خود سے انہیں فتنہ، غیرہ و مصارف زکاۃ پر خرچ کرے گا (۱)۔

بیت المال کے دیون:

۲۴- بیت المال کے دیون افراد کے ذمہ میں ثابت ہوتے ہیں، جس امر امام نے عام رعایا پر یا کسی خاص طبقہ یا کسی شہر والوں پر ان کی معافی کی خاطر کچھ وصول لازم یا ہو، جیسے انج کی تیاری یا قیدیوں کی رہائی اور جیسے پوزیکوری، ورنہ اس کی کھدائی کی امداد، تو امام کی طرف سے لازم ہے کہ مال کو جس نے "ذیہ ہو اس کے ذمہ میں" و مال بیت المال کے واجب دین کے بطور باقی رہے گا، و اس مال کی ادائیگی سے زریعہ ان کے لئے جائز نہیں ہوگا (۲)۔

بیت المال کا انتظام اور اس کا بگاڑ:

۲۵- بیت المال کا انتظام درست تسلیم کیا جائے گا جب امام عادل ہو، مال کو حق کے ساتھ وصول کرنا ہو، و مستحق جگہ پر خرچ کرنا ہو، و

راضی یا اس کی جامدات میں سے کچھ لوگوں کو تعاون کے طور پر یا نفع حاصل کرنے کے لئے جاگیر دے، مالکیہ نے کہا: پھر امام نے جبراً حاصل کردہ زمین جو جاگیر میں دی ہو، انہیں متعین شخص کو، یا ہوتا اس کی موت سے جاگیر ختم ہو جائے، و انہیں انہیں متعین شخص ہر اس کی ملا، و اس کی نسل کے سے دیا ہو تو اس کے مرنے کے بعد اس کی ملا، اس جاگیر مستحق ہوگی عورت کو مرد کے ہمہ ملے گا۔

وہ کہنے: "رفاق رضاء، رض حوزہ" و بعض مالکیہ نے اس جیسی راضی کو وقف بتایا ہے (۱)۔

بیت المال کی جائیداد کا وقف:

۲۶- حنفیہ نے ذکر کیا ہے کہ امام کے لئے بیت المال سے وقف کرنا جائز ہے، پھر انہوں نے کہا: اگر سلطان نے بیت المال کے وکیل سے راضی اور حکمت خرید ہو تو اس کی شرائط کی رعایت نہ مری ہے، و اگر بیت المال ان کو وقف کر دیا ہو تو شرائط کی رعایت واجب نہیں ہے (۲)۔ شافعیہ نے جیسا کہ عمیرہ مدنی نے نقل کیا ہے، بیت المال سے امام کے وقف کرنے کی رائے دی ہے، وہ کہتے ہیں: اس لئے کہ امام کو بیت المال سے کسی کو ملکیت دینے کا حق ہے، اور جیسا کہ حضرت عمرؓ نے، عراق کی راضی میں کیا تھا کہ انہیں مسلمانوں پر وقف کر دیا تھا (۳)۔

وہ کہنے: "رضاء"

(۱) ابن ماجہ ص ۲۶۱، ۲۵۹، الفتاویٰ الممدیہ ۲/۵۱۳، ۱۵۰، رسالہ الخیرۃ لآمال فی حکم ما وجب وارضد من بیت المال للحموی، المشرح الکبیر و جامعہ الدسوقی ص ۱۸، جامعہ القلیوبی علی شرح المنہاج ص ۹۲، الفی ص ۵۲۶، جامعہ المنہاج ص ۵۶۳، ۵۶۴، حکام السلطانیۃ للماوردی ص ۹۶، و فی بعضی ص ۴۱۹۔

(۲) ابن ماجہ ص ۱۸۳۔

(۳) حاشیہ عمیرہ و قلیوبی علی شرح المنہاج ص ۱۸، ۹۷، ۱۰۹، الخیرۃ لآمال ص ۱۱۸۔

(۱) ابن ماجہ ص ۵۷۳۔

(۲) ابن ماجہ ص ۵۷۳۔

بیت المال ۲۵

یہ انتظام ٹاسد قرار پائے گا جب امام غیر عادل ہو یا حق لوگوں سے مال وصول کرتا ہو، یا وصول تو حق کے مطابق کرتا ہو لیکن اس کو مسلمانوں کے منہ و کے مذہب میں اور غیر شرعی طریقہ پر خرچ کرتا ہو، جیسے کہ بے مخصوص منہ و میں خرچ کرتا ہو یا صرف اپنے اقارب و رشتہ و رہوں کو دیتا ہو یا اپنی خواہش کے مطابق اپنے لوگوں کو دینا دیتا ہو جو اس کے مستحق نہ ہوں، اور مستحق لوگوں کو نہ دیتا ہو، بیت المال کا فائدہ یہ بھی ہے کہ امام بیت المال کی ذمہ داری ہی عہدہ عادل کے یہ ذمہ داری ہے، اور بیت المال کے اموال میں اس کے تصرفات پر نظر نہ رکھے، جس کی وجہ سے غلط تصرف اور نقصانات واقع ہوں۔

بیت المال کے فساد کی صورت دو بھی ہے جس کی طرف ابن عابدین نے اشارہ کیا ہے کہ امام بیت المال کے چاروں مد کے اموال غلط ملط کر دے، وہ بگ بگ نہ ہو (۱)۔

۲۵- اور جب بیت المال میں فساد آجائے تو اس پر چند انتظام مرتب ہوں گے جن میں سے بعض مندرجہ ذیل ہیں:

الف۔ جس شخص پر بیت المال کا حق ہو۔ اور اس کی اطلاع نہ ہو۔ اس کے لئے درست ہے کہ اگر بیت المال میں خود اس کا اپنا حق ہو جو اسے نہ ملتا ہو تو وہ اپنے حق کے بقدر اپنے حق پر واجب حق میں سے روک لے، اور اگر بیت المال میں اس کا حق نہ ہو تو اسے اختیار ہوگا کہ اپنے حق پر واجب حق کو برہور راست بیت المال کے مصارف میں خرچ کرے جیسے مسجد یا رباط کی تعمیر میں خرچ کرے، بعض شافعیہ نے اس کا تذکرہ باخصوص ایسے لفظ کے بارے میں کیا ہے جس کا مالک معصوم ہونے کی امید ختم ہوئی ہو، یا ایسے کپڑے وغیرہ کا، کر یا ہو جسے ہوائے اڑا کر اس کے گھر میں لا ڈالا ہو، اور اس کا مالک معلوم نہ ہو، معلوم ہونے کی امید بھی نہ رہے، انہوں نے یہ بھی کہا کہ مدی

کا پانی اتر جانے سے جوس میں کھل جائے اس میں اگر کوئی بھتی کرے تو اس پر اس کی اجماع مسلمانوں کے مصالح کے لئے لازم ہوگی، اور اگر مصالح کے اموال میں اس کا حصہ ہو تو اس کے حصہ کے بقدر اس سے ساقط ہو جائے گا (۱)، انہوں نے اس پر استدلال حضرت عائشہ سے مروی اس روایت سے کیا ہے کہ ایک شخص نے حضرت عائشہ سے کہا: مجھے ایک ثوبہ ملا تو میں نے اسے سب کو پیش کیا حضرت عائشہ نے اس سے فرمایا: تمہارے منہ میں خاک (۲)۔

ب۔ اگر سلطان مستحق لوگوں کا حق نہ ادا کرے، اور اس سے کسی کو بیت المال کا کوئی مال ہاتھ لگ جائے تو بعض فقہاء نے اجازت دی ہے کہ مستحق شخص اپنی مقدار لے لے جو امام اسے دینا کرتا تھا، یہ ان چار اقوال میں سے ایک قول ہے جنہیں امام غزالی نے ذکر کیا ہے۔

ان میں سے دوسرا قول یہ ہے کہ ایسے مستحق کو اختیار ہے کہ ہر دن اپنی غذائی ضرورت کے بقدر لے لے۔

تیسرا قول یہ ہے کہ ایک سال کی ضرورت کے بقدر لے لے۔
 "وہ بچہ تھا قول یہ ہے کہ اس کے لئے کوئی بھی ایسی چیز لینے کا جواز نہیں ہے جس کی اجازت اسے نہ دی گئی ہو۔"

مالکیہ نے صراحت کی ہے کہ بیت المال سے چوری جائز نہیں ہے خود بیت المال کا انتظام درست ہو یا نہ ہو، اس سے معصوم ہونا ہے کہ مالکیہ امام غزالی کے نقل روایت اقوال میں سے چوتھے قول سے اتفاق کرتے ہیں۔

حنفی نے جو کچھ کہا ہے اس کا حاصل یہ ہے کہ ایسا شخص اس صورت حال میں اپنے حق کے بقدر پائے لے سکتا ہے مگر اسے یہ حق

(۱) کلینی ۸۹/۳ ص ۸۷۔

(۲) ابن ماجہ ۵۶/۳ ص ۵۶۔

(۳) ابن ماجہ ۵۶/۳ ص ۵۶۔

بیت المال ۲۶

اس پر وہ سب ہو گیا اس کا شل، اس نے گھر و بیڑ مشی ہو، اس کی قیمت وہ اس نے گھر و بیڑ مشی ہو۔
بیت المال سے چوری کرنے والے کے ہاتھ کاٹنے کے مسئلہ میں فقہاء کے درمیان اختلاف ہے، اس میں اس کے دو رہنمائی تین:

ایک رہنمائی وہ ہے جو حنفیہ، شافعیہ، و حنبلیہ کا مذہب ہے کہ بیت المال سے چوری کرنے والے کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا، اس حضرات نے اپنی اس رائے پر حضرت ابن عباسؓ سے مروی ایک روایت سے استدلال کیا ہے کہ "نفس کے ماموں میں سے ایک عام نفس میں سے چوری کر لی، سے حضور ﷺ کے سامنے پیش کیا یا تو آپ ﷺ نے اس کا ہاتھ نہیں کاٹا، اور فرمایا: "مال اللہ سرق بعضہ بعضاً" (۱) (وہ اللہ کا مال ہے، اللہ کے مال میں سے بعض نے بعض کی چوری کی)۔

نیز اس روایت سے استدلال کیا ہے کہ حضرت ابن مسعودؓ نے حضرت عمر بن خطابؓ سے ایک ایسے شخص کے بارے میں پوچھا جس نے بیت المال سے چوری کی تھی تو حضرت عمرؓ نے فرمایا: اسے چھوڑ دو، اس مال میں ہر شخص کا حق ہے (۲)۔

دوسری رہنمائی جسے مالکیہ نے اختیار کیا ہے یہ ہے کہ بیت المال سے چوری کرنے والے کا ہاتھ کاٹا جائے گا، اس رائے پر استدلال آیت قرآنیہ: "وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا" (۳)

(۱) حدیث "مال اللہ سرق بعضہ بعضاً" کی روایت ابن ماجہ (۲/۸۶۳ طبع الطبعی) کے کی ہے بھری نے کتبہ اس کی سند میں ایک راوی کا نام ہے جو وہ ضعیف ہے۔

(۲) قول حضرت عمرؓ "لو سرق لهما من احد"۔ "کو عبد اللہ راقی نے پی معصف (۲۱۲/۱۰ طبع مجلس الطبعی) میں روایت کیا ہے۔

(۳) سورہ مائدہ ۳۸۔

نہیں ہے کہ جس میں اس کا تحقیق ہے اس کے علاوہ، ہر سے وہ لے، والا یہ کہ ضرورت ہو جیسا کہ ہمارے زمانہ میں ہے، کہ اس وقت گھر پر کے علاوہ سے سب جائز نہ ہو تو اس کا قیض ہوگا کہ ہمارے زمانہ میں کسی کا حق باقی نہ رہے گا، اس لئے کہ ہر کے اموال کا حصہ نہیں رہتے، بلکہ وہ لوگ تمام اموال کو غلط ملط کر، لیتے ہیں، گروہ اس مال میں سے نہ لے جو اس کے ہاتھ لگ گیا ہے تو وہ کچھ بھی حاصل نہ کرتے گا جیسا کہ ابن عباسؓ نے اس کا فتویٰ دیا ہے (۱)۔

ن۔ ایک حکم یہ ہے جس کا فتویٰ متاثرین شافعیہ (جون ۴۰۰ھ کے بعد کے ہیں) نے بعض متقدمین سے اتفاق کرتے ہوئے دیا ہے، وہ متاثرین مالکیہ بھی اسی کے قائل ہیں، کہ اگر بیت المال کا انتظام درست نہ ہو تو تقسیم میراث کے بعد جو بچ جائے اسے زمینین کے علاوہ اہل فرض پر (جن کے حصے قرآن میں متعین ہیں) ۱۰ بار تقسیم کر دیا جائے گا، اور اگر ذوی القروض نہ ہوں تو ذوی الارحام پر تقسیم کیا جائے گا۔

بیت المال کا انتظام درست ہونے کی صورت میں شافعیہ اور مالکیہ کے نزدیک اصل حکم یہ ہے کہ بچے اموال میراث میں رہے (۱۰ بار تقسیم میراث) اور ذوی الارحام پر تقسیم جاری نہیں ہوگی، بلکہ تمام ترکہ یا ذوی القروض سے بچنے کے بعد ترکہ اگر عصبہ نہ ہوں تو بیت المال کا ہوگا (۲)۔

بیت المال کے اموال پر زیادتی:

۲۶۔ اس مسئلہ میں فقہاء کا اختلاف نہیں ہے کہ اگر کسی نے بیت المال کی کوئی چیز ناحق ضائع کر دی تو وہ اپنے گھر کے بے نقصان کا ضامن ہوگا، اگر کسی نے بیت المال سے کوئی چیز ناحق لے لی تو اس کا لوٹانا (۱) و (۲) و (۳) و (۴) و (۵) و (۶) و (۷) و (۸) و (۹) و (۱۰) و (۱۱) و (۱۲) و (۱۳) و (۱۴) و (۱۵) و (۱۶) و (۱۷) و (۱۸) و (۱۹) و (۲۰) و (۲۱) و (۲۲) و (۲۳) و (۲۴) و (۲۵) و (۲۶) و (۲۷) و (۲۸) و (۲۹) و (۳۰) و (۳۱) و (۳۲) و (۳۳) و (۳۴) و (۳۵) و (۳۶) و (۳۷) و (۳۸) و (۳۹) و (۴۰) و (۴۱) و (۴۲) و (۴۳) و (۴۴) و (۴۵) و (۴۶) و (۴۷) و (۴۸) و (۴۹) و (۵۰) و (۵۱) و (۵۲) و (۵۳) و (۵۴) و (۵۵) و (۵۶) و (۵۷) و (۵۸) و (۵۹) و (۶۰) و (۶۱) و (۶۲) و (۶۳) و (۶۴) و (۶۵) و (۶۶) و (۶۷) و (۶۸) و (۶۹) و (۷۰) و (۷۱) و (۷۲) و (۷۳) و (۷۴) و (۷۵) و (۷۶) و (۷۷) و (۷۸) و (۷۹) و (۸۰) و (۸۱) و (۸۲) و (۸۳) و (۸۴) و (۸۵) و (۸۶) و (۸۷) و (۸۸) و (۸۹) و (۹۰) و (۹۱) و (۹۲) و (۹۳) و (۹۴) و (۹۵) و (۹۶) و (۹۷) و (۹۸) و (۹۹) و (۱۰۰) و (۱۰۱) و (۱۰۲) و (۱۰۳) و (۱۰۴) و (۱۰۵) و (۱۰۶) و (۱۰۷) و (۱۰۸) و (۱۰۹) و (۱۱۰) و (۱۱۱) و (۱۱۲) و (۱۱۳) و (۱۱۴) و (۱۱۵) و (۱۱۶) و (۱۱۷) و (۱۱۸) و (۱۱۹) و (۱۲۰) و (۱۲۱) و (۱۲۲) و (۱۲۳) و (۱۲۴) و (۱۲۵) و (۱۲۶) و (۱۲۷) و (۱۲۸) و (۱۲۹) و (۱۳۰) و (۱۳۱) و (۱۳۲) و (۱۳۳) و (۱۳۴) و (۱۳۵) و (۱۳۶) و (۱۳۷) و (۱۳۸) و (۱۳۹) و (۱۴۰) و (۱۴۱) و (۱۴۲) و (۱۴۳) و (۱۴۴) و (۱۴۵) و (۱۴۶) و (۱۴۷) و (۱۴۸) و (۱۴۹) و (۱۵۰) و (۱۵۱) و (۱۵۲) و (۱۵۳) و (۱۵۴) و (۱۵۵) و (۱۵۶) و (۱۵۷) و (۱۵۸) و (۱۵۹) و (۱۶۰) و (۱۶۱) و (۱۶۲) و (۱۶۳) و (۱۶۴) و (۱۶۵) و (۱۶۶) و (۱۶۷) و (۱۶۸) و (۱۶۹) و (۱۷۰) و (۱۷۱) و (۱۷۲) و (۱۷۳) و (۱۷۴) و (۱۷۵) و (۱۷۶) و (۱۷۷) و (۱۷۸) و (۱۷۹) و (۱۸۰) و (۱۸۱) و (۱۸۲) و (۱۸۳) و (۱۸۴) و (۱۸۵) و (۱۸۶) و (۱۸۷) و (۱۸۸) و (۱۸۹) و (۱۹۰) و (۱۹۱) و (۱۹۲) و (۱۹۳) و (۱۹۴) و (۱۹۵) و (۱۹۶) و (۱۹۷) و (۱۹۸) و (۱۹۹) و (۲۰۰) و (۲۰۱) و (۲۰۲) و (۲۰۳) و (۲۰۴) و (۲۰۵) و (۲۰۶) و (۲۰۷) و (۲۰۸) و (۲۰۹) و (۲۱۰) و (۲۱۱) و (۲۱۲) و (۲۱۳) و (۲۱۴) و (۲۱۵) و (۲۱۶) و (۲۱۷) و (۲۱۸) و (۲۱۹) و (۲۲۰) و (۲۲۱) و (۲۲۲) و (۲۲۳) و (۲۲۴) و (۲۲۵) و (۲۲۶) و (۲۲۷) و (۲۲۸) و (۲۲۹) و (۲۳۰) و (۲۳۱) و (۲۳۲) و (۲۳۳) و (۲۳۴) و (۲۳۵) و (۲۳۶) و (۲۳۷) و (۲۳۸) و (۲۳۹) و (۲۴۰) و (۲۴۱) و (۲۴۲) و (۲۴۳) و (۲۴۴) و (۲۴۵) و (۲۴۶) و (۲۴۷) و (۲۴۸) و (۲۴۹) و (۲۵۰) و (۲۵۱) و (۲۵۲) و (۲۵۳) و (۲۵۴) و (۲۵۵) و (۲۵۶) و (۲۵۷) و (۲۵۸) و (۲۵۹) و (۲۶۰) و (۲۶۱) و (۲۶۲) و (۲۶۳) و (۲۶۴) و (۲۶۵) و (۲۶۶) و (۲۶۷) و (۲۶۸) و (۲۶۹) و (۲۷۰) و (۲۷۱) و (۲۷۲) و (۲۷۳) و (۲۷۴) و (۲۷۵) و (۲۷۶) و (۲۷۷) و (۲۷۸) و (۲۷۹) و (۲۸۰) و (۲۸۱) و (۲۸۲) و (۲۸۳) و (۲۸۴) و (۲۸۵) و (۲۸۶) و (۲۸۷) و (۲۸۸) و (۲۸۹) و (۲۹۰) و (۲۹۱) و (۲۹۲) و (۲۹۳) و (۲۹۴) و (۲۹۵) و (۲۹۶) و (۲۹۷) و (۲۹۸) و (۲۹۹) و (۳۰۰) و (۳۰۱) و (۳۰۲) و (۳۰۳) و (۳۰۴) و (۳۰۵) و (۳۰۶) و (۳۰۷) و (۳۰۸) و (۳۰۹) و (۳۱۰) و (۳۱۱) و (۳۱۲) و (۳۱۳) و (۳۱۴) و (۳۱۵) و (۳۱۶) و (۳۱۷) و (۳۱۸) و (۳۱۹) و (۳۲۰) و (۳۲۱) و (۳۲۲) و (۳۲۳) و (۳۲۴) و (۳۲۵) و (۳۲۶) و (۳۲۷) و (۳۲۸) و (۳۲۹) و (۳۳۰) و (۳۳۱) و (۳۳۲) و (۳۳۳) و (۳۳۴) و (۳۳۵) و (۳۳۶) و (۳۳۷) و (۳۳۸) و (۳۳۹) و (۳۴۰) و (۳۴۱) و (۳۴۲) و (۳۴۳) و (۳۴۴) و (۳۴۵) و (۳۴۶) و (۳۴۷) و (۳۴۸) و (۳۴۹) و (۳۵۰) و (۳۵۱) و (۳۵۲) و (۳۵۳) و (۳۵۴) و (۳۵۵) و (۳۵۶) و (۳۵۷) و (۳۵۸) و (۳۵۹) و (۳۶۰) و (۳۶۱) و (۳۶۲) و (۳۶۳) و (۳۶۴) و (۳۶۵) و (۳۶۶) و (۳۶۷) و (۳۶۸) و (۳۶۹) و (۳۷۰) و (۳۷۱) و (۳۷۲) و (۳۷۳) و (۳۷۴) و (۳۷۵) و (۳۷۶) و (۳۷۷) و (۳۷۸) و (۳۷۹) و (۳۸۰) و (۳۸۱) و (۳۸۲) و (۳۸۳) و (۳۸۴) و (۳۸۵) و (۳۸۶) و (۳۸۷) و (۳۸۸) و (۳۸۹) و (۳۹۰) و (۳۹۱) و (۳۹۲) و (۳۹۳) و (۳۹۴) و (۳۹۵) و (۳۹۶) و (۳۹۷) و (۳۹۸) و (۳۹۹) و (۴۰۰) و (۴۰۱) و (۴۰۲) و (۴۰۳) و (۴۰۴) و (۴۰۵) و (۴۰۶) و (۴۰۷) و (۴۰۸) و (۴۰۹) و (۴۱۰) و (۴۱۱) و (۴۱۲) و (۴۱۳) و (۴۱۴) و (۴۱۵) و (۴۱۶) و (۴۱۷) و (۴۱۸) و (۴۱۹) و (۴۲۰) و (۴۲۱) و (۴۲۲) و (۴۲۳) و (۴۲۴) و (۴۲۵) و (۴۲۶) و (۴۲۷) و (۴۲۸) و (۴۲۹) و (۴۳۰) و (۴۳۱) و (۴۳۲) و (۴۳۳) و (۴۳۴) و (۴۳۵) و (۴۳۶) و (۴۳۷) و (۴۳۸) و (۴۳۹) و (۴۴۰) و (۴۴۱) و (۴۴۲) و (۴۴۳) و (۴۴۴) و (۴۴۵) و (۴۴۶) و (۴۴۷) و (۴۴۸) و (۴۴۹) و (۴۵۰) و (۴۵۱) و (۴۵۲) و (۴۵۳) و (۴۵۴) و (۴۵۵) و (۴۵۶) و (۴۵۷) و (۴۵۸) و (۴۵۹) و (۴۶۰) و (۴۶۱) و (۴۶۲) و (۴۶۳) و (۴۶۴) و (۴۶۵) و (۴۶۶) و (۴۶۷) و (۴۶۸) و (۴۶۹) و (۴۷۰) و (۴۷۱) و (۴۷۲) و (۴۷۳) و (۴۷۴) و (۴۷۵) و (۴۷۶) و (۴۷۷) و (۴۷۸) و (۴۷۹) و (۴۸۰) و (۴۸۱) و (۴۸۲) و (۴۸۳) و (۴۸۴) و (۴۸۵) و (۴۸۶) و (۴۸۷) و (۴۸۸) و (۴۸۹) و (۴۹۰) و (۴۹۱) و (۴۹۲) و (۴۹۳) و (۴۹۴) و (۴۹۵) و (۴۹۶) و (۴۹۷) و (۴۹۸) و (۴۹۹) و (۵۰۰) و (۵۰۱) و (۵۰۲) و (۵۰۳) و (۵۰۴) و (۵۰۵) و (۵۰۶) و (۵۰۷) و (۵۰۸) و (۵۰۹) و (۵۱۰) و (۵۱۱) و (۵۱۲) و (۵۱۳) و (۵۱۴) و (۵۱۵) و (۵۱۶) و (۵۱۷) و (۵۱۸) و (۵۱۹) و (۵۲۰) و (۵۲۱) و (۵۲۲) و (۵۲۳) و (۵۲۴) و (۵۲۵) و (۵۲۶) و (۵۲۷) و (۵۲۸) و (۵۲۹) و (۵۳۰) و (۵۳۱) و (۵۳۲) و (۵۳۳) و (۵۳۴) و (۵۳۵) و (۵۳۶) و (۵۳۷) و (۵۳۸) و (۵۳۹) و (۵۴۰) و (۵۴۱) و (۵۴۲) و (۵۴۳) و (۵۴۴) و (۵۴۵) و (۵۴۶) و (۵۴۷) و (۵۴۸) و (۵۴۹) و (۵۵۰) و (۵۵۱) و (۵۵۲) و (۵۵۳) و (۵۵۴) و (۵۵۵) و (۵۵۶) و (۵۵۷) و (۵۵۸) و (۵۵۹) و (۵۶۰) و (۵۶۱) و (۵۶۲) و (۵۶۳) و (۵۶۴) و (۵۶۵) و (۵۶۶) و (۵۶۷) و (۵۶۸) و (۵۶۹) و (۵۷۰) و (۵۷۱) و (۵۷۲) و (۵۷۳) و (۵۷۴) و (۵۷۵) و (۵۷۶) و (۵۷۷) و (۵۷۸) و (۵۷۹) و (۵۸۰) و (۵۸۱) و (۵۸۲) و (۵۸۳) و (۵۸۴) و (۵۸۵) و (۵۸۶) و (۵۸۷) و (۵۸۸) و (۵۸۹) و (۵۹۰) و (۵۹۱) و (۵۹۲) و (۵۹۳) و (۵۹۴) و (۵۹۵) و (۵۹۶) و (۵۹۷) و (۵۹۸) و (۵۹۹) و (۶۰۰) و (۶۰۱) و (۶۰۲) و (۶۰۳) و (۶۰۴) و (۶۰۵) و (۶۰۶) و (۶۰۷) و (۶۰۸) و (۶۰۹) و (۶۱۰) و (۶۱۱) و (۶۱۲) و (۶۱۳) و (۶۱۴) و (۶۱۵) و (۶۱۶) و (۶۱۷) و (۶۱۸) و (۶۱۹) و (۶۲۰) و (۶۲۱) و (۶۲۲) و (۶۲۳) و (۶۲۴) و (۶۲۵) و (۶۲۶) و (۶۲۷) و (۶۲۸) و (۶۲۹) و (۶۳۰) و (۶۳۱) و (۶۳۲) و (۶۳۳) و (۶۳۴) و (۶۳۵) و (۶۳۶) و (۶۳۷) و (۶۳۸) و (۶۳۹) و (۶۴۰) و (۶۴۱) و (۶۴۲) و (۶۴۳) و (۶۴۴) و (۶۴۵) و (۶۴۶) و (۶۴۷) و (۶۴۸) و (۶۴۹) و (۶۵۰) و (۶۵۱) و (۶۵۲) و (۶۵۳) و (۶۵۴) و (۶۵۵) و (۶۵۶) و (۶۵۷) و (۶۵۸) و (۶۵۹) و (۶۶۰) و (۶۶۱) و (۶۶۲) و (۶۶۳) و (۶۶۴) و (۶۶۵) و (۶۶۶) و (۶۶۷) و (۶۶۸) و (۶۶۹) و (۶۷۰) و (۶۷۱) و (۶۷۲) و (۶۷۳) و (۶۷۴) و (۶۷۵) و (۶۷۶) و (۶۷۷) و (۶۷۸) و (۶۷۹) و (۶۸۰) و (۶۸۱) و (۶۸۲) و (۶۸۳) و (۶۸۴) و (۶۸۵) و (۶۸۶) و (۶۸۷) و (۶۸۸) و (۶۸۹) و (۶۹۰) و (۶۹۱) و (۶۹۲) و (۶۹۳) و (۶۹۴) و (۶۹۵) و (۶۹۶) و (۶۹۷) و (۶۹۸) و (۶۹۹) و (۷۰۰) و (۷۰۱) و (۷۰۲) و (۷۰۳) و (۷۰۴) و (۷۰۵) و (۷۰۶) و (۷۰۷) و (۷۰۸) و (۷۰۹) و (۷۱۰) و (۷۱۱) و (۷۱۲) و (۷۱۳) و (۷۱۴) و (۷۱۵) و (۷۱۶) و (۷۱۷) و (۷۱۸) و (۷۱۹) و (۷۲۰) و (۷۲۱) و (۷۲۲) و (۷۲۳) و (۷۲۴) و (۷۲۵) و (۷۲۶) و (۷۲۷) و (۷۲۸) و (۷۲۹) و (۷۳۰) و (۷۳۱) و (۷۳۲) و (۷۳۳) و (۷۳۴) و (۷۳۵) و (۷۳۶) و (۷۳۷) و (۷۳۸) و (۷۳۹) و (۷۴۰) و (۷۴۱) و (۷۴۲) و (۷۴۳) و (۷۴۴) و (۷۴۵) و (۷۴۶) و (۷۴۷) و (۷۴۸) و (۷۴۹) و (۷۵۰) و (۷۵۱) و (۷۵۲) و (۷۵۳) و (۷۵۴) و (۷۵۵) و (۷۵۶) و (۷۵۷) و (۷۵۸) و (۷۵۹) و (۷۶۰) و (۷۶۱) و (۷۶۲) و (۷۶۳) و (۷۶۴) و (۷۶۵) و (۷۶۶) و (۷۶۷) و (۷۶۸) و (۷۶۹) و (۷۷۰) و (۷۷۱) و (۷۷۲) و (۷۷۳) و (۷۷۴) و (۷۷۵) و (۷۷۶) و (۷۷۷) و (۷۷۸) و (۷۷۹) و (۷۸۰) و (۷۸۱) و (۷۸۲) و (۷۸۳) و (۷۸۴) و (۷۸۵) و (۷۸۶) و (۷۸۷) و (۷۸۸) و (۷۸۹) و (۷۹۰) و (۷۹۱) و (۷۹۲) و (۷۹۳) و (۷۹۴) و (۷۹۵) و (۷۹۶) و (۷۹۷) و (۷۹۸) و (۷۹۹) و (۸۰۰) و (۸۰۱) و (۸۰۲) و (۸۰۳) و (۸۰۴) و (۸۰۵) و (۸۰۶) و (۸۰۷) و (۸۰۸) و (۸۰۹) و (۸۱۰) و (۸۱۱) و (۸۱۲) و (۸۱۳) و (۸۱۴) و (۸۱۵) و (۸۱۶) و (۸۱۷) و (۸۱۸) و (۸۱۹) و (۸۲۰) و (۸۲۱) و (۸۲۲) و (۸۲۳) و (۸۲۴) و (۸۲۵) و (۸۲۶) و (۸۲۷) و (۸۲۸) و (۸۲۹) و (۸۳۰) و (۸۳۱) و (۸۳۲) و (۸۳۳) و (۸۳۴) و (۸۳۵) و (۸۳۶) و (۸۳۷) و (۸۳۸) و (۸۳۹) و (۸۴۰) و (۸۴۱) و (۸۴۲) و (۸۴۳) و (۸۴۴) و (۸۴۵) و (۸۴۶) و (۸۴۷) و (۸۴۸) و (۸۴۹) و (۸۵۰) و (۸۵۱) و (۸۵۲) و (۸۵۳) و (۸۵۴) و (۸۵۵) و (۸۵۶) و (۸۵۷) و (۸۵۸) و (۸۵۹) و (۸۶۰) و (۸۶۱) و (۸۶۲) و (۸۶۳) و (۸۶۴) و (۸۶۵) و (۸۶۶) و (۸۶۷) و (۸۶۸) و (۸۶۹) و (۸۷۰) و (۸۷۱) و (۸۷۲) و (۸۷۳) و (۸۷۴) و (۸۷۵) و (۸۷۶) و (۸۷۷) و (۸۷۸) و (۸۷۹) و (۸۸۰) و (۸۸۱) و (۸۸۲) و (۸۸۳) و (۸۸۴) و (۸۸۵) و (۸۸۶) و (۸۸۷) و (۸۸۸) و (۸۸۹) و (۸۹۰) و (۸۹۱) و (۸۹۲) و (۸۹۳) و (۸۹۴) و (۸۹۵) و (۸۹۶) و (۸۹۷) و (۸۹۸) و (۸۹۹) و (۹۰۰) و (۹۰۱) و (۹۰۲) و (۹۰۳) و (۹۰۴) و (۹۰۵) و (۹۰۶) و (۹۰۷) و (۹۰۸) و (۹۰۹) و (۹۱۰) و (۹۱۱) و (۹۱۲) و (۹۱۳) و (۹۱۴) و (۹۱۵) و (۹۱۶) و (۹۱۷) و (۹۱۸) و (۹۱۹) و (۹۲۰) و (۹۲۱) و (۹۲۲) و (۹۲۳) و (۹۲۴) و (۹۲۵) و (۹۲۶) و (۹۲۷) و (۹۲۸) و (۹۲۹) و (۹۳۰) و (۹۳۱) و (۹۳۲) و (۹۳۳) و (۹۳۴) و (۹۳۵) و (۹۳۶) و (۹۳۷) و (۹۳۸) و (۹۳۹) و (۹۴۰) و (۹۴۱) و (۹۴۲) و (۹۴۳) و (۹۴۴) و (۹۴۵) و (۹۴۶) و (۹۴۷) و (۹۴۸) و (۹۴۹) و (۹۵۰) و (۹۵۱) و (۹۵۲) و (۹۵۳) و (۹۵۴) و (۹۵۵) و (۹۵۶) و (۹۵۷) و (۹۵۸) و (۹۵۹) و (۹۶۰) و (۹۶۱) و (۹۶۲) و (۹۶۳) و (۹۶۴) و (۹۶۵) و (۹۶۶) و (۹۶۷) و (۹۶۸) و (۹۶۹) و (۹۷۰) و (۹۷۱) و (۹۷۲) و (۹۷۳) و (۹۷۴) و (۹۷۵) و (۹۷۶) و (۹۷۷) و (۹۷۸) و (۹۷۹) و (۹۸۰) و (۹۸۱) و (۹۸۲) و (۹۸۳) و (۹۸۴) و (۹۸۵) و (۹۸۶) و (۹۸۷) و (۹۸۸) و (۹۸۹) و (۹۹۰) و (۹۹۱) و (۹۹۲) و (۹۹۳) و (۹۹۴) و (۹۹۵) و (۹۹۶) و (۹۹۷) و (۹۹۸) و (۹۹۹) و (۱۰۰۰) و (۱۰۰۱) و (۱۰۰۲) و (۱۰۰۳) و (۱۰۰۴) و (۱۰۰۵) و (۱۰۰۶) و (۱۰۰۷) و (۱۰۰۸) و (۱۰۰۹) و (۱۰۱۰) و (۱۰۱۱) و (۱۰۱۲) و (۱۰۱۳) و (۱۰۱۴) و (۱۰۱۵) و (۱۰۱۶) و (۱۰۱۷) و (۱۰۱۸) و (۱۰۱۹) و (۱۰۲۰) و (۱۰۲۱) و (۱۰۲۲) و (۱۰۲۳) و (۱۰۲۴) و (۱۰۲۵) و (۱۰۲۶) و (۱۰۲۷) و (۱۰۲۸) و (۱۰۲۹) و (۱۰۳۰) و (۱۰۳۱) و (۱۰۳۲) و (۱۰۳۳) و (۱۰۳۴) و (۱۰۳۵) و (۱۰۳۶) و (۱۰۳۷) و (۱۰۳۸) و (۱۰۳۹) و (۱۰۴۰) و (۱۰۴۱) و (۱۰۴۲) و (۱۰۴۳) و (۱۰۴۴) و (۱۰۴۵) و (۱۰۴۶) و (۱۰۴۷) و (۱۰۴۸) و (۱۰۴۹) و (۱۰۵۰) و (۱۰۵۱) و (۱۰۵۲) و (۱۰۵۳) و (۱۰۵۴) و (۱۰۵۵) و (۱۰۵۶) و (۱۰۵۷) و (۱۰۵۸) و (۱۰۵۹) و (۱۰۶۰) و (۱۰۶۱) و (۱۰۶۲) و (۱۰۶۳) و (۱۰۶۴) و (۱۰۶۵) و (۱۰۶۶) و (۱۰۶۷) و (۱۰۶۸) و (۱۰۶۹) و (۱۰۷۰) و (۱۰۷۱) و (۱۰۷۲) و (۱۰۷۳) و (۱۰۷۴) و (۱۰۷۵) و (۱۰۷۶) و (۱۰۷۷) و (۱۰۷۸) و (۱۰۷۹) و (۱۰۸۰) و (۱۰۸۱) و (۱۰۸۲) و (۱۰۸۳) و (۱۰۸۴) و (۱۰۸۵) و (۱۰۸۶) و (۱۰۸۷) و (۱۰۸۸) و (۱۰۸۹) و (۱۰۹۰) و (۱۰۹۱) و (۱۰۹۲) و (۱۰۹۳) و (۱۰۹۴) و (۱۰۹۵) و (۱۰۹۶) و (۱۰۹۷) و (۱۰۹۸) و (۱۰۹۹) و (۱۱۰۰) و (۱۱۰۱) و (۱۱۰۲) و (۱۱۰۳) و (۱۱۰۴) و (۱۱۰۵) و (۱۱۰۶) و (۱۱۰۷) و (۱۱۰۸) و (۱۱۰۹) و (۱۱۱۰) و (۱۱۱۱) و (۱۱۱۲) و (۱۱۱۳) و (۱۱۱۴) و (۱۱۱۵) و (۱۱۱۶) و (۱۱۱۷) و (۱۱۱۸) و (۱۱۱۹) و (۱۱۲۰) و (۱۱۲۱) و (۱۱۲۲) و (۱۱۲۳) و (۱۱۲۴) و (۱۱۲۵) و (۱۱۲۶) و (۱۱۲۷) و (۱۱۲۸) و (۱۱۲۹) و (۱۱۳۰) و (۱۱۳۱) و (۱۱۳۲) و (۱۱۳۳) و (۱۱۳۴) و (۱۱۳۵) و (۱۱۳۶) و (۱۱۳۷) و (۱۱۳۸) و (۱۱۳۹) و (۱۱۴۰) و (۱۱۴۱) و (۱۱۴۲) و (۱۱۴۳) و (۱۱۴۴) و (۱۱۴۵) و (۱۱۴۶) و (۱۱۴۷) و (۱۱۴۸) و (۱۱۴۹) و (۱۱۵۰) و (۱۱۵۱) و (۱۱۵۲) و (۱۱۵۳) و (۱۱۵۴) و (۱۱۵۵) و (۱۱۵۶) و (۱۱۵۷) و (۱۱۵۸) و (۱۱۵۹) و (۱۱۶۰) و (۱۱۶۱) و (۱۱۶۲) و (۱۱۶۳) و (۱۱۶۴) و (۱۱۶۵) و (۱۱۶۶) و (۱۱۶۷) و (۱۱۶۸) و (۱۱۶۹) و (۱۱۷۰) و (۱۱۷۱) و (۱۱۷۲) و (۱۱۷۳) و (۱۱۷۴) و (۱۱۷۵) و (۱۱۷۶) و (۱۱۷۷) و (۱۱۷۸) و (۱۱۷۹) و (۱۱۸۰) و (۱۱۸۱) و (۱۱۸۲) و (۱۱۸۳) و (۱۱۸۴) و (۱۱۸۵) و (۱۱۸۶) و (۱۱۸۷) و (۱

بیت المال ۲۷-۲۸

بیت المال سے طرف لے گا، اور عامل سے ماواں یا جائے گا۔

ولایۃ کی نگرانی اور محصلین کا محاسبہ:

۲۸- امام اور اس کے ولایۃ کی ذمہ داری ہے کہ وہ زکاۃ وغیرہ بیت المال کے حقوق کی وصولی پر مقرر کئے گئے ہزاروں کی نگرانی کریں، بیت المال کے مال میں اس کے تصرفات پر گہری نظر رکھیں اور اس کا پورا پورا حساب لیں۔

چنانچہ صحیح بخاری میں حضرت ابو حمید ساعدی کی حدیث ہے کہ "استعمل النبی ﷺ رجلاً من الأزد علی صدقات بنی سلیم یدعی ابن النبیۃ، فلما جاء حاسبہ" (۱) (نبی ﷺ نے قبیلہ ازد کے ایک شخص کو جس کا نام ابن النبیۃ تھا، بنو سلیم کے صدقات کی وصولی پر مقرر کیا، جب وہ آیا تو آپ ﷺ نے اس سے حساب لیا)۔

قاضی ابو یعلیٰ فرماتے ہیں: صدقات کی وصولی کے سلسلہ میں امام ابو حنیفہ کا مسلک یہ ہے کہ کاتب دیوان کے سامنے اس کا پورا حساب پیش کرنا واجب ہے، اور کاتب دیوان پر واجب ہے کہ پیش کئے گئے حساب کتاب کی صحت کی جانچ پڑتال کرے، یہ اس سے کہ امام ابو حنیفہ کے نزدیک مقرر و شرع دونوں کے مصارف یک ہیں۔

امام ثانی کے مسلک کے مطابق اس پر مقرر حساب پیش کرنے کی ذمہ داری نہیں ہے، اس لئے کہ مقرران کے نزدیک صدقہ ہے، اس کا مصرف ولایۃ کے اجتہاد پر موقوف نہیں ہے۔

شرائع کے قتال پر بنوں مسامک کی رو سے حساب پیش کرنا

(۱) الاحکام السلطانیۃ لابن یعلیٰ ص ۲۲۹۔

(۲) نہایۃ الواجب للویری ۱۹۲/۸ طبع، دارالکتب المصریہ، حدیث ابو حمید الساعدی کی تخریج (خبرہ نمبر ۶ میں) کذب و کذب ہے۔

(اور چوری کرنے والا مرد و چوری کرنے والی عورت دونوں کے ہاتھ کاٹ دلو) کے عموم سے یہ بتایا ہے کہ یہ حکم عام ہے جس میں بیت المال وغیرہ بیت المال دونوں سے چوری کرنے والے شامل ہیں، ورنہ یہ کہ اس چور نے بھی ایک محفوظ مال کو لیا ہے، اور اس میں کوئی قوی شبہ نہیں ہے لہذا اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا جس طرح کہ کوئی دہر، اگر ایسا مال چوری کرتا جس میں قوی شبہ نہیں ہے تو اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا (۱)۔

بیت المال کے اموال کے سلسلہ میں مقدمہ:

۲۷- اگر بیت المال پر کسی حق کا دعویٰ کیا جائے یا بیت المال کا کوئی حق کسی دوسرے پر ہو، اور دارالتقضاء میں مقدمہ پیش کیا جائے تو قاضی جس کے روئے مقدمہ پیش کیا ہے، اس مقدمہ میں فیصلہ کا حق ہوگا، وہ بھی مستحقین میں سے یک ہو۔

میں سرور قاضی ثوبی مدنی ایدہ عادیہ ہو تو اس سے اس پر یا اس کے صاحب پر دعویٰ قائم ہی نہیں ہوگا بلکہ وہ دہری ہوگا کہ اس کی طرف سے کسی کو کیل مقرر یا جائے جو اس قاضی یا دوسرے قاضی کے پاس مدنی ایدہ عادیہ ہے (۲)۔

نہ مسئل میں دعویٰ کیا جائے کہ اس میں سے ایک یہ ہے کہ بیت المال کی مدنی پر عامل سے قبضہ کر لیا ہو، لیکن صاحب بیت المال عامل سے وصول پاے کا انکار کرتا ہو تو ایسی صورت میں عامل سے مطالبہ کیا جائے گا کہ صاحب بیت المال کے قبضہ کرنے پر ثبوت پیش کرے، اگر اس کے پاس ثبوت نہ ہو تو دوسرا صاحب

(۱) مع القدر لابن امام ۳۸/۵، شرح الکبیر عہدہ المدنی ۱۳۸/۳، شرح

المنہاج للکلی عہدہ ۱۸۹/۳، المنہاج لابن قدامہ ۲۷۷/۸۔

(۲) شرح المنہاج للکلی ص ۳۰۳، نہایۃ المحتاج ۳۲۳/۸۔

بیت المال ۲۹

و جب ہے، و کاتب دیون کے لئے پیش کردہ حساب کی صحت کو جانچی بیاضہ وری ہے۔

پھر جن عمال کا محاسبہ و سبب ہے وہ وہ حال سے خالی نہیں ہوں گے:

ہل: اگر اس کے ہر کاتب دیوان کے درمیان حساب میں اختلاف نہ ہو تو کاتب دیوان کا حساب درست تسلیم کر لیا جائے گا، اور گروہی الامر (سربراہ) کو اس میں شبہ محسوس ہو تو وہ اسے واپس پیش کرنے کا حکم دے گا، اگر اس طرح شبہ ختم ہو جائے تو حلف نہیں لیا جائے گا، اور اگر شبہ باقی رہے اور وہی الامر اس پر حلف لیا چاہے تو عامل سے حلف لیا جائے گا کاتب دیوان سے نہیں، اس لئے کہ مطالبہ عامل سے نہ کاتب دیوان سے نہیں۔

دوم: اگر عامل و کاتب دیوان میں حساب میں اختلاف ہو جائے:

تو اگر ان دونوں کا اختلاف آمدنی میں ہو تو عامل کا قول معتبر ہوگا، اس لئے کہ وہ منکر ہے۔

ور اگر ان دونوں کا اختلاف خرچ میں ہو تو کاتب کا قول معتبر ہوگا، اس لئے کہ وہ منکر ہے۔

و اگر اس دونوں کا اختلاف خرچ میں ہو، جیسے کہ کسی پیش کش کے اندر دونوں کا اختلاف ہو جائے جس کی بار دہ پیمائش ممکن ہو تو بار دہ پیمائش کی جائے گی اور جو نتیجہ نکلے اس کے مطابق عمل کیا جائے گا، و اگر بار دہ پیمائش ممکن نہ ہو تو رب المال سے حلف لیا جائے گا، پیمائش کرے و لے سے نہیں (۱)۔

۲۹- وری و ربو یعنی اس سلسلہ میں محاسبہ کا طریقہ تفصیل سے

بتایا ہے، اور ان امور کا جائزہ لیا ہے جو مصلحتیں سے ولایت کے قبضہ کر لینے میں حجت قرار پائیں گے، اور یہ کہ اس میں قبضہ کے اقرار پر عمل کیا جائے گا، و وہ خط تحریر کا انکار کر دے یا اس کا اعتراف نہ کرے تو وہ اس کا عرف یہ ہے کہ اس پر اکتفا کیا جائے گا، اور وہ حجت ہوگا، لیکن فقہاء کی رائے یہ ہے کہ اگر وہ اہل اعتراف نہ کرے کہ یہ اس کا خط ہے یا اس کا انکار کرے تو وہ خط اس پر لازم نہیں ہوگا، و نہ قبضہ میں حجت قرار پائے گا، و رجس اس پر لازم قرار دینے کے سے اس کی تحریر سے موازنہ کرنا جائز نہیں ہوگا، بلکہ محض اصرار دینے کے لئے اس کے خط سے مقابلہ کیا جائے گا تا کہ وہ اپنی خوشی و رضا مندی سے اعتراف کر لے۔

بسا اوقات واپس خط کا اعتراف تو کرنا ہے لیکن قبضہ سے انکار کرنا ہے، ایسی صورت میں عرف کا اعتبار کرتے ہوئے مخصوص حقوق سلطانیہ کے اندر اس کو عالمین کے حق میں ادائیگی کی حجت و ولایت کے خلاف قبضہ کی حجت قرار دی جائے گی، و وری نے اس کا ذکر یہاں ہے چہ کہا ہے: امام شافعی کے مسلک میں یہی ظاہر رائے ہے، امام ابوحنیفہ کے ظاہر مذہب میں یہ نہ تو واپس کے خلاف حجت ہے اور نہ عامل کے حق میں حجت ہے، یہاں تک کہ وہ الفاظ میں اس کا اقرار کرے، جیسے کہ واپس قرضوں میں ہوتا ہے، و وری کہتے ہیں: ان دونوں کے درمیان جو فرق ہم نے ذکر کیا وہ طینت پیش ہے (۲)۔

مسلمانوں کے عمال کے پاس مال عام میں سے جو کچھ آتا ہے جو کچھ خرچ ہوتا ہے اس آمد و صرف پر بیت المال کے حکام جاری ہوں گے، اس لئے اس پر محاسبہ جاری ہوگا (۳)۔

(۱) نہایت واجب ۲۸/۱۲ اور المکتب المصریہ الاحکام السلطانیہ لابی بعلی ص ۲۳۹

(۲) الاحکام السلطانیہ لابی بعلی ص ۲۳۵

(۳) الاحکام السلطانیہ لابی بعلی ص ۲۳۰ دیکھئے نہایت واجب فی آداب الحرب ص ۹۲، ۹۳، ۹۴

بیت المقدس ۱-۲، بیت النار، بیتوتہ

اس کے ساتھ ساتھ "بیت المقدس" کی مسجد اقصیٰ کے کچھ
خصوص احکام ہیں جو دوسری مساجد کے لئے نہیں ہیں (دیکھئے:
المسجد الاقصیٰ) (۱)۔

بیت المقدس

تعریف:

۱- بیت مقدس: سر زمین فلسطین میں مہات کے ایک معروف مقام
کا نام ہے مقدس کا اصل معنی تہذیب و پاک سما ہے۔ ارض مقدسہ
پاک زمین کو کہتے ہیں۔

بن منظور نے کہا: بیت مقدس کی طرف نسبت کر کے عقد کی اور
مقدس ہی کہا جاتا ہے، صاحب معجم البلدان نے اس کے بارے میں منگو
کرتے ہوئے بعض مقامات پر اس کا نام "الہیت المقدس" رکھا ہے۔

جہاں حکم:

۲- "بیت المقدس" کا نام اب اس شہر کے لئے استعمال ہوتا ہے
جس میں مسجد اقصیٰ ہے، مخصوص مقام مہات کے لئے اس کا استعمال
نہیں ہوتا ہے، فقہاء اور مؤرخین کے کلام میں یہاں دونوں معانی میں
مستعمل رہا ہے، جیسا کہ صاحب معجم البلدان وغیرہ نے استعمال کیا
ہے، اب اس شہر کو "القدس" بھی کہتے ہیں، یہ نام بھی عربوں کے
کلام میں آتا ہے، چنانچہ سب العرب میں ہے، شاعر نے کہا:

لا نوم حسی نہبطی ارض القدس

ونشری من خیر ماء بقلنس

(اس وقت تک نید نہیں آئے لی جب تک تم عرس کی سرزمین

میں نہ ترو، و قدس کا ہستی پائی نہ پائی لو)۔

بیت النار

دیکھئے "معاجہ"۔

بیتوتہ

دیکھئے "تہذیب"۔



(۱) لسان العرب: مادة "قدس"، معجم البلدان۔

بیض

تعریف:

۱- بیض (مڑے) معروف چیز ہے، کہا جاتا ہے: "ماض الطائر بیض بیضا" (پرندہ نے انڈا دیا)، واحد لفظ "بیضة" ہے، "بیضة" کا لفظ "خصیہ" کے لئے بھی بولتے ہیں^(۱)، "خصیہ" کے احکام مطاع "خصیہ" میں دیکھ جائیں۔

مڑے سے متعلق احکام:

۱- ماکول اللحم، اور غیر ماکول اللحم جانوروں کے انڈے:
۲- انڈا کھانے کی علت، حرمت سے متعلق تفصیل اصطلاح "سطح" میں گزر چکی ہے، یعنی فی الجملہ ماکول اللحم جانور کا انڈا کھانا حلال ہے، اور جن جانوروں کا گوشت کھانا حرام ہے ان کا انڈا کھانا بھی حرام ہے^(۲)۔

جلاہ (نبی ست کھانے والا جانور) کے انڈے:

۳- جانور کے انڈے کھانے کے حکم میں فقہاء کا اختلاف ہے (جالہ وہ مرغی) ہے جو نبی ست، شترتی، اور کھاتی ہے اور کھلی ہوئی ہو تو گندگیوں میں گھونٹا ہے۔

(۱) المصباح المیر: ۱۰۰، "بیض"، حاشیہ الدسوقی ۱/ ۶۰، روح المعانی ۳/ ۴۹۴، امس لابن قدامہ ۱/ ۵۵۔

(۲) دیکھئے مسود جلد ۵، اصطلاح "سطح" فقہرہ مرقیہ۔

خصیہ اور ثانیہ نے اپنے صحیح قول میں حکم کی بنیاد اس کے گوشت میں تغیر اور بدبو پر رکھی ہے، لہذا اگر گوشت میں تغیر پیدا ہو جائے اور اس سے بدبو آنے لگے تو اس کے مڑے کھانا حنفیہ کے نزدیک حرام ہے، اور ثانیہ کے صحیح قول میں حرام ہے اس سے کہ وہ نہایت میں سے ہو گیا۔ اور اس لئے بھی کہ نبی کریم ﷺ نے جانور کا گوشت کھانے اور اس کا پینے سے منع فرمایا ہے^(۱)۔

مثالہ: بعض ثانیہ نے جانور کے مڑے کھانے کی حرمت کے لئے قید لگائی ہے کہ اس کی غذا کا ذائقہ نہ نہایت ہو تاکہ اس کے بارے میں حدیث وارد ہے۔

بعض ثانیہ نے کہا: جانور کے مڑے کھانا مکروہ و تنزیہی ہے، اس لئے کہ مانعت صرف گوشت میں تغیر کی وجہ سے ہے جو موجب حرمت نہیں ہے، فقہاء ثانیہ نے کہا: "دریہ صحیح تو ہے" "دریہ مناجد کے نزدیک ایک روایت ہے، اور مالکیہ کے نزدیک قول مختار یہ ہے کہ جانور کے انڈے کھانا حلال ہے، اس لئے کہ وہ ایک زندہ سے پیدا ہو ہے، اور مرد و پاک ہے، "اور اگر جانور کے گوشت میں تغیر نہ ہو، مرد و پاک ہو، بایں نہ کہ وہ گندنی بھی کھاتی ہو بین اس کی غذا کا ذائقہ نہایت نہ ہو تو اس کے مڑے کھانا بالاتفاق حلال ہے^(۲)۔

نجس پانی میں انڈے ابالنا:

۴- اگر نجس پانی میں انڈے ابالے جائیں تو جمہور (حنفی،

(۱) حدیث: "مَنْ أَكَلَ لَحْمَ الْحَيَّةِ وَحَسِبَ لَبِثًا" کی روایت ابوداؤد (۳۸۴۳) طبع عزت عبید دعاس نے کی ہے ابن حجر نے فتح (۳۸۴۹) طبع انتقیر میں اسے مستقر اور دیا ہے۔

(۲) البدائع ۵/ ۵۰، ابن ماجہ ۱۹۵/ ۲۱۶، عراقی الفلاح ص ۱۸، الاطیاف ۱/ ۹۲، الدسوقی ۱/ ۵۰، نہایہ المحتاج ۱۸/ ۴۲، مغنی المحتاج ۲/ ۳۰۳، المروضہ ۳/ ۴۸، شرح ختمی ۱/ ۳۹۹، امس ۱/ ۵۹۳، ۵۹۴۔

بخش ۵-۷

بھی زیادہ صحیح قول ہے، اس لئے کہ اب وہ ائمہ ایک جہد اگانہ دوسری چیز ہو گیا ہے، لہذا اس کا کھانا حلال ہوگا۔
 خبیہ کے بارے میں ایک اس کا کھانا حلال ہے خواہ اس کا چھلکا سخت نہ ہو، یہ مٹا فعیہ کا ایک قول ہے اس لئے کہ وہی سہہ یک پاک فنی ہے۔

مالکیہ کے بارے میں فنگلی کا یہ جانور جس میں بہت خوب ہو، اس کو بچ نہ یا یا ہو تو اس کا بڑا کھانا حلال نہیں ہے، الا یہ کہ وہ ایسا جانور ہو جو مردہ بھی بغیر ذبح کے پاک ہوتا ہے جیسے بڑی و گھڑیل، اس کا بڑا کھانا حلال ہے (۱)۔

اندھے کی فروختگی:

۷- ائمہ کی فروختگی میں میں شرط ہیں جو دوسری چیزوں کے مرمت کرنے میں ہیں، یعنی یہ کہ وہ مر ہو، ہو، قیمت والا ہو، پاک ہو، قابل اتفاق ہو، اس کی حاکمی پر قدرت ہو، دیکھئے:

”فقہ“

اور اسی لئے گندے ائمہ کی بیع جائز نہیں ہے، اس لئے کہ وہ اتفاق کے قابل نہیں ہے، اور مر فی کے پیٹ میں موجود ائمہ کی بیع جائز نہیں ہے، اس لئے کہ وہ معدوم کے حکم میں ہے (۲)۔

اس کے ساتھ ساتھ ائمہ کو ربوی اشیاء میں شمار کرنے اور نہ کرنے کے مسئلہ میں فقہاء کا اختلاف ہے۔

حنفیہ، حنابلہ نیز مالکیہ میں سے ابن شعبان کا مذہب ہے، اور بکری مٹا فعیہ کے نزدیک قول قدیم ہے کہ ائمہ کو اس سوال ربویہ میں شمار نہیں کیا جائے گا، اس لئے کہ ان حضرات کے نزدیک ربو کی

(۱) البدائع ۵/۳۳۳ مختصر الحاوی میں ۳۳۰، الدسوقی ۱/۵۰، اسکی الطب ۱/۳، المجموع ۱/۲۸۳، اقلیہ ۲/۷۲، کتاب اتفاق ۱/۵۰، ہمیں ۱/۵۰
 (۲) المجموع ۱/۲۸۳، شرح فتنی ۲/۲۲۲، راولت ۲/۲۲۲۔

مٹا فعیہ، حنابلہ، ۱۰، مرجوح قول میں مالکیہ (۱) کے بارے میں اس کا کھانا حلال ہے، مالکیہ کے رجحان قول میں اس کا کھانا حلال نہیں ہے، اس کے کہ اس کے مسامات میں نجس پانی سرایت نہ جانے کی وجہ سے وہ نجس ہو جائے گا، اس کو پاک رہا، شواہد ہوگا (۱)۔

خراب بڑے (جو عام صورت میں خراب ہو جائے):

۵- اگر بڑا خون میں تبدیل ہو جائے تو خبیہ، مالکیہ، حنابلہ کے صحیح مذہب میں وہ مٹا فعیہ کے صحیح مذہب میں نجس ہو جائے گا۔ مٹا فعیہ کا وہ قول ہے کہ وہ پاک ہے، اس لئے کہ اس میں صرف بد بو پیدا ہوئی ہو تو وہ خبیہ، مٹا فعیہ اور حنابلہ کے بارے میں یک پاک ہے جیسے کہ بد بو اور گوشت، لیکن مالکیہ کے نزدیک وہ نجس ہے۔

گندے کی زروی اس کی سفیدی میں مل جائے لیکن بد بو نہ پیدا ہو تو وہ پاک ہے (۲)۔

موت کے بعد نکلنے والے ائمہ:

۶- ایسے ماکول اللحم جانور کی موت کے بعد اس سے نکلنے والا ائمہ کھانا بلا اتفاق حلال ہے، جس جانور کو بچ کرنے کی ضرورت نہ ہو، الا یہ کہ وہ بڑا گندہ ہو گیا ہو۔

گر جانور کو بچ کر ضروری ہو اور اس کو ذبح نہ یا یا ہو تو اس کی موت کے بعد نکلنے والا ائمہ کھانا اس وقت حلال ہوگا جب ائمہ کا چھلکا نجس ہو گیا ہو، یہ رائے حنابلہ کی ہے، مٹا فعیہ کے نزدیک

(۱) فتح القدیر ۱/۱۸۶، فتح کردہ دار احیاء التراث، الدسوقی ۱/۶۰، مفتی المساجد ۳۰۵، ہمیں ۱/۵۰۔

(۲) ابن ماجہ ۳۰۵، الدسوقی ۱/۵۰، فتح الجلیل ۱/۲۷، مفتی المساجد ۱/۸۰، ۳۰۵، المجموع ۲/۵۱۰، نہایہ المساجد ۱/۸۲، کتاب اتفاق ۱/۱۹۲، ۱۹۳، ۲۵۲، ۲۵۳۔

نیش ۷

دور روایت ہے جسے مسلم نے حضرت عبادہؓ سے روایت کیا ہے، وہ فرماتے ہیں: ”سمعت رسول اللہ ﷺ یبہی عن بیع الذهب بالذهب، والفضة بالفضة، والبر بالبر، والشعیر بالشعیر، والتمر بالتمر، والمذبح بالمذبح، إلا سواء بسواء، عیاً بعین، فمن زاد أو ازداد فقد أربى“ (۱) میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ آپ ﷺ نے سونے کو سونے کے عوض، چاندی کو چاندی سے، گیسوں کو گیسوں سے، جو کو جو سے، کھجور کو کھجور سے اور تھک کو تھک سے فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے، والا یہ کہ دو برابر یا زائد اور نقد ہو، جس نے ربا (دو یا زیادہ) یا اس نے (۲) معاملہ کیا۔

اگر جس مختلف ہو جائے بین ملک مختلف نہ ہو تو تفاضل (کسی ایک جانب سے اضافہ) جائز ہوگا، اس لئے کہ جنس مختلف ہونے کی صورت میں تفاضل حرام نہیں ہوتا لیکن ملک طعم (کھانے والی مٹی) کی وجہ سے ادھار حرام ہوگا، نبی کریم ﷺ نے مذکورہ حدیث میں ہی فرمایا: ”لماذا اختلفت هذه الاوصاف، فبیعوا کیف شئتم، اذا كان بدأ ببدأ“ (جب یہ شے مختلف ہوں تو جس طرح چاہو بیچو بشرطیکہ دست بدست ہو)۔

اٹھارے کی اٹھارے سے بیچنا نافیہ کے برابر ایک صرف وزن سے جائز ہے، نہ مالکیہ کے برابر یا نہ رے سے جائز ہے، اس لئے کہ دو ایک درہم سے کے مثل نہیں (۳)۔

(۱) حدیث: ”کان یبہی عن بیع الذهب...“ کی روایت مسلم (۳/۲۰۳) طبع النسخی کے کی ہے۔

(۲) البدائع ۵/۱۸۳، ۱۸۵، ۱۸۷، ابن ماجہ ۴/۱۷۷، ۱۸۱، الترمذی ۳/۶۱۱-۶۱۲، المشرح المکرم ۲/۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، طبع المجمع، مجمع طبعات ۴/۵۳۷، ۵۳۸، الدر المنثور ۳/۲۰۳، ۲۰۴، مظاہر ۳/۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱، ۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵، ۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸، ۱۶۱۹، ۱۶۲۰، ۱۶۲۱، ۱۶۲۲، ۱۶۲۳، ۱۶۲۴، ۱۶۲۵، ۱۶۲۶، ۱۶۲۷، ۱۶۲۸، ۱۶۲۹، ۱۶۳۰، ۱۶۳۱، ۱۶۳۲، ۱۶۳۳، ۱۶۳۴، ۱۶۳۵، ۱۶۳۶، ۱۶۳۷، ۱۶۳۸، ۱۶۳۹، ۱۶۴۰، ۱۶۴۱، ۱۶۴۲، ۱۶۴۳، ۱۶۴۴، ۱۶۴۵، ۱۶۴۶، ۱۶۴۷، ۱۶۴۸، ۱۶۴۹، ۱۶۵۰، ۱۶۵۱، ۱۶۵۲، ۱۶۵۳، ۱۶۵۴، ۱۶۵۵، ۱۶۵۶، ۱۶۵۷، ۱۶۵۸، ۱۶۵۹، ۱۶۶۰، ۱۶۶۱، ۱۶۶۲، ۱۶۶۳، ۱۶۶۴، ۱۶۶۵، ۱۶۶۶، ۱۶۶۷، ۱۶۶۸، ۱۶۶۹، ۱۶۷۰، ۱۶۷۱، ۱۶۷۲، ۱۶۷۳، ۱۶۷۴، ۱۶۷۵، ۱۶۷۶، ۱۶۷۷، ۱۶۷۸، ۱۶۷۹، ۱۶۸۰، ۱۶۸۱، ۱۶۸۲، ۱۶۸۳، ۱۶۸۴، ۱۶۸۵، ۱۶۸۶، ۱۶۸۷، ۱۶۸۸، ۱۶۸۹، ۱۶۹۰، ۱۶۹۱، ۱۶۹۲، ۱۶۹۳، ۱۶۹۴، ۱۶۹۵، ۱۶۹۶، ۱۶۹۷، ۱۶۹۸، ۱۶۹۹، ۱۷۰۰، ۱۷۰۱، ۱۷۰۲، ۱۷۰۳، ۱۷۰۴، ۱۷۰۵، ۱۷۰۶، ۱۷۰۷، ۱۷۰۸، ۱۷۰۹، ۱۷۱۰، ۱۷۱۱، ۱۷۱۲، ۱۷۱۳، ۱۷۱۴، ۱۷۱۵، ۱۷۱۶، ۱۷۱۷، ۱۷۱۸، ۱۷۱۹، ۱۷۲۰، ۱۷۲۱، ۱۷۲۲، ۱۷۲۳، ۱۷۲۴، ۱۷۲۵، ۱۷۲۶، ۱۷۲۷، ۱۷۲۸، ۱۷۲۹، ۱۷۳۰، ۱۷۳۱، ۱۷۳۲، ۱۷۳۳، ۱۷۳۴، ۱۷۳۵، ۱۷۳۶، ۱۷۳۷، ۱۷۳۸، ۱۷۳۹، ۱۷۴۰، ۱۷۴۱، ۱۷۴۲، ۱۷۴۳، ۱۷۴۴، ۱۷۴۵، ۱۷۴۶، ۱۷۴۷، ۱۷۴۸، ۱۷۴۹، ۱۷۵۰، ۱۷۵۱، ۱۷۵۲، ۱۷۵۳، ۱۷۵۴، ۱۷۵۵، ۱۷۵۶، ۱۷۵۷، ۱۷۵۸، ۱۷۵۹، ۱۷۶۰، ۱۷۶۱، ۱۷۶۲، ۱۷۶۳، ۱۷۶۴، ۱۷۶۵، ۱۷۶۶، ۱۷۶۷، ۱۷۶۸، ۱۷۶۹، ۱۷۷۰، ۱۷۷۱، ۱۷۷۲، ۱۷۷۳، ۱۷۷۴، ۱۷۷۵، ۱۷۷۶، ۱۷۷۷، ۱۷۷۸، ۱۷۷۹، ۱۷۸۰،

بیض ۸-۹

نڈے میں بیض مسلم:

۸- جمہور فقہاء حنفیہ مالکیہ شافعیہ اور ایک روایت میں حنابلہ کے نزدیک نڈے سے نڈے کی بیض مسلم جائز نہیں ہے، اس لئے کہ یہ حنفیہ کے نزدیک صلت جنس کی وجہ سے ربا ہو جائے گا۔ مالکیہ شافعیہ اور ایک روایت میں حنابلہ کے نزدیک صلت علم کی وجہ سے ربا ہوگا۔

حنابلہ کے نزدیک صحیح روایت میں نڈے کی نڈے سے بیض مسلم جائز ہے اس سے کہ یہ اسوال رہا یہ میں سے نہیں ہے۔ اسوں نے اس پر حضرت ابن عمر کی حدیث سے استدلال کیا ہے، وہ یہ کہ نبی کریم ﷺ نے نہیں صدقہ کے سب بصل رے کا حکم یا چنانچہ دو صدقہ کے سب میں یک سب کے بدلے سب لیتے تھے^(۱)۔

جمہور فقہاء کے نزدیک نڈے کو مسلم فیہ (بیض مسلم میں سامان) بنانا جائز ہے، اور ایسی صورت میں نڈے میں دو شرائط ہوں گی جو ہر مسلم فیہ میں ہوتی ہیں یعنی اس کی جنس اور صفت معلوم ہو اور ایسا ہوس کی مقدار اور صفت متعین کرنا ممکن ہو۔ وغیرہ۔

نڈے میں مقدار اور صفت متعین کرنا ممکن ہے، اس لئے کہ اس میں جہالت معمولی ہوتی ہے، جو باعث نزاع نہیں ہوتی ہے، اور چھوٹے درمیانے نڈے پر اہم ہوتے ہیں^(۲)، اس لئے کہ اتنے

= المطالب ۲/۲۶۲، کتاب النکاح ۲/۲۵۲، شرح خبی اور روات ۲/۱۹۳، ۲۰۰، ہمیں ۳۳۔

(۱) حدیث: "أما الذي يبيعه من هذه" کی روایت ابو داؤد (۱۵۲۳ طبع عزت بید دماس) نے کی ہے ورنہ بیعتی (۲۸۸/۵ طبع دار الفکر العربیہ) نے اسے دوسرے طریقے سے روایت کیا ہے ورنہ صحیح ہے۔

(۲) یہ قدیم درجہ عرف کے لحاظ سے ہے اب عرف یہ ہے کہ نڈوں کے حجم کے درجات کو ان کے وزن اور حجم کے لحاظ سے متعین کر لیا جاتا ہے لہذا نڈے میں ہر نڈے کے لحاظ سے بیض مسلم کے وقت اس عرف کی رعایت کی

معمولی فرق میں لوگوں کے درمیان عموماً تنازعہ نہیں ہوتا لہذا وہ معدوم کی طرح ہے، اور اس لحاظ سے نڈوں میں ہر نڈے کے لحاظ سے بیض مسلم جائز ہے، یہ مسلک امام مرقا کے وہ حنفیہ کا ہے، اسی طرح حنابلہ میں سے جو لوگ اس کے ہر نڈے کے قائل ہیں اس کے نزدیک بھی اس میں ہر نڈے کے لحاظ سے بیض مسلم جائز ہے، اور یہ کہ یہ چھوٹے نڈوں کی شرط کا، اپنے سے تمام سے بڑا ہو جائے گا۔

مالکیہ کے نزدیک بھی اس میں ہر نڈے کے لحاظ سے بیض مسلم جائز ہے، بشرطیکہ اس کو متعین کرنا ممکن ہو، مثلاً اس کو اس کا سب سے بڑا سب سے چھوٹے کی فرض و غایت مختلف ہوتی ہے۔

شافعیہ کے نزدیک نڈوں میں ہر نڈے کے لحاظ سے بیض مسلم جائز نہیں ہے، تقریباً وزن کے لحاظ سے ہی جائز ہے، حنابلہ میں سے ہو خطاب اور حنفیہ میں سے ہر نڈے کے نزدیک اور شافعیہ کے ایک توں میں نڈوں میں بیض مسلم جائز نہیں ہے، اس لئے کہ ان کے چھوٹے نڈے سب سے مختلف ہونے کی وجہ سے ضبط ممکن نہیں ہے^(۱)۔

حرم میں اور حالت احرام میں نڈے پر زیادتی:

۹- حرم میں جس جانور کا شکار حرام ہے اس کے نڈے کو نقصان پہنچانا بھی حرام ہے، اگر کوئی اسے توڑ دے یا بھون دے تو ضائع کرنے کے دن اس مقام پر جو اس کی قیمت ہوگی، وہ قیمت اسے ادا کرنی ہوگی، اس لئے کہ نڈے اس شکار کی اصل و بنیاد ہے، کہ اسی سے شکار کی پیدائش

= جائے گی (مکمل)۔

(۱) البدیع ۵/۲۰۸، ابن ماجہ ۲/۲۰۳، جامعہ طبرانی ۳/۲۰۷، شرح البیہق ۳/۲۰۸، شرح الکلی و جامعہ قلیونی و میر ۳/۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، المطالب ۲/۲۶۲، ابوداؤد ۲/۲۵۲، شرح خبی اور روات ۲/۱۹۳، شرح خبی اور روات ۲/۲۱۵، انہی ۳/۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰۔

موت ہوتی ہے تو جمہور کے نزدیک زندہ چوزہ کی قیمت لازم ہوگی، اور مالکیہ کے نزدیک اس کی ماں کی قیمت کا دسواں حصہ واجب ہوگا، اور اگر توڑنے سے پہلے چوزہ کی موت کا علم ہو جائے تو کچھ بھی واجب نہیں ہوگا۔

اور اگر حالت اہرام میں کسی شخص نے کوئی بڑا توڑ دیا یا سے بھون یا اور اس کا ٹاٹاں «اگر یا یا کسی غیر محرم شخص نے اس کی وجہ سے ہی حاصل کیا تو یہ بڑا کھانا اس پر حرام ہوگا، اس سے کہ وہ صیغہ کی طرح ہو یا یہ سلسلہ مالکیہ، شافعیہ اور حنبلیہ کا ہے، حنفیہ کے نزدیک ایسا بڑا کو کھانا حلال ہے۔

حنفیہ «اگر شافعیہ کے نزدیک غیر محرم کے لئے اس کا کھانا حلال ہے، جیسا کہ المجموع میں اس قول کو صحیح بتایا ہے، اور ابن القری نے اس پر یقین کا اظہار کیا ہے، اسی طرح قاضی کے علاوہ حنبلیہ کے نزدیک اور مالکیہ میں سے سند کے نزدیک کھانا حلال ہے۔

سند کے علاوہ مالکیہ کے نزدیک شافعیہ کے ایک قول میں، اور حنبلیہ میں سے قاضی کے نزدیک غیر محرم (حائل شخص) کے لئے اس کا کھانا اسی طرح حرام ہے جس طرح محرم کے لئے حرام ہے۔

جو تفصیل مذکور ہوئی وہ حرم مکہ کے بڑے سے متعلق ہے، جہاں تک حرم مدینہ کے بڑے کا تعلق ہے تو اس پر کوئی نزاع نہیں ہے، اگرچہ وہ حرام ہے اور اس پر گناہ ہوگا (۱)۔

یہ تفسیلات شافعیہ یعنی غیر پاتو پر مدوں کے بڑوں کے سلسلہ میں ہیں، پاتو پر مد (جس کی گھروں میں پرورش کی جاتی ہے جیسے مرغی) کے بڑوں پر کچھ واجب نہیں ہے۔

(۱) البدائع ۲/۲۰۳، ابن ماجہ ۲/۲۱۶، السنن ۲/۲۰۲، ۸۳، شرح
المیجر ۲/۲۰۲ طبع المجلد، مع التلخیص ۲/۲۰۳، مفتی الحق ۵۲۵، اسی
المطالب ۲/۲۰۳، شرح تفسیر دارالافتاء ۲/۲۱۶، ۸۳، کتاب القناع
۲/۲۰۳ مفتی ۵۱۶۔

ہوتی ہے، لہذا احتیاطاً اسے بھی شکار کا حکم دیا جائے گا، صحابہ کرام سے مروی ہے کہ انہوں نے شتر مرغ کے بڑوں کے بارے میں قیمت او کرنے کا فیصلہ کیا، یہ حنفیہ، حنبلیہ اور مزنی کے علاوہ شافعیہ کے نزدیک ہے، مزنی نے نہ یہ حلال ہے اس پر کوئی نزاع ان میں نہیں ہے۔

مالکیہ کے نزدیک ہر ایک بڑے پر اس کی ماں کی قیمت کے دسواں حصہ کے قدر گندم واجب ہوگا یا اس گندم کے بدلہ روزے لازم ہوں گے ہر ایک بڑے کے بدلہ ایک روزہ ہوگا۔ ابن عرفہ نے ظاہر سے سمجھا ہے کہ اس بڑوں میں ایک بکری واجب ہوگی، مالکیہ نے حرم مکہ کے کبیر کے بڑوں کو مستثنیٰ کیا ہے، اس میں ایک بکری کی قیمت کے دسواں حصہ کے قدر گیسوں واجب ہوگا، اس لئے کہ حضرت عثمان نے اس سلسلہ میں ایسی فیصلہ فرمایا تھا۔

خراب بڑوں میں بالاتفاق کوئی ضمان نہیں ہوگا، بشرطیکہ وہ شتر مرغ کا بڑا نہ ہو، اس لئے کہ ضمان اس وجہ سے ہوتا ہے کہ بڑے شکار بن سکتے تھے جب کہ خراب بڑوں میں یہ امکان مفقود ہے۔

خراب بڑے اگر شتر مرغ کے ہوں تو حنفیہ، مالکیہ، شافعیہ میں سے امام الحرمین اور حنبلیہ میں سے ابن قدامہ کے نزدیک اس میں بھی کچھ واجب نہیں ہوگا، اس لئے کہ جب وہ جاندار نہیں ہے اور نہ آئندہ اس کے جاندار ہونے کی کوئی توقع ہے تو وہ پتھر اور لکڑی کی طرح ہو گیا۔

امام الحرمین کے علاوہ شافعیہ نے اور ابن قدامہ کے علاوہ حنبلیہ نے یہ کہا کہ وہ شتر مرغ کے بڑے کے چھلکے کی قیمت کا ضمان ادا کرے گا، اس لئے کہ اس کے چھلکے کی قیمت ہوتی ہے، لیکن ابن قدامہ نے کہا: صحیح یہ ہے کہ اس میں کچھ بھی واجب نہیں ہے، اور اگر بڑا توڑ دیا اور اس سے مرد چورہ کا تو بڑا توڑے کی وجہ سے چورہ کی

مڑے کو غصب مرنا:

۱۰- مڑا غصب کرنا بھی دوسرے اہل کو غصب کرنے کی طرح حرام ہے، اور غصب کرنے والے پر ضمان لازم ہوگا، اگر غصب کیا گیا مڑا موجود ہو تو اس کو لوٹانا واجب ہے، اس لئے کہ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے: "لا یأخذ من أحدکم مال أخیه لأعیا ولا جادا ومن أخذ عصا أخیه فلیردھا" (۱) (تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کا کوئی مال ہرگز نہ مذاق میں لے اور نہ تنجید میں لے، اور جس نے اپنے بھائی کا عصا یا دھارے سے وہیں کرے)، اور وہ مصب شدہ مڑا ختم ہو گیا ہو تو اس کے مثل کا نشان ہوگا، اس لئے کہ جمہور کے نزدیک مڑا مہملیات میں سے ہے، اگر مثل اور اکرا دشوار ہو تو قیمت دیا کرے گا۔

فقہاء کا اس مسئلہ میں اختلاف ہے کہ کسی نے مڑا غصب کیا اور سے کسی مرض کے نیچے پینے کے لئے رکھا یہاں تک کہ اس سے بچہ نکل گیا تو حنفیہ اور مالکیہ کے نزدیک غصب کرنے والا شخص اس جیسا مڑا اس کے مالک کو دے گا، اور بچہ غاصب کا ہوگا، اس لئے کہ غصب شدہ چیز بدل گئی ہے اور دوسری چیز میں بنی ہے، ثانیہ اور حنابلہ کے نزدیک بچہ مڑے کے مالک کا ہوگا، اس لئے کہ وہ عین اسی کام ہے جو مڑا بننا چاہتا ہے، اور غاصب کا کچھ نہیں ہوگا (۲)۔

بیطرہ

تعریف:

۱- بیطرہ لنت میں جانوروں کے علاج کو کہتے ہیں، یہ لفظ "بطور الشیء" سے ماخوذ ہے، جس کا معنی ہے اس نے اس کو پھر دیا، اسی سے لفظ "بیطرہ" بنا ہے، یعنی مہیشی؛ کنز (۱)۔
بیطرہ کا اصطلاحی معنی اس سے علاحدہ نہیں ہے (۲)۔

شرعی حکم:

۲- جانوروں کا ایسا علاج معالجہ جس سے جانوروں کا فائدہ ہو خواہ یہ بچھٹا لگانے اور دغنے کی وجہ سے ہو شرعی جائز ہے (۳) اور شرعی مطلوب بھی ہے، اس لئے کہ یہ حیوان پر رحم و شفقت اور مال کی حفاظت ہے۔

اور جانور کا علاج معالجہ کرنے والا جانور کو تکلیف دے یا اس کے عمل کی وجہ سے جانور مر جائے تو یہ وہ نشان ہوگا؟ حنفیہ، مالکیہ، حنابلہ نیز ثانیہ اپنے اس قول میں یہ کہتے ہیں کہ اگر اس کو علاج کی اجازت دی گئی ہو اور اسے اس کا علم و تجربہ حاصل ہو اور اس نے

(۱) الفروق فی الفہم، ابی ہلال عسکری، ص ۲۲۵، العرب فی ترتیب العرب، ابن العرب، المصباح المہر، القاسم، المجلد ۱۰، ص ۱۶۹۔
(۲) ابن ماجہ، ص ۳۳۵، حنفیہ، اقلیہ فی علی منہاج ابن کثیر، ص ۱۶۹۔
(۳) رد المحتار علی الدر المختار، ص ۷۹، انوار العرب، ص ۱۶۹، مجمع البحرین، ص ۱۶۹، مقتضب المحتار، ص ۳۳، طبع مکتبۃ المیزان، ص ۱۶۹۔

(۱) حدیث: "لا یأخذ من أحدکم" کی روایت، ابو داؤد (۵/۲۷۳) طبع عزت عمید (عاصی) اور ترمذی (۳/۲۶۲) طبع المجلد (۱) نے کی ہے اور ترمذی نے اس کو حسن کہا ہے۔
(۲) المدنی، ص ۱۳۸، حنفیہ، الدر المنثور، ص ۳۷۳، کسی المطالب، ص ۵۵۵، مہشی، ص ۱۵۵، شرح مشکوٰۃ، ص ۷۰۷۔

کوئی کوتاہی نہ ہو تو اس پر کوئی ضامن نہیں ہے۔ بین اہل کو طاق کی جازت نہ دی گئی ہو یہ جس قدر جازت دی گئی ہو اس سے جاہز تر کیا ہو یہ اسے آلات سے کاٹا ہو جو کند ہوں جس سے جانور کو تکلیف زیادہ ہوتی ہے یہ اسے ہفت میں کاٹا (آپیشن کیا) ہو جو کانٹے کے لئے مناسب نہ ہو یہ ان قسم کی کوئی کوتاہی پائی جائے تو ان تمام صورتوں میں وہ ضامن ہوگا، اس لئے کہ یہ ایسا استفادہ ہے جس میں قصد اور غلطی سے ضمان میں فرق نہیں آتا لہذا یہ استفادہ مال کے مشابہ ہوگا اور اس سے نہ یہ حرج مٹل ہے تو اس سے پیدا ہونے والے نقصان کا وہ ضامن ہوگا جس طرح تہہ کانٹے میں ضمان ہے، حدیث میں ہے: "من نطب ولم يعلم منه طب فلیو صام" (۱) (جس نے طاق کیا حالانکہ وہ طب سے واقف نہیں تو وہ ضامن ہوگا) یعنی جس نے طاق کیا حالانکہ اسے اس کا تجزیہ نہیں ہے تو وہ ضامن قرار دیا جائے گا (۲) حدیث کے الفاظ بتا رہے ہیں کہ جس نے طبابت کی اور انہماک سے طب کا تجزیہ نہیں ہے تو وہ ضامن ہے، اسی طرح ایسا شخص بھی ضامن ہوگا جس کو طب کا تجزیہ نہ ہے بین کوتاہی نہ تھی یا ریہ تھی سے کام لیا۔

اس کی تفصیل متعلقہ مقامات (جاہز، جنازات، حیوان، ضمان) میں دیکھی جائے۔



(۱) حدیث: "من نطب ولم يعلم منه طب فلیو صام"۔ اس کی روایت ابو داؤد (۱۰/۳) طبع عزت حیدر عباسی (مورخ) (۲/۳) طبع دار الفکر (معارف اسلامیہ) کے ہے جو حاکم نے اس کی تصحیح کی ہے اور وہی ہے اس سے اتفاق کیا ہے۔
(۲) رد المحتار علی الدر المختار وحاشیہ حاشیہ ابن ماجہ ج ۵/۳۳، جوہر الاکلیل ۱/۱۹۱، مع الجلیل ۳/۵۵۷، انصاف ۵/۳۸، طبع مکتبہ الریاض عدد ۵، بہار النہج ۱/۱ شرح المسماح ۸/۳۲۵، فیض القدر ۶/۶، طبع معطفی محمد۔

تراجم فقہاء

جلد ۸ میں آنے والے فقہاء کا مختصر تعارف

بن بی حاتم

تراجم فقہاء

بن خویز منداد

ابن حجر مکی: یہ احمد بن حجر دمشقی ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۳۰ میں گذر چکے۔

ابن خزیمہ:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۳۰ میں گذر چکے۔

الف

بن بی حاتم: یہ عبدالرحمن بن محمد ہیں:

ان کے حالات ج ۲ ص ۵۶۱ میں گذر چکے۔

بن بی لیلی:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۲۸ میں گذر چکے۔

بن تیمیہ: یہ عبدالسلام بن عبداللہ ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۴۳ میں گذر چکے۔

بن لجوزی: یہ عبدالرحمن بن علی ہیں:

ان کے حالات ج ۲ ص ۵۶۳ میں گذر چکے۔

بن حامد: یہ حسن بن حامد ہیں:

ان کے حالات ج ۲ ص ۵۶۳ میں گذر چکے۔

بن ہبائہ: یہ محمد بن حبیب ہیں:

ان کے حالات ج ۲ ص ۵۶۳ میں گذر چکے۔

بن حجر العسقلانی:

ان کے حالات ج ۲ ص ۵۶۳ میں گذر چکے۔

ابن خزیمہ (۲۲۳-۳۱۱ھ)

یہ محمد بن اسحاق بن شریہ بن مغیرہ بن صالح ہیں، ابو بکر کنیت ہے سلمیٰ، خیراپوری، ثانی فی نسبت ہے، یہ فقیہ مجتہد تھے، حدیث کے عام تھے، بعض علم میں ان کی خدمات ہیں، انہوں نے اسحاق بن راہویہ، محمود بن غیاث، حنیف بن عبد اللہ، محمد بن مروزی، اسحاق بن موسیٰ لطیفی وغیرہ سے احادیث روایت کیں، اور ان سے روایت کرنے والوں میں بخاری، مسلم، محمد بن عبد اللہ بن عبد الجبار اور احمد بن مبارک مستملی وغیرہ ہیں، انہوں نے مزنی وغیرہ سے فقہ حاصل کیا۔ ابو علی حانفہ نے کہا: ان میں اپنی احادیث کے مجموعہ میں سے فقہی روایات کے اسی طرح حافظ تھے جس طرح قاری کو سورۃ یاد ہوتی ہے۔ بن ہبان نے کہا: سندہ رحمٰن کے حفظ میں بن شریہ بے مثال تھے۔

بعض تصانیف: ان حدیث میں "المختصر الصحیح" و "التوحید و اثبات صفۃ الرب" ہیں۔

[تذکرۃ الحفاظ ۵۹۲: شذرات الذہب ۲/۲۶۲: معجم المؤلفین

۹۹۹: اعلام ۶/۲۵۵]

ابن خویز منداد (؟ - ۳۹۰ھ)

یہ محمد بن احمد بن عبد اللہ بن خویز منداد مالکی، عراقی ہیں، فقیہ اور اصولی تھے، ابو بکر ابہری کے شاگرد ہیں، قاضی عیاض نے کہا:

بن رجب

تراجم فقہاء

بن القصار

ہو لویدہ جی نے س کے بارے کھام کیا ہے اور کہا ہے کہ میں نے مدعہ عرق سے س کا دہریس س۔

[الذیاج المذہب ص ۲۴۸: الباب ۳۶۳: معجم المؤلفین

[۱۴۰۰ھ]

بعض تصانیف: "خلائیات میں ایک بڑی کتاب"، "کتاب فی اصول الفقہ" اور "احیاء اب فی الفقہ" ہیں۔

ابن حابدین:

[الوائی: لوفیات ۵۲/۲: معجم المؤلفین ۸/۲۸۰]

ان کے حالات ج ۱ ص ۲۳۲ میں گزر چکے۔

بن رجب: یہ عبدالرحمن بن احمد ہیں:

ابن عبد البر:

ن کے حالات ج ۱ ص ۲۳۱ میں گزر چکے۔

ان کے حالات ج ۲ ص ۵۶۶ میں گزر چکے۔

بن رشد:

ابن عرفہ:

ن کے حالات ج ۱ ص ۲۳۲ میں گزر چکے۔

ان کے حالات ج ۱ ص ۲۳۶ میں گزر چکے۔

بن سحون: یہ محمد بن عبدالسام ہیں:

ابن عمرہ: یہ عبداللہ بن عمرہ ہیں:

ن کے حالات ج ۳ ص ۲۵۶ میں گزر چکے۔

ان کے حالات ج ۱ ص ۲۷۶ میں گزر چکے۔

بن میرین:

ابن قدامہ:

ن کے حالات ج ۱ ص ۲۳۳ میں گزر چکے۔

ان کے حالات ج ۱ ص ۲۳۸ میں گزر چکے۔

بن شعبان (؟ - ۳۵۵ھ)

ابن القصار (؟ - ۳۹۸ھ)

یہ محمد بن قاسم بن شعبان بن محمد بن ریحہ ہیں، ابو اسحاق کنیت اور قرطبی بہت ہے، یہ نسبت "قرطی" (کان کی بانی) کی جانب ہے، مصر کے فقہاء مالکیہ میں سے ہیں، تاریخ، ادب اور فتنہ طوم میں ان کی خدمات ہیں، مصر میں علماء مالکیہ کی ریاست ان پر ختم تھی۔

ان کا نام علی بن احمد ہے، کنیت ابو حسن، بہت بغدادی، بہری، شیرازی ہے، ابن القصار سے معروف ہیں، فقیہ، مالکی، اصولی، حافظ ہیں، بغداد میں منصب قضا پر فائز ہوئے، ابو بکر بہری وغیرہ سے فقہ حاصل کیا، اور ان سے ابو ذریعہ، قاضی عبدالوہاب، ابو محمد بن عمر بن وغیرہ نے فقہ حاصل کیا، ابو ذریعہ نے کہا: یہ س تمام علماء مالکیہ میں سب سے بڑے فقیہ ہیں جنہیں میں نے دیکھا، شیرازی نے کہا:

بعض تصانیف: "الراہی الشعبانی" فقہ میں، "کتاب فی احکام القرآن"، "کتاب الرواق علی مالک"، "کتاب الماسک" اور "کتاب السر قبل الوصوء" ہیں۔

بن کثیر

تراجم فقہاء

ابو یزید بن نيار

میرے علم میں اختلافی مسائل پر مالکیہ کی کوئی کتاب ان کی کتاب سے بڑی نہیں ہے، شاید اس سے مراد ان کی کتاب ”عیون لایۃ“ وایضاح الملتہ فی الخلافات“ ہے۔

[شجرۃ النور التزکیہ ص ۹۲؛ الحدیث ص ۱۹۹؛ معجم المؤلفین ۲/۷۰]

ابن البہام:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۴۱ میں گذر چکے۔

ابو امامہ: یہ صدیقی بن عجبان لباهی ہیں:

ان کے حالات ج ۳ ص ۴۶۲ میں گذر چکے۔

بن کثیر: یہ محمد بن اسماعیل ہیں:

ن کے حالات ج ۴ ص ۴۴۱ میں گذر چکے۔

بن ماجہ:

ن کے حالات ج ۱ ص ۴۳۹ میں گذر چکے۔

بن المبارک: یہ عبدالقد بن المبارک ہیں:

ن کے حالات ج ۲ ص ۵۶۸ میں گذر چکے۔

بن مسعود:

ن کے حالات ج ۱ ص ۴۷۶ میں گذر چکے۔

بن المقرئ: یہ اسماعیل بن ابی بکر ہیں:

ن کے حالات ج ۱ ص ۴۴۰ میں گذر چکے۔

بن المنذر:

ن کے حالات ج ۱ ص ۴۴۰ میں گذر چکے۔

بن نجیم: یہ زین الدین بن امیر انجم ہیں:

ن کے حالات ج ۱ ص ۴۴۱ میں گذر چکے۔

ابو البختری (؟-۸۲ھ)

اس کا نام عید بن فیروز ہے، کنیت ابو البختری، نسبت ولاء طائی ہے، فتلاء اہل کوفہ میں ہیں، آپ والدہ بن عباس، ابن عمر اور عبدالرحمن سلمی وغیرہ سے روایت کی ہے، ان سے عمرو بن مرہ، عبداللہ بن علی بن عامر اور عطاء بن سائب وغیرہ نے روایت کی، ابن وہبان نے ثقات میں ان کا ذکر کیا ہے، عجمی نے کہا: یہ تابعی تھے ہیں، ابو زرہ نے کہا: یہ عمر سے روایت مرسل کرتے ہیں، صاحب حلیۃ اللہ یاء نے ان کی یہ بات میں کہا: شک کرنے والے پر حمد اور افتاء ابوہار کے مخالف عید بن فیروز ابو البختری ہیں، ان کے ساتھ تباہ کے خلاف شرمین یا ابوہار جماعہ میں قتل کرانے گئے۔

[حلیۃ الاولیاء ۴/۹۷؛ شذرات الذہب ۱/۹۲؛ تہذیب

تہذیب ۲/۲۷۲؛ اعلام ۳/۱۵۲]

ابو یزید بن نيار (؟-۴۵ھ) کے مدوہ بھی قول ہے)

یہ مائی بن نيار بن عمر بن عید بن کلاب ہیں، کنیت ابو مدوہ ہے، مدوہ حارثہ کے حلفاء میں سے مصحابی ہیں، بیعت عقبہ بدر اور قوم غزوہ است میں شریک رہے، بنو مریم علیہ السلام سے روایت کی، ان سے مدوہ بن عارب، جابر، عبدالرحمن بن جابر وغیرہم نے روایت کی ہے۔

[لاصابہ ۳/۵۹۶، ۳/۱۸؛ الاستیعاب ۴/۱۵۳؛ تہذیب

تہذیب ۱۲/۱۸؛ الطبقات البیہ کی ۳/۵۱۳]

ابوبکر صدیق

تراجم فقہاء

ابوموسیٰ الاشعری

ابوبکر صدیق:

ابوسعید الخدری:

ن کے حالات ج ۱ ص ۴۴۲ میں گذر چکے۔

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۴۵ میں گذر چکے۔

ابوبکر الطرطوشی: یہ محمد بن ولید ہیں:

ابوشامہ: یہ عبدالرحمن بن مالک ہیں:

ن کے حالات ج ۱ ص ۴۷۵ میں گذر چکے۔

ان کے حالات ج ۲ ص ۴۴۵ میں گذر چکے۔

یوشور:

ابوظلمہ: یہ زید بن سہل ہیں:

ن کے حالات ج ۱ ص ۴۴۳ میں گذر چکے۔

ان کے حالات ج ۳ ص ۴۶۵ میں گذر چکے۔

یوحنیفہ:

ابوجبید:

ن کے حالات ج ۱ ص ۴۴۴ میں گذر چکے۔

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۴۶ میں گذر چکے۔

یو الخلاب:

ابوعثمان الخیری (۲۳۰-۲۹۸ھ)

ن کے حالات ج ۱ ص ۴۴۴ میں گذر چکے۔

یہ سعید بن مالک بن سعید بن مسور ہیں، کنیت ابو عثمان بہت حیرتی اور نمسا پوری ہے، صداقت گفتار و شیریں بیانی میں مشہور۔ شام میں سے ایک ہیں، ری میں محمد بن مقاتل اور موسیٰ بن نصر سے عراق میں محمد بن اسماعیل احمسی وغیرہ سے حدیث سی، ن کے اصحاب میں ابو عمر اور اسماعیل بن نجید سلمیٰ جیسے اشخاص ہیں۔

[الہدایہ: ۱۰۱، البیہ: ۱۱۵، المجموع الزہرہ: ۳۷۷، سیر اعلام النبلاء: ۱۳، ۶۴: کتاب ۲، ۳۷۷]

یودود:

ن کے حالات ج ۱ ص ۴۴۴ میں گذر چکے۔

یودود: یہ عویمر بن مالک ہیں:

ن کے حالات ج ۳ ص ۴۶۴ میں گذر چکے۔

یوزر: یہ جنید بن جنادہ ہیں:

ابوقلابہ:

ن کے حالات ج ۲ ص ۵۷۱ میں گذر چکے۔

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۴۶ میں گذر چکے۔

یوسعد: یہ محمد بن محمد ہیں:

ابوموسیٰ الاشعری:

ن کے حالات ج ۳ ص ۴۶۴ میں گذر چکے۔

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۴۷ میں گذر چکے۔

ابو ہریرہ

تراجم فقہاء

انس بن مالک

ابو ہریرہ:

اسحاق بن راہویہ:

ن کے حالات ج ۳ ص ۴۴۷ میں گزر چکے۔

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۴۹ میں گزر چکے۔

یوسف:

اسید بن الخیر (؟ - ۲۰ھ)

ن کے حالات ج ۱ ص ۴۴۷ میں گزر چکے۔

یہ اسید بن خیر بن مالک بن عتیک ہیں، کنیت ابو یحییٰ، ورنہ بہت اوی ہے، صحابی ہیں، جاہلیت اور اسلام دونوں میں معزز رہے، اہل مدینہ میں سے ہیں، عقائد عرب میں شمار ہوتا تھا نیز وہی رہے، مجھے جانتے تھے، نبی ﷺ سے روایت کیا، ان سے ابو حیدر کی، ان، ابوشامہ انساری، "رأب بن مالک" نیمہ رضی اللہ عنہم نے روایت کیا ہے، عقیدہ ثانیہ میں ستر انسار کے ساتھ شریک ہوئے، اور بارہ نقباء میں سے ایک تھے، غزوہ احد میں شریک ہوئے جس میں ان کے جسم پر سات رخم آئے، اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اس وقت ثابت قدم رہے جبکہ لوگ ساتھ چھوڑ گئے تھے، غزوہ خندق اور دوسرے تمام غزوات میں شریک رہے، حدیث میں ہے: "نعم الرجل انس بن الحصیر" (اسید بن خیر کیا ہی اچھے شخص ہیں)، ان سے (۱۸) احادیث مروی ہیں۔

[أسد الغابہ ۱/۱۱۳: تہذیب اہل بیت ۱/۳۴۷: لأعلام ۲/۳۳۰]

الاسطخری: یہ یحسین بن احمد ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۵۰ میں گزر چکے۔

انس بن مالک:

ان کے حالات ج ۲ ص ۵۷۶ میں گزر چکے۔

محمد بن حنفیہ:

ن کے حالات ج ۱ ص ۴۴۸ میں گزر چکے۔

لابی مرکی (؟ - ۸۲ھ)

یہ محمد بن خنیفہ بن عمر ہیں کنیت ابو عبد اللہ، نسبت قوسی، مثنائی ہے، لابی سے مشہور ہیں، محدث فقیہ، حاد، بفسر، بکرم و تہ، ۸۰ھ میں جزیرہ میں قنفذ کے منصب پر فائز رہے، ابن عرفہ سے علم حاصل کیا اور ان کے ساتھ رہے، ان کی حیات میں قونین میں مہارت ترقی کے لئے مشہور ہوئے، ان کے مشہور محققین شاگردوں میں تھے، ان سے امر کی ایک جماعت جیسے قاضی عمر قلشانی، ابو القاسم بن حاجی، شہابی اور عبد الرحمن مجددی، غیر ہم نے استفادہ کیا۔

بعض تصانیف: "شرح المدونة" فقہ مالکی کی فروع میں، "کمال الإكمال" تصحیح مسلم کی شرح میں ہے جس میں مازری، عیسیٰ بن طلحہ، رنودی کا حاطہ کیا ہے، اور "تفسیر القرآن" ہے۔ [نیل الاہتاج ص ۴۸۷: البدر الخالد ۲/۱۶۹: معجم المؤلفین

۲/۸۷: الأعلام ۱/۳۳۹]

م سمد

تراجم فقہاء

جامعہ بن عبد اللہ

م سمد:

ن کے حالات ج ۱ ص ۲۵۰ میں گزر چکے۔

ابوزکی:

ن کے حالات ج ۱ ص ۲۵۱ میں گزر چکے۔

ت

الترندی:

ن کے حالات ج ۱ ص ۲۵۵ میں گزر چکے۔

ہاجی:

ن کے حالات ج ۱ ص ۲۵۱ میں گزر چکے۔

ث

ب

اثوری:

ن کے حالات ج ۱ ص ۲۵۵ میں گزر چکے۔

مردیہ:

ن کے حالات ج ۲ ص ۵۷۷ میں گزر چکے۔

البراء بن عازب:

ن کے حالات ج ۶ ص ۲۸۳ میں گزر چکے۔

ج

لیسہتی:

ن کے حالات ج ۲ ص ۵۷۸ میں گزر چکے۔

جامعہ بن عبد اللہ:

ن کے حالات ج ۱ ص ۲۵۶ میں گزر چکے۔

ح

حسن البصری:

ن کے حالات ج ۱ ص ۴۵۸ میں گذر چکے۔

الرافعی:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۶۴ میں گذر چکے۔

الحکم بن عتیبہ:

ن کے حالات ج ۲ ص ۵۸۲ میں گذر چکے۔

الرمیانی:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۶۵ میں گذر چکے۔

و

سددیہ:

ن کے حالات ج ۱ ص ۴۶۳ میں گذر چکے۔

الزرقانی: یہ عبدالباقی بن یوسف ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۶۶ میں گذر چکے۔

الزرقشی:

ان کے حالات ج ۲ ص ۵۹۵ میں گذر چکے۔

زفر:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۶۶ میں گذر چکے۔

زختری

زختری:

ن کے حالات ج ۶ ص ۳۸۷ میں گذر چکے۔

زہری:

ن کے حالات ج ۱ ص ۳۶۷ میں گذر چکے۔

زید بن ثابت:

ن کے حالات ج ۱ ص ۳۶۷ میں گذر چکے۔

زید بن:

ن کے حالات ج ۱ ص ۳۶۷ میں گذر چکے۔

تراجم فقہاء

سہل بن سعد (؟ - ۹۱ھ)

یہ سہل بن سعد بن مالک بن خالد ہیں، کنیت ابو العباس، نسبت
شررچی، ساعدی انصاری ہے، مشاہیر صحابہ میں سے ہیں۔ نبی ﷺ
سے روایت کیا۔ نیز ابی۔ عاصم بن عدی، عمر بن محمد سے روایت
کیا، اور ان سے ان کے ساتھ "سے عاصم، ابو حازم و زہری
وغیرہم نے روایت کیا ہے کہا یا ہے: حدیث میں باقی رو جانے
والے دو آخری صحابی ہیں ان میں سے ابو حازم سے نقل کیا ہے،
کہتے ہیں کہ میں نے سہل بن سعد کو آتے ہوئے سنا کہ میں مرجاہوں
تو تمہیں کوئی دیا تمہیں نہیں ملے گا جو یوں کہے میں نے رسول اللہ ﷺ
سے سنا ہے، کتب حدیث میں ان سے ۱۸۸ روایت مروی ہیں۔

[لڑا ص ۲۸۸: تہذیب المعجم ص ۲۵۲/۲: الاستیعاب

۲۶۳: ۲۶۴: ۲۶۵: ۲۶۶: ۲۶۷: ۲۶۸: ۲۶۹: ۲۷۰]

ایو بی:

ان کے حالات ج ۱ ص ۳۶۹ میں گذر چکے۔

س

ش

سعید بن مسیب:

ن کے حالات ج ۱ ص ۳۶۹ میں گذر چکے۔

سفیان بن عیینہ:

ن کے حالات ج ۱ ص ۳۶۹ میں گذر چکے۔

اشاطی: یہ ابو جہیم بن موسیٰ ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۵۹۸ میں گذر چکے۔

اشافعی:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۷۰ میں گذر چکے۔

سعد بن لکون:

ن کے حالات ج ۱ ص ۳۸۸ میں گذر چکے۔

شرنبلائی

تراجم فقہاء

صاحبین

شرنبلائی: یہ حسن بن عمار ہیں:

شب: بن حوشب (۲۰-۱۰۰ھ)

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۷۱ میں گزر چکے۔

شریک: یہ شریک بن عبد اللہ لشعنی ہیں:

نام شب: بن حوشب کنیت ابو سعید یا ابو عبد اللہ بہت شعری ہے، تابعی

ہیں۔ فقیہ اور قاری ہیں، رجال حدیث میں سے ہیں، پڑھائی، و سنت

پرید، ام المؤمنین حضرت ام سلمہ، ابو ہریرہ، عائشہ، تمیم الدہری اور ابن عمر

وغیرہم سے روایت کیا، اور ان سے عبد الحمید بن بہرام، قتادہ، لیث،

عبد اللہ بن عثمان بن حشیم وغیرہم نے روایت کیا، بزندی نے کہا: امام احمد

نے کہا: شریک کے واسطے سے عبد الحمید بن بہرام کی حدیث میں کوئی حرج

نہیں ہے، بزندی نے بخاری سے نقل کیا ہے، شب کی حدیث حسن ہے،

اور کوئی بتایا ہے، یحییٰ نے کہا: وہ ضعیف ہیں، ابن ترمذی نے کہا: وہ

ساتویں، ایک عرصہ تک بیت المال کے والی رہے۔

[تہذیب المعانی ج ۲ ص ۳۷۱: لا علام ۲/۲۵۹]

شیخین:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۷۲ میں گزر چکے۔

ص

صاحب روح المعانی: یہ محمود بن عبد اللہ آلوسی ہیں:

ان کے حالات ج ۵ ص ۴۷۹ میں گزر چکے۔

صاحبین:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۷۳ میں گزر چکے۔

الشمی (۸۰۱-۸۷۲ھ)

یہ احمد بن محمد بن محمد بن حسن ہیں کنیت ابو الوباس نسبت شمی۔

سکنہ ریختی ہے، محدث، مفسر، فقیہ حنفی، موصوفی ہیں، شیخین یہ ان

سے علم حاصل کیا، رفقہ میں مہارت حاصل کی، اور ماہر بخاری، شمس

شلمی، ورتاضی شمس الدین ہاشمی وغیرہم سے علم حاصل کیا، ان

سے ایک بڑی تعداد سے استفادہ کیا، اور ان کے ساتھ راویوں کے گم

تہہ کیا، اور ان سے استفادہ باعث فخر تصور کیا، ساتھ ہی ان میں

پاکہ مٹی، خیر، تواضع اور وقار، بہادری تھی۔ پھر کتابانی پستی کی

ترتیب (مقبورہ) کی معیشت و خدایت سہی، تہہ و میں ۸۱۸

میں حنفی فقہاء کا منصب پیش کیا گیا میں آپ نے قبول نہیں کیا۔

بعض تصانیف: "کمال الخواہ فی شرح المقایہ" فقہ میں،

"مہج المسالک الی الفیہ ابن مالک"، "أوفق

المسالک لتأدب المساک" اور "شرح نظم بحیة

الفکر" ہم حدیث میں ہیں۔

[شذرات الذہب ۱/۳۳۳: انصواء ۲/۴۳۷: لا علام

۱/۲۱۹: معجم المؤلفین ۲/۱۳۹]

ابو حاتم ہے، ثقفی، بصری بہت ہے تابعی اور ہارناہین میں سے ہیں، اپنے والد نیر علی، عبد اللہ بن عمرو بن سودہ بن مرث سے روایت کیا۔ ان سے ان کے چچے ثابت بن عبد اللہ بن ابی بکر و مرث کے پوتے یزید بن مرث بن عبد الرحمن ورق و دو غیر نام نے روایت کیا، ابن ابان نے ثقات میں ان کا ذکر کیا ہے، یحییٰ نے کہا: بصری تابعی ثقہ ہیں۔ ابن جریر نے لاصابہ میں یزید سے جو نقل کیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انہیں شرفِ صحبت یزید حاصل تھی یہن یہ غلط ہے، بصرہ میں پیدا ہونے والے وہ سب سے پہلے بچے تھے۔

[تہذیب المعذیب ۱۴۸/۶: لاصابہ ۳/۱۴: لا علام ۴/۴۳]

عبدالرحمن بن سابط (؟ - ۱۱۴ھ)

نام عبدالرحمن بن سابط ہے، اور کہا گیا ہے کہ عبدالرحمن بن عبد اللہ بن سابط بن ابی حمصہ بن عمرو ہے، تابعی مکی ہیں، نبی ﷺ سے مرسل روایت کیا، یزید عمر، سعد بن ابی وقاص، عباس بن عبد المطلب، عباس بن ابی ربیعہ، معاویہ بن جبل وغیرہم رضی اللہ عنہم سے روایت کیا، ان سے ابن تہتم، لیث بن ابی سلیم، یزید بن ابی زید وغیرہ نے روایت کیا، ثمام نے عبد اللہ بن عیاش کے واسطے سے کہیں بن عباس کے تائید، فقہاء میں شمار کیا ہے، ان کی احادیث بہت زیادہ ہیں، صحیح مسلم میں ان کی ایک حدیث ”الفتن“ میں ہے، ابن حبان نے ثقات میں ان کا ذکر کیا ہے۔

[تہذیب المعذیب ۱۸۰/۶]

عبدالرزاق: یہ عبدالرزاق بن ہمام ہیں:

ان کے حالات ج ۷ ص ۲۳۰ میں گذر چکے۔

ط

ط ۱۵:

ن کے حالات ج ۱ ص ۴۷۲ میں گذر چکے۔

الطبری: دیکھئے: محمد بن جریر الطبری:

ن کے حالات ج ۲ ص ۶۰۱ میں گذر چکے۔

ع

ع ۱۵:

ن کے حالات ج ۱ ص ۴۷۵ میں گذر چکے۔

ع ۱۵: مر بن ربیعہ:

ن کے حالات ج ۲ ص ۴۵۵ میں گذر چکے۔

عبدالرحمن بن ابی بکرہ (۱۳ - ۹۶ھ)

نام عبدالرحمن بن ابی بکرہ صحیح بن عمارت ہے، کنیت ابو بکر یا

عبداللہ بن الزبیر

تراجم فقہاء

عمر بن عبدالرحمن

عبداللہ بن الزبیر:

عطاء:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۷۶ میں گزر چکے۔

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۷۸ میں گزر چکے۔

عبداللہ بن سلمہ (؟ - ؟)

عکرمہ بن خالد (؟ - ؟)

نام عبداللہ بن سلمہ، نسبت مراوی، کوئی ہے، تابعی ہیں، انہوں نے عمر، معاذ، علی، ابن مسعود اور سلمان فارسی رضی اللہ عنہ وغیرہم سے روایت کیا ہے، ان سے ابو اسحاق شیبی اور عمرو بن مرة نے روایت کیا ہے، عجل نے کہا: کوئی، ثقہ ہیں، یقوتوب بن شیبہ نے کہا: ثقہ ہیں، صحابہ کے بعد فقہاء، کوفہ میں طبقہ اولیٰ میں شمار ہوتا ہے، ابو حاتم نے کہا: یعرف وینکر، ابن عدی نے کہا: مجھے امید ہے کہ ان میں کوئی حرج نہیں ہے۔

یہ عکرمہ بن خالد بن عاص بن ہشام بن مغیرہ قرشی ہیں، تابعی ہیں، اپنے والد سے نیز ابو ہریرہ، ابن عباس، ابن عمر اور سعید بن جبیر وغیرہم سے روایت کیا ہے، ان سے ایوب، ابن جریج، عبداللہ بن طاؤس اور حنظلہ بن اوسفیان وغیرہم نے روایت کیا ہے، ابن مہین، ابو زرہ اور نسائی نے کہا: وہ ثقہ ہیں، ابن حبان نے ثقات میں ان کا ذکر کیا ہے۔ [طبقات ابن سعد ۵/۴۷۵: تہذیب المعجم ۷/۲۵۸]

[تہذیب المعجم ۵/۲۴۱]

علی بن ابی طالب:

عبداللہ بن عمر: دیکھئے: ابن عمر:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۷۹ میں گزر چکے۔

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۳۶ میں گزر چکے۔

عمر بن الخطاب:

عبداللہ بن عمرو:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۷۹ میں گزر چکے۔

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۷۶ میں گزر چکے۔

عمر بن عبدالرحمن (۲۳ - ۷۰ھ)

عثمان بن عفان:

یہ عمر بن عبدالرحمن بن حارث بن ہشام بن مغیرہ، مخزومی، مدنی ہیں، ابو ہریرہ، عائشہ، ابو بصرہ غفاری اور صحابہ کی ایک جماعت سے روایت کیا ہے، ان سے عبدالملک بن عمیر، عامر شعبی اور حمزہ بن عمرو عاصی نے روایت کیا ہے، ابن حبان نے ان کا ثقات میں ذکر کیا ہے، ابن زبیر نے کوفہ کا گورنر نہیں بنایا تھا، پھر وہ تاج کے ساتھ ہو گئے۔

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۷۷ میں گزر چکے۔

عروہ بن الزبیر:

ان کے حالات ج ۲ ص ۵۹۴ میں گزر چکے۔

[تہذیب المعجم ۷/۴۷۲]

عز بن عبدالمطلب: یہ عبدالعزیز بن عبدالمطلب ہیں:

ان کے حالات ج ۲ ص ۵۹۴ میں گزر چکے۔

غ

عمر بن عتبہ (؟) - حضرت عثمان بن عفان کی خلافت میں شہید ہوئے

یہ عمر بن عتبہ بن فرقہ سلمیٰ کوئی ہیں، ان کے والد عتبہ صحابی ہیں، عبد اللہ بن مسعود سے روایت کی، اور ان سے عبد اللہ بن ربیعہ سلمیٰ، حوط بن رافع عبدی اور شععی نے روایت کیا ہے، زہد و عبادت میں معروف لوگوں میں سے تھے، ابن المبارک نے فضائل بن عیاض سے، انہوں نے اُمّش سے نقل کیا ہے، وہ کہتے ہیں: عمر بن عتبہ بن فرقہ نے کہا: میں نے اللہ تعالیٰ سے تین دعائیں مانگیں، اللہ نے وہ پوری کر دی، تیسری دعا کا میں انتظار کر رہا ہوں، میں نے دعا کی کہ مجھے دنیا سے بے رغبت کر دے کہ مجھے پروا نہ رہے میں نے کیا پایا اور کیا کھویا، اور میں نے دعا کی کہ مجھے نماز کی قوت عطا فرمائے تو خدا نے مجھے نماز سے حصہ عطا فرمایا، اور میں نے شہادت کی دعا مانگی، اس کی میں امید کر رہا ہوں، چنانچہ وہ شہید کئے گئے، اور عاتقہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی، وہ ثقہ اور کم احادیث روایت کرنے والے تھے، ابن حبان نے ثقات میں ان کا ذکر کیا ہے۔

[تہذیب المعجم ج ۸ ص ۷۴؛ الطبقات الکبریٰ ج ۶ ص ۲۰۶]

محمد بن ابی القاسم (۶۳۹ - ۷۱۵ھ)

یہ محمد بن ابی القاسم بن عبدالسلام بن جمیل ہیں، کنیت ابو عبد اللہ، نسبت تونس، مالکی ہے، فقہ، مفسر، اصولی، حافظ ہیں، تیونس اور قاہرہ میں ایک جماعت سے حدیث سنی جیسے ابو الحسن یوسف بن احمد بن محمود دمشقی اور قاضی التفتازان شمس الدین محمد بن ابراہیم بن عبدالواحد المقدسی حنبلی سے سنا، حسینہ قاہرہ میں ایک مدت تک حکومت کی باگ سنبھالی، اسکندریہ میں ۶۰۹ھ میں قضاء کے منصب پر فائز ہوئے، پھر قاہرہ میں قیام پذیر ہو کر علوم میں مشغول رہے۔

آپ کی تصانیف میں "کتاب مختصر التفریع" ہے۔
[الذیاج المذہب ص ۳۲۳]

محمد بن الحسن:

ان کے حالات ج ۱ ص ۳۹۱ میں گذر چکے۔

المرغینانی:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۹۲ میں گذر چکے۔

المزنی: یہ اسماعیل بن یحییٰ ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۹۲ میں گذر چکے۔

مسروق:

ان کے حالات ج ۳ ص ۴۹۳ میں گذر چکے۔

معاذ بن جبل:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۹۳ میں گذر چکے۔

ک

الکاسانی:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۸۶ میں گذر چکے۔

کعب بن مالک:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۸۶ میں گذر چکے۔

م

مالک:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۸۹ میں گذر چکے۔

الماوروی:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۹۰ میں گذر چکے۔

مجاہد:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۹۰ میں گذر چکے۔

المعلیٰ

تراجم فقہاء

یحییٰ بن یحییٰ

المعلیٰ (؟ - ۲۱۱ھ)

معلیٰ بن منصور نام ہے، کنیت ابو یعلیٰ، فہست رازی ہے، حدیث کے رواۃ اور اس کے مصنفین میں سے ہیں، ثقہ اور شریف ہیں، ابو حنیفہؒ کے صاحبین ابو یوسفؒ و محمدؒ کے شاگردوں میں ہیں، انہوں نے مالک، سلیمان بن بلال، محمد بن میمون و عنبرانی، یحییٰ بن حمید نساہی، ابو یوسف اور محمد بن حسن وغیرہم سے حدیث سنی، ان سے ان کے صاحبزادہ یحییٰ، ابو غیثمہ، ابو بکر بن ابی شیبہ اور ابو ثور وغیرہم نے روایت کیا ہے، بار بار منصب قضا پیش کیا گیا لیکن انکار کیا۔ بعض تصانیف: "النوادر" اور "الأعمالی" دونوں فقہ میں ہیں۔

[تہذیب المعجم ص ۱۰/۲۳۸: الجوہر المصنوع ۲/۱۷۷:]

النوادر ص ۱۵/۲: الأعلام ۸/۱۸۹]

ی

یحییٰ بن یحییٰ (۱۳۲ - ۲۲۶ھ)

یہ یحییٰ بن یحییٰ بن بکیر بن عبد الرحمن ہیں، کنیت ابو زکریا، فہست تہمی، حنظلی، نيساپوری ہے، امام مالک سے سوطا پرہی اور ایک مدت تک ان کے ساتھ رہ کر ان کی پیروی کی، ان کا شمار امام مالک کے اصحاب میں سے فقہاء میں ہوتا ہے، اپنے دور کے علم، دین، عبادت اور کردار کے اعلیٰ عاملین میں تھے، مالک، سلیمان بن بلال، دونوں حماد، ابو ملاحوس اور ابو قتادہ وغیرہ سے روایت کیا، ان سے بخاری اور مسلم نے روایت کیا، ترمذی نے مسلم کے واسطے سے ان سے روایت کیا ہے، اور دیگر حضرات نے ان سے روایت کیا ہے، عبد اللہ بن احمد نے اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ وہ ثقہ سے بھی آگے تھے، اور انہوں نے ان کی اچھی تعریف کی ہے نساہی نے کہا: وہ ثقہ ہیں۔

[تہذیب المعجم ص ۱۱/۲۹۶: شجرة النور الزكية ص ۵۸:]

الديبان المعجم ص ۳۹/۳: الأعلام ۹/۲۲۳]

ن

النساہی:

ان کے حالات ج ۱ ص ۳۹۵ میں گزر چکے۔

نعیم الجمر (؟ - ؟)

نام نعیم بن عبد اللہ جمر، کنیت ابو عبد اللہ، فہست مدنی ہے، عمر بن خطابؓ کے آزاد کردہ غلام ہیں، تابعی ہیں، ابو ہریرہ، ابن عمر، انس اور جابر وغیرہم رضی اللہ عنہم سے روایت کیا، ان سے ان کے صاحبزادہ محمد، محمد بن عجلان، علاء بن عبد الرحمن اور داؤد بن قیس فراء نے روایت